علم الامراض

الحاج حکیم محمد یٰسین دنیا پوری شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی
مصنف علم الامراض و دیگر طبی کتب
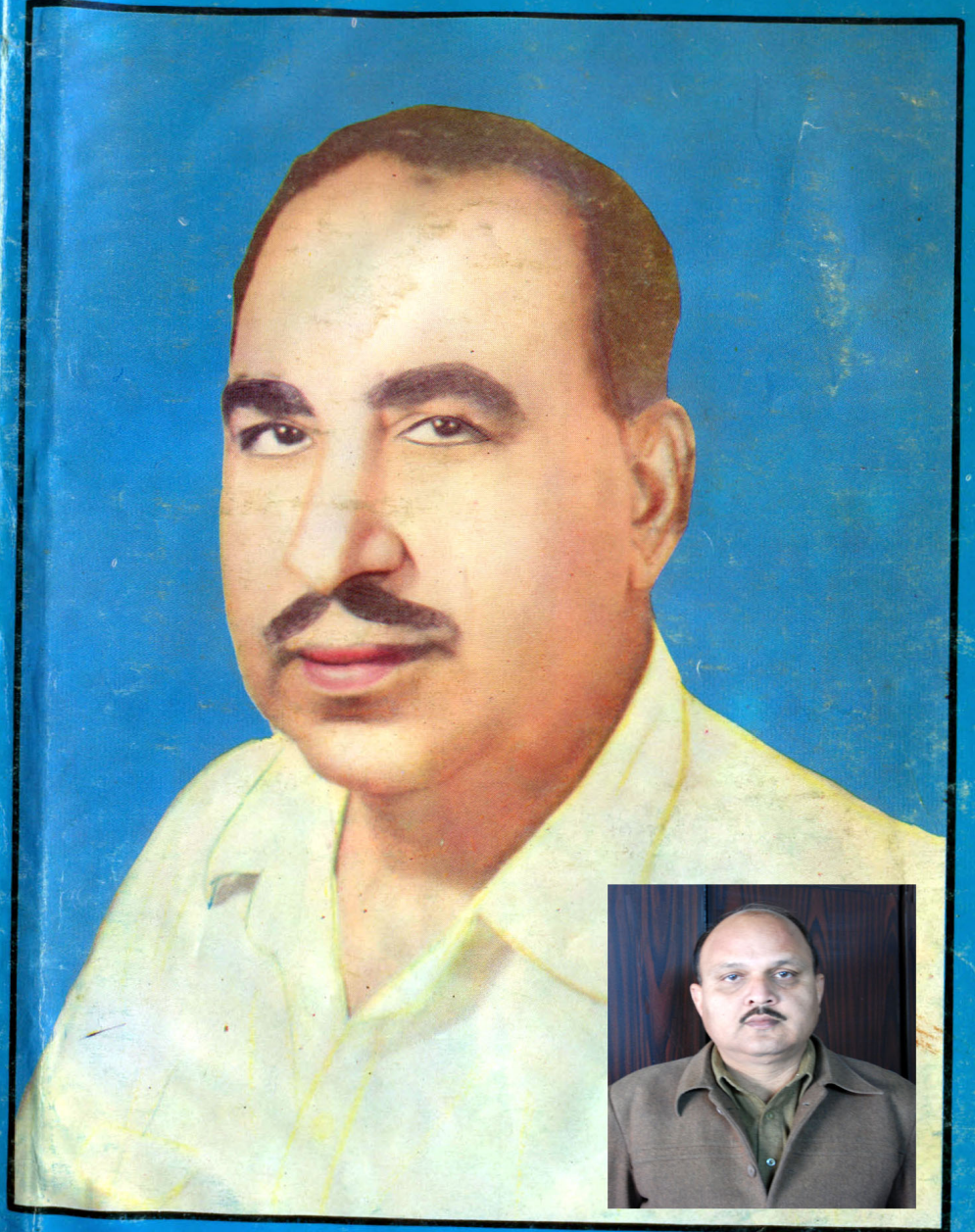
مجدد طب ارسطو دوراں عظیم محقق و طبی سائنسدان موجد قانون مفرد اعضاء

مجدد طب حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی کے شاگرد رشید

الحاج حکیم محمد یسین دنیا پوری

کی قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی جانیوالی نایاب کتب

- تحقیقات ادویہ سازی
- تحقیقات تشریح اعضائے انسان
- تحقیقات امراض نسواں
- تحقیقات امراض معدہ و امعاء
- تحقیقات خواص المفردات (عضلاتی)
- تحقیقات خواص المفردات (غدی)
- تحقیقات خواص المفردات (اعصابی)
- تحقیقات اسرار النبض
- تحقیقات امراض قلب و عضلات
- تحقیقات امراض دماغ و اعصاب
- تحقیقات امراض جگر و غدد
- تحقیقات طبی اصطلاحات
- تحقیقات امراض اطفال
- تحقیقات علم الامراض
- میرا مطب (کلاں)
- رہبر نظریہ مفرد اعضاء
- تعارف قانون مفرد اعضاء
- سوانح حیات استاد صابر ملتانی
- مجربات قانون مفرد اعضاء
- دستور علاج بالمفرد اعضاء
- کلیات قانون مفرد اعضاء
- غذا سے علاج
- تپ دق و سل
- نظریہ مفرد اعضاء اور دمہ
- نظامات جسم
- علم المجربات تاریخ طب و اطباء
- چارٹ امراض و علامات و علم الادو
- چارٹ مبادیات انسان و مجربات

ملنے کا پتہ (۱) یسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دربار ہوٹل لاہور
(۲) یسین طبی خانہ ریلوے روڈ دنیا پور ضلع لودھراں فون 2773

حصول صحت کے لئے ملکی اور فطری طریقہ علاج اپنائیں صابر ملتانی

قانون مفرد اعضاء

اور

علم الامراض و علم العلاج

قانون مفرد اعضاء علم العلاج کے تمام مروجہ طریقوں میں بے حد سستا عام فہم سائنٹیفک سہل اور دور حاضرہ کا انتہائی ترقی یافتہ جدید اصول علاج ہے جس نے تمام امراض کو صرف تین اعضائے رئیسہ دل دماغ جگر کے تحت تقسیم کر کے طبی دنیا میں عظیم انقلاب پیدا کر دیا ہے قانون مفرد اعضاء کی تحقیق کا کمال یہ ہے کہ پیچیدہ اور لاعلاج امراض کا علاج بغیر دوائی صرف غذا تبدیل کر کے شرطیہ طور پر کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے (ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے)

کوئی مرض لاعلاج نہیں،

ما خلق اللہ داءً الا خلق لہ سبعین دواءً

جس مرض کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے اس کیلئے ستر دوائیں بھی پیدا کر دی ہیں

حیاتی مفرد اعضاء دل دماغ جگر میں سے کسی ایک کی غیر طبعی تبدیلی سے امراض پیدا ہوتے ہیں ساکن عضو کو تحریک دینے سے امراض ختم ہو جاتے ہیں صابر ملتانی

قانون مفرد اعضاء

تحقیق حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی رحمۃ اللہ علیہ

۱۔ دنیائے طب میں عظیم انقلاب (۲) تجدید طب و جانچنے پرکھنے کی کسوٹی (۳) فرنگی طب (ایلوپیتھی) کیلئے چیلنج

تعریف قانون مفرد اعضاء جو غذا ہم کھاتے ہیں اس سے اخلاط بنتے ہیں جب یہی اخلاط گاڑھے ہو کر مجسم ہو جاتے ہیں تو مفرد اعضاء (انسجہ ٹشوز) غدد، اعصاب اور عضلات بن جاتے ہیں۔ انہی مفرد اعضاء سے مرکب اعضاء ترتیب پاتے ہیں، جیسے معدہ، گردے، پھیپھڑے وغیرہ۔

قانون مفرد اعضاء کی خصوصیات

۱۔ قانون مفرد اعضاء نیا طریق علاج ہے جس کے تحت علم و فن طب کو کم از کم وقت میں ذہن نشین کیا جا سکتا ہے۔ ۲۔ امراض و علامات کو مفرد اعضاء دل دماغ جگر سے تطبیق دے کر ان کا فرق واضح کر دیا گیا ہے (۳) تشخیص امراض میں آسانی اور تجویز علاج میں یقینی صورت پیدا ہو جاتی ہے (۴) امراض کے دریا کو کوزے میں بند کر کے صرف تین امراض عضلاتی، غدی، اعصابی میں تقسیم کر دیا گیا ہے (۵) امراض کے بے معنی اسباب کو دور کر کے یقینی اور مختصر اسباب بیان کر دیئے گئے ہیں (۶) قانون مفرد اعضاء کے اصول پر پیچیدہ اور عسر العلاج امراض کا علاج صرف غذا کی تبدیلی سے کیا جا سکتا ہے (۷) قانون مفرد اعضاء تشخیص و علاج میں ظن، شک و تردد کو جرم سمجھتا ہے (۸) دیگر طریقہ ہائے علاج نے صرف اعصابی امراض ہی بیان کئے ہیں جبکہ قانون مفرد اعضاء نے عضلاتی اور غدی امراض تحقیق کر کے علم الامراض کو مکمل کر دیا ہے۔

۹۔ قانون مفرد اعضاء سے ہی تمام طریقہ ہائے علاج کی اصلاح و تجدید ممکن ہے۔

۱۰۔ دنیا بھر کے طریقہ ہائے علاج کو پرکھنے کے لئے قانون مفرد اعضاء ایک کسوٹی ہے۔

امراض کے متعلق وہ تحقیقات جن کے علم سے یورپ امریکہ روس چین تاحال بے خبر ہیں

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج مع بیاض یٰسین

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت تینوں حیاتی اعضاء (دل) (دماغ) (جگر) میں پیدا ہونے والی تمام تکالیف و علامات کی مدلل تشریح کے بعد ہر ایک کی تحریک مزاج نبض اور موثر علاج پیش کیا گیا ہے کتاب کے آخر میں یقینی و بے خطا تجربات بھی دیئے گئے ہیں جنہیں ضرورت کے مطابق بلا اعضاء بے خوف و خطر استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مصنفہ و مرتبہ
الحاج حکیم محمد یٰسین دنیا پوری
شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی
مدیر اعلیٰ ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیا پور
معاونین حکیم محمد یونس و حکیم محمد الیاس و حکیم محمد عارف

☆ نام کتاب ○○○○○ تحقیقات علم الامراض
☆ نام مصنف ○○○○○ الحاج حکیم محمد یٰسین دنیا پوری
☆ ناشر ○○○○○○○ یٰسین طبی کتب خانہ دنیا پور
☆ کتابت ○○○○○○ عبید الرحمن ملتانی و حکیم محمد منور شاہ کاموکی
☆ ناظم طباعت ○○○○○ حکیم محمد عارف دنیا پور
☆ ایڈیشن ○○○○○○ اول
☆ تعداد ○○○○○○ 1000
☆ صفحات ○○○○○○ 1328
☆ قیمت مجلد ○○○○○ 300 روپے

ملنے کا پتہ

(1) یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں فون 06518/2773
(2) یٰسین دواخانہ و طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

معنون

تحقیقات علم الامراض اور ان کا علاج خالص طبی کتاب ہے جو قانون مفرد اعضاء کے تحت پیش کی گئی ہے جس میں امراض و علامات کی حقیقت ماہیت کی مدلل تشریح و توضیح کرنے کے بعد چھوٹی سے چھوٹی کوئی تکلیف یا بڑی بڑی سے پیچیدہ مرض کا قانون مفرد اعضاء کے تحت کامیاب علاج پیش کیا گیا ہے اس کتاب کو متقدمین اطباء میں بقراط افلاطون زکریا رازی جالینوس جابر بن حیان اور متاخرین اطباء محمد اکبر ارزانی حکیم محمد اجمل خان صاحب حکیم کبیر الدین صاحب حکیم محمد سعید (ہمدرد والے) کی کتب سے خصوصاً حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانی صاحب کی کتب سے استفادہ حاصل کرکے تحریر کیا گیا ہے تحقیقات علم الامراض پر میری تمام کتب سے زیادہ محنت و مشقت ہوئی ہے اسے میں نے پچیس سال میں بڑی مشکل سے مکمل کیا اس میں میری کوشش رہی ہے کہ ہر تکلیف اور مرض کو نہائت سادہ اور آسان الفاظ میں سمجھایا جائے جس سے معمولی پڑھا لکھا شخص بھی مکمل استفادہ حاصل کر سکے تاکہ احیائے طب اور تجدید طب کا مقصد حاصل ہو سکے۔

میں اپنی اس کتاب کو ہر نام لیوائے طب خصوصاً قارئین قانون مفرد اعضاء کے نام معنون کرتا ہوں میری دعا ہے کہ اس سے ڈاکٹر حکیم طبیب وید ہومیوپیتھ اور حاملین قانون مفرد اعضاء فیض حاصل کر سکیں۔

خادم فن

حکیم محمد یٰسین دنیا پور

فہرست مضامین

بخار

نام مضامین	صفحہ

امراض جگر و غدد

تکالیف چشم

جلد کی تکالیف

اورام و حادثات

اتفاقی حادثات

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امراض دماغ

تکالیف ناک

تکالیف کان

بالوں کی تکالیف

ختم شد

يُؤتِي الْحِكْمَةَ مَن يَشَاءُ وَمَن يُؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ أُوتِيَ خَيْرًا كَثِيرًا

مقدمہ

اللہ تعالیٰ جلہ شانہ کی حمد وثناء اور نبی آخر زماں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سلام کے بعد قارئین کی خدمت میں تمام امراض کی حقیقت ماہیت تشخیص تجویز تدبیر اور ان کے موثر علاج کو تحقیقات کو علم الامراض میں تحریر کر کے پیش کر رہا ہوں

قارئین جب سے حضرت انسان نے اس جہان فانی میں قدم رکھا ہے اس وقت سے لیکر آج تک صحت اور مرض کا تعلق اس کے ساتھ لازم ملزوم کے حیثیت سے آرہا ہے یعنی کبھی صحت مند ہے تو کبھی کسی بیماری میں مبتلا ہے البتہ یہ کبھی نہیں ہوا کہ صحت مند بھی ہو اور بیمار بھی ہو

یہ حقیقت ہے کہ ہمیشہ بیماری کا علاج کیا جاتا ہے صحت کا نہیں یاد رکھیں صحت فطرت ہے اور بیماری فطرت سے دوری کا نام ہے دوسرے لفظوں میں صحت اعمال صالح اور انسانی مشین کے صحیح کام کرنے کا نام ہے جبکہ بیماری اعمال صالح سے فرار اسراف اور انسانی مشین کے کل پرزوں کے صحیح کام نہ کرنے کا نام ہے

یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ برائی کبھی بھی کسی قانون قاعدہ کی تحت نہیں ہوتی بلکہ برائی وہ شے یا عمل ہے جو نیکی اور بھلائی کی خلاف ورزی سے پیدا ہوتی ہے بالکل اسی طرح مرض بھی کسی قانون کے تحت پیدا نہیں ہوتا بلکہ جب صحت کے قانون کی خلاف ورزی کی جاتی ہے تو مرض پیدا ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ دنیا میں ابھی جو بھی طریقہ ہائے علاج مروج ہیں سب نے مرض کی پیدائش کو اعضاء کا بگاڑ اور صحت کے قوانین کی خلاف ورزی قرار دیا ہے

یاد رکھیں کہ مرض کی ابتدائی صورت کسی مفرد عضو و نسیج میں تحریک یا خون کی مزاج کیفیات میں کمی بیشی اور خون کے کیمیائی مادوں (اخلاط) میں تغیر سے پیدا ہوتا ہے پھر محرک عضو میں خون کی آمد بڑھ جاتی ہے جس سے خون کا دباؤ بڑھ کر سوزش جلن خارش ورم بخار وغیرہ پیدا ہو کر مرض پیدا ہو جاتا ہے

قانون مفرد اعضاء میں مرض کی ماہیت جاننے کے لئے ضروری ہے کہ اول معلوم کیا جائے کہ کس مفرد عضو میں تیزی ہے یعنی کس مفرد عضو میں دوران خون کی آمد زیادہ ہے اور کس مفرد عضو میں سے خون کم ہو رہا ہے یعنی کس مفرد عضو سے خون نکل کر محرک عضو کی طرف جا رہا ہے اور کس مفرد عضو میں خون کی انتہائی کمی واقع ہو رہی ہے

یاد رکھیں کہ جس مفرد عضو میں خون کی آمد زیادہ ہو اس میں تحریک ہے اور جس مفرد عضو میں سے خون نکل کر محرک عضو میں جا رہا ہے اس میں تحلیل ہے اور جس مفرد عضو میں خون کی انتہائی کمی واقع ہو گئی ہو اس میں تسکین ہے

مقام مرض

قانون مفرد اعضاء کی نظر میں جس مفرد عضو میں خون کی انتہائی کمی واقع ہو گئی ہے وہ بیمار ہے اور جس مفر عضو میں خون زیادہ جمع ہو گیا ہے اس میں تحریک و تیزی ہے اسی کو محرک عضو کہتے ہیں

علاج کے لئے یہ اصول وضع کیا گیا ہے کہ تسکین والے مفرد اعضاء کی غذا دوا جسم میں داخل کی جائے تاکہ وہ تحریک میں آجائے اس سے مرض فوراً دور ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے

مثلاً دماغ و اعصاب میں دوران خون تیز ہو جاتا ہے جس سے اس میں سوزش درد ورم تک ہو سکتا ہے اب یہ فعل میں انتہائی تیز ہو گیا ہے دوران خون جگر سے نکل کر دماغ میں پہنچ رہا ہے جس سے جگر میں تحلیل واقع ہو کر کمزوری اور ضعف ہو رہا ہے جبکہ قلب و عضلات میں دوران خون میں انتہائی کمی ہو گئی ہے جس سے قلب و عضلات میں تسکین کی حالت پیدا ہو چکی ہے

علاج

قانون مفرد اعضاء علاج کے لئے قلب و عضلات کی غذا دوا جسم میں داخل کرنے کا حکم دیتا ہے اور دماغ اعصاب کی غذا دوا بند کرنے کی سفارش کرتا ہے

نتیجہ علاج

جونہی قلب و عضلات کی غذا دوا جسم میں جائے گی فوراً دوران خون قلب و عضلات کی طرف بڑھنا شروع ہو جائے گا اور دماغ اعصاب میں خون کم ہو کر (تحلیل ہو کر) سوزش درد ورم کو آرام آجائے گا اور آہستہ آہستہ سوزش درد ورم تحلیل ہو جائیں گے اور مریض مکمل صحت یاب ہو جائے گا

قارئین یہ کتاب جو آپ کے ہاتھوں کو بوسہ دے رہی ہے امراض کی ماہیت حقیقت یعنی تشخیص بے خطا علاج تجویز کرنے کے لئے تحریر کی گئی ہے اگر آپ نے مندرجہ بالا کسوٹی کو سمجھ لیا اور امراض کی تشخیص اس اصول کے تحت کی تو انشاء اللہ آپ کسی بیماری کے علاج میں کبھی ناکام نہیں ہونگے

تشخیص امراض کے مختلف طریق

قارئین آپ کو بخوبی علم ہے کہ تشخیص امراض اور ان کے علاج کے لئے بہت سے طریق علاج طبی دنیا میں رائج ہیں ہر ایک کا دعوی ہے کہ ہمارا طریق علاج ہی صحیح ہے باقی سب غلط ہیں حالانکہ یہ دعوی درست نہیں

یاد رکھیں کہ جس طریق علاج کی بنیاد فطری اعمال پر قائم ہے اسی کا دعوی شفاء درست ہے اور جس طریق علاج کی بنیاد قوانین فطرت پر قائم نہیں اس میں حقیقی شفاء ممکن نہیں ہے بلکہ ایسے طریقہ علاج سے علامات مرض دبائی تو جاسکتی ہیں لیکن ان کا مستقل تدارک ممکن نہیں

مثلاً ایلو پیتھی طریقہ علاج کی بنیاد کیفیات مزاج اخلاط اور اعضاء کی بجائے جراثیم کا قلع قمع کرنے پر قائم ہے جو کہ درست نہیں ہے کیونکہ جراثیم اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتے جب تک کوئی فاضل مادہ رک نہ جائے اور چند گھنٹے سے لے کر چند دن تک مخصوص ماحول میں پڑا نہ رہے اس میں جراثیم پیدا نہیں ہوتے

یاد رکھیں جب کوئی مواد کسی مفرد عضو کی کمزوری کی وجہ سے بدن کے اندر کسی جگہ رک جاتا ہے اور اسے رکے ہوئے چند گھنٹے سے لے کر کئی دن گزر جاتے ہیں تو اس مواد میں جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں

لہذا یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ پہلے کسی مفرد عضو میں بگاڑ ہوا پھر اس کی کمزوری کی وجہ سے اس کا فاضل مواد (فضلہ) بدن سے نہ نکل سکا بلکہ کسی جگہ پڑا رہا پھر اس میں جراثیم پیدا ہو گئے لہذا مفرد اعضاء کا بگاڑ باعث مرض و تکلیف ہے اور چونکہ جراثیم مفرد اعضاء کے بگاڑ کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ہیں اس لئے جراثیم کو باعث امراض و تکالیف کہنا درست نہیں ہے

یہی وجہ ہے کہ ایلوپیتھی کے علاج معالجہ کے متعلق یہ مقولہ مشہور ہو گیا ہے ایلوپیتھی طریقہ علاج میں امراض کا مستقل علاج نہیں ہے البتہ چیر پھاڑ اور اپریشن کا عمل

کامیاب ہے اگر ایلوپیتھی سے اپریشن کا عمل نکال دیا جائے تو علاج معالجہ کے معاملہ میں ایلوپیتھی صفر ہے

اسی طرح ہومیو پیتھی طریقہ علاج کی بنیاد بھی فطری اعمال پر نہیں رکھی گئی بلکہ اس کی بنیاد مفرد اعضاء کے بگاڑ کی بجائے روح یعنی وائیٹل فورس کے بگاڑ اور بدن میں پائی جانے والی علامات کو کسی دوا کی علامات سے تطبیق دینے پر رکھی گئی ہے جس سے تشخیص اور تجویز کے تقاضے پورے نہیں ہوتے لہذا اس طریقہ علاج سے مستقل امراض کا قلع قمع ممکن نہیں ہے

ان کے علاوہ سوائے ایورویدک اور طب یونانی کے تمام طریقہ ہائے علاج مرض کو دبانے اور عارضی شفائی علامات پیدا کرنے کی کچھ نہیں کرتے ایورویدک اور طب یونانی قدیم طریقہ علاج ہیں ان کی بنیادیں ارکان مزاج کیفیات اخلاط اور مفرد اعضاء کے بگاڑ پر رکھی گئی ہیں اور امراض کے علاج میں کامیاب ہیں اور شفائی اثرات میں ان کا کوئی ثانی نہیں انہی صفات کی وجہ سے زمانہ قدیم سے قائم دائم ہے

قانون مفرد اعضاء کا ایورویدک اور طب یونانی سے فرق

قانون مفرد اعضاء کا ایورویدک اور طب یونانی سے کئی بنیادی امور پر اختلاف ہے خاص کر تشخیص اور تجویز پر ایک اختلاف واضح کر رہا ہوں ورنہ مقدمہ بہت طویل ہو جائے گا

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ ایورویدک طب یونانی اور قانون مفرد اعضاء بھی
امراض کی پیدائش اعضاء کا بگاڑ ہی تسلیم کرتے ہیں

لیکن

ایورویدک اور طب یونانی مفرد اعضاء کی بجائے مرکب اعضاء کو بیمار تسلیم کرتے ہیں مثلاً
جب معدہ میں کوئی تکلیف ہو تو تمام معدہ کو بیمار تسلیم کر لیا جاتا ہے جیسے اگر پیٹ میں درد ہو
تو سوزش معدہ کہتے ہیں اسی طرح اگر آنکھ میں درد ہو تو درد آنکھ اگر آنکھ میں سوزش ہو تو
اسے آشوب چشم کہتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ جب آنکھ میں سوزش ہے یا آنکھ دکھتی ہے
تو تمام آنکھ بیمار ہے

لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ تشریح اعضائے انسان کے تحت معدہ مفرد عضو
نہیں ہے بلکہ مرکب ہے مفرد اعضاء سے مثلاً معدہ کی بناوٹ میں اعصاب بھی ہیں جو دماغ
کے تحت کام کرتے ہیں معدہ میں عضلات بھی ہیں جو قلب و عضلات کے تحت کام کرتے ہیں
اور معدہ کی بناوٹ میں غدد و غشا مخاطی بھی ہیں جو جگر و غدد کے تحت کام کرتے ہیں
لہٰذا جب بھی معدہ یا آنکھ میں کوئی تکلیف ہوگی تو تمام معدہ یا آنکھ بیمار نہ ہوگی بلکہ اگر
معدہ کے اعصاب کے فعل میں تحریک اور تیزی ہوگی تو یہ معدہ کی اعصابی مرض ہوگی اور
اگر معدہ کے عضلات میں تیزی اور تحریک ہوگی جس سے درد معدہ بھی ہو سکتا ہے تو یہ
معدہ کی عضلاتی مرض ہوگی اسی طرح اگر معدہ کے غدد میں تیزی و تحریک ہوگی تو یہ معدہ کی
غدی مرض ہوگی اس سے معدہ میں مروڑ اور ابکائیاں بھی آسکتی ہیں

چونکہ معدہ میں مختلف مفرد اعضاء ہیں اس لئے معدہ کے جس مفرد عضو میں تیزی
و تحریک ہوگی اس کے بعد والے مفرد عضو میں تسکین ہوگی وہی بیمار ہوگا علاج کے لئے معدہ

کے تسکین والے مفرد عضو کو تیزی و تحریک میں لایا جائے گا جو معدہ کا یقینی اور مستقل علاج
ہے

قانون مفرد اعضاء کی یہی بنیادی ماہیت مرض اور تجویز علاج ایورویدک اور
یونانی سے الگ ہونے کا سبب بنی اسی بنیادی حقیقت مرض کے تحت میں نے تحقیقات
الامراض لکھی ہے اس میں سر سے پیر تک کی تکالیف و علامات کی تشریح کر کے یقینی
اور موثر علاج پیش کیا ہے

تحقیقات علم الامراض کی خصوصیات

☆ تحقیقات علم الامراض قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی گئی ہے جس کو تمام
علم الامراض کی کتب سے انفرادیت حاصل ہے

☆ چونکہ امراض کی تعداد کا تعین کر دیا گیا ہے جو تعداد میں تین ہیں جنہیں
اعصابی غدی اور عضلاتی امراض کا نام دیا گیا ہے کتاب ہذا میں ہزاروں لاکھوں تکالیف
اور علامات کو انہی تین امراض میں ضم کر کے اور ہر ایک کی مدلل تشریح کر کے موثر علاج
پیش کیا گیا ہے

☆ چونکہ حیاتی مفرد اعضاء تین ہیں اس لئے بدن کی تقسیم بھی تین حصوں میں کر
دی گئی ہے جن کے نام حیاتی مفرد اعضاء کے نام پر رکھے گئے ہیں (۱) دماغی و اعصابی حصہ
(۲) قلبی و عضلاتی حصہ (۳) جگری و غدی حصہ کے نام سے مشہور ہیں

☆ چونکہ امراض و علامات کی تقسیم بالا اعضاء کی گئی ہے اس لئے کتاب ہذا کو تین
ابواب (عضلاتی) (غدی) اور (اعصابی) کے نام سے تحریر کیا گیا ہے

☆ جب سے طبی دنیا وجود میں آئی ہے اس نے اب
تشریح و توضیح کی ہے لیکن بدن انسان کی دو تہائی امراض عض
امراض کا کہیں ذکر تک نہیں کیا۔

کتاب ہذا میں میں نے ان امراض کی شرح بسط سے تش
علاج پیش کیا ہے

☆ جوں جوں وقت گزر رہا ہے تحقیقات کا حلقہ وسیع
تحقیقات میں مسلسل تجدید و اصلاح ہو رہی ہے

مثلاً طبی و ڈاکٹری تحقیقات کے مطابق اعصاب کی ایک قسم
کو حرکی اعصاب (موٹر نروز) تسلیم کیا جاتا رہا ہے لیکن قانون مفرد
ہے کیونکہ اعصاب تو احساس کے مفرد اعضاء ہیں ان کا کام تو خبریں لا
سوا کچھ نہیں ہے انہیں تو کسی قسم کی حرکت کرنا نہیں آتی اس لئے
تسلیم کرنا غلط ہے

☆ قدرت نے حرکت کے اعضاء جسم انسان کے اندر قلب
کئے ہیں قلب و عضلات کا کام حرکت کرنا ہے قلب پیدائش سے قبل ح
شروع کرتا ہے اور موت تک حرکت کرتا رہتا ہے کتاب ہذا میں اعصا
میں اس غلطی کا ازالہ کر دیا گیا ہے

☆ سائنسی اور طبی دنیا نے آج تک حواس خمسہ اندرونی
بیرونی تسلیم کر کے تشریح و توضیح کی ہے

لیکن

لیکن قانون مفرد اعضاء ان میں چھٹی حس کا وجود ثابت کرتا ہے جو ہر انسان میں
ت موجود ہوتی ہے اور اس سے وہ ہر وقت فائدہ اٹھاتا ہے

یادداشت

قارئین طبی محققین اس سے پہلے بھی چھٹی حس تسلیم کرتے تھے لیکن چھٹی حس کو
انسان میں تسلیم کرنے کی بجائے بعض انسانوں میں تسلیم کیا جاتا تھا جس کے ذریعے وہ
ق الفطرت اور عجیب کام کرتے تھے انہی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی چھٹی حس
ار ہو گئی ہے

قارئین ذہن نشین کر لیں

کہ ہمیں یا کسی انسان کو ایسی حس کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ کبھی تو اس کے
در بیدار ہو جائے کبھی ساری عمر دبی رہے۔

یاد رکھیں حواس ہر انسان کے لئے پہرے دار ہیں اور ہر وقت چوکس و چوبند
تے ہیں چھٹی حس بھی ہر انسان میں ہر وقت موجود رہتی ہے اور پہرہ دیتی ہے اور کبھی
فل نہیں ہوتی قانون مفرد اعضاء نے چھٹی حس وزن و دباؤ معلوم کرنے والی حس تشخیص
ہے اور اسے عضلاتی حس بتایا ہے

کتاب ہذا میں میں نے حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں کے عنوان سے اس
[ک]تاب کے اعصابی حصہ میں نہایت شرح بسط سے چھٹی حس کے نام سے تشریح کی ہے

☆ اسی طرح اندرونی حواس کی تشریح میں جو فاش غلطیاں ہوئی ہیں انہیں
[ق]انون مفرد اعضاء کی تحت درست کر دیا ہے

☆ امراض کی تشریح طریقہ تشخیص اور تجویز علاج میں بے جا طوالت کو م
رکھتے ہوئے اور اختصار سے کام لیتے ہوئے سائنسی بنیادوں پر تشریح کر کے یقینی تش
اور چند اجزاء (چار پانچ سے زیادہ نہیں) پر مشتمل مجرب نسخہ جات اور قانون مفرد اع
کے فارماکوپیا کے نسخہ جات کے حوالہ جات دے کر علاج تجویز کرنے کی ہدائت کی ہے

☆ ہر مجرب نسخہ کے اجزا ملکی جڑی بوٹیوں پر مشتمل ہیں تاکہ ہر چھوٹے بڑ
دیہات و شہروں میں نسخہ جات کے اجزا آسانی سے مل سکیں

☆ طبی کتب میں خون کے امراض جلد کے امراض جراثیمی امراض متع
امراض صفراوی امراض بلغمی امرض سوداوی امراض جنسی امراض کے باب
کرکے بڑی لمبی چوڑی تشریحات کرکے علاج تجویز کئے ہیں

لیکن میں نے ان سب کو حیاتی مفرد اعضاء کے تحت تطبیق دے کر بے جا طوا
کو ختم کرکے یقینی اور بے خطا علاج پیش کیا ہے

☆ زندگی میں وقت ہمیشہ ایک جیسا نہیں رہتا انسان جہاں ماحول کی گرمی سر
نفسیاتی جذبات اخلاط کی کمی بیشی اور ماکولات و مشروبات کے بے جا مصرف سے بیمار ہو
ہے وہاں اتفاقی حادثات سے اس کا جسم چکنا چور ہو جاتا ہے اور اکثر موت کے منہ میں
جاتا ہے اور اگر بچ جائے تو اس کا ایک ایک پل چیخ و پکار اور آہ و بکار میں گذرتا ہے چو
وغیرہ سے گوشت پھوٹ جاتا ہے اور ہڈیاں ٹوٹ جاتی ہیں جنہیں درست کرنا ضروری
ہے کتاب ہذا میں اتفاقی حادثات سے مجروح ہونے والے کو طبی امداد پہنچانے اور قابل طب
یا جراح یا ہسپتال لے جانے کے لئے مخصوص طریقے تحریر کئے گئے ہیں اور اشکال
مجروح کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے طریقے بتائے گئے ہیں

☆ اس کائنات میں معمولی اثرات والی اور تیز اثرات والی ادویہ پائی جاتی
اطباء نے معمولی یا قابل برداشت اثرات والی اشیا کو ادویات کے نام سے تحریر کیا ہے

اور تیز اثرات والی ادویہ کو جن کی ذرا سے مقدار کھا
لینے سے موت واقع ہو جاتی ہے کو زہریلی ادویہ یا زہروں کے نام
سے تحریر کیا ہے۔

☆ بعض دفعہ غلطی سے تیز اثر والی دوا (زہر) زیادہ
مقدار میں کھالی جاتی ہے یا بدنیتی سے کوئی شخص کسی آدمی کو زیادہ
مقدار میں کھلا دیتا ہے جس سے زہر خوردہ کے مرجانے کا خطرہ
ہوتا ہے ایسے موقع پر کھلائی گئی زہر کا تریاق استعمال کرنے کی
ضرورت ہوتی ہے تاکہ مرتے ہوئے شخص کی جان بچائی جاسکے

کتاب ہذا میں مشہور و معروف چند تیز اثرات والی
زہریلی ادویہ کے افعال و اثرات اور کھانے کے بعد پیدا ہونے
والی علامات کو تفصیل سے تحریر کیا گیا ہے ساتھ ہی کھائی گئی زہریلی
دوا کا تریاق بھی تحریر کیا گیا ہے جس اسے اکثر زہر خوردہ مریض
بچ جاتا ہے۔

☆ کتاب کے آخر میں خاندانی مجربات درج کئے گئے ہیں
جن کے خواص و فوائد اور افعال و اثرات تجربہ شدہ ہیں قارئین
انہیں بے خوف و خطر ضرورت اور ہدائت کے مطابق استعمال کر
سکتے ہیں۔

☆ جب بھی کوئی مصنف کوئی تحقیقاتی کتاب تحریر کرتا ہے
تحریر کے دوران بعض ایسے مقامات آجاتے ہیں جہاں سابقہ
تحقیقات سے ٹکراو پیدا ہوجاتا ہے ایسے موقعوں پر بعض

اعتراضات اٹھانے پڑتے ہیں جن سے کسی محقق یا مصنف کی دل آزاری ہو سکتی ہے میں اس کے لئے معذرت خواہ ہوں۔

☆ قانون مفرد اعضاء کے نصاب میں آج تک علم الامراض کی کوئی کتاب جو قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی گئی ہو موجود نہیں تھی مجبوراً میرا مطب پڑھائی جاتی تھی۔

اب تحقیقات علم الامراض شائع ہو گئی ہے جس سے قانون مفرد اعضاء کا نصاب مکمل ہو گیا ہے۔

☆ کتاب ہذا کو شائع کرنے سے پہلے متعدد اطباء سے اصلاحی مشورے لئے گئے انہوں نے غلطیوں کی اصلاح کی میں نے بتائی گئی غلطیوں کی اصلاح کی اس طرح حتی المقدور اسے اغلاط سے پاک کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن انسان خطا کا پتلا ہے بہت سی غلطیاں پھر بھی رہ سکتی ہیں قارئین سے التماس ہے کہ جہاں غلطی یا کمی پائیں تو مجھے آگاہ کریں تاکہ آئندہ اشاعت میں درست کر دیا جائے۔

☆ آخر میں میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میری اس محنت کو حاملین قانون مفرد اعضاء کو تشخیص امراض و تجویز علاج کے سلسلہ میں مشعل راہ بنائے۔

آمین ثم آمین

حکیم محمد یاسین دنیا پوری

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج

حصہ اول عضلاتی

امراض قلب و عضلات

تحقیقات علم الامراض کے اس حصہ میں قلب و عضلات میں پیدا ہونے والی تمام غیر طبعی تکالیف و علامات کی پہلے تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے ساتھ ہی ہر ایک کی تحریک علامات اسباب اور موثر علاج پیش کیا گیا ہے بعض علامات کے علاج میں معالجین فاش غلطیاں کرتے ہیں جس سے علاج میں ناکام و نامراد رہتے ہیں کتاب ہذا میں ایسی غلطیوں کو یادداشت کے عنوان سے واضح کر کے موثر علاج پیش کیا گیا ہے

خادم فن و قانون مفرد اعضاء

حکیم محمد یسین دنیا پوری

دل اور دوران خون

دل اور اس کی بناوٹ

امراض قلب سمجھنے سے پہلے دل اور اس کی بناوٹ سمجھنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ امراض کی تشریح سمجھنے میں آسانی ہو۔

جاننا چاہیے کہ قلب حیاتی اعضاء میں سے ہے جو سینے میں بائیں پستان کے نزدیک واقع ہے اس کی شکل سیب کی مانند ہے اور اس کی بناوٹ عضلاتی النسیج سے ہے۔ اس کا رنگ تازگی میں سرخ اور پھر سرخ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اس کے اندر دائیں بائیں دو دو خانے ہوتے ہیں اوپر کے خانے کو اذن اور نیچے کے خانے کو بطن کہتے ہیں

دوران خون

تمام جسم کا سیاہی مائل خون دائیں اذن میں گرتا ہے پھر وہاں سے دائیں بطن میں پڑتا ہے۔
دایاں بطن زبردست پریشر کے ساتھ اس گندے خون کو صفائی کے لئے پھیپھڑوں کی طرف بھیج دیتا ہے جہاں کاربانک ایسڈ گیس اور آکسیجن کا تبادلہ ہوتا ہے پھیپھڑے اس خون کو صاف

کرکے واپس قلب کے بائیں اذن میں بھیج دیتے ہیں جہاں سے خون قلب کے بائیں بطن سے زبردست پریشر کے ساتھ شریانوں کے ذریعے تمام اعضائے جسم کی غذا بخشنے کے لئے چلا جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ شریانوں کا مرکز قلب ہے۔ قلب کے سکڑنے اور پھیلنے سے شریانوں میں تڑپ پیدا ہو جاتی ہے کلائی پر شریان کی تڑپ کو ہی دیکھتے ہیں جسے عرف عام میں نبض کہتے ہیں

غلاف قلب

یہ مخروطی شکل کا تھیلی نما غلاف ہوتا ہے جو دل پر اُلٹا چڑھا ہوا ہوتا ہے اسکے دو طبق ہوتے ہیں۔ اندرونی باریک طبق جو آب دار جھلی کا ہوتا ہے دل کے اوپر چڑھا ہوتا ہے بربنائے تشریح ایپیتھیلیل ٹشوز کا ہوتا ہے جس میں غدی اثر کام کرتا ہے بیرونی طبق جو ریشہ دار ساخت کا ہوتا ہے وہ نسیج اعصابی (نروز ٹشوز کا ہوتا ہے) اس کے ذریعے اعصاب و دماغ کی تحریکات دل تک پہنچتی ہیں
دل کو قلب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ الٹا لٹکا ہوا ہوتا ہے دوسرے اس پر غلاف الٹا چڑھا ہوا ہوتا ہے۔ تیسرے یہاں دوران خون الٹا چلتا ہے یعنی شریانوں میں وریدی خون اور وریدوں میں شریانی خون ہوتا ہے، چوتھے یہاں دوران خون واپس لوٹتا ہے گویا یہ بالکل انقلاب ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیں قلب عضو رئیس ہے، پھیپھڑے، معدہ ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات اور شریانیں اسکے خادم ہیں۔

دل کی حرکات کیوں جاری رہتی ہیں اور اسے کون متحرک رکھتا ہے

دل کی حرکات اسلئے جاری رہتی ہیں کیونکہ دل کے ذمے جسم کے تمام اعضاء کو خون کے ذریعے غذا مہیا کرنا ہے چونکہ دل کی حرکات سے دوران خون جاری رہتا ہے اس کی حرکات جاری

رہنا ضروری ہیں۔
جہاں تک قلب کو متحرک رکھنے والے محرک کا تعلق ہے اس کے متعلق حکماء کے مختلف خیال ہیں مثلاً جالینوس وغیرہ کا خیال تھا کہ قلب روح حیوانی سے متحرک ہے کیونکہ وہ قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ حکیم دیسقوریدوس کا خیال تھا کہ چونکہ دل کی گرمی سے خون پھیلتا ہے اسلئے خون کے پھیلاؤ سے قلب حرکت میں ہے لیکن یہ خیال بھی درست نہیں کیونکہ خون دل کی گرمی سے گرم نہیں ہوتا بلکہ دوران کی تیزی سے گرم ہوتا ہے بعض نے کہا کہ کوئی چیز اس وقت تک متحرک نہیں ہو سکتی جب تک اس پر کوئی خارجی قوت اثر انداز نہیں ہوتی اسلئے انہوں نے یہ فارمولا قائم کیا کہ جس طرح خون کی کاربانک ایسڈ سے آلات تنفس متحرک ہو جاتے ہیں اسی طرح وہ (خون کی کاربانک ایسڈ) دل کی تحریک کا باعث بنتی ہے۔
لیکن محققین نے اس خیال کو اس تجربے کے بعد رد کر دیا کہ اگر قلب میں خون کی بجائے خالص پانی کا دوران کیا جائے تب بھی دل سکڑتا اور پھیلتا رہتا ہے۔
بعض محققین نے عصبی نظام کو دل کی حرکات کا ذمہ دار ٹھہرایا ہے اور کہا کہ موخر دماغ جسم کی تمام غیر ارادی حرکات کا محل ہے چونکہ قلب غیر ارادی عضو ہے اسلئے اس کا تعلق بھی موخر دماغ سے ہے۔ لیکن اس خیال کو محققین نے اس حقیقت کے آشکار ہونے پر رد کر دیا ہے کہ مرغی کے انڈے میں نظام عصبی پیدا ہونے سے پہلے نقطہ قلب پیدا ہوتا ہے اسی طرح انسانی جنین میں دوسرے بنتے دماغ سے پہلے نقطہ قلب پیدا ہوتا ہے ظاہر ہے کہ جو عضو پیدا ہی نہ ہوا ہو وہ موجودہ اشیاء کو کیسے متحرک کر سکتا ہے۔
محققین نے تجربات کے لئے حیوانات کے جسم سے قلب کو نکال کر مناسب درجہ حرارت پر رکھا تو دل کئی گھنٹوں تک حرکت کرتا رہا۔ بلکہ بعض نے دل کے کئی ٹکڑے کرکے مناسب ماحول میں رکھا تو وہ بھی کافی دیر تک حرکت کرتے رہے۔

اس قسم کے تجربات نے یہ بات واضح کی کہ نہ صرف دل مر جانے کے بعد حرکت کرتا رہتا ہے بلکہ بڑے بڑے حیوانات کے گوشت میں بھی کافی دیر تک خود بخود حرکت ہوتی رہتی ہے اس سے یہ نتیجہ اخذ کرنا آسان ہو جاتا ہے کہ قلب اور اس کے ماتحت اعضا کو متحرک کرنے کے لئے باہر سے کوئی قوت نہیں آتی بلکہ قلب اور اس کے ماتحت عضلات کے مادہ کا مزاج ہے جو اپنی ارتقائی حالت میں قائم رہتے ہوئے عضلات و قلب کو متحرک رکھتا ہے جب ماحول یا کسی موثر کے اثر انداز ہونے سے طبعی حالت میں قائم نہیں رہتا تو قلب و عضلات کو حرکت نہیں کرا سکتا۔ یہ بالکل اسی طرح پر ہوتا ہے جس طرح اعصابی مادہ اپنا ارتقائی مزاج حاصل کر کے اعصاب و دماغ کی شکل میں ظاہر ہو کر احساسات کرنے لگتا ہے جب تک ان کا مزاج اعتدال پر قائم رہتا ہے احساسی افعال قائم رہتے ہیں جب ماحول (کیفیت) یا کسی موثر کے اثر انداز ہونے سے ان کا مزاج طبعی حالت میں قائم نہیں رہتا تو احساسات کرنا بند کر دیتے ہیں۔

بالکل یہی صورت جگر و غدد کی ہے جب تک جگر و غدد کا گرم مزاج اعتدال پر رہتا ہے تحلیل غذا کا کام جاری رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ غیر طبعی صورت میں ان کا کام بھی جاری نہیں رہ سکتا ذہن نشین کر لیں کہ قلب عضلات اور ان کے مادہ کا مزاج خشک ہے خشکی ہی ایک ایسی کیفیت ہے جو کسی مادہ میں اثر انداز ہو کر حرکات کرا سکتی ہے ورنہ دوسری تمام کیفیات خشکی اور حرکات کے خلاف کام کرتی ہیں مثلاً جب قلب و عضلات میں انتہائی تیزی ہو کر اختلاج قلب کی حالت پیدا ہو جاتی ہے تو ہم جگر و غدد کی مدد سے قلب و عضلات میں حرارت کا دباؤ ڈال کر ان کی حرکات سست کر لیتے ہیں۔

یاد رکھیں یہی عمل کائنات میں بھی ہوتا ہے مثلاً جب اپریل اور مئی جون کے مہینوں میں کائنات میں رفتہ رفتہ خشکی بڑھتی ہے تیز ہوائیں چلنا شروع ہو جاتی ہیں قدرت حرکت کے عمل کو اعتدال پر رکھنے کے لئے حرارت بھی بڑھانا شروع کر دیتی ہے ایک وقت آتا ہے کہ شدید لوئیں چلنا شروع

ہو جاتی ہیں ہم دیکھتے ہیں کہ تیز ہوائیں چلنے کے ساتھ ساتھ گرمی بھی کافی پڑتی ہے لیکن ہم خشکی کی نسبت کم ہوتی ہے جب جولائی کا مہینہ آتا ہے تو خشکی پر گرمی کا غلبہ ہو جاتا ہے جس سے ہوائیں چلنا بند ہو جاتی ہیں شدید حبس ہونے لگتا ہے پہلے ہوا کی تیزی سے ہم تنگ تھے اب پنکھوں کے ذریعے ہوا حاصل کرتے ہیں نتیجہ اس بحث کا یہ نکلتا ہے کہ خشکی حرکات کراتی ہے گرمی خشکی پر غلبہ کر کے حرکات کم کر دیتی ہے اسی طرح دوسری کیفیات اپنا اپنا عمل کر کے خشکی پر اثر انداز ہو کر اس کا افعال کم کر دیتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم کہتے ہیں کہ فلاں شخص گرمی کی وجہ سے مر گیا فلاں سردی لگنے سے ہلاک ہو گیا، فلاں ہارٹ فیل ہو کر جاں بحق ہو گیا تری کی زیادتی کی وجہ سے ہی ہارٹ فیل ہوا کرتا ہے

نتیجہ ۔ چونکہ خشکی قلب و عضلات کا مزاج ہے لہٰذا قلب و عضلات خشکی کے اعتدال سے حرکت کرتے ہیں۔

تکالیفِ قلب

ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضاء کے تحت قلب و عضلات کا مزاج خشک تسلیم کیا گیا ہے اس کے تحت امراض پیدا ہوتی ہیں جس کی دو صورتیں ہیں اول اگر خشکی کے ساتھ سردی کا اثر دل کی تکلیف کا باعث ہو تو خشکی سردی کی علامات پیدا ہونگی انہیں قانون مفرد اعضاء کی رو سے عضلاتی اعصابی علامات کہا جاتا ہے مثلاً نمونیا، ریاح، تبخیر، ریح کی دردیں وغیرہ۔

دوم اگر خشکی کے ساتھ گرمی بڑھ کر دل اور اس کے ماتحت عضلات میں غیر طبعی علامات پیدا کر دیں تو انہیں ہم عضلاتی غدی علامات کہتے ہیں مثلاً اختلاج قلب، ورم قلب، جریان خون، درد دل وغیرہ۔

اخلاط اور قلب

طب یونانی اور قانون مفرد اعضاء میں حیاتی اعضا کے مزاج تسلیم کرنے کے ساتھ ساتھ ان کا تعلق ایک خلط سے بھی تسلیم کیا ہے۔

طب یونانی میں قلب و عضلات کا مزاج گرم تر اور اس کا تعلق خلط خون سے تسلیم کیا ہے۔

ایک زبردست غلط فہمی کا ازالہ

قانون مفرد اعضاء نہ تو قلب و عضلات کا مزاج گرم تر تسلیم کرتا ہے اور نہ ہی ان کا تعلق خلط خون سے۔ بلکہ قلب و عضلات کا مزاج خشک اور ان کا تعلق سودا سے تسلیم کرتا ہے۔ کیونکہ قانون مفرد اعضا میں اس حقیقت کو تسلیم کیا ہے کہ خشکی ہی ایک ایسی شے ہے جو کسی شے یا عضو کو حرکت میں لا سکتی ہے چونکہ قلب و عضلات حرکتی اعضا ہیں لہذا ان کا مزاج بھی خشک تسلیم کیا گیا ہے جب قلب و عضلات کا مزاج خشک تسلیم کر لیا تو ان کا تعلق بھی خشک مزاج والی خلط سے تسلیم کرنا ضروری تھا چونکہ اخلاط میں سودا ہی ایک ایسی خلط ہے جس کا مزاج خشک ہے لہذا دل اور اس کے ماتحت اعضاء کا تعلق بھی خلط سودا سے تسلیم کیا ہے۔ جہاں تک خلط خون کا تعلق ہے قانون مفرد اعضاء اسے علیحدہ خلط تسلیم ہی نہیں کرتا کیونکہ خون خود صفرا، سودا، اور بلغم کے ملنے سے بنا ہے۔ دوسرے خون کا تعلق دوسرے اخلاط کی طرح کسی عضو سے نہیں ہے یعنی کوئی ایک عضو اسے پیدا نہیں کرتا۔ مثلاً صفرا کا تعلق جگر سے اور بلغم کا تعلق دماغ سے ہے اس لئے تسلیم کیا جاتا ہے کیونکہ یہ اعضاء انہیں پیدا کرتے ہیں۔ تیسرے بلغم صفرا۔ اور سودا کی طرح خون کا کوئی مسہل نہیں ہے۔ چوتھے: خون کسی ایک مفرد عضو کی غذا نہیں ہے بلکہ اس میں تمام جسم کی غذا شامل ہے۔

مندرجہ بالا حقائق سے ظاہر ہے کہ نہ قلب عضلات کا مزاج گرم تر ہے اور نہ ہی براہ راست خون ان کی غذا بنتا ہے۔ بلکہ حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ سودا قلب و عضلات کی غذا بنتا ہے

ایک اور غلط فہمی کا ازالہ

طبی کتب میں سودا کے متعلق یہ زبردست غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ طحال سودا کو پیدا کرتا ہے حالانکہ یہ حقائق کے خلاف ہے مثلاً:

۱۔ طحال اور تمام غدد غدی مادہ سے بنے ہیں غدی مادہ اور غدد (جگر وغیرہ) کا مزاج گرم خشک ہے جبکہ سودا کا مزاج سرد خشک تسلیم کیا جاتا ہے۔

۲۔ بلغم اور صفرا ایسی اخلاط ہیں کہ انہیں پیدا کرنے والے اعضا کو حیاتی اعضا کہتے ہیں لیکن طحال کو دماغ اور جگر کی طرح حیاتی اعضا میں شمار نہیں کیا جاتا ہے پھر جری تحقیقات سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ اگر طحال کو جسم سے نکال دیا جائے تو انسان ایک ماہ تک زندہ رہ سکتا ہے لہذا تلی کو ہم کسی بھی خلط کو پیدا کرنے والا تسلیم نہیں کرتے

۳۔ چونکہ بلغم اور صفرا، فعلی و حیاتی اعضا کی پیداوار ہیں لہذا سودا کو بھی خون کا تیسرا جز ہونے کی حیثیت سے کسی فعلی و حیاتی عضو کی پیداوار تسلیم کرنا پڑے گا چونکہ ہمارے جسم میں دماغ و جگر کے بعد قلب ہی حیاتی عضو ہے اور اس کا مزاج سودا سے ملتا جلتا ہے لہذا خلط سودا کو پیدا کرنے والا عضو بھی قلب ہی کو تسلیم کرنا پڑیگا۔

قلب اور اس کے خدام

قلب حیاتی عضو ہونے کے ساتھ ساتھ عضو رئیس بھی ہے۔ رئیس اعضاء کا خاصا ہے کہ وہ اپنے کام اپنے خدام سے کراتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قدرت نے دل دماغ جگر کے لئے دو دو

خادم دیئے ہیں جن سے وہ انسانی مشین چلانے کے لئے ان سے ضروری کام لیتے ہیں مثلاً دماغ خبر رساں اور حکمرساں اعصاب سے احساس کے کام لیتا ہے اور جگر غدد نا قلہ اور غدد جاذبہ سے تحلیل کا کام لیتا ہے اور قلب ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات سے حرکات کا کام لیتا ہے ۔

افعال قلب

چونکہ قلب حیاتی اور رئیس عضو ہے لہٰذا اس کے بھی دماغ اور جگر کی طرح دو افعال ہیں
ا۔ کیمیاوی افعال ۲۔ مشینی افعال

کیمیاوی افعال دل اپنے کیمیاوی افعال میں ارادی عضلات سے کام لیتا ہے اور کیمیاوی طور پر خون میں خلط سودا کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ شامل بھی کرتا ہے جس سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے۔

مشینی افعال دل اپنے مشینی افعال میں غیر ارادی عضلات سے کام لیتا ہے اور فاضل سودا کو خون سے خارج کرتا ہے تاکہ خون کا قوام اعتدال پر رہے ۔

یادداشت نمبر ۱ یاد رکھیں جسم کی ارادی حرکات مثلاً بولنا، کھانا پینا، چلنا پھرنا، آنکھوں کا کھولنا اور بند کرنا وغیرہ ارادی عضلات انجام دیتے ہیں اور جسم کی غیر ارادی حرکات مثلاً پھیپھڑوں کا سکڑنا پھیلنا، سانس لینا، معدہ، نبض اور دل کی حرکات وغیرہ غیر ارادی عضلات کرتے ہیں ۔

یادداشت نمبر ۲ جب ارادی اور غیر ارادی حرکات طبعی حالت سے کم و بیش ہوتی ہیں تو غیر طبعی علامات پیدا ہو کر تکلیف کا سبب بن جاتی ہیں ۔
مثلاً اگر دل تیز تیز حرکت کرنے لگے تو اختلاج قلب کی تکلیف ہو جاتی ہے اگر حرکات ضرورت سے کم

ہو جائیں تو اسے ضعف قلب و تسکین قلب وغیرہ کہتے ہیں ۔ پھیپھڑے بار بار تیزی سے حرکت کریں تو دم کشی اور اگر آہستہ آہستہ سانس لیں تو ضعف پھیپھڑا کہتے ہیں ۔
اور اگر ہاتھ پاؤں مشکل سے پکڑنے اور چلنے کے افعال انجام دیں تو کمزوری عضلات اور اگر بے قاعدہ حرکت کرنے لگیں تو رعشہ کہتے ہیں وغیرہ ۔

یادداشت نمبر ۳ اگر کوئی عضو صحیح افعال انجام نہ دے تو ہمیں یہ فیصلہ کرنا ہوگا کہ آیا وہ عضو اپنے جرم کی وجہ سے کام صحیح نہیں دے رہا یا کسی دوسرے عضو کا اثر اس پر پڑ رہا ہے ۔
مثلاً ایک شخص پہلے ٹھیک بولتا تھا اب اس کی زبان بند ہو گئی ہے چونکہ زبان ایک عضلاتی اور حرکتی عضو ہے اسلئے قلب یا عضلات کی تحریک کی وجہ سے بند نہیں ہو سکتی ۔
اب ہمیں فیصلہ کرنا ہوگا کہ زبان اعصابی تحریک سے بند ہے یا غدی تحریک سے اس کی آسان تشخیص نبض اور قارورہ ہے اور اگر اعصابی تحریک سے ہوگی تو نبض گہری، سست اور انتہائی سست ہوگی قارورہ کا رنگ سفید ہوگا مریض کے منہ سے اکثر رال بہتی ہوگی ۔ اگر غدی تحریک کی وجہ سے زبان بند ہوگی تو نبض باریک اور سست ہوگی ۔ قارورہ کا رنگ زرد ہوگا ۔

اختلاج قلب، خفقان قلب، تسکین قلب

آج کل امراض قلب کا بہت چرچا ہے روزانہ اخبارات میں ایسی خبریں دیکھنے میں آتی ہیں ۔ فلاں شخص اختلاج قلب کا مریض ہے ۔ فلاں خفقان قلب کی تکلیف میں مبتلا ہے فلاں شخص کا دل بڑھ گیا ہے اور فلاں دل کا دورہ پڑنے سے مر گیا ہے وغیرہ
طبی حلقوں کی طرف سے امراض قلب پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے مگر نتائج حسب منشا برآمد نہیں ہو رہے اس کی وجہ یہ ہے کہ امراض قلب کو بالاعضاء سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کی جاتی جب تک امراض

قلب کو بالا عضا نہیں سمجھا جائے گا اس وقت یہ مسئلہ تشنۂ تکمیل رہے گا۔
اسکے ساتھ ایک افسوسناک پہلو یہ بھی ہے کہ طب کی عام اور مشہور طبی کتب "طب اکبر" اور شرح اسباب میں تسکین قلب اور اختلاج قلب کا بیان ہی موجود نہیں ہے البتہ خفقان قلب اور اختلاج قلب کو ایک مرض سمجھتے ہوئے لکھا گیا ہے اور ان کا علاج بھی ایک جیسا تجویز کیا ہے۔

فرق !

ذہن نشین کرلیں کہ اختلاج قلب، خفقان قلب اور تسکین قلب ایسے واضح الفاظ ہیں کہ ان سے علیحدہ علیحدہ حرکات قلب کا تصور ذہن میں آتا ہے۔
مثلاً اختلاج قلب سے مراد دل کا تیزی سے دھڑکنا ہے۔ اور خفقان قلب سے دل کی خفیف حرکات مراد ہیں یعنی دل کا آہستہ آہستہ دھڑکنا۔ اور تسکین قلب سے دل کی حرکات کا انتہائی سست ہونا مراد ہیں یعنی دل ٹھہرتا ہوا معلوم ہو۔

ایک اور فرق

جاننا چاہیئے، "قانون مفرد اعضاء" میں اختلاج قلب دل میں تحریک تیزی اور دوران خون کے بڑھ جانے کی وجہ سے ہوتا ہے اس وقت جسم و خون میں خلط سودا یا ترشی و تیزابیت کی زیادتی ہوتی ہے اس کے برعکس "خفقان" دل میں تحلیل اور دوران خون کی کمی سے پیدا ہوتا ہے اس وقت خون میں خلط صفرا اور گرمی خشکی کی زیادتی ہوتی ہے دوران خون جگر کی طرف بڑھ چکا ہوتا ہے۔
"تسکین قلب" جب دوران خون دماغ کی طرف بڑھ جائے تو دل کی طرف خون کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے جس سے اس کی حرکات انتہائی سست ہو جاتی ہیں اس وقت خلط بلغم اور رطوبات بڑھ چکی ہوتی ہیں دل ڈوبتا ہے ایلوپیتھی میں اسے ہارٹ بلاک کہتے ہیں۔

اَسبابُ

بار بار بتا چکا ہوں کہ کسی عضو کے بیمار ہونے کے تین بڑے اسباب ہو سکتے ہیں
۱۔ کیفیاتی اسباب، ۲۔ نفسیاتی اسباب، ۳۔ مادی اسباب،

کیفیاتی اسباب

اختلاج قلب
جاننا چاہیئے کہ اختلاج قلب کا کیفیاتی سبب خشکی گرمی ہے چونکہ خود دل کا اپنا مزاج خشک گرم ہے جونہی کائنات میں خشکی بڑھتی ہے تو فوراً اس کا اثر قلب و عضلات پر پڑتا ہے جس سے ان کے افعال تیز ہو کر رفتار قلب بڑھ جاتی ہے بعض دفعہ مریض کا دل اتنا زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے کہ دور سے اس کی دھڑکن سنائی دیتی ہوئی معلوم ہوتی ہے یہاں اس حقیقت کا ذہن نشین کرلیں کہ اختلاج قلب صرف خشکی گرمی سے ہو سکتا ہے اور کسی بھی کیفیت کی زیادتی سے نہیں ہو سکتا کیونکہ دوسری کیفیات دل کے مزاج کے خلاف ہیں۔

خفقان قلب
کے کیفیاتی اسباب گرمی تری ہیں کیونکہ گرمی تری کی زیادتی سے جگر و غدد کے افعال تیز ہو جاتے ہیں دوران خون قلب کی بجائے جگر کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ جس سے قلب کی رفتار خفیف ہو جاتی ہے حرارت اور صفراء کی شدت سے دل گھبراتا ہے۔

تسکین قلب
کے کیفیاتی اسباب تری سردی ہیں جب کائنات میں تری سردی کے اثرات بڑھ جائیں تو اعصاب و دماغ کے افعال تیز ہو جاتے ہیں جس سے دوران خون دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے دوسری طرف قلب میں خون کی انتہائی

کمی ہو جاتی ہے۔ نتیجۃً قلب خون کی کمی سے رکنے لگتا ہے

نفسیاتی اسباب

مندرجہ بالا تینوں علامات کے نفسیاتی اسباب بھی علیحدہ علیحدہ ہیں۔ مثلاً اختلاج قلب، لذت و مسرت کے جذبات کی زیادتی سے ہوتا ہے اور خفقان قلب غصہ اور غم کی زیادتی سے اور تسکین قلب کی صورت، ندامت و خوف کی زیادتی سے ظاہر ہوتی ہے بعض دفعہ دل میں خوف کی شدت سے موت واقع بھی ہو جایا کرتی ہے۔

مادی اسباب

جاننا چاہیئے کہ اختلاج قلب کے مادی اسباب ہیں خلط سودا کی زیادتی کے علاوہ خشک گرم اشیاء، اغذیہ، ادویہ جن میں شراب، تمباکو، چرس، بھنگ، ترش اشیاء کا بکثرت استعمال کیلا اور کئی کشتہ جات وغیرہ کا زیادہ کھانا اختلاج قلب کا باعث بنتے ہیں کیمیائی طور پر خون میں ترشی و تیزابیت بڑھ جاتی ہے جس سے خون کے قوام میں گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے جو شریانوں میں باسانی گردش نہیں کر سکتا جس سے بعض دفعہ دل میں درد بھی ہونے لگتا ہے۔

خفقان قلب کے مادی اسباب میں خلط صفرا اور گرم خشک سے گرم تر اغذیہ اور ادویہ اشیاء شامل ہیں کیمیائی طور پر خون میں صفرا اور حرارت بڑھ جاتا ہے خون کا دباؤ قلب سے ہٹ کر جگر کی طرف ہو جاتا ہے خون میں جوہری اشیاء (مثلاً اجوائین، نمک، لہسن، پیاز، انڈے، مرچ، مصالحہ، وغیرہ) پتلا پن پیدا ہو جاتا ہے

تسکین قلب کے مادی اسباب میں خلط بلغم اور تر گرم سے تر سرد ادویہ اغذیہ شامل ہیں کیمیائی طور پر خون میں بلغم اور کھاری پن بڑھ جاتا ہے جس سے خون

خون قلب کی بجائے دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے

علامات

چونکہ اختلاج قلب، خفقان قلب اور تسکین قلب، دل میں پیدا ہونے والی ایک دوسری سے متضاد علامات ہیں اسلئے ان کے اسباب کے ساتھ ساتھ ان کی علامات فارقہ بھی لکھنی ضروری ہیں۔

اختلاج قلب

بعض مریضوں کو اختلاج قلب کی مستقل شکایت ہوتی ہے بعض کو یہ علامت دورہ کے ساتھ ہوتی ہے دورہ سے پہلے مریض پیٹ میں ریاح محسوس کرتا ہے ریاح، گرانی اور دل میں بیچینی محسوس کرتا ہے۔ اگر ریاح وغیرہ خارج ہو گئے تو آرام آجاتا ہے جس کی مریض چنداں پرواہ بھی نہیں کرتا۔ اور وہ اپنے کاروبار میں مصروف رہتا ہے۔

لیکن اگر ریاح خارج نہ ہوں تو مقام قلب چھاتی اور بائیں کندھے کے نیچے سرسراہٹ سی محسوس کرتا ہے، کبھی یکدم زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ بعض دفعہ اتنی شدت سے دھڑکتا ہے کہ دل کے اوپر قمیص بھی ہلنے لگتی ہے۔ بعض دفعہ چبھنے والا درد ہونے لگتا ہے۔!

چونکہ دوران خون قلب کی طرف ہوتا ہے اس لیئے اسے آگے بھیجنے کے لیئے جلد جلد حرکت کرنا پڑتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوران خون کی شدت اور عضلات کی غددی تحریک کی تیزی سے جسم کے تمام حرکتی اعضا شدت سے دھڑکنے لگتے ہیں، خاص کر دل، پھیپھڑے اور معدہ کی حرکات بہت زیادہ تیز ہو جاتی ہیں۔ جہاں نبض ۸۰ - ۹۰ سے ۲۰۰ — ۱۵۰ تک تیز ہوتی ہے وہاں پھیپھڑوں کی حرکات سے سانس

کی رفتار بھی بڑھ جاتی ہے۔ دوران خون کی تیزی سے چہرہ سُرخ اور مریض پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے ترش ڈکار آتے ہیں سینہ میں جلن ہوتی ہے قارورہ سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے۔

خفقان قلب

علامات خفقان قلب میں مریض کا دل بوجہ تحلیل پھیل کر بڑھ جانے کی وجہ سے سست ہو جاتا ہے بے حد گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے چہرہ کا رنگ زرد پڑ جاتا ہے۔ پیشاب زردی مائل۔ مقدار میں کم اور جلن کے ساتھ آتا ہے۔

نبض ۸۰/۷۰ کی بجائے ۶۰/۷۰ ہوتی ہے۔ مریض کو چلنے پر دم چڑھ جاتا ہے۔ شدید حالتوں میں چہرہ اور ہاتھ پاؤں پر اماس آجایا کرتا ہے۔ بعض دفعہ غشی کا دورہ بھی ہو جاتا ہے آنکھوں کے پپوٹے متورم ہوتے ہیں۔

تسکین قلب

علامات تسکین قلب کے مریض میں رطوبات کثرت سے ہونے کی وجہ سے اس کا دل پھول کر بڑھ چکا ہوتا ہے۔ رفتار قلب اتنی سست ہو جاتی ہے کہ نبض ٹھہر ٹھہر کر چلنے لگتی ہے۔ بعض مریضوں میں ۲۵، ۳۰ تک ہی ہوتی ہے۔ بعض دفعہ تو نبض کی ٹھوکر کا انتظار کرنا پڑتا ہے اسی صورت کو آج کل کے ڈاکٹر صاحبان ہارٹ بلاک کہتے ہیں۔

دل ڈوبتا ہے بعض دفعہ مریض گر پڑتا ہے بعض دفعہ بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بدہضمی ہوتی ہے۔ بعض ڈکار آتے ہیں چہرہ پھیکا ہوتا ہے۔ رفتار تنفس بھی سست ہو جاتی ہے۔ مریض ذرا سا چلے تو دم چڑھ جاتا ہے قارورہ کا رنگ بالکل سفید بے رنگ ہو جاتا ہے اکثر مریض زکام کی شکایت کرتے ہیں۔

اُصول علاج

اصول علاج میں اس امر کو مدنظر رکھیں کہ اس وقت مریض کے اعضائے حیاتی یعنی دل۔ دماغ۔ جگر میں تحریک۔ تحلیل تسکین کی کیا صورتیں پائی جاتی ہیں۔ خاص کر یہ دیکھنا چاہیئے کہ کس مفرد عضو میں تحریک ہے۔ علاج کی صورت میں جس مفرد عضو میں تحریک ہو۔ وہاں تحریک پیدا کرکے ہر قسم کے امراض و علامات کا یقینی اور بے خطا علاج کیا جا سکتا ہے۔

زیر بحث علامات اختلاج قلب۔ خفقان قلب اور تسکین قلب میں یہ اصول کام کرتا ہے۔ کیونکہ اختلاج قلب عضلاتی غدی تحریک سے ہوتا ہے اس لیے محرک عضو جگر اغذیہ اور ادویہ جن سے غدی اعصابی تحریک پیدا ہو کھلائیں۔ اور خفقان قلب چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لیے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ اغذیہ جن سے دماغ و اعصاب میں تحریک پیدا ہو کھلائیں گے۔

بالکل یہی صورت تسکین قلب میں اپنائیں چونکہ تسکین قلب دماغ و اعصاب کی تحریک سے ہوتا ہے۔ علاج کے لیئے ایسے مریض کو محرکات قلب و عضلات ادویہ اغذیہ کھلائیں انشاء اللہ محرکات قلب کھلاتے ہی مریض آرام محسوس کرے گا۔

علاج کرتے وقت اس امر کو بھی مدنظر رکھیں کہ مریض کسی نفسیاتی جذبہ کا شکار تو نہیں ہے یا کسی ماحول کی کیفیات سے تو متاثر نہیں ہو رہا۔ اس قسم کے ظاہر اسباب کو بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔ انشاء اللہ علاج میں ناکامی نہیں ہو گی۔

نسخہ جات برائے اختلاج قلب

بیرونی علاج ہوالشافی۔ آب عشرہ ۵ تولہ مشک کافور ۲ ماشہ روغن تارپین اڑا کر ۲ اُنس ۵ تولہ۔

ترکیب تیاری:- اصل کسٹرائل اور آب عشر کو آگ پر پکائیں جب پانی جل جائے تو چھان لیں پھر مشک کا ذرہ کو تارپین میں حل کر کے کسٹرائل میں ملا دیں۔ بس تیار ہے۔

طریقہ استعمال:- مقام اور سینہ پر روغن مذکورہ کو نیم گرم کر کے مالش کریں۔

یاد رکھیے ٹی بی کے مریضوں کو اکثر اختلاج قلب کی شکایت ہوا کرتی ہے۔ انہیں بھی اندرونی بیرونی استعمال کرا سکتے ہیں۔ اندرونی استعمال کے لیے اس کی مقدار خوراک ۲ قطرہ سے پانچ قطرے ہے۔

ھُوالشّافی مرچ سیاہ۔ ریوند خطائی۔ ہر ایک ہم وزن مقدار خوراک ۲،۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ اجوائن۔

ھوالشافی سہاگہ، نوشادر۔ الائچی کلاں زیرہ سفید گل سرخ ہر ایک ہم وزن دو دو ماشہ دن میں چار بار کھلائیں۔ اگر قبض ہو تو گلقند سے رفع کر

نسخہ جات برائے خفقان قلب

چونکہ خفقان قلب سفرا اور گرمی کی زیادتی سے ہوتا ہے اس لئے ایسی اعصابی محرکات دیں جو مفرح اور خوشبودار بھی ہوں اور آسانی سے مل سکتی ہوں۔
مثلاً گنے کا رس، دودھ کی لسی۔ میٹھے انار کا پانی، تربوز کا پانی، سونف اور زیرہ کا قہوہ وغیرہ اسی طرح مربہ گاجر بھی بہترین دوا ہے۔

خمیرہ گاؤزبان گاؤزبان ابریشم کشنیز صندل، گل سرخ الائچی خورد، چینی
۶ تولہ　۶ تولہ　۵ تولہ　۶ تولہ　۵ تولہ　۲ تولہ　۱½ سیر

معروف طریقہ سے خمیرہ تیار کریں۔
مقدار خوراک:- ۵ ماشہ تا ۱ تولہ ہمراہ عرق سونف یا عرق گلاب دن میں تین بار
افعال اثرات:- اعصابی عضلاتی افعال اثرات کا حامل ہے۔ قلب میں سکون پیدا کر کے اختلاج قلب خفقان اور بلڈ پریشر کے لیے آب حیات ہے۔

جوارش شاہی

ہوالشافی: مربہ سیب ۵ تولہ، مربہ گاجر ۵ تولہ مربہ آملہ ۱۰ تولہ، زرشک شیریں ۵ تولہ الائچی ۲ تولہ دھنیا خشک ۵ تولہ۔
ترکیب تیاری: مربہ جات کو صاف کر کے کوٹ کر دوسری دوائیں الگ پیس کر آپس میں ملا دیں۔ بس تیار ہے۔
مقدار خوراک:- ۱ تا دو تولہ دن میں چار بار ہمراہ عرق گلاب، بغیر عرق کے بھی کھلا سکتے ہیں۔

نسخہ جات برائے تسکین قلب

تسکین قلب کے لیے کارہا کو جیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تمام نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کیے جا سکتے ہیں۔　(دیکھیں مبر نظریہ مفرد اعضاء)

جوارش اَملی اہاڑا آملی، آلو بخارا پاؤ، پودینہ پاؤ، سنڈھ ۵ تولہ انار دانہ دس تولہ زرشک دس تولہ منقی دس تولہ آملہ ۵ تولہ دست لیموں ۵ تولہ چینی ۲ سیر

ترکیب تیاری املی آلو بخارا کو پانی میں بھگو دیں دوسرے دن خوب ملیں اور چھاننی سے چھان لیں۔ دوسری تمام ادویہ کا سفوف تیار کریں۔ زلال میں چینی شامل کر کے گاڑھا قوام کر لیں پھر زرشک منقی وغیرہ کوٹ کر شامل کر دیں۔ پھر باقی ادویہ کا سفوف بھی ملا دیں۔ بس بہترین جوارش املی تیار ہے۔

مقدار خوراک ۱ ۔ ۲ ماشہ سے ۱ تولہ تک دن میں تین چار بار چٹائیں

افعال اثرات عضلاتی اعصابی مقوی ہے بے حد مقوی و محرک قلب ہے صرف ایک ہی خوراک ٹھہرتا ہوا دل دوبارہ تحریک میں آجاتا ہے ہیضہ جیسی موذی مرض میں جب پیاس کی کثرت اور قے کا زور ہو پیاس سے تڑپ کر کوئی دوا مفید نہیں ہو سکتی۔ زبان پر لگتے ہی پیاس ختم کر دیتا ہے۔ حاملہ کی قے میں تو آب حیات ہے۔ اعصابی تحریک کی تمام علامات کیلئے فوری اثر ہے بچے، بوڑھے، جوان بڑی خوشی سے کھا لیتے ہیں۔

حب مقوی خاص رائی ۱۲ تولہ، مرچ سرخ ۱۲ تولہ، کشتہ اذراقی ۲ تولہ تمام ادویہ کو باریک کر کے پانی کی مدد سے گولیاں بنائیں۔

افعال اثرات عضلاتی غدی ہیں دل و عضلات کو فوری تحریک دیتی ہے۔ عضلاتی غدی تمام نسخہ جات سے فوری اثر ہے۔ اعلیٰ درجہ کے مقوی قلب مسدد ہے۔ ہیضہ جیسی موذی مرض کی تریاق ہے۔

صرف تیسری خوراک سے ہیضہ کا مریض تندرست ہو جاتا ہے ہر درجہ میں مفید ہے جب تسکین قلب سے مریض گرنے لگے، یا بے ہوشی کے دورے پڑنے لگیں اور جسم ٹھنڈا ہونا شروع ہو جائے تو حب مقوی خاص کی ایک ایک گولی ہر پندرہ منٹ بعد ہمراہ قہوہ کھلائیں۔ فوراً جسم گرم ہو جاتا ہے۔ دورے رک جاتے ہیں اس کے علاوہ لقوہ، فالج، رعشہ، ادھرنگ، ریاحی و بلغمی درد، درد نزلہ، ریشہ کے تریاق ہے۔ ایسے مریض جو نا بند ہو چکے ہوں۔ ان کے لیے اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔ اس کا زبان پر رکھنا اور کھلانا ضروری ہے۔ باؤلے کتے کے کاٹے ہوئے کیلئے آب حیات ہے۔

حب صابر حنظل، رائی، گندھک آملہ سار، ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک کر کے پانی کی مدد سے حب بقدر نخود تیار کریں

تسکین قلب کے مریض کو اگر قبض ہو تو حب مقوی خاص کے ساتھ ضرور کھلائیں۔ ملین و مسہل تمام

کی سرتاج ہے۔ جتنے پاخانے آجائیں اس سے دل نہیں گھبراتا۔ بلکہ پہلے سے طاقتور ہو جاتا ہے۔

چٹنی مقوی قلب اور مولد خون

ھوالشافی۔ ٹماٹر چار سیر، کشمش ۱/۲ سیر، لہسن پاؤ، ادرک سر ایک سیر، گڑ دو سیر، نمک، مرچ حسب ضرورت۔ ترکیب: اول ٹماٹر چیر کر پکائیں اور چھان لیں ایک اور ہانڈی میں سرکا اور گڑ ملا کر آگ پر پکائیں اور گاڑھا قوام بنا لیں۔

مقدار خوراک ایک تولہ سے ۵ تولہ تک۔ ناشتہ کے ساتھ بھی کھلا سکتے ہیں۔ تسکین قلب کی دوائے غذائی ہے۔

قلب اور اس کے پردوں کے اورام

ورم قلب۔ ورم غشاء القلب۔ دل کے اعصابی پردہ کا ورم

جیسا کہ میں ابتداء میں بتا چکا ہوں کہ قلب پر دل و دماغ کے وہ پردے غلاف کی صورت میں چڑھے ہوئے ہیں۔ قلب پر پہلا جسے اندرونی پردہ کہتے ہیں غشاء القلب کہلاتا ہے۔ اور بیرونی پردہ اعصابی پردہ کہلاتا ہے۔!

کبھی قلب میں شدید تحریک ہو کر شدت اجتماع خون ہوتا ہے کہ دل میں ورم اور سوزش ہو جاتی ہے۔ یہ صورت شدید عضلاتی غدی تحریک سے پیدا ہوتی ہے، لیکن دل تو سوزشناک نہیں ہوتا۔ البتہ اس کے پردوں میں ورم ہو جاتا ہے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ ان پردوں کے مرکزی اعضا میں شدید تحریک و سوزش ہوتی ہے جن کے اثرات سے قلب کے پردے سوزشناک ہو جاتے ہیں۔ اور ورم کر جاتے ہیں جگر کے سوزش ناک ہونے سے قلب کا غدی پردہ سوزشناک ہوتا ہے۔ اور دماغ

میں شدید تحریک سے دل کا اعصابی پردہ سوزش ناک ہوتا ہے۔
چونکہ تینوں صورتیں ایک دوسری سے مختلف ہیں۔ اس لیئے ان کے ظاہر ہونے کے اسباب بھی ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔

اسباب

ورم قلب و دردِ قلب

چونکہ ورم قلب دل کی شدید تحریک سے ہوتا ہے لہٰذا اس کے وہ تمام اسباب جن سے قلب میں تحریک پیدا ہوتی ہے ہو سکتے ہیں مثلاً:- لذت مسرت کیفیات میں خشکی گرمی اور مادی اسباب میں خشک گرم اشیاء اغذیہ ادویہ شامل ہیں۔ اکثر یہ علامت شدید وجع المفاصل اور سل دق کے مریضوں میں دیکھنے میں آتی ہے۔

علامات

دل تحریک اور دوران خون کی زیادتی کی وجہ سے زور زور سے دھڑکتا ہے۔ ورم کی وجہ سے دل کے اندرونی حصے یعنی دہانے تنگ ہو جاتے ہیں جن سے خون کا گزر نہایت مشکل سے ہوتا ہے جس سے قلب میں شدید اور ناقابل برداشت درد ہوتا ہے اکثر بغیر لرزہ کے بخار ہوتا ہے۔ چونکہ دل کے اپنے جسم میں تو ورم ہوتا ہے لیکن اس کے پردوں میں ورم ہونے کی وجہ سے دل پردوں میں پھنسا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ کہ کوئی چیز اسے دبا رہی ہے۔ نبض تیز منشاری اور کسی ہوئی محسوس ہوتی ہے قارورہ کا رنگ انتہائی سرخ زردی مائل ہوتا ہے۔ چہرہ اور آنکھوں میں سرخی ہوتی ہے۔
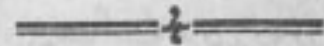
علاج ورم قلب

ورم قلب دماغ کے ورم (سرسام) کی طرح ایک خطرناک ورم ہے معالج کی ذرا سی سستی اور لاپرواہی سے مریض تلف ہو سکتا ہے لہٰذا اگر اسے اچھی طرح پتہ نہ لگے۔ تو فوراً مریض کو کسی تجربہ کار معالج کے پاس بھیج دینا چاہیے۔
یقینی تشخیص کے بعد درج ذیل ہدایت پر عمل کرے۔
۱- مریض کو سخت تاکید کی جائے کہ وہ کسی قسم کی حرکت نہ کرے
۲- کوئی تنگ کپڑا جس کا دباؤ سینہ پر پڑ رہا ہو اتروا دے
۳- مریض کو خشک گرم ماحول سے گرم تر ماحول میں لایا جائے۔ یہاں ٹھنڈی ہوا مریض پر پڑے۔ یا خس کی ٹٹیاں جس کمرہ میں لگی ہوں اس میں رکھا جائے۔ ادویاتی طور پر درج ذیل نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ نارمل کرنے کے لیے غذائی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کیے جا سکتے ہیں۔

ہو الشافی: سنڈھ، برنج سیاہ، زیرہ سفید، مرجان شیریں۔ ہر ایک ہم وزن پرپوند عصارہ کل وزنی ادویہ کا آٹھواں حصہ یعنی 1/8 حصہ۔

مقدار خوراک: چار رتی سے ½ ۱ ماشہ۔

ہو الشافی

جمالگوٹہ	پودینہ	رائی
۱ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ

افعال اثرات ——— غدی اعصابی

ترکیب تیاری:- جمال گوٹہ کو اتنا رگڑ دیں کہ تیل کی مانند ہو جائے۔ پھر دوسری ادویہ باریک کر کے تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور رگڑتے رہیں جب اچھی طرح حل

جائیں تو محفوظ کر لیں۔ ورم قلب کیلئے بہترین نسخہ ہے

ورم غشاء القلب

اسباب چونکہ غشاء القلب پردہ ہے جس کا تعلق جگر و غدد سے ہے۔ جب جگر و غدد کسی سبب سے سوزش ناک ہو جاتے ہیں۔ تو اس طبعی تعلق کی وجہ سے قلب کا یہ پردہ بھی ورم کر آتا ہے۔

اس کے کیفیاتی اسباب گرمی خشکی یا گرمی تری ہیں۔ نفسیاتی اسباب میں غصہ اور غم کی طوالت اس کا سبب ہے۔ مادی چیزوں میں گرم خشک اور گرم تر اشیاء اغذیہ و ادویہ کی کثرت

علامات:- چونکہ یہ ورم غدی پردہ میں ہوتا ہے۔ اور اس کا جگر و غدد سے براہ راست تعلق ہے۔ اسلئے صفرا اور گرمی خشکی کی شدت کا اثر دل پر بھی پڑتا ہے۔ دل میں جلن درد۔ جکڑن محسوس ہوتی ہے۔ رفتار قلب سست ہوتی ہے۔

دوران خون جگر کی طرف ہونے سے ضعف قلب کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے۔ بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے۔ خفقان قلب زور پکڑ لیتا ہے نیند کم ہو جاتی ہے۔ چونکہ صفراوی ورم ہوتا ہے۔ اس لئے قارورہ زرد و سرخی مائل ہوتا ہے۔ نبض سست ہوتی ہے وغیرہ

علاج:- مریض کو آرام کرنے کی ہدایت کریں۔ شدید گرم ادویہ اغذیہ کھانے سے روک دیں اور مفرح اشیاء اغذیہ ادویہ کھانے کی ہدایت کریں۔

ہوالشافی

زیرہ سفید	کشنیز خشک	سونف	گل سرخ
۲ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ	۲ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲/۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۶ ماشہ اور سفید زیرہ ۶ ماشہ کے قہوہ سے کھلائیں

ہوالشافی اسگند ناگوری ۲۰ حصہ۔ نوشادر ۶ حصہ۔ ریوند خطائی ۸ حصہ

مقدار خوراک:- تمام ادویہ کو باریک کر کے ۱ سے ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف زیرہ سفید کے قہوہ سے یا پانی سے کھلائیں۔ ہائی بلڈ پریشر اور ورم غشاء القلب کے لیے مفید ہے۔ اگر قبض ہو گلقند ۵ تولہ کھلائیں اگر ضعف قلب ہو تو دواء المسک ۳ ماشہ ہمراہ عرق گلاب کھلائیں

قلب کے اعصابی پردہ کا ورم

اسباب و علامات جب دماغ و اعصاب کے فعل میں اتنی تیزی پیدا ہو جائے کہ ان میں سوزش ورم ہو جائے تو قلب کے اعصابی پردہ میں بھی طبعی تعلق کی وجہ سے ورم پیدا ہو جاتا ہے۔ بعض دفعہ قلب کے اعصابی پردہ میں مقامی طور پر تیزی ہو کر ورم ہو جاتا ہے۔ جس سے قلب میں دباؤ کے ساتھ میٹھا میٹھا درد ہوتا ہے۔ دوران خون اعصاب و دماغ کی طرف ہونے سے قلب میں تسکین کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دل رک رک کر چلنے لگتا ہے۔ لو بلڈ پریشر کی حالت پیدا ہوتی ہے دل ڈوبتا ہے اگر موسم مرطوب ہو تو اس تکلیف میں شدت پیدا ہو جاتی ہے۔ نفسیاتی طور پر ندامت اور خوف اس کے اسباب میں شامل ہیں سرد تر سے گرم تر اشیاء سے بھی ورم میں اضافہ ہوا کرتا ہے۔

علاج چونکہ اعصاب اور دماغ کے فعل میں تیزی ہوتی ہے اور قلب میں سستی اس لئے قلب کے فعل میں تیزی پیدا کرنے کے لئے غذا دوا اور نفسیاتی اثرات سے مریض کے قلب کو تیز کریں۔ جونہی دوران خون دماغ و اعصاب سے کم ہو گا فوراً قلب کے اعصابی پردہ کا ورم تحلیل ہو جائے گا۔ مریض اپنے اندر طاقت محسوس کریگا دل کا ڈوبنا رک جائے گا۔

ھوالشافی:- قانون مفرد اعضاء کے فارمولے کو پاکے عضلاتی نسخہ جات اس کے لئے مفید ہیں۔ مرض محل کے مطابق استعمال کرکے فائدہ حاصل کریں۔

ھوالشافی:- کشتہ کچلہ - رائی - مرچ سرخ
۱ حصہ - ۲ حصہ - ۲ حصہ

حب بقدر نخود تیار کرلیں۔ ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

ھوالشافی: اگر مریض کا دل بہت گھبراتا ہو اور درد بھی زیادہ ہو تو حب صابر اور حب مقوی خاص جن کے نسخہ جات زیر نظریہ مفرد اعضاء اور مجربات قانون مفرد اعضاء میں درج ہیں تیار کرکے کھلائیں خصوصیت سے مفید ہیں۔

ھوالشافی کشتہ بارہ سنگا۔ ۳ حصہ رائی - ۲ حصہ۔ لونگ ۲ حصہ
تمام ادویہ کو باریک کرکے پانی کی مدد سے حب بقدر نخود تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں تین بار استعمال کرائیں۔

غذا:- صبح دو عدد انڈے فرائی یا مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پیئے۔ دوپہر، صرف گوشت بھنا ہوا۔ شام، مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پلائیں۔

دل کا سکڑنا۔ دل کا پھیلنا۔ دل کا پھولنا

مندرجہ بالا عنوان کی تینوں علامات کا تعلق دل کے حجم سے ہے۔ یعنی دل کا اپنے حجم سے بھی چھوٹا ہونا۔ اور دل کا اپنے حجم سے بڑا ہو جانا دل کے حجم میں چھوٹا ہوتے ہیں تو معالجین کو کوئی مغالطہ نہیں پڑتا۔ البتہ دل کے بڑھ جانے میں عموماً ڈاکٹر صاحبان بھی سخت غلط فہمی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کوئی چیز سردی کی شدت سے تو سکڑ جاتی ہے۔ لیکن اس کے حجم کا بڑھنا، دو

صورتوں سے ممکن ہے نمبر۱ گرمی کی شدت سے پھیل جائے۔ نمبر۲ تری کی زیادتی سے پھول جائے۔ یہ اتنا بڑا مغالطہ ہے کہ موجودہ زمانے کی کوئی ایکسرے مشین بھی بتانے سے قاصر ہے ایکسرے مشین نے تو فوٹو اتار کر دینا ہے۔ اس نے یہ نہیں بتانا کہ ماؤف عضو جس کا ایکسرے لیا گیا ہے گرمی کی زیادتی سے پھیل گیا ہے یا تری کی زیادتی سے پھول کر بڑھ گیا ہے۔
ذہن نشین کرلیں کہ قانون مفرد اعضاء کے تحت دل کا سکڑنا دل کی اپنی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اور دل کا پھیلنا جگر و غدد کی تیزی سے حرارت بڑھ کر دل پھیل جاتا ہے۔ اور اعصاب و دماغ کی تیزی سے رطوبات کی زیادتی سے دل پھول جاتا ہے۔

پہچان:- (۱) اگر قارورہ کا رنگ سرخی مائل ہو تو دل سکڑ جاتا ہے۔ اور اس وقت دل میں تحریک تیزی ہوتی ہے۔ نبض منشاری اور تیز ہوتی ہے۔
(۲) اگر قارورہ کا رنگ زردی مائل ہو تو اس وقت حرارت اور صفرا کی شدت ہوتی ہے۔ قلب حرارت سے پھیل جاتا ہے۔ اس وقت جگر و غدد میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔ نبض سست اور باریک ہوتی ہے۔
(۳) اگر قارورہ کا رنگ سفید ہو تو دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی ہوتی ہے۔ اور رطوبات کی کثرت سے پھول چکا ہوتا ہے۔ نبض گہری اور سست ہوتی ہے۔

علاج

دل سکڑنا:- چونکہ دل خود اپنی تحریک و تیزی کی وجہ سے سکڑتا ہے۔ اس لئے جب تک عضلاتی تحریک اعتدال پر نہیں آئے گی دل اسی حالت پر قائم رہے گا بمعالج قانون مفرد اعضاء کو چاہیئے کہ وہ اس امر کی تحقیق کرے کہ حرارت انتہائی کم تو نہیں اگر حرارت کم ہو تو عضلاتی تحریک پیدا کریں۔ تاکہ حرارت جلد جلد پیدا ہو کر سردی کو ختم کر دے۔

جونہی سردی کم ہوگی قلب اپنے طبعی حجم پر آجائے گا۔

اگر حرارت تو تیز ہو لیکن غدد میں شدید کمزوری اور سستی ہو تو غدی عضلاتی تحریک بڑھائیں۔ تاکہ سوداویت جلد ختم کرکے عضلات کا سکیڑ ختم کیا جاسکے۔

نوٹ :۔ ذہن نشین کرلیں۔ خلط سودا، خلط صفرا سے ختم ہوتا ہے۔ خلط صفرا غدی تحریک سے پیدا ہوتا ہے۔

نسخہ جات

قانون مفرد اعضا کے تمام عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات وقت ضرورت استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

حب سلاطین

ھوالشافی :۔

جاماگرڈ	شنگرف	کشتہ کچلہ	رائی
۱ حصہ	۲ حصہ	۳ حصہ	۴ حصہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے حب بقدر (۵) موٹھ تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں تین بار کھلائیں۔ ہر قسم کی سوداوی علامات جیسے دل کا سکڑنا۔ خارش چنبل۔ عظم الطحال دیگر۔ تحجر مفاصل وغیرہ کے لئے بیحد مفید ہے۔

اُفعال اثرات :۔ ——— غدی عضلاتی ہیں

دیگر

ہوالشافی :۔ اجوائین۔ پودینہ۔ رائی۔ خولنجاں۔ ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کو باریک

کرکے ۲/۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے استعمال کرائیں۔ ریاح گیس اور قلب کا سکڑنا کے لئے نہایت مفید ہے۔

افعال اثرات ——— غدی عضلاتی ہیں۔

دل کا پھیل کر بڑھ جانا

چونکہ دل جگر و غدد مشینی تحریک اور صفرا کی زیادتی سے پھیلتا ہے۔ اس لئے معالج کو چاہیئے کہ وہ اعصابی غدی تحریک بڑھا کر دل میں تسکین پیدا کرے۔

جونہی دل پر رطوبات کی بارش ہوگی۔ تو حرارت بجھ جائے گی، دل اعتدال پر آجائے گا، نار مار کر پایا قانون مفرد اعضا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات دل کے پھیل جانے کے لئے ضرورت کے وقت استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

ہوالشافی

کشنیز خشک	زیرہ سفید	سونف	شیر عشر
۵ تولہ	۵ تولہ	۵ تولہ	½ تولہ

مقدار خوراک :۔ تمام ادویہ کو باریک کرکے شیر عشر میں تھوڑا تھوڑا کرکے ملالیں ایک سے دو رتی دن میں چار بار ہمراہ سونف ۶ ماشہ زیرہ سفید ۶ ماشہ کا قہوہ،

ہوالشافی

سہاگہ	ملٹھی	ریوند خطائی	سقمونیا
۲ تولہ	۲ تولہ	۳ تولہ	۱ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے ½ سے ۱ ماشہ دن میں تین بار کھلائیں۔

دل کا پھول جانا

چونکہ دل اعصابی تحریک اور رطوبات کی زیادتی سے پھولتا ہے۔ اس لئے مریض کو عضلاتی محرکات کھلانی چاہیں۔ اس مقصد کے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی مرکبات جو قانون مفرد اعضا کے نمبر ۱ کو یا میں رائج ہیں۔ بے حد مفید ہیں۔

درج ذیل مرکبات بھی مفید و موثر ہیں۔

ھوالشافی

ہیراکسیس - زنگ - بالچھڑ - مصبر
۱ تولہ - تین تولہ - چار تولہ - ۲ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے حسب بقدر چنا بنالیں - دن میں چار بار ہمراہ قہوہ -

ھوالشافی

رائی سرخ مرچ - کشتہ کچلہ
۱۲ تولہ - ۱۲ تولہ - ۹ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے حسب بقدر نخود تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ - دل کے پھول جانے - دل کے ڈوبنے کے لئے بہترین دوا ہے۔

غذا:۔ صبح انڈے فرائی - دوپہر بُھنا ہوا گوشت ٹماٹر - پکوڑے - شام:۔ کشمش، چھوہارے کھا کر قہوہ پیئے۔

دل سینہ سے باہر نکلتا معلوم ہونا

(قذف القلب)

دل میں یہ حالت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دل کی رفتار میں اس قدر تیزی ہو جائے

کہ اختلاج قلب کی صورت پیدا ہوجائے شدید بے چینی اور اختلاج کی وجہ سے مریض کو دل باہر نکلتا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ چہرہ کی رنگت پھر جاتی ہے۔ خشکی کی شدت سے نیند حرام ہوجاتی ہے گھبراہٹ و بے چینی کی انتہا ہوتی ہے۔

اسباب:۔ جو اسباب اختلاج قلب میں بیان ہوچکے ہیں وہی قذف القلب کے ہیں

علاج:۔ علاج بھی اختلاج والا ہی مفید ہے البتہ فوری سکون کے لئے اگر مفرح اغذیہ اور ادویہ کھلائی جائیں تو زیادہ بہتر ہے مثلاً دوح گلاب، روح کیوڑہ، دوارالمسک، خمیرہ گاؤ زبان۔ سونف زیرہ والا الائچی کی چائے۔ قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی مجربات فوری اثر ہیں۔

غذا:۔ صبح :مکھن کھا کر سونف والائچی کا قہوہ۔ دوپہر:۔ مولی گاجر، شلغم ساگ، کدو، توری۔ شام:۔ مربہ آملہ کھلا کر قہوہ پئیں۔

دل بھچتا ہوا معلوم ہونا (ضغط القلب)

دل میں یہ صورت اس وقت پیدا ہوتی ہے جب دل کے غدی پردہ میں تحریک سوزش ہوچکی ہو اور اس میں کھچاؤ پیدا ہوگیا ہو جس سے دل پر چاروں طرف سے دباؤ پڑتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض اپنے دل کو بھچتا اور جکڑتا ہوا محسوس کرتا ہے اس صورت کے زیادہ دیر قائم رہنے سے اکثر مریضوں کو غشی کے دورے بھی پڑنے لگ جاتے ہیں یہ خالص غدی عضلاتی تحریک ہے۔

علاج اگر مریض دل میں درد بھی محسوس کرے تو اعصابی غدی مجربات درست رہیں گے اگر درد معلوم نہ ہوتا ہو تو غدی اعصابی مجربات فائدہ مند ہونگے

غذا:۔ صبح مکھن، مغز بادام، چینی، ہمراہ سونف، گل سرخ کا قہوہ
۵ تولہ ۲ تولہ ۲ تولہ۔

دوپہر:۔ سولی، گاجر، شلغم، توری کدو، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ میں سے کوئی سبزی جو کالی مرچ سے تیار کی گئی ہو۔ شام:۔ مربہ گاجر حسب ضرورت کھا کر سونف اور گل سرخ کا قہوہ۔

دل سے دھواں اٹھتا معلوم ہونا (علت دخانیہ)

یہ خالص عضلاتی اعصابی تحریک ہے جب خلط سوداویت خون میں بڑھ جائے تو بعض دوسرے اعضاء کی طرف اس کا دباؤ نہیں ہوتا (جیسا کہ معدہ میں تبخیر کے مریضوں میں سوداویت ریاح کا غلبہ دماغ کی طرف ہوتا ہے) بلکہ خود دل کی طرف ہوتا ہے ایسی صورت میں مریض کو اپنے دل سے دھواں اٹھتا معلوم ہوتا ہے۔

چونکہ ترشی و تیزابیت کا غلبہ ہوتا ہے لہذا مریض کے سینہ اور قلب میں جلن بھی محسوس ہوتی ہے۔ ترش ڈکار بھی آیا کرتے ہیں

علاج چونکہ قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی غدی ہے لہذا علت دخانیہ کا علاج بھی عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیا سے کرنا ہوگا قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام عضلاتی غدی مجربات نہایت مفید ہیں، قبض کی صورت میں ملین مسہل ضرور دیا کریں۔ حب مقوی خاص و حب صابر بھی اس مقصد کے لئے دی جاسکتی ہیں۔

نوٹ:۔ دل کے مقام پر ریت گرم سے ٹکور کرائی جائے تو بہت مفید رہتی ہے۔

غذا:۔ صبح:۔ کشمش اور بادام کھلا کر اجوائن کا قہوہ پلائیں۔ دوپہر:۔ کوئی ساگ، شلغم، انڈے، بکوڑے، پیٹھا، اچار، پھلوں میں آم وغیرہ، شام:۔ مربہ سیب یا مربہ ادرک کھلا کر اجوائن کا قہوہ پلائیں۔

دل چھلتا معلوم ہونا (تقشر القلب)

یہ صورت اس وقت واقع ہوتی ہے جب غدی تحریک انتہائی تیز ہو جاتی ہے یہ بالکل ایسی ہی ہوتی ہے جیسے غدی تحریک میں بچش ہو یا احلیل میں سوزش ہو کر سوزاک ہو جاتا ہے۔ پیشاب و پاخانے میں پیپ اور چھلکے خارج ہوتے ہیں۔ دل کے جب غدی پردہ میں سوزش ہو جاتی ہے تو مریض کو دل کے اوپر سے چھلکے اترتے معلوم ہوتے ہیں۔

علاج چونکہ تقشر القلب کی تحریک غدی اعصابی ہوتی ہے اس لئے اس کا علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ اشیا سے کریں خاص کر دودھ گھی، گل روغن، بادام روغن، کسٹرائل وغیرہ روغنی اشیاء زیادہ مفید ہوتی ہیں۔ پھر ذہن نشین کرلیں کہ تقشر القلب کا علاج پیچش کے اصول پر کریں۔ انشاء اللہ کبھی ناکامی نہ ہوگی

غذا:۔ صبح مکھن بادام چینی کھلا کر کھلا کر عرق سونف پلا دیں۔

دوپہر:۔ کدو توری، ٹینڈے، سولی گاجر، شلغم دنیا چاول کھچڑی وغیرہ۔ شام صرف دودھ گھی پلا دیں

غشی ۔ بے ہوشی

غشی اور بے ہوشی دو ایسی علامات ہیں کہ حکماء انہیں ایک ہی صورت کے دو نام سمجھتے ہیں حقیقت میں دونوں کی ماہیت جدا جدا ہے۔ دونوں مختلف اعضاء حیاتی (جگر، دماغ) کی تیزی سے پیدا ہوتی ہیں۔ دونوں کے علاج مختلف ہیں۔

یہاں میں ان کی ماہیت، اسباب علامات اور علاج مقابلہ کی صورت میں درج کرتا ہوں تاکہ عام حکماء ان کے فرق کو آسانی سے سمجھ سکیں۔

ماہیت، اسباب، علامات

غشی ـــــــ بے ہوشی

۱۔ غشی جگر و غدد کے فعل کی تیزی سے پیدا ہوتی ہے۔

۲۔ جب غدی تحریک سے اعصاب و دماغ میں اچانک تسکین پیدا ہوتی ہے تو عصبی نظام سے قلب و عضلات کو حرکات کے لئے احکام آنے بند ہو جاتے ہیں یعنی نروز بریک ڈاؤن NERVES BREAK DOWN کی صورت پیدا ہو جاتی ہے جس سے مریض غش کھا کر گر پڑتا ہے اور بے حس و حرکت پڑا رہتا ہے۔

۳۔ جب ہوش آتی ہے تو مریض کو دوران غشی ہونے والے واقعات کا کچھ بھی علم نہیں ہوتا۔

۴۔ بے ہوشی سے پہلے مریض کو کچھ علم نہیں ہوتا اس لئے وہ اپنے آپ کو کسی نقصان سے بچا نہیں سکتا چاہے پانی میں گرے یا آگ پر یا اونچی جگہ سے نیچی جگہ پر

۱۔ بے ہوشی دماغ و اعصاب کے فعل کی تیزی سے ظاہر ہوتی ہے۔

۲۔ جب اعصاب و دماغ میں تحریک و تیزی پیدا ہو جائے تو قلب و عضلات میں تسکین ہو جاتی ہے۔ یعنی عضلات سستی اور کمزوری کی وجہ سے اپنے مفرد افعال باوجود احکامات ملنے کے انجام نہیں دے سکتے آہستہ آہستہ حرکات بند کر دیتے ہیں جس سے بے ہوشی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

۳۔ جب مریض ہوش میں آتا ہے تو دوران بے ہوشی تمام واقعات بتا دیتا ہے اور کہتا ہے کہ جو لوگ حقیقی واویلا کر رہے تھے یا معالج جو کچھ کہتے اور کرتے تھے ان سب کا مجھے پتہ لگ رہا تھا لیکن مجھے جواب دینے کی سکت نہیں تھی

۴۔ بے ہوش ہونے سے پہلے مریض کو پتہ لگ جاتا ہے اس لئے ایسا مریض بے ہوش ہونے سے پہلے اپنے آپ کو محفوظ کر لیتا ہے یعنی گر رہا

۵۔ غشی کا مریض اچانک ہوش میں آجاتا ہے

۶۔ غشی کا مریض دورہ کے بعد کسی قسم کی کمزوری محسوس نہیں کرتا۔

۷۔ غشی خلط صفرا کی زیادتی اور اس کا اخراج رکنے سے پیدا ہوتی ہے۔

۸۔ غشی کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہوتی ہے۔ غشی قلب میں تحلیل سے ہوتی ہے

۹۔ شدید غصہ یا رنج غشی کا سبب ہوتے ہیں

۱۰۔ چہرہ کا رنگ زرد ہو جاتا ہے۔

۱۱۔ سانس آہستہ آہستہ آتا ہے۔

۱۲۔ اگر مریض طاقتور ہے تو پسینہ نہیں آتا۔

۱۳۔ دوران غشی نبض باریک اور سست چلتی ہے

۱۴۔ غشی کے دوران ہاتھ پاؤں میں تشنج نہیں ہوتا۔

۱۵۔ منہ سے جھاگ نہیں آتے۔

ہے تو بیٹھ جاتا ہے۔ پانی کے قریب ہے تو دور ہو جاتا ہے وغیرہ

۵۔ بے ہوشی کا مریض آہستہ آہستہ ہوش میں آتا ہے۔

۶۔ بے ہوشی کا مریض بے حد کمزوری محسوس کرتا ہے۔

۷۔ بے ہوشی خلط بلغم کی زیادتی اور اس کا اخراج رکنے سے ہوتی ہے۔

۸۔ بے ہوشی سے مریض کی تحریک اعصابی غدی ہوتی ہے بے ہوشی قلب میں تسکین سے ہوتی ہے

۹۔ ندامت و خوف یا شدید تکلیف بے ہوشی کا سبب ہوتے ہیں۔

۱۰۔ چہرہ کا رنگ بے رونق پھیکا ہو جاتا ہے

۱۱۔ سانس آہستہ آہستہ خراٹے سے آتا ہے

۱۲۔ دوران بے ہوشی ہر مریض کو سرد پسینے آتے ہیں۔

۱۳۔ دوران بے ہوشی نبض پھولی ہوئی انتہائی سست اور ٹھہر ٹھہر کر چلتی ہے۔

۱۴۔ ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں درانتی لگتی ہے

۱۵۔ اکثر منہ سے جھاگ یا رال بہتی ہے۔

۱۶۔ بول براز بے اختیار نکل جاتے ہیں

۱۷۔ غشی کے دورے اکثر بے قاعدہ ہوتے ہیں۔

۱۸۔ دورانِ خون جگر کی طرف ہوتا ہے جس سے آنکھیں سفید ہوتی ہیں۔

۱۹۔ قارورہ کا رنگ اکثر شدید زردی مائل ہوتا ہے۔

۲۰۔ سکتہ غشی کا ہی دوسرا نام ہے۔

۱۶۔ بول براز دوران بے ہوشی خطا نہیں ہوتے ہیں بلکہ دورہ کے بعد پیشاب آتا ہے۔

۱۷۔ بے ہوشی کے دورے ٹائم مقررہ پر آتے ہیں

۱۸۔ دورانِ خون دماغ کی طرف ہوتا ہے۔ جس سے آنکھیں سرخ ہوتی ہیں۔

۱۹۔ قارورہ اکثر سفید ہوتا ہے۔

۲۰۔ قوما بے ہوشی کا ہی دوسرا نام ہے مثلاً ذیابیطس قوما۔

علاج

آپ نے دیکھا کہ غشی اور بے ہوشی زمین آسمان کا فرق ہے۔ دونوں علامات مختلف اعضا کے افعال کی تیزی پیدا ہوتی ہے۔ دونوں کے مختلف ہیں اس لئے دونوں کے علاجات بھی مختلف ہوں گے۔ معالجین کو چاہیے کہ ان کی صحیح ماہیت ذہن میں بٹھائیں تاکہ صحیح تشخیص کرکے یقینی اور بے خطا علاج کر سکیں۔

۱۔ غشی کے مریض کے چونکہ جگر و غدد کے افعال تیز ہوتے ہیں اس لئے ان کو افعال کو سست کرنے اور اعتدال پر لانے کیلئے اعصاب و دماغ کے افعال کو تیز کرنے والی ادویہ اغذیہ اشیاء دینی ہوں گے۔

۲۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام اعصابی محرکات ضرورت کے وقت استعمال کر سکتے ہیں

۳۔ قرابادینی نسخوں میں تمام مفرح شربت جن میں

۱۔ بے ہوشی کے مریض کے چونکہ دماغ و اعصاب کے افعال تیز ہوتے ہیں اس لئے انہیں عضلاتی محرکات کھلانی پڑیں گی جن میں عضلاتی مزاج کی اغذیہ ادویہ زہریں بھی شامل ہیں۔

۲۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے تمام عضلاتی محرکات ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

۳۔ قرابادینی نسخوں سے شربت فولاد ہر قسم

شربت صندل، شربت نیلوفر، روح کیوڑہ وغیرہ ہر قسم کے خمیرہ جات جن میں خمیرہ گاؤزبان عنبری جواہر والا و سادہ۔ دوا المسک جواہر والی وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

۴۔ اگر دورہ کے وقت معالج مریض کے پاس پہنچے تو اسے چاہئے کہ مریض کے گلوبند اور سینہ کی بندش کو فوراً ڈھیلا کرا دے۔ مریض کے چہرے پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے لگوائے۔ امونیا کا رب سنگھائے۔ سر پر بادام روغن جس میں کافور ملایا گیا ہو مالش کرائے۔

ہوالشافی

نوشادر ٹھیکری، ریوند خطائی، ریوند عصارہ

۲ تولہ ۲ تولہ ۱ تولہ۔

مرچ سیاہ، سونف

۲ تولہ ۲ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے ایک ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ عرق کیوڑہ یا عرق گلاب کھلائیں۔

ہوالشافی:۔ صندل سفید، کشنیز خشک، گل سرخ

کے اطریفلات معجون کچلہ وغیرہ ضرورت کے وقت استعمال کر سکتے ہیں۔

۴۔ اگر دورہ کے وقت معالج مریض کے پاس پہنچے تو اسے چاہئے کہ مریض کے گلوبند اور سینہ کی بندش کو فوراً ڈھیلا کرا دے۔ چہرے پر سرد پانی کے چھینٹے نہ مارنے دے بلکہ ذرا سی سرخ مرچ یا کباب مرغ یا مشک سنگھائیں۔ سر کو ریت گرم سے گرم کریں

ہوالشافی

سرخ مرچ، رائی، کشتہ کچلہ، سم الفار

۱۲ تولہ ۱۲ تولہ ۴ تولہ ۲ ماشہ

حب بقدر نخود تیار کریں ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

اگر قبض ہو تو یہ نسخہ بھی ساتھ دیں۔

ہوالشافی:۔ حنظل، رائی، گندھک آملہ سار ہموزن حب بقدر نخود بنا لیں ایک ایک گولی دن میں تین بار۔

ہوالشافی:۔ اسطوخودوس، لبھاکنج، لونگ

ہر ایک ہم وزن۔
مقدار خوراک ۱۔۲ ماشہ دن میں
چار بار ہمراہ سونف زیرہ کی چائے۔

لونگ ہینگ، مصبر ہر ایک ہم وزن۔
حب بقدر نخود تیار کریں ایک ایک گولی
دن میں چار بار کھلائیں حتیٰ کہ شام تک
ایک دو پاخانے آجائیں۔

غشی کی اقسام اور غلط فہمی

ماہرین طب نے غشی کی بہت سی اقسام لکھی ہیں جن کے نام اسباب کی وجہ سے لکھے گئے ہیں لیکن حقیقت میں ان کا بنیادی سبب صرف اور صرف ایک ہی ہے۔ یعنی جگر و غدد کے افعال کی تیزی۔ مثلاً غشی استفراغی یعنی دست قے و یا زیادہ پسینہ آنے سے مریض بے ہوش ہو جائے تو اسے غلطی سے غشی استفراغی کہتے ہیں حالانکہ غشی خون کے زیادہ نکل جانے یا مرض استسقاء میں پیٹ سے پانی یکبارگی نکالنے سے ہوتی ہے۔
اسی طرح غشی امتلائی، غشی وجعی، غشی جوعی، غشی تپی، غشی شرکی، غشی اختلاقی وغیرہ۔
سب سے بڑی غشی کے بارے میں غلط فہمی یہ ہے کہ غشی قلبی بھی تسلیم کرتے ہیں۔
یاد رکھیں غشی قلبی نہیں ہوتی کیونکہ اگر قلب کے فعل میں تیزی ہو تو غشی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ٹی بی کے مریض کے قلب و عضلات تیز ہوتے ہیں ایسے مریض آخری دم تک ہوش میں رہتے ہیں۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ جب تک قلب کے فعل میں سستی پیدا نہ ہو نہ بے ہوشی ہوتی ہے نہ غشی۔

دردِ دل

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
درد دل	وجع القلب	ANGINA PECTORIS

تعارف و علامات درد دل اکثر ۵۰ سال کے بعد ہوا کرتا ہے، درد دل ہونے سے پہلے مریض ہشاش بشاش ہوتا ہے کسی قسم کی کوئی تکلیف محسوس نہیں کرتا، حسب معمول کام کر رہا ہوتا ہے کہ اچانک دل میں جھٹکا سا محسوس کرتا ہے اور شدید درد دل ہونے لگتا ہے، درد دل کے بعد جب دورے بار بار ہونے لگتے ہیں تو درد پیدا ہونے سے پہلے بے چینی اور گھبراہٹ اور دل کے مقام پر بوجھ سا محسوس ہوتا ہے پھر اچانک درد کی ٹیسیں شروع ہو جاتی ہے جو بائیں کندھے اور بائیں بازو میں جاتی ہیں سخت دم کشی ہوتی ہے مریض کو موت سامنے نظر آنے لگتی ہے۔ درد کی شدت سے اور گھبراہٹ سے مریض کا رنگ فق ہو جاتا ہے، سارا جسم پسینہ سے شرابور ہو جاتا ہے کبھی ابکائیاں آنے لگتی ہیں شاذ و نادر قے بھی آجاتی ہے اکثر قے کے ساتھ مریض غش کھا جاتا ہے اور اکثر اسی دوران راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

اسباب درد دل ہمیشہ ایسے اشخاص کو ہوتا ہے جن کے خون و جسم میں سوداویت اور تیزابیت بڑھ چکی ہوتی ہے، مریض کے عضلات اور شریانیں تیزابیت اور خشکی کی زیادتی سے سکڑ رہے ہوتے ہیں قلبی شریانوں میں سکیڑ اچانک ہونے سے درد دل پیدا ہوا کرتا ہے جو مندرجہ ذیل اسباب سے ہوا کرتا ہے۔
(۱) شراب خوری، شراب نہ صرف خانہ خراب کرتی بلکہ ایمان اور تندرستی کا بھی ستیاناس

کر دیتی ہے۔ یاد رکھیں شراب انتہائی محرکِ قلب ہے ایسے اشخاص جو اس کے کم عادی ہوتے ہیں بعض دفعہ زیادہ مقدار میں اسے پی جاتے ہیں جس سے اچانک قلب سکڑ جاتا ہے بلکہ اس کے ساتھ شریانیں بھی سکڑ جاتی ہیں جن میں پھیپھڑے سے آنے والا خون آسانی سے گزر نہیں سکتا جس سے قلب خون سے بھر جاتا ہے اور تن جاتا ہے اور شدید درد کرنے لگتا ہے۔

لذت و مسرت کے جذبات کی شدت

لذت و مسرت کے جذبات بھی قلب و عضلات کے ذاتی جذبات ہیں، چونکہ یہ جذبات اکثر خود کا شتہ ہوتے ہیں اور اچانک حاصل ہوتے ہیں اس لئے اگر یہ جذبات شدید ہوں تو دل اچانک سکڑ جاتا ہے اور درد کرنے لگتا ہے۔

لذت کیسے حاصل ہوتی ہے

لذت لطف و سرور کا دوسرا نام ہے، لذت اکثر جنسی جذبات سے حاصل ہوتی ہے، مثلاً کثرتِ جماع، جنسی ملاپ کے منظر دیکھنا، فلم میں محبت پیار کرتے دیکھنا، عشقیہ قصے پڑھنا۔

نقرسی مزاج ہونا

نقرسی مزاج سوداوی مزاج کا دوسرا نام ہے جو جوڑوں کے اندر کی رطوبات کے کم ہونے یا غلیظ ہونے یا خشک ہو جانے سے بتایا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ رطوبات صرف جوڑوں میں ہی خشک نہیں ہوا کرتیں جسم کے

ہر ذرے میں بلغمی رطوبات کی کمی ہو جاتی ہے کہ جس کا اثر دل پر بھی پڑتا ہے جس سے دل میں دوران خون کی رکاوٹ ہونے لگتی ہے، خصوصاً اکلیلی شریانوں میں سدوں کی صورت پیدا ہو کر دردِ دل ہونے لگتا ہے

علاج

اگرچہ یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ دردِ دل اکثر انقباضِ قلب سے ہوتا ہے

دردِ دل کے علاج میں فنی غلطیاں

دردِ دل کا علاج لکھنے سے پہلے یہ بتا دینا ضروری سمجھتا ہوں کہ جناب ڈاکٹر صاحبان اور طبیب حضرات دردِ دل کے علاج میں جو فنی غلطیاں کرتے ہیں ان کی وضاحت کر دی جائے اس کے بعد قانون مفرد اعضاء کے تحت یقینی بے خطا علاج پیش کیا جائے گا۔

ایمو جینسی ڈاکٹر برنز میش اور پروفیسر جے لیگا گر شعبہ کلینیکل کارڈیالوجی ہسپتال یوشیکا یرس نے عوارضِ قلب کا ذکر کرتے ہوئے ان عوارض کے سبب اصلی کا ذکر کرتے ہوئے کولسٹرول کو بڑی اہمیت دی ہے۔

یہاں یہ بتانا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ خود کولسٹرول کیا چیز ہے، کولسٹرول یہ ایک یونانی لغت کا لفظ ہے جو دو اجزاء کول بمعنی صفرا اور سٹیروس (STEREOS) بمعنی ٹھوس سے مشتق ہے یہ الفاظ دیگر یہ ٹھوس یا منجمد صفرا ہے یہ چربی کی طرح کا منجمد مواد ہے جو قلموں کی صورت میں پایا جاتا ہے یہ قلمی مادہ تمام حیوانی چربیوں اور روغنوں میں پایا جاتا ہے، صفرا و خون دماغی بافتوں، دودھ انڈے کی زردی گردوں اور اعصابی ریشوں کے غلاف وغیرہ میں پایا جاتا ہے یہ مادہ بآسانی حل نہیں ہوتا

اور مثانہ کے علاوہ شریانوں کی دیواروں کے ساتھ جم کر قلموں کی صورت اختیار
کرلیتا ہے، عمل شعاع (IRRADIATION) کے تحت یہ وٹامن ڈی
کی صورت اختیار کرلیتا ہے۔

کولیسٹرول کی اس جامع تعریف کو ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیئے تو آپ کو
معلوم ہوگا کہ کولیسٹرول دراصل سودا ہی ہے جسے ایلوپیتھی سائنسدان اپنی تمام
تر باریک بینی کے باوجود شناخت نہیں کر پاتے بلکہ اس کے (سودا) وجود کے
انکار سے کئی گوناگوں پریشانیوں سے دو چار ہو گئے ہیں۔

جس طرح دنیائے تہذیب کا ایک خوفناک مرض سرطان ہے جس کی بیخ کنی کیلئے
دانشوران فرنگ روزانہ اپنے تجربات میں معروف ہیں لیکن سودا کے وجود کا
انکار ان کی کامیابی کی راہ روکے کھڑا ہے۔ آج یورپ کے بالغ نظر محققین اگر
سودا کے وجود کو تسلیم کریں تو ان کے لئے مختلف امراض قلب کے علاوہ سرطان
کا یقینی علاج معلوم کرنا مشکل نہ ہوگا۔

یورپ امریکہ کے لوگ کولیسٹرول کے وجود سے کس قدر خوف زدہ ہیں اس کا
اندازہ ان ممالک میں جاکر ہی لگایا جا سکتا ہے ان لوگوں کو ہر عمدہ سے عمدہ غذا
میں کولیسٹرول نظر آتے ہیں جن کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ کولیسٹرول کی دہشت زدگی
سے خدا کی ہر نعمت کو اپنے اوپر حرام کیے ہوئے ہیں لیکن خدائے بزرگ تر کی تمام
حرام کی ہوئی چیزیں ہیں شراب اور خنزیر کا گوشت کو چھوڑنے کیلئے کس طرح بھی
تیار نہیں۔ وہ بغیر شکر کے چائے پی لیں گے لیکن شراب کی چسکی لگانے سے
باز نہیں آئیں گے۔ وہ مکھن کی بجائے مارجرین کو گوارہ کرلیں گے مگر سور کا گوشت مزے
لے لے کر کھائیں جو سوداویت کا خزانہ ہے اور جن کے استعمال سے خون گاڑھا
ہو کر گول سوداوں کو جنم دیتا ہے۔

قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کرلیں کہ کولیسٹرول حقیقت میں سودا کا دوسرا
نام ہے جو امراض قلب کی پیدائش میں اہم کردار ادا کرتا ہے، کولیسٹرول کے بعد
گھی اور چربیلی اغذیہ ادویہ سے روکا جاتا ہے جو میرے نزدیک درست نہیں۔
ان کی حقیقت بھی ذہن نشین کرلیں،

گھی اور چربی

ہمارے ملک کے بڑے ڈاکٹر دنیائے مغرب کے بے دام غلام ہیں ان کے
لئے آسمان فرنگ سے آمدہ اطلاع وحی اور الہام کا درجہ رکھتی ہے، یہ اپنے
استادان سے جو بات سن لیتے ہیں، آنکھیں بند کرکے ایمان لے آتے ہیں اس اندھی
تقلید کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ہمارے ملک کے ڈاکٹر بھی یورپ کی اقتدا میں اپنے مریضوں
کو گھی کے استعمال سے شدت سے ممانعت کرتے ہیں اس کے برعکس بناسپتی گھی جو
منبع فساد ہے اس کے استعمال پر کوئی قدغن لگانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے
یاد رکھیں خالص دیسی گھی کے استعمال سے شریانی سدہ پیدا نہیں ہوتا اور نہ اس
نعمت سے شریانیں سخت ہوتی ہیں بلکہ یہ تو وہ نعمت ہے جو ہزاروں ادویہ کے مقابلہ میں
اکسیر کا حکم رکھتی ہے۔ ہمارے بزرگ سیروں دیسی گھی پی جایا کرتے تھے لیکن ہم نے ان کا ہارٹ فیل
ہوتے نہیں دیکھا العجب سے بناسپتی کی آفت کا نازل ہوئی ہے ہم اس بناتی روغن
کے استعمال سے اپنی آب و تاب اور توانائی سے محروم ہوگئے ہیں ہم دل و دماغ کی
بہترین صلاحیتوں سے عاری ہوتے جارہے ہیں۔

یاد رہے کہ انسان کو فلاسفر نے حیوان ناطق کہا ہے اس لئے اس کے لئے حیوانی اغذیہ
ہی مناسب ہیں۔

گھی کے متعلق یہ پروپیگنڈہ کہ وہ شریانوں کے اندر جم کر ان کو تنگ کر دیتا ہے جس سے دورانِ خون میں رکاوٹ ہو جاتی ہے حقائق کے خلاف اور وہم بے بنیاد ہے۔ گھی تو خارجی حرارت کا مقابلہ کرنے سے قاصر ہے بھلا داخلی حرارت کی موجودگی میں کیسے جم سکتا ہے البتہ اگر جسم میں سودا کی کثرت ہو اور خشکی بڑھ گئی ہو تو گھی کے استعمال سے اس خشکی کا کامیابی سے خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔

جب اس کے استعمال سے خشکی و تیزابیت ختم ہو جائے گی تو نہ اختلاج قلب رہے گا نہ تصلب شرائن رہے گا تو جب یہ صورتیں ختم ہو جائیں گی تو درد دل کیسے پیدا ہوگا۔

گھی محرک غدد ہے

یاد رکھیں گھی محرک غدد ہے جب جگر و غدد شدید تیز ہو گئے ہوں تو صفرا کی پیداوار بڑھ کر خشکی ہوتی ہے، کثرت صفرا و حرارت سے دل پھیل جایا کرتا ہے چہرہ ہاتھ پاؤں پر آماس آ جایا کرتی ہے ایسی صورت میں گھی کا استعمال نہ کرنا بہتر ہے بلکہ اعصابی محرکات کھلانے ضروری ہوتے ہیں تاکہ حرارت و صفرا خارج ہو کر کلی شفا ہو جائے۔

علاج

فرنگی طب نے جسم کے تیسرے حصے کی امراض کا ذکر کیا ہے، وہ بھی منظم اور کسی قاعدے سے نہیں کیا۔ فرنگی طب نے فی الحال صرف اعصابی امراض پر ہی اپنی تحقیقات کی ہیں۔ باقی دو حصے غدد، اور عضلاتی امراض کا ذکر تک نہیں کیا ہے، ہمارے زیر بحث مضمون ہی کو لے لیجئے اس کے اسباب میں نزلہ زکام، ذیابیطس، غم، بدہضمی اور دیگر عصبی علامات کا ذکر کیا ہے جو سراسر غلط ہے

یاد رکھیں کہ دل کا درد صرف انقباض قلب و عضلات اور ترشی و تیزابیت سے ہوتا ہے جب ہم اس کا علاج کرتے ہیں تو فزیالوجیکل لائف اور قانون فطرت کی پیروی میں ترشی و تیزابیت کو سوڈیم یا الکلی میں تبدیل کر دیتے ہیں جس سے مرض کلی طور پر ختم ہو جاتا ہے اس کے برعکس ایلوپیتھک حضرات مریضوں کو ایسڈ استعمال کراتے ہیں حالانکہ مریض کے اندر پہلے ہی ایسڈ کی زیادتی ہوتی ہے اور ایسے علاج سے اکثر مریض تلف ہو جاتے ہیں درد دل کا شافی علاج صفرا کی پیدائش بڑھاتا ہے۔

درد دل کے مریض میں حتی الامکان حرارت کی پیدائش بڑھانی چاہیے دورہ کے وقت کچھ بھی میسر نہ آئے تو مریض کو فوراً گرم پانی شہد یا چینی کا قہوہ دیں دوا کے طور پر ہر وہ چیز خواہ دوا ہو یا غذا ہو غدی اعصابی ہونی چاہیے۔ غدی دوائیں قلب و عضلات میں تحلیل و حرارت پیدا کر کے اس کے سکیڑ کو فوراً پھیلا دیتی ہیں جس سے درد و بے چینی رفع ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے۔ مفردات میں سے سونف اجوائن گندھک آملہ سار، نوشادر، سونٹھ ریوند عصارہ، ریوند چینی، مرچ سیاہ، ثنا مکی، زیرہ سفید و سیاہ، سقمونیا، سورنجان شیریں اور اسگندھ وغیرہ مفرد یا مرکب صورت میں بے حد مفید ہیں۔

نسخہ نمبر 1: اجوائن دیسی ۴ تولہ، رائی ۴ تولہ، تیزپات ۴ تولہ، گندھک آملہ سار ۱۲ تولہ، اجزاء کو خوب باریک کر کے رکھ لیں اور اس میں سے ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں چار بار گرم پانی یا قہوہ یا چائے سے استعمال کرائیں۔

یہ نسخہ بنیادی طور پر صفرا پیدا کرتا ہے حرارت غریزی کا محافظ ہے سرطان کیلئے کام کی چیز ہے۔ عرق النسا، اور صفری قے اور ڈکاروں کی کثرت کے لیے مفید ہے۔ ریاح شکم کی زیادتی کے سبب بے چینی اور پریشانی کا خاتمہ کرتا ہے، تشنج مفاصل اور رعشہ کو نافع ہے امراض قلب میں ہمہ صفت موصوف ہے۔

نسخہ نمبر 2: پودینہ خشک، اجوائن دیسی، فلفل سیاہ، مصطگی رومی،

عقرقرحا، زیرہ سیاہ، ہر ایک ½ ۲ تولہ زعفران ۹ ماشہ۔ زعفران کے سوا تمام اجزاء کو باریک کرکے سہ چند چینی کے قوام میں ملائیں۔ آخر میں زعفران کو باریک کرکے مرکب میں اچھی طرح ملائیں۔

مقدار خوراک:۔ ۶ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح وشام پانی یا چائے سے کھائیں۔ بے حد مقوی جگر، مقوی معدہ وامعاء ہے، امراض قلب میں اس سے بڑا عمدہ کام لیا جا سکتا ہے

نسخہ ۳:۔ اجوائن دیسی ایک پاؤ، تیزپات ایک پاؤ، فلفل سیاہ ½ پاؤ، شہد سہ چند وزن ادویہ،

اجزاء کو باریک کرکے شہد میں ملائیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۶۰۶ ماشہ یہ معجون صبح شام پانی سے کھلائیں، نہایت عمدہ ریاح شکن اور مقوی معدہ مرکب ہے، امراض قلب کے لئے کثیر فوائد کا حامل ہے۔

نسخہ ۴:۔ یہ جوشاندہ مختصر ہونے کے باوجود نہایت مفید ہے،

اجوائن ۳ ماشہ، تیزپات ۳ ماشہ، رائی ۶ ماشہ، چینی حسب ضرورت،

تمام دواؤں کو دردرا کرکے ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں کچھ دیر بعد آگ پر رکھ کر جوش دیں جب نصف پانی رہ جائے اتار کر چھان کر چینی ملا کر نصف نصف جوشاندہ پلا دیں

یہ جوشاندہ ضعف عضلات کے علاوہ محلل ریاح اور قبض کشا ہے اختلاج قلب کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ ۵:۔ زنجبیل ½ ۲ تولہ، نوشادر ٹھیکری ½ ۱ تولہ، مرچ سیاہ ۶ ماشہ، عصارہ ریوند ۶ ماشہ، سب دواؤں کو باریک کرکے رکھ لیں۔ پیشاب کی جلن، بندش بول، استسقاء، پاؤں کے ورم وغیرہ کے لئے نہایت مفید دوا ہے۔

مقدار خوراک:۔ ۲ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں ۳ بار پانی یا کسی مناسب شربت سے کھلائیں۔ عظم طحال، عظم جگر، وجع مفاصل کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ ۶:۔ زنجبیل ۵ تولہ، پیپلا مول ۳ تولہ، سہاگہ خام ۲ تولہ، شیر مدار ۲ تولہ، اجزاء کو باریک کرکے اس میں تھوڑا تھوڑا شیر مدار ڈال کر کھرل کرتے جائیں، بس تیار ہے۔

جگر کو مشینی تحریک دیتا ہے عضلاتی فالج کے لئے خاص طور پر مفید ہے امراض قلب میں اس سے بہت کام لیا جا سکتا ہے۔

نسخہ ۷:۔ مغز جمالگوٹہ، توتیا سبز، شیر مدار، ہر ایک ایک تولہ، رائی ۱۱ تولہ، سہاگہ ½ ۲ تولہ، اجزاء کو خوب باریک کرکے نخودی گولیاں بنالیں۔

مقدار خوراک:۔ ۱-۱ گولی دن میں ۳ بار پانی سے کھائیں۔

خونی لجگوں کے تحلیل کرنے کے علاوہ یہ گولیاں درد دل کے لئے بے حد مفید ہیں۔

غذا

صبح:۔ مکھن کھلا کر اوپر سے میٹھا دودھ نیم گرم پلائیں، جسکو بادام بھی مفید ہے۔ دوپہر:۔ کوئی سبزی کدو، توری، ٹینڈے، مولی کا اچار، پالک، مونگرے، ادرک، مرچ سیاہ وغیرہ، رات:۔ دوپہر والا سالن کھلا کر اوپر سے دودھ گھی ملا کر نیم گرم پلائیں۔

تریاق درد دل

سرنجان شیریں ۱ تولہ، سقمونیا ۱ تولہ، ریوند عصارہ ۱ تولہ، اسگندھ ۱ تولہ، نوشادر ٹھیکری ۱ تولہ، سونٹھ ۱ تولہ،

سب ادویہ کو ملا کر باریک کرکے حب نخودی بنالیں۔ **مقدار خوراک:۔** ۱-۱ گولی دن میں ۳ بار، بوقت دورہ پندرہ پندرہ منٹ بعد چار چار گولی ہمراہ آب نیم گرم

افعال و اثرات:۔ یہ غدی اعصابی ہیں۔ درد دل کے علاوہ ہر قسم کے عضلاتی درد کو فوراً آرام آ جاتا ہے ایسے درد جن میں ورم ہو اس کیلئے آب حیات ہے، استسقاء زقی طبلی کیلئے مفید ہے۔

گرم پانی سے دردِ دل کا علاج

آج کل امراض قلب کے بارے میں روزانہ ایسی خبریں سنتے ہیں کہ فلاں شخص کا دورہ پڑنے سے چل بسا، فلاں شخص اختلاج قلب اور خفقان قلب کا مریض ہے فلاں کا دل بڑھ گیا ہے طبی حلقوں کی طرف سے امراضِ قلب کو رفع کرنے پر خصوصی توجہ دی جا رہی ہے۔ حال ہی میں حکومت کی طرف سے بھی امراضِ قلب پر سب سے بڑی کانفرنس کا اہتمام کیا گیا ہے لیکن ان سب کوششوں کے باوجود نتائج حسب منشاء برآمد نہیں ہو سکے۔

اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ امراضِ قلب کو جب تک بالا اعضاء سمجھنے کی کوشش نہیں کی جائے گی اس وقت تک یہ مسئلہ تشنہ تکمیل ہی رہے گا۔ وقت کی کمی کے پیش نظر آج صرف دردِ دل کے اسباب علامات اور اس کا ایسا یقینی و بے خطا علاج پیش کروں گا۔ جو ہر جگہ آسانی سے نہایت کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے یہ علاج میں نے طب اسلامی کے بنیادی اصول و قوانین مزاج و اخلاط کو مدنظر رکھ کر قانون "مفرد اعضاء" کی روشنی میں تحقیق کئے ہیں۔

قانون "مفرد اعضاء" علم العلاج کے تمام مروجہ طریقوں میں بے حد سستا عام فہم، سائنٹفک سہل اور دورِ حاضرہ کا انتہائی ترقی یافتہ جدید اصولِ علاج ہے جس نے تمام امراض و علامات کو صرف تین اعضائے رئیسہ دل۔ دماغ۔ جگر کے تحت تقسیم کر کے طبی دنیا میں عظیم انقلاب پیدا کر دیا ہے۔

قانون "مفرد اعضاء" کی تحقیق کا کمال یہ ہے کہ پیچیدہ اور عسر العلاج امراض کا علاج بغیر دوائی صرف غذا تبدیل کر کے نہایت کامیابی کے ساتھ کیا جا رہا ہے ثبوت کے لئے ہمارے کسی بھی فری کیمپ "غذا سے علاج" کا معائنہ کر کے خود مریضوں سے تاثرات حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

دردِ دل جس کا طبی نام وجع القلب ہے اکثر چالیس سال کی عمر کے بعد ہوا کرتا ہے۔ مردوں کی نسبت عورتیں اس میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ ویسے آج کل عمر کی کوئی حد نہیں رہی نوجوانوں بلکہ بچوں میں بھی اکثر دیکھا گیا ہے۔

اس وقت میرے پیشِ نظر دردِ دل اور اس کے علاج پر روشنی ڈالنا ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اول افعال قلب بیان کر دیئے جائیں تاکہ سمجھنے میں سہولت ہو۔ جاننا چاہیے کہ قلب بذات خود عضلات (مسکولر ٹشوز) کا بنا ہوا ہے جس پر دو پردے دماغ اور جگر کے چڑھے ہوئے ہیں امراض قلب کو ایک مرکز پر لانے اور تعین مرض کے لئے یہ جاننا ضروری ہے کہ اس وقت قلب کی کیا حالت ہے یعنی اس کے فعل میں؛

۱۔ تیزی (تحریک) ہے۔ ۲۔ سستی (تسکین) ہے۔ ۳۔ ضعف (تحلیل) ہے۔

اگر قلب کے فعل میں سستی (تسکین) ہو تو خون میں رطوبات کھاری پن اور خلط بلغم کی زیادتی ہو گی۔ رطوبات کی کثرت سے دل پھول کر بڑھ سکتا ہے لیکن درد نہیں ہو سکتا۔

اگر قلب کے فعل میں ضعف (تحلیل) ہو گی تو خون میں خلط صفراء کی زیادتی ہو گی۔ صفرا کی وجہ سے دل پھیل کر بڑھ سکتا ہے اس صورت میں گرانی بوجھ اور گھبراہٹ تو ہو سکتی ہے لیکن درد نہیں ہو سکتا۔

اسباب

دردِ دل دراصل دل میں تیزی (تحریک) شریانوں میں سکیڑ و انقباض کی وجہ سے ہوتا ہے کیمیاوی طور پر خون میں ترشی و تیزابیت اور خلطِ سودا کی زیادتی سے خون کے قوام میں گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے جو شریانوں میں باآسانی حرکت (گردش) نہیں کر سکتا۔ ریاح کی کثرت خون کا گاڑھا پن اور شریانوں کا سکیڑ ہی دردِ دل کا سب سے بڑا سبب ہوتا ہے اس کے علاوہ گوشت انڈے مچھلی اور ترش اشیاء کا کثرت استعمال، پیٹ میں ریاح قبض، نفخ، بدہضمی، شراب اور تمباکو نوشی، نشہ آور اشیا اور ترش مشروبات کا کثرت استعمال بھی دردِ دل کا باعث ہوتے ہیں۔

نفسیاتی اسباب میں غصے کے جذبات کا ہونا اور کیفیاتی اسباب میں خشکی سردی کا بڑھ جانا بھی دردِ دل کا سبب بنتا ہے۔

علامات

دورہ مرض سے پہلے مریض قدرے بے چینی، پیٹ میں ریاح گیس، قبض بوجھ اور کوئی چیز اوپر چڑھتی ہوئی محسوس کرتا ہے اس دوران اگر ریاح وغیرہ خارج ہو جائیں تو آرام آ جاتا ہے جس کی مریض چنداں پرواہ نہیں کرتا اور اپنے کاروبار میں مشغول رہتا ہے لیکن اگر ریاح گیس وغیرہ کا اخراج نہ ہو مقام قلب چھاتی اور بائیں کندھے کے نیچے پستان کے قریب سرسراہٹ سی محسوس کرتا ہے کبھی وقفہ وقفہ سے سوئی کی چبھن جیسا درد محسوس ہوتا ہے پھر یک دم دل زور زور سے دھڑکنے لگتا ہے۔ لیکن رفتار قلب کبھی تیز اور کبھی سست ہو جاتی ہے اس وقت اگر مناسب علاج میسر نہ آئے تو تکلیف بڑھ کر شدید درد شروع ہو جاتا ہے۔ کیونکہ دل کو دوران خون جاری رکھنے کے لئے بار بار حرکت کرنا پڑتی ہے اس لئے درد ٹیسوں کی صورت میں ہوتا ہے دوران خون کے تسلسل میں رکاوٹ ہو کر پھیپھڑوں میں خون کم ہو جاتا ہے جس سے پھیپھڑوں کی حرکات

کم ہو کر سخت دم کشی اور اختلاج قلب کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ شدید درد سے مریض کا رنگ فق ہو جاتا ہے اور بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے جسم کی رنگت سیاہی مائل اور آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے پیدا ہو جاتے ہیں۔ نبض مشرف اور حرکت میں تیز ہو جاتی ہے۔ قارورہ کا رنگ سرخی مائل ہو جاتا ہے۔ شدید درد اور سخت گھبراہٹ میں مریض انتقال کر جاتا ہے۔

اصول علاج

دردِ دل کا علاج بیان کرنے سے پہلے اصول علاج پیش کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ معالجین کو علاج کرتے وقت کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ یاد رکھیں کسی بھی مرض کا علاج تجویز کرنے سے پہلے اس کا اصولِ علاج ذہن میں رکھنا نہایت ضروری ہوتا ہے تاکہ علاج میں یقینی اثرات اور صحیح نتائج برآمد ہو سکیں۔

اصولِ علاج میں اوّل اس امر کو مدنظر رکھیں کہ اس وقت مریض کے حیاتی مفرد اعضا دل و دماغ جگر میں تحریک، تسکین، تحلیل کی کیا کیا صورتیں پائی جاتی ہیں خاص کر یہ دیکھنا چاہیے کہ کس مفرد عضو میں تسکین ہے تسکین کو تحریک میں تبدیل کر دینے سے ہر قسم کے امراض و علامات کا علاج کامیابی کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔

نوٹ فرمالیں کہ دردِ دل ہمیشہ دل میں تحریک۔ خون کے گاڑھا پن خلط سودا کی زیادتی اور شریانوں میں سکیڑ و انقباض سے ہی ہوتا ہے۔ جس کا یقینی دو بنیادی علاج سکیڑ کا کھولنا ہے۔ شریانوں کے سکیڑ کو کھولنے کے لئے خلط صفراء (حرارت) کا بڑھانا ضروری ہوتا ہے۔ صفراء سے خون کا قوام پتلا ہو کر شریانوں کے سکیڑ کو کھول دیتا ہے سکیڑ کھلتے ہی دوران خون درست ہو کر ہر قسم کا درد ختم ہو جاتا ہے جو لوگ دردِ روکنے کیلئے مخدر و مسکن دوائیں دیتے ہیں وہ مریض کو موت کے منہ میں دھکیل

دیتے ہیں۔ جس سے اکثر غش کی حالت میں ہی مریض کا انتقال ہو جاتا ہے۔

دورہ کی حالت میں علاج

جب کسی شخص کے سینے، بائیں پستان، کندھے، بازو یا بائیں ٹانگ میں چبھن دار یا ایسا معلوم ہو کہ درد چل رہا ہے اور پیٹ میں ریاح رکے ہوئے معلوم ہوں تو معالج کے آنے سے پہلے مصنوعی ڈکار سے پیٹ کی ہوا خارج کرنے کی کوشش کریں۔ بائیں کندھے پستان کے قریب سامنے سینے کی زور زور سے مالش کریں اگر ممکن ہو تو مقام قلب پر ٹکور کریں تو درد کم ہو جائے گا۔ اندرونی طور پہ صرف گرم پانی پلائیں اگر قے وغیرہ ہو جائے تو گرم پانی میں اجوائن دیسی ابال کر شہد ملا کر پلا دیں۔ انشاء اللہ فوراً درد دل کو آرام آ جائے گا جب دورہ ختم ہو جائے تو مستقل علاج کے لئے درج ذیل نسخہ جات استعمال کریں۔ ان سے دوبارہ دورہ نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ!

یہ علاج تحقیق کرنے کے بعد میں نے اپنے مطب اور فری کیمپ غذا سے علاج میں سینکڑوں مریضوں پر آزمایا ہے۔ جس سے اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے کبھی ناکامی نہیں ہوئی۔ ایسے مریض جنہیں ماہرین قلب نے لاعلاج کہہ کر یا اپریشن کا مشورہ دے کر مایوس کر دیا۔ ہو انہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے وہ صرف گرم پانی اور ان نسخہ جات میں سے کوئی نسخہ خود بنا کر کھائیں ساتھ غذائی علاج پر سختی سے عمل کریں۔ انشاء اللہ درد دل کو آرام آ جائے گا اور پھر یہ درد زندگی بھر نہیں ہوگا۔

نسخہ جات

قہوہ درد دل

ہوالشافی: اجوائن دیسی ۳ ماشہ، پودینہ باغی ۳ ماشہ، شہد اور پانی حسب ضرورت۔

ان سب کو پانی میں ابال کر چھان کر پلائیں۔ دورہ کی حالت میں چمچہ چمچہ مریض کے منہ میں ڈالیں۔ انشاء اللہ اندر جاتے ہی درد کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ جب مریض ہوش میں آ جائے تو پھر مزید قہوہ پلائیں مقام درد پہ ٹکور بھی کریں۔

اکسیر درد دل

ہوالشافی: اجوائن دیسی ۱ تولہ، لہسن ۱ تولہ، آب لہسن ۵ تولہ، اجوائن اور لہسن کو باریک پیس کر آب لہسن میں کھرل کر کے بڑے چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔

۱ تا ۲ گولی صبح دوپہر شام ہمراہ نیم گرم پانی۔

افعال و اثرات میں غدی عضلاتی (گرم خشک) ہے۔ خلط صفرا پیدا کرتا ہے۔ درد دل، درد گردہ، پتھری کو توڑ کر خارج کرتا ہے۔ خون کے قوام کو پتلا کرتا ہے۔ شریانوں کے سکیڑ کو کھولنے کے لئے اس سے بہتر کوئی دوا تجربہ میں نہیں آئی۔

تریاق درد دل

ہوالشافی: اجوائن دیسی ۵ تولہ، لہسن ۵ تولہ، زعفران ۱ تولہ، آب لہسن ۱۵ تولہ،

سب کو باریک پیس کر آب لہسن میں کھرل کر کے نخودی گولیاں بنا لیں ۱ تا ۲ گولی دن میں چار مرتبہ ہمراہ آب گرم۔

افعال و اثرات میں غدی عضلاتی (گرم خشک) ہے۔ درد دل تبخیر معدہ، درد گردہ، پتھری کے لئے بے حد مفید ہے۔

ہوالشافی: سنامکی، قلمی شورہ، ریوند خطائی برابر وزن لے کر باریک کر کے بڑے چنے کے برابر گولیاں بنا لیں۔ ۱ تا ۲ گولی دن میں چار بار ہمراہ گرم پانی۔

افعال و اثرات میں غدی اعصابی (گرم تر) ہے۔ درد دل کے لئے نہایت مفید ہے۔ یہ ان مریضوں کے لئے زیادہ مفید ہے۔ جنہیں قبض ہو اور پیشاب کم جلن کے ساتھ آتا ہو۔

احتیاطی تدابیر

درد دل کے دورہ سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ سادہ غذا کھائی جائے غذا اس وقت کھائی جائے جب شدید بھوک لگی ہو۔ شدید بھوک پر کھائی ہوئی غذا تندرستی کی ضامن ہوتی ہے۔ پیدل سیر، رات کو جلدی سونا، صبح جلدی اٹھنا فائدہ مند ہے۔ شراب تمباکو نوشی اور نشہ آور اشیاء سے پرہیز ضروری ہے۔ کثرت چائے نوشی اور ترش اشیاء کا استعمال بھی درد دل کو دعوت دیتا ہے۔ کثرت مباشرت اور غصہ کے جذبات کو کنٹرول میں رکھنا چاہئے۔ درد دل کے مریض کو ٹینشن آنا ضروری ہوتا ہے۔

(۲) جہاں مادی اغذیہ اودیہ اشیاء سے پرہیز ضروری ہے وہاں کیفیاتی اسباب سے بھی بچنا چاہیے۔ چنانچہ خشک فضا، خشک آب و ہوا سے محفوظ رہیں مثلاً گرمی خشکی کے موسم میں دوپہر کے وقت مکان کے اندر آرام کریں۔ کمرہ ہوا دار ہو جس میں روشنی کا بھی انتظام ہو۔ تازہ ہوا اندر آئے لیکن ٹھنڈی ہو کر آئے جو خس کی ٹٹیوں یا ائیر کولر کے ذریعے آسانی سے میسر ہو سکتی ہے۔ اگر ممکن ہو سکے تو درد دل کے مریض کو جون جولائی کے مہینوں میں مری یا کوئٹہ جیسے صحت افزا مقامات پر چلے جانا چاہیے۔ جب موسم کی گرمی خشکی کم ہو جائے تو اپنے گھر واپس آ جانا چاہیے۔

درد دل کے مریض جہاں مادی اور کیفیاتی اسباب سے بچنا اور پرہیز ضروری ہے وہاں نفسیاتی اسباب سے دور رہنا چاہیے۔

نفسیاتی اسباب میں لذت مسرت کے جذبات اعتدال سے نہیں بڑھنے چاہییں۔ جنسی جذبات سے مغلوب نہیں ہونا چاہیے۔ جنسی ماحول بھی ایسے مریضوں کے لئے

میٹھا زہر سے کم نہیں۔

آج کل کی مخلوط تعلیم درد دل کا بہت بڑا سبب ہے کیوں کہ ایسے ماحول میں رہنے والا نوجوان جنسی جذبات سے مغلوب ہونے لگتا ہے۔

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ جنسی جذبات کی تسکین سے یہ مرض نہیں ہوتا۔ بلکہ جنسی جذبات کا بار بار ابھرنا اور تکمیل نہ پانا اس کا بڑا سبب بن جاتا ہے۔

غذا

صبح: مربہ گاجر یا سیب کھا کر اوپر سونف اور چھوٹی الائچی کا قہوہ پی لیں۔

دوپہر: سبزیاں مولی گاجر شلغم، مونگرے، کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھہ، دیسی گھی میں پکا کر استعمال کریں۔

شام: دوپہر والا سالن کھا لیں اوپر اجوائن دیسی کا قہوہ پی لیں۔

پرہیز

گوشت انڈے، چاول۔ اچار، بینگن آلو، گوبھی، ٹماٹر مچھلی ترش اور ٹھنڈے مشروبات تمباکو اور شراب نوشی، چائے کا کثرت استعمال کثرت مباشرت سے پرہیز لازمی ہے۔

نوٹ: چکنائی اور مرغن اغذیہ سے پرہیز کریں

اکلیلی شرائین

انہیں دل کی شرائن بھی کہتے ہیں کیونکہ یہ صرف دل کو روح و غذا پہنچانے کیلئے پیدا کی گئی ہیں باقی جسم سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہوتا لہٰذا ان میں یا ان کے افعال میں ذرا سی کمی بیشی یا کوتاہی ہو جائے تو نہ صرف دل تڑپ جاتا ہے بلکہ تمام جسم بے چین ہو جاتا ہے۔

حقیقت و ماہیت اکلیلی شرائین

شریان اورطیٰ کے ابھار کے ٹھیک پیچھے اور اس کی جڑ کے ٹھیک اوپر سے دو شریان تاجیہ پیدا ہوتی ہیں جو اولاً قلب کی نالیوں میں چل کر عضلات قلب میں گھس جاتی ہیں اور وہاں جا کر لاتعداد عروق شعریہ میں تقسیم ہو جاتی ہیں۔

جہاں شرائن عروق شعریہ ختم ہوتی ہیں وہاں سے عروق شعریہ وریدی شروع ہوتی ہیں جو بچے ہوئے شریانی خون کو قلب کے داہنے اذن میں واپس لاتی ہیں انہیں قلبی وریدی بھی کہتے ہیں یہ شرائن قلب کو حالت انبساط میں غذا پہنچاتی ہیں،

تصلب شرائین

امراض قلب میں سب سے خطرناک اور فوری جان لیوا تکلیف تصلب شرائن ہے جسے عرف عام میں شریانوں کا سخت ہو جانا یا شریانوں کا تنگ ہو جانا یا سکڑ جانا کہتے ہیں۔

اس صدی کا مرض

طبی محققین نے تصلب شرائن کو اس صدی کا سب سے بڑا مرض قرار دیا ہے

تصلب شرائن کن اقوام میں زیادہ ہے

یہ حقیقت ہے کہ قلبی امراض ان اقوام میں زیادہ پائے جاتے ہیں جو معاشی اعتبار سے زیادہ ترقی یافتہ ہیں خصوصاً جن ملکوں میں آبادی میں کم جسمانی مشقت خوش خوری اور بسیار خوری کا غلبہ ہے ان میں تصلب شرائن کا مرض عام طور پر اکلیلی تصلب شرائن کا مرض خاص طور پر پایا جاتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ اس بیماری کو خوش حال اور بڑے لوگوں کی بیماری کہا جاتا ہے۔

تصلب شرائن کا عمر سے تعلق

جب حضرت انسان اس دنیا میں قدم رکھتا ہے تو اس کے جسم کی ہر مشین چاہے وہ معدہ کی ہو چاہے گردہ، امعاء، جگر، دماغ، ناک، آنکھ، کان، ورید یا شریان کی ہو سب ترو تازہ، نئی اور صاف و شفاف ہوتی ہیں۔

یہ سب مشینیں مل کر انسان کو نشو و نما دے کر مکمل جوان بنا دیتی ہیں لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ مشینیں بھی پرانی ہونے لگتی ہیں ان کے اپنے فضلات بھی اچھی طرح ان کے اندر سے نہیں نکلتے آہستہ آہستہ ان کے فضلات جمع ہو کر انہیں سخت کر دیتے ہیں جس سے

ان میں کسی قدر عظم بھی پیدا ہو جایا کرتا ہے لہٰذا ان کے افعال میں خلل واقع ہو جاتا ہے بالکل یہی صورت وریدوں اور شریانوں کی بھی ہے پتھر کے دھارے کے ساتھ سخت اور موٹی ہونے لگتی ہے ان کے اندر شحمی یا تیزابی مادے جمع ہو کر انہیں نہ صرف سخت کر دیتے ہیں بلکہ تنگ بھی کر دیتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوران خون میں پہلے جیسی روانگی نہیں رہتی جسم کے تمام اعضا خوراک سے بھوکے رہنے لگتے ہیں جسم کمزور اور ناتوان ہو جاتا ہے مریض بار بار کہتا ہے کہ میں پہلے اچھلتا تھا اور کودتا تھا سمندر چیرنے اور ہوا میں اڑنے کے منصوبے بناتا تھا لیکن اب تو مجھے اپنے جسم کا وزن اٹھانا بھی مشکل ہو گیا ہے چلتا ہوں تو دم چڑھتا ہے کھاتا ہوں تو ہضم نہیں ہوتا جنسی قوت جواب دے چکی ہے یہ سب کچھ کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ سب کچھ دل کے کمزور اور شریانوں کے تنگ ہونے کی وجہ سے ہے۔

یہ سب کچھ ہر ملک کے حالات کے مطابق عمر کے مختلف ادوار میں ہوا کرتا ہے۔

عام طور پر چالیس سال کی عمر میں تصلب شرائن کا مرض ظہور پذیر ہوا کرتا ہے۔
۴۰ سالہ مردوں میں یہ ۲۱ سے ۳۷ فی صد تک ہے، ۵۰ سال کی عمر میں ۲۳ سے ۵۱ فی صد ہے، ۶۰ سال کی عمر میں ۳۹ سے ۵۷ فی صد تک ہے، ۷۰ سال کی عمر میں ۴۸ سے ۶۲ فی صد ہے۔

تصلّب شرائن کی علامات

(۱) جب شریانوں میں صلابت اور سختی ہو جاتی ہے تو خون گزارنے کے لئے دل کو زیادہ زور اور قوت سے دھکیلنا پڑتا ہے یعنی دل کی انقباضی حرکت بہت زور اور قوت سے ہونے لگتی ہے جو نبض میں محسوس ہوتی ہیں، اطباء حضرات اس حالت کو جو نبض میں محسوس ہوتی ہے قوی نبض کے نام سے پکارتے ہیں یعنی نبض کی ٹھوکریں بہت زور اور قوت سے انگلیوں

پر لگتی ہیں مقام کے لحاظ سے ایسی نبض شرف کہلاتی ہے قانون مفرد اعضاء میں اسے عضلاتی نبض کہتے ہیں

(۲) چونکہ تصلب شرائن کی وجہ سے دل خون کو پوری مقدار میں پہنچا نہیں سکتا۔ جتنا تندرست حالتوں میں پہنچایا کرتا ہے اس لئے ایسا مریض چند قدم چلنے کے بعد آرام و دم لینے پر مجبور ہو جاتا ہے یعنی اسے تھوڑی دیر چلنے پر ہی دم چڑھ جاتا ہے تنگی تنفس ہو جاتی ہے۔ چہرہ سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے،

(۳) جب مریض کوئی غذا کھاتا ہے تو معدہ کے عضلات کو زیادہ قوت اور کثرت سے کام کرنے کے لئے زیادہ خون کی ضرورت ہوتی ہے لیکن تصلب شرائن کی وجہ سے دل پوری طرح معدہ کے عضلات اور شریانوں کو خون مہیا نہیں کر سکتا جس سے ریاح معدہ جمع ہو کر دل پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل میں دوران خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے جو تصلب شرائن کی واضح علامت ہے۔

(۴) جب شروع شرائین اس قدر تنگ ہو جاتی ہیں کہ خون کے نقصان کے رقبوں (دل کا جسم) میں اتنا کم سے کم خون بھی نہیں پہنچتا جتنا قلب کے عضلات کو اپنا فعل جاری رکھنے کیلئے درکار ہوتا ہے اور قلب میں اوکسیجن کا تقاضا بہت شدید ہو جاتا ہے تو ماؤف رقبے میں (دل کے جسم میں) خون کی رسد بہت غیر یقینی ہو جاتی ہے۔

ان حالات میں وجع القلب خفیف کی حالت ہر وقت رہتی ہے اور معمولی سی حرکت سے اس میں اضافہ ہونے لگتا ہے۔

اسباب تصلّب شرائین

پچھلے بیس پچیس سال سے زیادہ معالجین یہ معلوم کرنے کے لئے بڑی کوشش کر رہے ہیں کہ تصلب شرائن سے دل میں پیدا ہونے والا مرض کس طرح نشوونما پاتا ہے۔

اگرچہ وہ اس مرض کے اسباب باور معلوم نہیں کر سکے یعنی اس کے ابتدائی اسباب کیا ہیں تاہم وہ حقیقت کی دریافت کے قریب تر آ رہے ہیں اور اسرار کی تاریکی میں چند نشانات کو روشنی میں لا چکے ہیں

چونکہ بعض خاندانوں میں اکلیلی تصلب شرائین کا خصوصی رجحان پایا جاتا ہے اس لئے توارث اور جنسی عوامل کو شبہ کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔

اور یہ گمان کیا جا رہا ہے کہ اس مرض پر وراثت مختلف طریقوں سے اثر انداز ہوتی ہے۔ غذائی استحالہ (خامان میں کولیسٹرول کی تولید کثرت یا ذیابیطس شکری اور بعض افرازی نقائص (غددوں کی رطوبات کی خرابی) عین ممکن ہے کہ سب اس مرض کی پیدائش میں حصہ دار ہیں، اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ ذیابیطس کے مریض میں بھی تصلب شرائین کا رجحان موجود ہے

وہ لوگ جو اکلیلی مرض قلب میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں دس فی صد میں مخصوص قسم کی ذیابیطس شکری کی بیماری کا سراغ ملتا ہے اس مرض میں مبتلا ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے جن میں ذیابیطس کی استعداد موجود ہوتی ہے،

پچھلے پچاس سال سے زیادہ اس نظریے کو تقویت حاصل ہوتی جا رہی ہے کہ اکلیلی تصلب شرائن کا سبب خون میں کولیسٹرول کی مقدار کا افراط ہے اس بات کی بکثرت شہادتیں فراہم ہوتی جا رہی ہیں کہ بالکل مختلف قسم کے امراض جیسے ذیابیطس میں بھی اس کی افراط پائی جاتی ہے، یہ تمام امراض بہرحال ایک مشترک نسب نما ..... (DENOMINATOR) یعنی خون میں کولیسٹرول کی افراط کے حامل ہوتے ہیں دوسرے مرض کی غیر موجودگی میں بھی جو لوگ اکلیلی (کورونری) مرض قلب میں مبتلا ہوتے ہیں ان میں اسی عمر کے عام صحت مند افراد کی نسبت کولیسٹرول زیادہ مقدار میں پایا جاتا ہے۔

فربہی یا چربی کی افراط تقریباً ہمیشہ پُرخوری کا نتیجہ ہو سکتا ہے مثلاً خاندانی موروثیت

کے تحت زیادہ حرارتوں والی غذا سے بھی چربی زیادہ آسانی سے بنتی ہے،

بعض لوگوں میں جسم کی استحالی ضروریات سے زیادہ ایک حرارہ بھی چربی کی شکل میں جسم کے اندر جمع ہو کر آہستہ آہستہ لیکن یقینی طور پر فربہی میں اضافہ کرتا ہے۔

قلبی و عروقی امراض ان لوگوں کے مقابلہ میں جن کا وزن نارمل ہو ۳۰ سے ۳۵ فی صد کے مقابلہ میں ۴۰ فی صد زیادہ وزن رکھنے والوں میں دو گنے عام ہیں۔

دوسرے عوامل جن پر قلبی و عروقی امراض پیدا کرنے کا شبہ کیا جاتا ہے ان میں تمباکو نوشی شامل ہے، خاص طور پر جبکہ دھوئیں کو سانس کے ذریعہ اندر کھینچا جاتا ہے۔

تقریباً جملہ اعداد و شمار اس حقیقت کو منکشف کرتے ہیں کہ مختلف امراض سے تمباکو نوش دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں بہت زیادہ تعداد میں ہلاک ہوتے ہیں۔

قانون مفرد اعضا اور تصلب شرائین

مندرجہ بالا تصلب شرائن کے اسباب پروفیسر جے لینگر۔ شعبہ کلینکل کارڈیالوجی۔ ہسپتال پولیشیکا پیرس کے تحریر کردہ ہیں،

قلب اور صحت کے رسالہ مرتبہ حکیم محمد سعید ہمدرد دواخانے میں چھپا ہوا ہے، موصوف نے بڑی محنت سے یہ حقائق جمع کر کے بیان کئے ہیں لیکن یقینی طور پر واضح نہیں ہیں، بلکہ تمام مضمون بے یقینی اور شبہات پر مبنی ہیں،

سب سے بڑی کمی یہ رہ گئی ہے کہ تصلب شرائن کا مشینی و عضوی کوئی سبب بیان نہیں کیا گیا جاننا چاہئے کہ شرائن جسم میں دوران خون پہنچانے والی ہوں چاہے خود دل کے عضلات میں خون لے جانے والی ہوں سب کا مزاج قلب کے مزاج سے ملتا ہے یعنی دل مزاج اگر خشک ہے تو شریانوں کا مزاج بھی خشک ہی ہے

قانون فطرت

قانون فطرت ہے کہ جب بھی کسی بچے کے پیاسے جاندار کو مناسب غذا و ماحول میسّر آجائے تو وہ پہلے سے متحرک طاقتور اور قوی ہو جاتا ہے، اپنے اندر کے فضلات خارج کر دیتا ہے، بعض دفعہ پہلے سے بھی سکڑ جاتا ہے،

بالکل یہی حالت قلب اور اس کی شرائن کی ہیں، جب مریض سرد خشک ماحول میں زیادہ وقت گزارتا ہے یا لذت و مسرت کے جذبات میں مغلوب رہتا ہے یا ترش و تیزابی اغذیہ و ادویہ کا کثرت سے استعمال کرتا ہے تو دل اور شریانوں کے فعل میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور دل کے فعل کی تیزی سے شریانوں میں سکڑن پیدا ہو جاتی ہے دل اس رکاوٹ کو دور کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن انتہائی کوشش سے بھی یہ سکڑن دور نہیں ہو سکتی ہے، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل کو شدید دباؤ سے خون کو دھکیلنا پڑتا ہے اور یہ حالت اس وقت بھی طاری رہتی ہے جبکہ تیزابیت و ترشی کی کثرت رہتی ہے اور خشک ماحول یا لذت و مسرت کے جذبات قائم رہتے ہیں بہر حالت تو قلب کی تحریک کے دوران رہتی ہے لیکن اس دوران جگر و گردے اور غدد و غشائے مخاطی بھی سرد پڑ چکے ہوتے ہیں، صفرا کی پیدائش بند ہو چکی ہوتی ہے یعنی تسکین غدد کی حالت بھی ساتھ ہی قائم ہو چکی ہوتی ہے۔

علاج تصلّب شرائین

جیسا کہ اسباب میں بتا چکا ہوں کہ قلب و عضلات میں تحریک کی وجہ سے شریانیں

بھی سکڑ کر صلابت پکڑ چکی ہوتی ہے دوسری طرف جگر و غدد میں تسکین ہوتی ہے۔
لہٰذا تصلب شرائن کے علاج کے لئے جگر و غدد میں تحریک و تیزی پیدا کرنا ضروری ہے جونہی جگر و غدد تیز ہوں گے وریدیں جسم میں سکڑنا شروع ہوں گی اور شریانیں تحلیل کی وجہ سے پھیلنا شروع ہوں گی،

یاد رکھیں کہ شریان و عضلات کا مرکز دل ہے۔ یعنی دل کی تحریک عضلاتی ہے جب دل ہی ابتدائی تحریک میں اپنے مزاج کی خلط یعنی سودا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ روکتا بھی ہے اسے قانون مفرد اعضا میں دل کی کیمیائی تحریک کہتے ہیں یہی تحریک ہے کہ جس کی غیر طبعی صورت میں شریانوں میں سوداوی رطوبات کولیسٹرول کی صورت میں شریانوں کے اندر جم جاتی ہیں جس سے شریانیں تنگ ہو کر دوران خون میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کا علاج دل کی مشینی تحریک (عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی) ہے اس تحریک میں سودا تحلیل ہو کر خارج ہونے لگتا ہے جس سے آہستہ آہستہ شریانوں کی تنگی رفع ہو جاتی ہے۔

نسخہ جات درج ذیل ہیں

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات شریانوں کے سکڑ اور سخت ہو جانے کے لئے تریاق ہیں

چند نسخہ جات دے رہا ہوں مزید نسخہ جات صاحب فن اطبا اپنی فہم خداداد سے بنا سکتے ہیں۔

نسخہ ۱ اجوائن دیسی ۴ تولہ، رائی ۴ تولہ، تیزپات ۴ تولہ، گندھک آملہ سار ۲ تولہ
اجزاء کو خوب باریک کر کے رکھ لیں اور اس میں سے ۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں چار بار گرم پانی یا قہوہ یا چائے سے استعمال کرائیں،

یہ نسخہ کیمیاوی طور پر صفرا پیدا کرتا ہے، حرارت غریزی کا محافظ ہے سرطان کیلئے
موکر کا چیز ہے، عرق النساء، سفری تے اور ڈکاروں کی کثرت کے لئے مفید ہے،
ریاح شکم کی زیادتی کے سبب بےچینی اور پریشانی کا خاتمہ کرتا ہے، تحجر مفاصل اور رعشہ
کو نافع ہے امراض قلب میں ہمہ صفت موصوف ہے۔

نسخہ ۲: زنجبیل، پودینہ خشک، اجوائن دیسی، فلفل سیاہ، مصطگی رومی،
عاقرقرحا، زیرہ سفید ہر ایک ½۲ تولہ زعفران ۹ ماشہ، زعفران کے علاوہ باقی تمام
اجزاء کو باریک کر کے سہ چند چینی کے قوام میں ملائیں آخر میں زعفران کو باریک کر کے
مرکب میں اچھی طرح ملالیں۔

مقدار خوراک:۔ ۲ ماشہ سے ۹ ماشہ تک صبح شام پانی یا چائے سے
کھائیں بے حد مقوی جگر، معدہ، امعاء ہے امراض قلب میں اس سے بڑا عمدہ
کام لیا جاسکتا ہے۔

نسخہ ۳: اجوائن دیسی ایک پاؤ، تیزپات ایک پاؤ، فلفل سیاہ نصف پاؤ،
شہد سہ چند وزن ادویہ۔
اجزاء کو باریک کر کے شہد میں ملالیں، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک: ۲، ۶ ماشہ یہ معجون صبح شام پانی سے کھلائیں،
نہایت عمدہ ریاح شکن اور مقوی معدہ مرکب ہے امراض قلب کے لئے اکسیری فوائد
کا حامل ہے۔

نسخہ ۴: یہ جوشاندہ مختصر ہونے کے باوجود نہایت مفید ہے۔
اجوائن ۳ ماشہ، تیزپات ۲ ماشہ، رائی ۲ ماشہ، چینی حسب ضرورت، تمام دواؤں
کو دردرا کر کے ایک پاؤ پانی میں بھگو دیں، کچھ دیر بعد آگ پر رکھ کر جوش دیں جب نصف
پانی رہ جائے اتار کر چھان کر چینی ملا کر نصف جوشاندہ پلائیں۔

یہ جوشاندہ ضعف عضلات کے علاوہ محلل ریاح اور قبض کشا ہے اختلاج القلب
کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ ۵: زنجبیل ½۲ تولہ نوشادر ٹھیکری ½۱ تولہ مرچ سیاہ ۲ ماشہ،
عصارہ ریوند ۲ ماشہ، سب دواؤں کو باریک کر کے رکھ لیں، پیشاب کی جلن،
بندش بول، استسقاء، پاؤں کے ورم وغیرہ کے لئے نہایت مفید دوا ہے،
۴ رتی سے ایک ماشہ تک دن میں ۴ بار پانی یا کسی مناسب مشروب سے کھلائیں
ضعف طحال، عظم جگر، وجع مفاصل کے لئے بھی مفید ہے۔

نسخہ ۶:۔ زنجبیل ۵ تولہ پیپلامول ۳ تولہ سہاگہ خام ۵ تولہ، شیر مدار
۲ تولہ اجزاء کو باریک کر کے اس میں تھوڑا تھوڑا شیر مدار ڈال کر کھرل کرتے جائیں بس
تیار ہے۔
جگر کو مشینی تحریک دیتا ہے عضلاتی فالج کے لئے خاص طور پر مفید ہے
امراض قلب میں اس سے بہت کام لیا جاسکتا ہے

نسخہ ۷:۔ مغز جمالگوٹہ، توتیا سبز، شیر مدار، ہر ایک ایک تولہ،
رائی ۱۵ تولہ، سہاگہ ½۷ تولہ، اجزاء کو خوب باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔

افعال اثرات:۔ غدی عضلاتی ہے۔ یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اعصابی
مسکن ہے۔

فوائد: مسہل سودا ہے اور مولد صفرا ہے، ترشی و تیزابیت کا دشمن ہے
کولسٹرول سے شریانوں میں تنگی آگئی ہو تو اس کے لئے تریاق سے کم نہیں،

سدۃ الشریان یا احتباس خون

تعارف:- خون کی رسد کا نقصان درمیان حد تک کم ہو جانا یا بالکل منقطع ہو جانا، اگر کسی شریان کا مجریٰ دنالی جو کسی ساخت یا عضو کو خون پہنچاتی ہو اپنی وسعت یا قوت سے نصف سے زیادہ یا اس سے بھی تجاوز کر کے بالکل ہی مسدود ہو جائے تو اس ساخت یا عضو کے تغذیہ میں خلل پڑ جاتا ہے اور اس کے افعال میں نقص وارد ہو جاتا ہے

اسباب:- اگر بد قسمتی سے خون کی رسد میں بہت زیادہ خلل واقع ہو جائے تو اس حصہ یا رقبہ کے خلیات جو خون سے محروم رہ گئے ہیں بے جان یا مردہ ہو جاتے ہیں وہاں کے خلیات سدہ کی طرح سخت اور پپڑی یا کھرنڈ بن جاتے ہیں اس کھرنڈ یا پپڑی کو طبیعت مدبرہ بدن صفائی کے لئے ریشے دار ساخت میں تبدیل کر کے غدد جاذبہ لمفی تک گلینڈز کے ذریعہ جذب کر کے دوبارہ خون میں شامل کر دیتی ہے جو بذریعہ نالیدار غدد خون سے خارج ہوتے رہتے ہیں۔

مثلاً تمام جسم کے مسامات بصورت پسینہ خارج کرتے ہیں۔ گردے براہ بول جسم سے نکال دیتے ہیں رحم بصورت حیض ہر ماہ خارج کرتا رہتا ہے،

لیکن اگر بد قسمتی سے جسم کا پورا غددی نظام تیزابیت اور ترشی کی وجہ سے کمزور یا ناکارہ ہو گیا ہو تو ان شریانی سددں کے اثرات قلب کو بھی متاثر کر دیتے ہیں جس سے یہ پپڑیاں اور کھرنڈ دل کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیتے ہیں یعنی دل کی اپنی اکلیلی شریانوں میں بھی سدے یا پپڑیاں اگر خود دل کے عضلات میں خون کی رسد میں رکاوٹ بننے لگتی ہیں جس سے دل کے عضلات میں دوران خون کی رسد کم یا بند ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دل میں یکدم درد ہوا کرتا ہے اگر سدہ معمولی ہو اور جلد تحلیل

ہو جائے تو درد دل غائب ہو جاتا ہے ورنہ سدہ سے احتباس خون کی یہ حالت دل کو کام چھوڑنے پر مجبور کر دیتی ہے۔

بہر حال سددی امراض میں سب سے زیادہ عام دل کی شریانوں میں سدے کا پڑ جانا ہے احتباس خون کی یہ صورت اس وقت پیش آتی ہے کہ جب دل کے کسی حصہ یا پورے دل میں خون کی رسد کم ہو گئی ہو۔

یاد رکھیں کہ یہ حالت عضلاتی اعصابی تحریک کی غیر طبعی حالت میں ظاہر ہوا کرتی ہے خصوصاً جب مریض سرد خشک ماحول یا سرد اغذیہ ادویہ کا زیادہ استعمال کرے یا لذت و مسرت کے جذبات خصوصاً جنسی جذبات میں مغلوب ہو اور سوداویت انتہا کو پہنچ چکی ہو اور حاد شریان (اعظم) کے دہانے کے تنگ ہو جانے کی وجہ سے اکلیلی شریانوں میں خون کے بہاؤ میں خلل پڑ جاتا ہے جو قلب کی دیواروں اور عضلات کے لئے خون مہیا کرتی ہے یا خارش جنبل داد اور آتشکی التہاب کی وجہ سے اورطا میں ریشے دار داغ نما زخم جن پر اکثر چھلکے اترا کرتے ہیں کہ چھوٹی چھوٹی پپڑیاں اکلیلی شریانوں میں سے کسی ایک کے دہانے (سوراخ) کو کمل طور پر بند کر دیتی ہیں جس سے خود دل کے عضلات کو خون کی یکدم کمی ہو جاتی ہے دوسری طرف ناقابل برداشت درد ہوتا ہے۔

شریانوں میں سدے یا تصلب شرائین عورتوں کے مقابلہ میں مردوں میں زیادہ عام ہے، چالیس سال سے کم عمر والے تقریباً کل مریض مرد ہوتے ہیں، ستر برس کی عمر میں مرد و عورت برابر بیمار ہوا کرتے ہیں یہ مرض پچاس سے اسی برس کی عمر میں بڑی کثرت سے پایا جاتا ہے،

بواسیر دق سل میں مبتلا مریض شریانوں کے سددوں میں مبتلا زیادہ ہوا کرتے ہیں اسی طرح ذیابطیس کے وہ مریض جو عضلاتی تحریک کے مبتلا ہوتے ہیں شریانوں کے سددوں میں گرفتار ہو جایا کرتے ہیں،

ایسے لوگ جو عضلاتی غذا و دوا کے شائق ہوتے ہیں شریانی سددوں میں جلد مبتلا ہوتے ہیں، مثلاً اکثر کباب کھانا، پکوڑے کھانا، لسی دہی اور ترش اغذیہ کا کثرت استعمال خراب خانہ خراب، سگرٹ تمباکو شریانوں میں سددوں کا باعث ہوا کرتی ہے،

سگرٹ یا تمباکو نوشی کا استعمال اتنا نقصان رساں نہیں جتنا سگرٹ یا حقے کا دھواں مریض پھیپھڑوں کے اندر لے جاتا ہے چونکہ دھواں انتہائی خشک ہوتا ہے جب اس کا مرطوب حصہ یا چپچپا حصہ پھیپھڑوں کی ہوائی نالیوں میں سے جاتا ہے تو وہ ان میں جمنے لگتا ہے جس سے آہستہ آہستہ ہوائی نالیاں تنگ ہو جاتی ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون کو پوری مقدار میں آکسیجن ملنا بند ہو جاتی ہے جس سے مریض کو دم چڑھنے لگتا ہے، دوسری طرف کیمیائی طور پر خون میں ان کا پیدا کردہ کولیسٹرول شریانوں کی اندرونی سطح پر جمنے لگتا ہے۔

آہستہ آہستہ اس کی تہہ موٹی ہو جاتی ہے جس سے شرائن کے اندر دڑا سا بن جاتا ہے اور پھول کر خون کی نالی (شرائن) میں ابھر آتا ہے جو دوران خون سے دل کی شریانوں میں پھنس کر شدہ شریان قلب یا درد دل کا سبب بن جاتا ہے۔

جنس سے وابستہ قلبی دورے زیادہ خطرناک ہوتے ہیں

ان حقائق میں سے ایک حقیقت یہ ہے کہ جنس سے وابستہ قلبی دورے زیادہ خطرناک ہونے کے ساتھ ان لوگوں پر اکثر بہت سے حملہ آور ہوتے ہیں جو بہت زیادہ خطرناک ہوتے ہیں آشناؤں اور طوائفوں سے جنسی تعلقات میں ملوث ہوتے ہیں، نئی رفیق معاشرت کے ساتھ ہیجان میں شدت ہوتی ہے اور اس کے ساتھ ناجائز صورت حال کا خوف بھی دل پر مسلط ہوتا ہے ظاہر ہے کہ ان حالات میں دل پر غیر طبعی بار پڑتا ہے۔ یہی صورت سلوانیا میں ایک ادھیڑ عمر تاجر کے ساتھ پیش آئی جب اس نے رات بسر کرنے کیلئے ایک ہوٹل کے منشی سے ایک عورت

کی رفاقت کی فرمائش کی اتفاق یہ پیش آیا کہ جو عورت اس کی ہوس کو تسکین دینے کیلئے کمرے میں داخل ہوئی وہ خود اسکی بیٹی تھی اس منظر سے اس کے قلب کو ایسا دھچکا لگا کہ اس نے فی الفور فرش پر گر کر دم توڑ دیا،

علامات:۔ جب دل کی شریانوں میں سدہ آجائے تو اچانک درد دل (انجائنا پین) شروع ہو جاتا ہے درد دل کی کیفیات سب مریضوں میں ایک جیسی نہیں ہوتیں البتہ کسی میں کم اور کسی میں شدید ہوتی ہیں۔

اکثر مریضوں میں اس قسم کی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

۱۔ بائیں چھاتی میں معمولی گھٹن اور ہلکا درد ہوتا ہے البتہ سینہ پر دباؤ دینے سے بڑھتا ہے۔

۲۔ بائیں سینہ پر یا بائیں بازو میں یوں لگتا ہے جیسے تیز دھار آلے سے کاٹا جا رہا ہو خصوصاً آری سے کاٹنے کا احساس ہوتا ہے۔

۳۔ کبھی بازوؤں میں تشنج اور اینٹھن۔ دکھن یا دباؤ کا احساس ہوتا ہے۔

۴۔ درد کے دوران اکثر بایاں ہاتھ پیر بھی سن یا سوئے سوئے معلوم ہوتے ہیں

۵۔ شروع شروع میں اکثر درد بلندی پر چڑھتے، تیز چلنے، دوڑنے، کھانا کھانے کے دوران شروع ہوا کرتا ہے البتہ آرام کرنے سے ختم ہو جایا کرتا ہے۔

۶۔ شروع میں یہ درد کافی دنوں بلکہ مہینوں بعد ہوا کرتا ہے اس دوران مریض کی صحت بھی اکثر ٹھیک رہتی ہے۔

۷۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مریض کی کیفیت بدلتی جاتی ہے درد کی شدت بھی بڑھتی جاتی ہے، درد کے دورے تھوڑے تھوڑے وقفے سے پڑنے شروع ہو جاتے ہیں حتی کہ زیادہ دیر آرام کرنے سے بھی نہیں رکتے حتی کہ یہ حالت بگڑتی ہی جاتی ہے اگر مناسب علاج نہ کیا گیا تو لاپرواہی موت کو درد دل انجائنا پین کے ذریعہ لازمی

بلا لیتی ہے

سدۃ الشریان کا علاج

یہ حقیقت ہے کہ انسانی جسم میں ہر عضلہ (چاہے قلب کا ہی کیوں نہ ہو) کو خون کی ضرورت ہوتی ہے۔ خون جسم کے ہر ذرہ کے لئے ایندھن ہے یہ جسم کی نشوونما کے لئے مواد (غذا) فراہم کرتا ہے جسم کے فضلات لے کر پاک کرتا ہے۔ جسم کی ٹوٹ پھوٹ کی مرمت بھی کرتا ہے یہ جسم میں حرارت کو مناسب طریقہ پر تقسیم کر کے بدن کے درجہ حرارت کو نارمل (98.4) سطح پر رکھتا ہے یہ جسم میں ضروری ہارمونز کو تقسیم کرتا اور جسم کو ایسی بیماریوں سے بچاتا ہے تاکہ وہ تعدیہ کا مقابلہ کر سکیں۔

شریان میں خونی سدہ
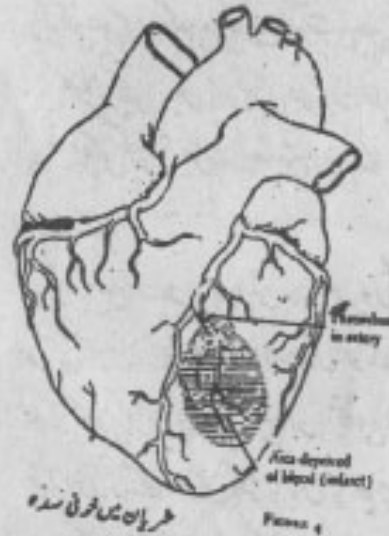
انسانی انسجہ کے لئے خون بمنزلہ حیات ہے جب ان سے خون کی سپلائی کو روک لیا جاتا ہے چاہے یہ صورت ایک لمحہ (سیکنڈ) کے لئے کیوں نہ ہو تو ان سے بنے ہوئے عضلات خشک ہو کر درد سے چلا اٹھتے ہیں کیونکہ جب انہیں خون نہیں ملتا تو ان میں درد پیدا ہو جاتا ہے یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ایسا ہونا ضروری ہے کیونکہ خون روح کا حامل ہے۔ جب کسی انسجہ یا عضلہ کو روح نہ ملے گی تو اس کی طلب کے لئے اس کی چیخ و پکار درد کی صورت میں لازمی ہوتی ہے اور ہونی چاہئے۔

قارئین دل ہمارے کار کے فیول (FUEL) پمپ کی طرح ہے جو انجن کو ایندھن مہیا کرتا ہے اگر یہ فیول پمپ خراب ہو جائے یا اس میں کوئی شے (ذرہ) پھنس جائے یا کسی بھی

وجہ سے پمپ کرنا چھوڑ دے تو انجن کھانسنے لگتا ہے ٹھک ٹھک کرتا ہے اور چند ہی لمحات میں کام کرنا چھوڑ دیتا ہے

یہی حال انسانی دل کا ہے، دل چونکہ ایک عضلہ ہے اس لئے اسے بھی خون کی ضرورت ہے دل تو ہر وقت جسم کے دوسرے حصوں کی طرف خون کو پمپ کرنے میں مصروف رہتا ہے اس کے ساتھ ہی اسے اپنے استعمال کیلئے خون کی رسد کی ضرورت ہوا کرتی ہے اگر دل کو خون کی یہ رسد کچھ عرصہ کیلئے منقطع ہو جائے تو دل اپنے فرض منصبی کو چھوڑ بیٹھتا ہے

ولیا کب ہوتا ہے۔

جیسا کہ مضمون کے شروع میں بتا چکا ہوں کہ جسم میں بہت سی شریانیں ایسی ہیں، جو خون کو جسم کے دوسرے اعضا تک پہنچاتی ہیں اسی طرح بعض خاص شریانیں ہیں جن کا کام دل کے عضلہ کو خون پہنچانا ہے، دل کو خون پہنچانے والی یہ شریانیں جسم کے عام نظام دوران خون کا حصہ نہیں ہیں (جیسا کہ اوپر دل کے نقشہ میں دکھائی گئی ہیں) ان کا باقی جسم کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہوتا انہیں اکلیلی شریانیں کہا جاتا ہے ان کا مقصد اولی صرف دل کو خون پہنچانا ہے۔

پھر بدقسمتی سے ان شریانوں میں سے مندرجہ بالا کیا ہے سے جب سدہ پڑ جاتا ہے تو دل کے اپنے جسم کو خون کی سپلائی بند ہو جاتی ہے جس سے درد دل پیدا ہو جاتا ہے درد دل کی نوعیت سدہ کی نوعیت پر ہوتی ہے اگر سدہ بڑا ہوتا ہے تو درد ناقابل برداشت اور جان لیوا ہوتا ہے، اگر سدہ معمولی یا چھوٹا سا ہوتا ہے تو درد بھی کم ہوتا ہے اور قابل علاج ہوتا ہے۔

قلبی شریانوں کا قدرتی علاج

جب قلبی شریانوں میں سدہ پڑجاتا ہے تو اس راستے سے خون کی رسد بالکل بند ہوجاتی ہے لیکن قدرت ایک یا دوسری متبادل صورتیں پیدا کر دیتی ہے کہ وہ اس ناگہانی صورت حال میں دل کی مددگار ثابت ہوتی ہیں بعض دفعہ ان قدرتی تدابیر سے سدہ تحلیل ہوجاتا ہے یا سکڑ جاتا ہے جس سے شریانوں کا راستہ پھر سے کھل جاتا ہے اگر ایسا نہ ہوسکے تو قلب کے متاثرہ حصے کے ارد گرد یا پہلو و پہلو کی ننھی ننھی شریانیں پھیل کر دل کے متاثرہ عضلہ کو خون مہیا کرنے لگتی ہیں جس سے قلبی متاثرہ عضلہ مردہ ہونے سے بچ جاتا ہے اور باقاعدہ کام کرتا رہتا ہے آہستہ آہستہ شریانی سدہ بھی تحلیل ہوکر غائب ہوجاتا ہے

Thrombus

Collateral vessels supplying blood to infarcted area

مندرجہ بالا نقشہ میں دل کی شریان میں بہت بڑا سدہ بن چکا ہے سدہ سے اگلا حصہ خون سے محروم ہوگیا تھا لیکن دو رقیق شریانوں نے اس متاثرہ حصہ کو خون پہنچا کر عضلہ کو موت کے منہ سے بچا لیا ہے یہ قدرتی فطرتی علاج ہے۔

قلب کا عمومی اور بغیر دوائی علاج

قارئین آج تک طبی محققین نے خون کی صلابت، شریانوں کا سکڑ، شریانوں میں انجماد خون یا شریانوں میں سدے پڑجائیں ان سب کے مستقل علاج میں ناکام ہیں سب کے سامنے ظاہری اسباب ہوتے ہیں جو مریض کو درد دل میں مبتلا کئے ہوتے ہیں۔ کوئی انجماد خون کو رفع کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہوتا ہے کوئی شریانوں کے اندر کی چربی میں تحلیل کرنے کی کوشش کر رہا ہوتا ہے کوئی کولسٹرول کا دشمن بنا ہوا ہے اور اسے ختم کرنے کی ناکام کوشش کر رہا ہوتا ہے۔

اسی طرح کوئی عمل جراحی سے ماؤف رقبہ میں پیوند یا قلم لگا کر از سر نو مصنوعی عروق کا ایک سرا اورطی کا دہانے سے جوڑ کر دوسرے سرے کو قلبی شریان کے محیطی قطعے میں اس مقام سے اوپر جہاں سدہ کا آغاز ہوا ہے جوڑ دیتے ہیں جس سے عارضی طور پر کام چل جاتا ہے لیکن یہ عمل نہ تصلب شریان کا علاج ہے نہ سدہ شریان کا علاج ہے

نہایت افسوس سے لکھ رہا ہوں کہ کسی بھی طریقہ علاج کا ماہر یا محقق تصلب شریان یا سدۃ الشرائین کا عضوی یا مشینی سبب تلاش کرنے کی کوشش ہی نہیں کرتا۔

میرا دعویٰ ہے کہ جب تک سدۃ الشرائین یا تصلب شرائین کا مشینی یا عضوی سبب دریافت نہیں کیا جاتا اس وقت تک ان کا علاج ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔

قانون مفرد اعضا اور سدۃ الشریان کا علاج

قارئین جیسا کہ آپ جانتے ہیں قلب عضلاتی انسجہ مسکولر ٹشوز سے بنا ہوا ہے یہ مسکولر ٹشوز دو اقسام کے ہیں

۱:۔ ارادی عضلات، ۲:۔ غیر ارادی عضلات۔

عضلات کا مزاج ۱:۔ عضلات کا مجموعی مزاج تو خشک تسلیم کیا جاتا ہے

لیکن تخصیص کے لیے قانون مفرد اعضا نے ارادی عضلات کا مزاج خشک سرد مقرر
کیا ہے جبکہ غیر ارادی عضلات کا مزاج خشک گرم تسلیم کیا ہے
یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ ارادی عضلات کی غذا خشک سرد مولد سودا
اغذیہ ادویہ ہیں، جبکہ غیر ارادی عضلات کی غذا میں خشک گرم اغذیہ ادویہ شامل ہیں۔

فطرت انسانی اور غذا

یوں تو انسان ہمہ خور (ہر شے کھا جانے والا) واقع ہوا ہے لیکن ہر انسان کو
ہر مزاج کی غذا نہ تو میسر آ سکتی ہے نہ ہر انسان ہر قسم کی غذا کو پسند کرتا ہے۔
بلکہ ہر انسان غذا کے معاملہ میں خود پسند واقع ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ کوئی گوشت
انڈے، کریلے، بینگن کباب وغیرہ چٹنی اور تیزابی و ترش چیز کو زیادہ سے زیادہ
کھاتا ہے۔
اس کے برعکس ان سب چیزوں کو کوئی شخص کھاتا نہیں بلکہ نفرت کرتا ہے ایسا شخص
اپنی غذا میں نہ کوئی سالن قسم کی کوئی چیز کھاتا ہے نہ کسی قسم کا کوئی پھل کھاتا ہے نہ کسی قسم
کی کوئی سبزی،
قارئین یہ مبالغہ نہیں ہے بلکہ حقیقت ہے خود میرا ماموں زاد بھائی اس قسم
کے آدمیوں میں شامل ہے۔
وہ نہ کسی قسم کا گوشت کھاتا ہے نہ کوئی سبزی پکا کر کھاتا ہے، سوائے انار کے دنیا کا
کوئی پھل نہیں کھاتا، سالن میں مسری اور چنے کی دال کے ماسوا کچھ نہیں کھاتا اگر اسے
گھر سے باہر مہمان جانا پڑ جائے تو کئی دن بھوکا رہتا ہے یا اپنا کھانا اپنے ساتھ لے
جاتا ہے لطف کی بات یہ ہے کہ بازار سے قسم قسم کے پھل خرید کر لاتا ہے اور اپنے ہاتھ

سے اپنے بچوں کو قاشیں بنا کر دیتا ہے اور کھلا کر خوش ہوتا ہے لیکن جیسے اس کے
نصیب میں نہیں خود ذرہ بھر بھی نہیں کھاتا۔
اسی طرح بعض اشخاص ایسے ہیں بلکہ ان کی کثرت ہے کہ انہیں رزق الٰہی میں سے
جو کچھ مل جائے کھا کر پیٹ کی بھٹی کو بھر لیتے ہیں۔

یہ سب کچھ کیا ہے۔

یہ لوگ کیوں اس قسم کے کھانے پسند کرتے ہیں اس کی وجہ ان کی عادت نہیں بلکہ ان
کے مزاج اور طبیعتیں انہیں مجبور کر دیتی ہیں اسی مزاج کے تحت وہ اپنی غذا کا انتخاب
کرتے ہیں۔

اعصابی مزاج کے لوگ

اعصابی مزاج کے لوگ گوشت اور سبزیوں اور چٹپٹی چیزوں کو کم کھاتے ہیں ایسے لوگ
شیریں اور میٹھی قسم کی چیزیں زیادہ پسند کرتے ہیں اس قسم کے لوگ نہ تصلب شرائین کی
تکلیفوں میں مبتلا ہوتے ہیں اور نہ سدۃ الشریان کے مریض بنتے ہیں،
کیونکہ یہ لوگ تیزابی و ترش اغذیہ ادویہ سے دور رہتے ہیں لہذا ان کے
خون میں نہ انجماد ہوتا ہے نہ کولیسٹرول قسم کا کوئی مادہ شریانوں میں جمتا ہے نہ ہی ان کی
شریانوں میں کسی قسم کا کوئی سدہ بنتا ہے۔ یاد رکھیں کہ ایسے لوگوں کے اعصاب میں تیزی
ہوتی ہے جس سے عضلات نرم اور ڈھیلے رہتے ہیں شریانوں میں سکون کی وجہ سے
سکیڑ یا تصلب کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

غدی مزاج کے لوگ

یہ لوگ بھی سدۃ الشریان اور تصلب شرائین سے بالکل محفوظ رہتے ہیں جو لوگ اپنی غذا
میں ہر قسم کی غذا کھاتے ہیں چونکہ وہ لوگ مسلسل کسی خاص قسم کی غذا نہیں کھاتے لہذا ان
کے جسم میں نہ کھاری پن بڑھتا ہے نہ تیزابیت کا اجتماع ہوتا ہے لہذا ان کے خون کا قوام

گاڑھا ہوتا ہے نہ انجماد کا خطرہ ہوتا ہے۔ چونکہ ترش و تیزابی چیزیں کم کھاتے ہیں اس لئے ان کے خون میں کولیسٹرول بھی بڑھنے نہیں پاتا ہے۔ اکثر یہی لوگ لمبی عمریں پاتے ہیں۔ اس قسم کے لوگ غدی تحریک کے ہوتے ہیں ان میں حرارت غریزی وافر مقدار میں قائم رہتی ہے یہی لوگ معتدل مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔

عضلاتی مزاج کے لوگ :

عضلاتی مزاج کے لوگ وہی لوگ ہیں جو ہمیشہ چٹپٹی چیزیں کھانے کے عادی ہوتے ہیں ان کی غذا میں تقریباً روزانہ گوشت ضرور شامل ہوتا ہے۔ گوشت بھی روسٹ اور بھونا ہوا خشک مصالحہ دار ہوتا ہے۔ اکثر پکوڑے کباب بھی ساتھ ہوتے ہیں سلاد میں ٹماٹر اور ترشیاں ضرور ہوتی ہیں یہ لوگ سبزی کے نام سے گھبراتے ہیں اگر سبزی بھی کھائیں گے تو کریلے بینگن ٹماٹر وغیرہ پکا کر کھاتے ہیں۔ دن میں کئی بار کھانا کھانے کے عادی ہوتے ہیں لہٰذا ایسے لوگ نہ صرف نفس امارہ کے مریض ہو جاتے ہیں بلکہ خود غرض ہوتے ہیں جھگڑالو قسم کے یہی لوگ ہوتے ہیں ان کے قلب و عضلات کے فعل میں شدید تیزی آجاتی ہے ترشی و تیزابیت کے استعمال سے ان کے خون کا قوام گاڑھا ہو جاتا ہے۔ شریانوں میں سکیڑ شروع ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف شریانوں کے اندر کولیسٹرول (سوداوی مادہ) جمنا شروع ہو جاتا ہے شریانوں میں خون کی روانگی میں رکاوٹ ہونے لگتی ہے جس سے دل کو جسم کی سپلائی کیلئے خون بڑے زور اور دباؤ کے ساتھ بھیجنا پڑتا ہے جس سے شریانوں کے اندر کولیسٹرول کے چھلکے۔ پپڑیوں کی صورت میں اکھڑ کر دوران خون میں بہنے لگتے ہیں جو چھوٹی شریانوں میں جا کر پھنس جاتے ہیں، جہاں پھنستے ہیں وہاں شدید چبھن کا سا درد ہوا کرتا ہے۔ اگر یہی چھلکے دل کی شریانوں میں پھنس جائیں تو درد دل پیدا ہو جایا کرتا ہے۔

چونکہ ایک طرف تیزابی مادہ اور کولیسٹرول کی کثرت ہوتی ہے دوسری طرف عضلاتی

تحریک سے عضلات اور شریانیں سکڑ رہی ہوتی ہیں اسکے علاوہ خون کا قوام بھی گاڑھا ہو چکا ہوتا ہے۔

لہٰذا ایسے موقعوں پر قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی غذا دوا بند کرا دی جائے اور غدی اعصابی غذائیں کھانے کی ہدایت کی جائے۔

چونکہ سدہ کی صورت میں نہ صرف درد دل ہوا کرتا ہے بلکہ خون کا قوام گاڑھا ہونے کی وجہ سے خون کی روانگی میں بھی دقت پیش آرہی ہوتی ہے لہٰذا فوری طور پر جگر و غدد کا نظام تیز کر دیا جائے۔

گرم خشک سے گرم تر غذا دوا کھانے کو دی جائے اگر مریض شدید تکلیف میں ہو تو صرف اجوائن دیسی اور سونف کا قہوہ ہر پانچ منٹ بعد پلایا جائے۔

اگر بدقسمتی سے مریض ایسے مقام پر ہو جہاں فوراً ڈاکٹر نہ پہنچ سکتا ہو اور نہ ہسپتال میں مریض کو لے جایا جا سکتا ہو تو صرف گرم پانی تھوڑی تھوڑی دیر بعد پلایا جائے اور بغل و سینہ پر گرم پانی یا ریت سے ٹکور کی جائے۔ انشاء اللہ چند منٹوں کے اندر مریض سنبھل جائے گا۔

سُدّہ شریان قلب کا خصوصی دوائی علاج

چونکہ سدہ جسم کی کسی شریان میں ہو یا خود قلب کی اکلیلی شریانوں میں پڑ جائے قلب کی عضلاتی اعصابی تحریک کے طویل اور غیر طبعی ہو جانے سے ہوا کرتا ہے۔ جس کا علاج قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک پیدا کرنے سے ہو گا اس مقصد کے لئے ایسی اغذیہ ادویہ کی ضرورت ہے جن میں حرارت غریزی بھرپور مقدار میں موجود ہے اس کے مقابلہ میں ڈاکٹر لوگ کلوریز سے بھرپور

اغذیہ ادویہ کھلانے کی ہدایت کرتے ہیں۔
قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق ملین مسہل تریاق اور اکسیر وغیرہ کھلائے جا سکتے ہیں جو شریانوں کے سدے کھولنے کے لئے آب حیات سے کم نہیں،

اِن کے علاوہ درج ذیل نسخہ جات بھی تریاق سے کم نہیں۔

ھوالشافی :۔ کشتہ پارہ سنگا ، اجوائن دیسی ، نمک طعام ، لہسن ،
۲۰ گرام ۱۰ گرام ۵ گرام ۵ گرام

سب کو پیس کر ۲ رتی سے ۸ رتی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن ، پودینہ ، نہایت اعلیٰ کا درجہ کا ہاضم کا سر ریاح خون کے قوام کو فوراً انشاءاللہ بند کر دیتا ہے ۔ سدہ شریان اور دردِ دل کے لئے لاجواب دوا ہے۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی :۔ مرچی ، مصبر ، تخم حنظل ، سنڈھ ، نوشادر ٹھیکری ، ہم وزن ،
سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنا لیں ، بوقت ضرورت استعمال کرائیں۔

افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی ہیں ، سدۃ الشریان ، قبض اور ریاح معدہ کے لئے اعلیٰ درجہ کی دوا ہے جہاں آنتوں کے سُدے کھولتا ہے وہاں شریانی سُدے بھی دُم دبا کر بھاگ جاتے ہیں۔

دیگر :۔ طب یونانی کے علاوہ ایلوپیتھی میں دردِ دل یا شریانوں کے سدے کھولنے کے لئے نائیٹروگلیسرین کی ٹکیاں کھلائی جاتی ہیں جو بیحد موثر ہیں اس دوا کے فوائد کے متعلق پروفیسر جے لینی گر لکھتے ہیں کہ اگر درد محسوس ہو تو نائیٹروگلیسرین کی ایک ٹکیہ بلا تاخیر چبا کر کھانے کی ہدایت کرنی چاہئے اس دوا کو مقررہ مقدار میں استعمال کرنا بالکل بے ضرر ہے ۔ یہ دوا اپنی تاثیر میں اعجاز سے کم نہیں پانچ دس فی صد مریضوں میں اس دوا کے استعمال سے سر

میں درد ہو جاتا ہے یہ درد اگرچہ کسی قدر تکلیف دہ ہوتا ہے لیکن عارضی ہوتا ہے یہ خیال غلط ہے کہ نائیٹروگلیسرین کو متواتر استعمال کرتے رہنے سے وہ بے اثر ہو جاتی ہے بلکہ اس کے برعکس وہ ہمیشہ قطعی طور پر اپنا اثر کرتی ہے آج اس کو تمام دواؤں سے زیادہ قابل اعتماد سمجھا جاتا ہے۔

نوے فی صد مریضوں کو یہ ایک منٹ سے کم مدت میں وجع القلب (دردِ دل) سے نجات دلا دیتی ہے کوئی دوسری دوا ایسا نہیں کر سکتی ،

سُدۃ الشریان اور غذا

شریانوں میں صلابت آ گئی ہو یا ان میں سدے پڑنے شروع ہو گئے ہوں ، ان کے غذائی علاج تجویز کرنے میں بھی طبی محققین نے بیحد غلطیاں کھائی ہیں ان تکلیف کے دوران یا دورے کے بعد جب بھی کوئی غذا تجویز کی وہ دِل کو تقویت دینے کے خیال پر تجویز کی اور کبھی کولسٹرول اور خون میں چربیاں جمنے کے روکنے کیلئے بغیر اصول غلط اغذیہ تجویز کی ہیں یہی وجہ ہے نہ محققین قلب کے امراض کے علاج سے مطمئن ہیں نہ مریضوں کی بھرمار ختم ہوتی ہے ۔ غذائی چارٹوں میں ابتدائی طور پر ہمیں بتلایا جاتا ہے کہ ہمیں روزمرہ زندگی میں درج ذیل خوراک ہونی چاہیے ،

۱۔ لحمیات یا پروٹین (PROTEINS)
۲۔ چکنائی یا فیٹ (FAT)
۳۔ نشاستہ دار یا کاربو ہائیڈریٹ (CARBHYDRATES)
۴۔ حیاتین وٹامنز
۵۔ معدنی نمکیات مثلاً کیلسیم ، فاسفورس ، اور فولاد وغیرہ ،

افسوس ناک پہلو

غذا کا تندرستوں اور مریضوں کو ایک ہی قسم کا غذائی چارٹ دے دینا انتہائی افسوسناک پہلو ہے۔

اس چارٹ سے سب سے زیادہ ظلم مریضانِ قلب پر ہوتا ہے کیونکہ اب وہ تندرست نہیں ہیں تاکہ ہر قسم کی غذا کھا سکیں بلکہ وہ ایک مخصوص قسم کے مزاج کے افراد ہیں اور مخصوص قسم کی تکالیف میں مبتلا ہیں ان کے جسم میں نہ صرف تمام جسم کے عضلات تحریک میں آچکے ہیں بلکہ ان کے دل کے عضلات بھی سکڑ رہے ہوتے ہیں ان کی شریانوں میں صلابت آنا شروع ہو چکی ہوتی ہے ان کی شریانوں میں انجماد خون اور سدے بننے شروع ہو چکے ہوتے ہیں۔

اس کے باوجود انہیں متوازن غذا کھانے کے مشورے دیئے جا رہے ہیں اور کہا جا رہا ہے کہ وہ خود ہی ان میں حسب منشا غذا تجویز کر لیں۔

لطف کی بات یہ ہے کہ ایک محقق اور معالج تو صحیح غذا تجویز کر نہیں سکتا تو مریض خود کیسے درست غذا تجویز کر سکتا ہے۔

یاد رکھیں متوازن غذا میں گوشت اور لحمیات شامل ہیں ان کا مزاج عضلاتی ہے یہ کم مقدار میں بھی قلب و عضلات کے فعل میں زیادتی کریں گی لہٰذا سدہ شریاں با صلابت شریانوں میں ان کا استعمال نقصان ثابت ہو گا۔

اسی طرح وٹامن ای تیزابی اور ترش اغذیہ سے حاصل کیا جاتا ہے اور اس کے افعال اثرات محرک عضلات ہیں تو پھر متوازن غذا میں ان کا استعمال نقصان رساں نہیں تو اور کیا ہو گا۔

حیرت کی بات یہ ہے کہ متوازن غذا متعین کرنے والوں نے کوئی معیار

قائم نہیں کیا۔

یعنی اگر متوازن اجزاءِ غذا، پروٹین، فیٹس، کاربوہائیڈریٹس کو بنایا جائے تو ان کے ساتھ نمکیات اور وٹامن کس اندازے سے شامل کرنے چاہئیں۔ اگر نمکیات کو معیار بنایا جائے تو ان کے ساتھ اجزاءِ غذا اور وٹامن کس اندازے اور مقدار میں ہونے چاہئیں۔

یہی صورت وٹامن کے متعلق ہے کہ اگر ان کو معیار بنایا جائے تو اجزاءِ غذا اور نمکیات کس اندازے سے ہونے چاہئیں بہرحال فرنگی طب اور ماڈرن سائنس کے پاس کوئی معیار اور اندازہ نہیں ہے یہی وجہ ہے کہ ان کو حفظِ صحت کے غذا سے کوئی کامیابی نہیں ہوتی کیونکہ بڑے سے بڑا ماہرِ غذا صحیح متوازن غذا کھا کر اپنی صحت کو قائم نہیں رکھ سکتا۔

قارئین یقین جانئے کہ کسی فرنگی ڈاکٹر سے یا فرنگی کی اندھی تقلید کرنے والے کسی حکیم سے جب مریض غذا کے متعلق پوچھتا ہے تو معالج کہتا ہے کہ سب کچھ کھاؤ لیکن مریض مطمئن نہیں ہوتا اور دوبارہ پوچھتا ہے کہ ڈاکٹر یا حکیم صاحب مجھے کچھ پرہیز بھی بتاؤ تو جواب ملتا ہے کہ غذا ثقیل نہیں ہونی چاہئے شوربا پھیکا اور ڈبل روٹی اچھی غذا ہے، ہاں دلیا یا کھچڑی بھی کھا سکتے ہیں۔

اگر دل کرتا ہے تو دودھ بھی پی لیں چائے بھی نقصان نہیں دے گی خبر پھل کا تو کوئی نقصان نہیں البتہ کچا سٹھا اور بادی چیزیں اور خاص کھٹائی اور تیل والی چیزیں نہ کھائیں اگر برف کا شوق رکھتے ہوں تو ذرا استعمال کریں۔

ان حضرات سے کوئی پوچھے کہ ثقیل اور لطیف غذا کا کیا فرق ہے کون کون سی اغذیہ ثقیل ہیں اور کون کون سی زود ہضم وغیرہ۔

ایک ہی مریض کو گرم اغذیہ بھی اور سرد اغذیہ بھی، روٹی بھی چاول بھی، برف

اور پھل بھی اور چائے بھی، آخر غذا کیا شے ہے۔

تندرست اور مریض کی غذا میں کچھ نہ کچھ تو فرق ہونا چاہئے اگر کوئی مریض غذا میں فرق کرنا نہیں چاہتا تو پھر وہ مریض نہیں اگر معالج فرق نہیں جانتا تو معالج نہیں ہے حقیقت یہ ہے کہ اچھے اور قابل معالج کا اندازہ غذائی پرہیز بتانے پر چل جاتا ہے۔

یاد رکھیں جو معالج روزانہ استعمال کی اشیا مثلاً نمک مرچ ہلدی گرم مصالحہ گوشت سبزیاں دالیں غلے دودھ چائے اور ان سے بنی ہوئی اشیا پھل اور میوہ جات پان اور تمباکو سگرٹ وغیرہ وغیرہ کے اثرات سے پوری طرح آگاہ نہیں ہے تو وہ علاج میں ان کو کیسے استعمال کرا سکتا ہے۔

اگر اچھی دوا بھی تجویز کر دی گئی تو غذا کی خرابی سے بجائے آرام آنے کے مریض کو نقصان ہونے کا اندیشہ ہے۔

قارئین غذا کے متعلق یہ حقیقت اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ مریض کے لئے نہ کوئی لطیف غذا اور زود ہضم غذا ہے اور نہ کوئی ثقیل اور دیر ہضم۔ نہ کوئی غذا مقوی ہے نہ غیر مقوی اسی طرح نہ کوئی غذا مولد خون ہے اور نہ ہی پیدائش خون کو روکنے والی ہے

بلکہ اصل غذا وہ ہے جس کی مریض کے جسم کو ضرورت ہے وہی غذا اس کے لئے زود ہضم، مقوی اور مولد خون ہو گی۔

ضرورت غذا کا پتہ مریض کے اعضا کے افعال کی خرابی اور خون کے کیمیائی نقص سے چل جاتا ہے۔ اگر مریض کے لئے صحیح غذا تجویز کر دی گئی تو انشاء اللہ مریض کو بغیر کوئی دوا استعمال کئے آرام آ جائے گا۔ کیونکہ جسم انسان پر پچاس فیصد غذا کا اثر ہے دوا کا صرف پچیس فی صد ہے، پچیس فی صدی مریض کے ماحول کو درست اور مزاج کو متعین کرنے سے حاصل ہوتا ہے۔

قانون مفرد اعضا اور تصلب شریان و سدۃ الشریان کے مریض کی غذا

صبح:۔ مربہ ادرک نصف چھٹانک کھلا کر اجوائن دیسی و پودینہ کی چائے پلائیں یا کھجور چار عدد کھلا کر قہوہ پلائیں،

دوپہر:۔ کوئی سبزی جس میں شلغم، سرسوں کا ساگ، میتھی کا ساگ، سبزی گوشت وغیرہ کھلا کر اجوائن کی چائے پلا دیں؛

شام:۔ دو پیرو الاسالن یا مربہ ادرک کھلائیں،

پھل:۔ پھلوں میں آم، امرود، خوبانی، شہتوت، پپیتہ اور سیب وغیرہ میں سے کوئی پھل کھلا سکتے ہیں۔

دِل کا دَورہ اور سُدّۃ الشرائن کا سبب بننے والی اشیا

قارئین امراض قلب کی تشریح و توضیح کے بعد ان اشیا، اغذیہ اور ادویہ کی تشریح و توضیح کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے جو امراض کا سبب بنتی ہیں تاکہ انہیں مطالعہ کر کے عام اور کم تعلیم یافتہ لوگ بھی امراض قلب سے محفوظ رہ سکیں اور اگر بدقسمتی سے کوئی شخص امراض قلب میں اچانک مبتلا ہو جائے تو وہ کم از کم فسٹ ایڈ کا عمل یا کام کو کر سکیں۔

دل کا دورہ یا سدۃ الشریان یا تصلب شرائن کے اسباب میں درج ذیل اشیا قابل ذکر ہیں۔

۱۔ کولسٹرول، ۲۔ چربی، ۳۔ نکوٹین، ۴۔ کاربن مانو اکسائیڈ، ۵۔ تمباکو، ۶۔ شراب، ۷۔ گوشت، ۸۔ انڈے وغیرہ،

مندرجہ بالا اشیاء میں سدۃ الشریان یا تصلب شرائن کا سب سے بڑا سبب کولسٹرول کو گردانا ہے لہٰذا سب سے پہلے کولسٹرول کی حقیقت ماہیت اور افعال اثرات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں،

کولسٹرول

جب سے ڈاکٹری طریقہ علاج عروج پر ہوا ہے اس وقت سے لے کر آج تک امراض قلب کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب کولسٹرول کو گردانا جا رہا ہے۔ ابھی تک کولسٹرول پر اتنا لکھا جا چکا ہے کہ یہ لفظ اب ہماری روزمرہ بول چال کا حصہ بن چکا ہے۔ لیکن افسوس آج تک اس کی ماہیت حقیقت اور اس کے افعال اثرات بالاعضا نہیں بیان کئے۔ جو کچھ بیان کیا گیا ہے اس نے پڑھے لوگوں اور معالجین حضرات کے ذہنوں میں خاصا ذہنی انتشار پیدا کر دیا ہے۔

کیونکہ بعض ماہرین کا نقطہ نظر یہ ہے کہ جس غذا میں بہت زیادہ کولسٹرول ہو وہ بیحد خطرناک ہے۔ اس کے برعکس بعض دوسرے ماہرین کہتے ہیں کہ اس قسم کی غذا خطرناک نہیں اس لئے اسے بلا تکلف کھایا جا سکتا ہے۔

بعض محققین کا خیال ہے کہ وہ مواد جو اکلیلی شریانوں کی بندش کا باعث بنتا ہے وہ زیادہ تر کولسٹرول اور چربی پر مشتمل ہے جب کہ حقیقت اس کے خلاف ہے۔

اگر آپ علم کیمیا سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ کولسٹرول بذات خود چربی نہیں ہے بلکہ وہ مونو اٹامک (MONOATOMIC) الکوحل ہے جس کا کلیہ یہ ہے

(C27 H45 OH)
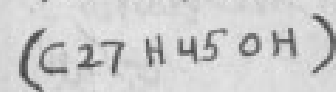
کولسٹرول اور یونانی لغت

کولسٹرول ایک یونانی لغت کا لفظ ہے جو دو اجزا رکول یعنی صفرا اور سٹریوس (STEREOS) یعنی ٹھوس سے مشتق ہے بالفاظ دیگر یہ ٹھوس یا منجمد صفرا ہے یہ چربی کی طرح کا چکنا مواد ہے جو قلموں کی صورت میں پایا جاتا ہے یہ قلمی مادہ تمام حیوانی چربیوں اور روغنوں میں پایا جاتا ہے۔ صفرا، خون، دماغی بافتوں، دودھ انڈے کی زردی گردوں اور اعصابی ریشوں کے غلاف وغیرہ میں پایا جاتا ہے یہ مادہ بآسانی حل نہیں ہوتا اور مثانہ کے علاوہ شریانوں کی دیواروں کے ساتھ جم کر قلموں کی صورت میں پایا جاتا ہے۔ عمل اشعاع (IRRADIATION) کے تحت یہ وٹامن ڈی کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔

قارئین کولسٹرول کی اس جامع و مانع تعریف کو ایک بار نہیں بلکہ بار بار پڑھیے تو آپ کو معلوم ہوگا کہ کولسٹرول منجمد صفرا نہیں بلکہ سودا ہے جسے ایلوپیتھی اپنی تمام تر باریک بینی کے باوجود شناخت نہیں کر پائی بلکہ اس کے وجود کے انکار سے گوناگوں پریشانیوں سے دوچار ہے۔

یورپ امریکہ کے لوگ کولسٹرول کے وجود سے کس قدر خوف زدہ ہیں اس کا اندازہ ان ممالک میں جا کر لگایا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں کو ہر عمدہ غذا میں کولسٹرول نظر آتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یہ لوگ کولسٹرول کی دہشت زدگی کے سبب اپنے اوپر خدا کی ہر نعمت کو حرام کئے ہوئے ہیں لیکن خدائے بزرگ و برتر کی حرام کی ہوئی چیز دل شراب، سور کا گوشت چھوڑنے کے لئے کسی بھی طرح تیار نہیں وہ بغیر شکر چائے پی لیں گے لیکن شراب کی چسکی لگانے سے باز نہیں رہیں گے حالانکہ کھانڈ کے مقابلہ

ہیں شراب کا استعمال کہیں زیادہ نقصان رساں ہے۔
اسی طرح وہ مکھن کی بجائے مارجرین کو گوارا کرلیں گے مگر سور کا گوشت مزے لے کر کھاتے ہیں جو سوداویت کا خزانہ ہے جس کے استعمال سے خون گاڑھا ہو کر گوناگوں عوارضات کو جنم دیتا ہے۔

قارئین پھر ذہن نشین کرلیں کہ کولسٹرول سوداوی رطوبت ہی ہے جسے صفرا کے ذریعہ آسانی سے تحلیل کرکے ختم کیا جا سکتا ہے۔

اب ذرا سودا کی حقیقت اور اس کے افعال اثرات ملاحظہ کرلیں تاکہ کولسٹرول کو سودا سمجھنے کے لئے کوئی خلش باقی نہ رہے۔

سودا

سودا جسے انگریزی میں بلیک بائیل (BLACKBILE) کہتے ہیں جس کے ذکر پر ڈاکٹر حضرات ڈاکٹر ناک بھوں چڑھاتے ہیں، کوئی وہمی اور تخیلاتی شے نہیں ہے بلکہ سودا ایک حقیقت ہے جو اپنے فوائد کے ساتھ بعض خطرات کا حامل بھی ہے۔

سودا کا مزاج :- خشک سرد ہے۔

سودا کے افعال اثرات :- محرک قلب، محلل اعصاب و دماغ اور مسکن جگر و غدد ہے۔

خواص فوائد :- ۱۔ سودا قلب و عضلات کی غذائیت ہے اور ان کے افعال کو تیز کرتا ہے اور انہیں تحریک و تیزی میں لاتا ہے۔ ۲۔ فم معدہ پر گر کر غذا کی خواہش پیدا کرتا ہے یعنی بھوک لاتا ہے۔ ۳۔ خون کے قوام کو گاڑھا کرتا ہے۔ شریانوں آہستہ آہستہ جمنا شروع ہو جاتا ہے جسے عرف عام میں سدہ دمویہ کہتے ہیں جو بالآخر شریانی

کی بندش کا بھی سبب بنتا ہے۔ اگر بہت زیادہ غیر طبعی صورت اختیار کر جائے تو تحجر مفاصل بھی پیدا کرنے کا سبب بن جاتا ہے۔ ۴۔ بلغم کی کثرت کو دور کرکے بلغمی نزلہ و دمہ کا خاتمہ کرتا ہے۔

کولسٹرول یا سودا کا علاج

قانون مفرد اعضا کے تحت ہم جب چاہیں سودا کے اثرات کو صفرا سے ختم کر سکتے ہیں کیونکہ سودا کے بعد صفرا پیدا ہوتا ہے۔

یاد رکھیں عضلاتی اعصابی تحریک میں سودا پیدا ہوتا ہے اور عضلاتی غدی تحریک میں سودا حسب ضرورت خرچ ہونے بعد خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ یعنی اگر عضلاتی اعصابی تحریک میں سودا شریانوں میں جم گیا ہو یا تحجر مفاصل کی علامات پیدا ہو گئی ہوں اور دل کی اکلیلی شریانوں میں سدے بننے شروع ہو گئے ہوں تو عضلاتی غدی تحریک پیدا کرکے فاضل سودا کو خارج کرکے ختم کیا جا سکتا ہے۔

پرہیز :- وہ اشیاء جن میں کولسٹرول پایا جاتا ہے پرہیز کریں۔
قارئین یہ بات ذہن میں رکھیں کہ کولسٹرول کوئی جڑی بوٹی نہیں ہے بلکہ ہماری روزمرہ کی بعض غذاؤں سے پیدا ہوتا ہے جنہیں طب اسلامی میں اور قانون مفرد اعضا میں خشک سرد، عضلاتی اعصابی اور مولد سودا اغذیہ و ادویہ کہتے ہیں۔
مثلاً لوبیا، آلو، گوبھی، مالٹے، کنول، آلو بخارا، املی، آملہ، السی، انگور، انام، کچے آم، اروی، باجرہ، مکئی، چینہ، تمباکو، جامن، دہی، لسی، چرس، بھنگ، کچے چنے، سرکہ، اچار، پکوڑے، ٹماٹر، پان، شراب، انڈا، گوشت جس میں گائے بھینس کا گوشت اور خصوصاً سور کا گوشت یہ سب مولد سودا اغذیہ و ادویہ ہیں، انہیں کے کثرت سے

سے خون میں غلط سودا بڑھنے لگتی ہے خون گاڑھا ہونے لگتا ہے آہستہ آہستہ یہی سودا
کولسٹرول کی صورت میں شریانوں میں جمنا شروع ہو جاتا ہے لہٰذا مندرجہ بالا اغذیہ ایسے
اشخاص جنہیں بواسیر، بادی خونی ہو، خارش چنبل ہو اکثر دل دھڑکنے اور اختلاج
قلب وغیرہ تکالیف میں مبتلا ہو جاتے ہوں تو ان کے لئے لازم ہے کہ مندرجہ بالا اغذیہ
ادویہ کی کثرت کو روک دیں۔

وہ اغذیہ جن سے کولسٹرول خرچ ہوتا ہے اور فاضل خارج ہوتا ہے

جن مریضوں کے جسم و خون میں کولسٹرول بڑھ گیا ہو تو وہ درج ذیل اغذیہ حسب منشا اغذیہ
کا انتخاب کریں انشاء اللہ بغیر دوا ہی کولسٹرول غائب ہو جائے گا۔
قارئین کولسٹرول ختم کرنے والی دو قسم کی اغذیہ ہیں۔
۱۔ عضلاتی غدی، گرم اغذیہ ، ۲۔ غدی عضلاتی، گرم خشک اغذیہ،

عضلاتی غدی خشک گرم اغذیہ

جب جسم و خون میں خشکی سردی کا غلبہ ہو، سودا یا کولسٹرول حد سے بڑھ گیا ہو
ایسی صورت میں اسے جسم سے خارج کرنا ضروری ہو جاتا ہے اس مقصد کے لئے
قانون مفرد اعضا عضلاتی غدی و خشک گرم، اغذیہ ادویہ کھلانے کی ہدایت کرتا
ہے تاکہ ان کے مزاج میں خشکی کے ساتھ گرمی آ جائے اور اس کا تعلق جگر
سے قائم ہو جائے تاکہ فاضل سودا (کولسٹرول) تحلیل ہو کر خارج ہو جائے۔
درج ذیل اغذیہ سے یہ مقصد آسانی سے حل ہو جاتا ہے۔
حیوانی اغذیہ :۔ ہرن کا گوشت، کبوتر کا گوشت،
میوہ جات ، پستہ، اخروٹ کھجور، کشمش، منقی، انجیر،

اناج :۔ مسور، چنے، سرسوں کا ساگ، میتھی کا ساگ، پیاز، کچنال وغیرہ

غدی عضلاتی اغذیہ

ایک نکتہ کی وضاحت :۔ قارئین غدی عضلاتی اغذیہ لکھنے سے
پہلے ایک اہم نکتہ کی وضاحت ضروری ہے۔
قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کریں کہ بعض اغذیہ ادویہ اپنے مزاج کی چیزوں
کو خون سے خارج کر دیتی ہیں اس کے برعکس بعض چیزیں جو متضاد مزاج کی ہوتی ہیں
وہ پہلی چیزوں میں چاہے وہ خون میں ہوں چاہے شریانوں وریدوں جوڑوں یا معدہ
امعاء میں ہوں میں کیمیائی تبدیلی کر کے انہیں نئی چیزیں تبدیل کر دیا کرتی ہیں۔
مثلاً اگر کسی شخص نے تیزاب پی لیا ہو تو فوراً قے آور دوا معدہ سے نکالنے کے لئے
نہیں کھلانی چاہئے بلکہ ایسے شخص کو کوئی الکلائن محلول پلا دینا چاہئے جو اس
چیز (شراب کو وہیں کیمیائی تبدیلی کر کے بے اثر کر دے اور نمک میں تبدیل کر دے
بالکل یہی صورت کولسٹرول کی ہے اور سوداوی مادوں کے بڑھ جانے میں اختیار
کی جا سکتی ہے۔ اس قسم کی اغذیہ ادویہ محرک جگر و غدد، مولد صفرا ادویہ ہوتی ہیں
جنہیں قانون مفرد اعضا غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ کے نام سے یاد کرتا ہے۔
اس قسم کی اغذیہ کولسٹرول میں کیمیائی تبدیلی کر کے صفرا میں تبدیلی کر دیا کرتی ہے
اس قسم کی اغذیہ درج ذیل ہیں۔
حیوانی اغذیہ :۔ بکری کا گوشت، مرغی کا گوشت، تیتر کا گوشت،
میوہ جات :۔ چلغوزے، مونگ پھلی، اخروٹ، پھلوں میں کھجور خوبانی
آلو بالو، شہتوت، دالوں میں مسری، چنے، سبزیوں میں میتھی کا ساگ
ادرک، سرخ مرچ، لہسن پیاز بطور سبزی کھلا سکتے ہیں

سدۃ الورید

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ شرائن دل سے صاف اور سرخ خون جسم کی پرورش کے لئے لے جاتی ہیں اور ہر ایک شریان اپنی باریک شاخوں کے ذریعہ عروق شعریہ میں ختم ہوتی ہیں، انہی عروق شعریہ سے نہایت ہی باریک وریدیں جنہیں (وی نیولز) کہتے ہیں شروع ہوتی ہیں پھر ان کے باہم ملنے سے آگے بڑی بڑی وریدیں بنتی جاتی ہیں کیونکہ خون عروق شعریہ میں پہنچنے کے بعد کثیف اور سیاہی مائل ہو جاتا ہے اور جسم کی پرورش کے قابل نہیں رہتا اور جس راستے جاتا ہے اسی راستے واپس نہیں آسکتا یعنی براہ شرائن واپس نہیں آسکتا۔

پس یہ وریدیں تمام جسم سے اس کثیف خون کو واپس دل کے دائیں اذن (کان) میں پہنچاتی ہیں جہاں وہ خون دل کے دائیں بطن میں ہو کر پھیپھڑوں میں صاف ہونے کیلئے چلا جاتا ہے۔

ہلالی کیواڑیاں

تمام بڑی بڑی وریدوں کے اندر ہلالی شکل کے کیواڑ لگے ہوتے ہیں جو خون کی بازگشت کو (خون کی روانگی) کو آنے جانے پر مجبور کرتے ہیں اور اسے (خون) کسی صورت واپس نہیں آنے دیتے،

بعض مخصوص اسباب سے یہ کیواڑ خراب ہو جاتے ہیں تو وہاں کی وریدیں خون سے بڑھ کر بہت موٹی اور بھدا ہو جاتی ہیں اگر ٹانگوں پر ہوں تو بغیر ہاتھ لگانے سے موٹی موٹی نظر آتی ہیں اگر ہاتھ یا پاؤں کی وریدوں کے کیواڑ خراب ہو جائیں تو اکثر

فیل پا کی صورت میں پاؤں کو خراب کر دیتی ہیں۔

وریدوں میں سدے کیسے پڑتے ہیں

قارئین یہ حقیقت کئی بار لکھی جا چکی ہے کہ شریانیں دل سے اگتی ہیں اور دل کا مزاج رکھتی ہیں

جب شریانوں میں عضلاتی اعصابی تحریک زور پکڑے تو شریانوں میں سدے اور تصلب شرائن کی تکالیف شروع ہو جاتی ہیں۔

بالکل اسی طرح ورید جگر سے اگتی ہیں اور جگر کا مزاج (گرم خشک) رکھتی ہیں جب جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی غیر طبعی طور پر طویل ہو جائے تو وریدیں سکڑنا شروع ہو جاتا ہے۔ صفرا کی کثرت سے صفراوی سدے بننے شروع ہو جاتے ہیں جو وریدوں میں پھنس کر دوران خون میں رکاوٹ کا باعث بننے لگتے ہیں۔

اگر دل سے دور وریدوں میں سدے پڑ جائیں تو ان کا اثر دل پر بہت کم ہوتا ہے لیکن اگر دل کے قریب کی بڑی وریدوں میں سدے ہو جائیں تو دل کو خون کی سپلائی بہت کم ہو جاتی ہے جس سے دل پوری طرح سکڑنے اور پھیلنے میں بے قاعدہ حرکتیں کرنے لگتا ہے بعض دفعہ دل کی حرکت بہت کم ہو جاتی ہے حتیٰ کہ فی منٹ ۲۵ سے ۳۲ تک حرکات محسوس ہونے لگتی ہیں یہی وہ حالت ہے جسے ڈاکٹر لوگ ہارٹ بلاک کہتے ہیں

قانون مفرد اعضا اور سدۃ الورید

قانون مفرد اعضاء وریدوں کا مزاج گرم خشک تسلیم کرتا ہے جب جگر و غدد کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی بڑھ کر غیر طبعی صورت اختیار کر لیتی ہے۔ تو صفرا و حرارت بدن کی ضرورت سے زیادہ خون میں بڑھ جاتی ہے جس سے ایک طرف وریدوں میں تحریک کی وجہ سے سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے لیکن دوسری طرف صفرا کے اخراج نہ ہونے سے سدوں کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔
یاد رکھیں اسی تحریک میں پتہ میں بھی صفرا کے بندش سے پتھریاں بن جاتی ہیں۔ جنہیں صفراوی پتھریاں کہتے ہیں۔

ایک نقطہ

قارئین یہاں اس نقطہ کی تشریح ضروری ہے کہ جہاں صفرا و حرارت کی جسم میں کثرت ہوتی ہے وہاں وہاں قلب و عضلات اپنے اصولی تعلق کی وجہ سے تحلیل ہو کر پھیلنا شروع ہو جاتے ہیں یہی وجہ ہے کہ سدۃ الورید یا صفراوی سدوں یا پتھریوں کے مریض کے دل بڑھ کر تعظم قلب کی صورت اختیار کر چکے ہوتے ہیں، شریانیں اپنے حجم میں پھیل جاتی ہیں

بلڈ پریشر

یاد رکھیں یہی وہ تحریک ہے جس میں بلڈ پریشر ہائی ہونے لگتا ہے۔

ایک اہم راز کا افشاء

قارئین آپ حیران ہوں گے کہ طبی محققین جب [illegible] کو متلاطم دیکھتے ہیں اور

نبض میں تواتر اور تیزی پاتے ہیں حتیٰ کہ اختلاج قلب بھی ہو جایا کرتا ہے نبض ۱۲۰ سے تجاوز کر جاتی ہے، شریانیں عضلاتی تحریک کی تیزی سے سکڑنا شروع ہو جاتی ہیں۔ ان میں تصلب شرائن و سدوں وغیرہ کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں ایسے موقعوں پر ہائی بلڈ پریشر کا واویلا بھی کیا جاتا ہے۔ حالانکہ عضلاتی تحریک کی صورت میں بلڈ پریشر کے ہائی ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

حقیقت یہ ہے کہ ان علامات کا علاج غدی تحریک ہے اور بلڈ پریشر ہائی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے طبیعت مدبرہ بدن خود بلڈ پریشر ہائی کرنے کی کوشش میں ہوتی ہے لیکن نا اہل معالج اسے اور بڑھانے اور قائم رکھنے کی بجائے فوراً گرانے کی کوشش کر کے قدرتی علاج میں رکاوٹ بن جاتا ہے۔

یاد رکھیں جب تک غدی تحریک عضلاتی تحریک میں تحلیل پیدا نہ کر دے تو تصلب شرائن میں کمی آ سکتی ہے نہ شریانوں میں سوداوی مادے تحلیل ہو سکتے ہیں نہ دل کے اختلاج کو کم کیا جا سکتا ہے۔

لہٰذا قانون مفرد اعضاء طبی محققین سے عموماً اور حاملین قانون مفرد اعضاء سے خصوصاً گزارش کرتا ہے کہ جب بھی قلب کی رفتار میں بہت زیادہ تیزی پائیں، شریانوں میں سدوں کی وجہ سے قلب میں درد کے دورے ہوں یا شریانوں میں سکڑنے کی علامات پائیں تو فوراً غدی عضلاتی تحریک پیدا کر کے صفرا بڑھانے کی کوشش کریں اگر بلڈ پریشر ہائی ہونے لگے تو نہ گھبرائیں جونہی سوداوی مادوں اور عضلات میں تحلیل ہوگی فوراً سب غیر طبعی علامات ختم ہو جائیں گی۔

وریدوں میں سدوں کا علاج

لیکن اگر وریدوں میں سدے ہو گئے ہوں تو مزید غدی تحریک بڑھانے کی کوشش

نہ کریں بلکہ اعصابی تحریک جس میں اب تسکین تھی تحریک میں لے آئیں یعنی اعصاب و دماغ میں تحریک پیدا کر دیں۔

جونہی رطوبات بڑھیں گی صفراوی رطوبات تحلیل ہو کر خارج ہونا شروع ہو جائیں گی صفراوی سدے پتہ میں ہوں یا وریدوں میں یا وریدوں میں سکیڑ ہو سب میں اعتدال آنا شروع ہو جائے گا۔

لطف کی بات یہ ہے کہ بلڈ پریشر ہائی بھی خود بخود نارمل ہو جائے گا۔

سدۃ الورید کا دوائی علاج

سدۃ الورید کا دوائی علاج قانون مفرد اعضا کے فارمکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی نسخہ جات سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔ ضرورت کے مطابق ملین و مسہل استعمال کریں۔ اللہ شفا دے گا۔

درج ذیل ہدایت پر عمل کریں۔ نیچے دیے ہوئے نسخے استعمال کریں۔ انشاءاللہ کبھی ناکامی نہ ہو گی۔

مریض کو بھوک پیاس پر صبر کرنے کی تلقین کریں۔ پانی کی بجائے عرق مکو عرق کاسنی اور عرق سونف و گاؤزبان ملا کر پینے کی ہدایت کریں۔ اگر عرق سونف اور گاؤزبان نہ ملیں تو عرق مکو کاسنی ضرور پیتے رہیں

چونکہ گرمی خشکی انتہا کو پہنچ چکی ہوتی ہے اس لئے گرم تر سے تر گرم اغذیہ دینے کھانے کی ہدایت کریں۔

مثلاً صبح مربہ گاجر یا گلقند کھلا کر عرق مکو کاسنی پلا دیں،

دوپہر:۔ مولی، شلغم، گاجر، مونگرے، کدو، توری، ٹینڈے پیٹھا میں سے کوئی سبزی کالی مرچ سے پکا کر بغیر روٹی کھلائیں۔

پھلوں میں سے خربوزہ، تربوز، ککڑی، گنے کا رس یا گاجر کا پانی پینے کی ہدایت کریں۔ یہ نسخہ جات جو کہ مریض کو کھلا سکتے ہیں اور فوری شفا بخش ہیں،

ھوالشافی۔ سورنجاں شیریں، اسگند، قلمی شورہ، نوشادر، ریوند خطائی، ریوند عصارہ

۱حصہ ۱حصہ ۳حصہ ۲حصہ ۱حصہ

سب کو باریک کر کے حب بقدر نخود بنا لیں یا ۵ گرین کا کیپسول بھر کر دن میں تین بار دیں ہمراہ عرق مکو یا شربت بزوری،

دیگر:۔ سہاگہ، ملٹھی، نوشادر، آک کا دودھ،

۱۰حصہ ۱۰حصہ ۱۰حصہ ۲حصہ

حب بقدر نخود بنا لیں ۲-۲ گولی دن میں تین بار ہمراہ عرق مکو، کاسنی،

ھوالشافی، کشنیز خشک، صندل سفید، جوکھار، چھوٹی چندن، اجوائن خراسانی

۲حصہ ۲حصہ ۲حصہ ۲حصہ ۱حصہ

سب کو باریک پیس کر ۲ سے ۴ رتی دن میں تین بار۔

افعال و اثرات:۔ اعصابی عضلاتی ہیں۔

خواص فوائد:۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا محرک و مقوی دماغ ہے، رطوبات صالح کو پیدا کرتا ہے، صفرا و حرارت کو فوراً اعتدال پر لاتا ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کا تریاق ہے نہایت اعلیٰ درجہ کا بے ضرر منوم و نیند آور ہے۔ دل کی گھبراہٹ میں آب حیات سے کم نہیں،

نوٹ:۔ اگر مریض کو امساس و سوجن آنے لگے تو عرق مکو و کاسنی کے ساتھ اونٹنی کا دودھ پینے کی ہدایت کریں کیونکہ اونٹنی کا دودھ ادویہ سے بھی زیادہ غدی و صفراوی سدوں کو کھولتا ہے۔

شربت بزوری

ہوالشافی: سونف، جڑ سونف، کاسنی، جڑ کاسنی، مغز کدو، مغز خربوزہ

سونف	جڑ سونف	کاسنی	جڑ کاسنی	مغز کدو	مغز خربوزہ
۵۰ گرام	۱۰۰ گرام	۵۰ گرام	۱۰۰ گرام	۵۰ گرام	۵۰ گرام

مغز ککڑی	مغز تربوزہ	چینی
۵۰ گرام	۵۰ گرام	۱½ کلو

ترکیب تیاری: پہلی چار ادویہ کو باریک کر کے ۳ پار پانی میں بھگو دیں۔ صبح جوش دے کر چھان لیں اور چینی ملا کر حسب دستور شربت کا قوام کریں جب جب قوام تیار ہونے کے قریب ہو تو مغزیات کو پیس کر پکتے شربت میں ملا لیں اور کچھ دیر پکائیں قوام تیار ہونے پر چھان لیں بہترین شربت بزوری ہوگا۔

مندرجہ بالا نسخہ جات کے ساتھ ۵۰۔۵۰ گرام صبح دوپہر شام پلائیں۔

فوائد: صفراوی سردوں کو کھولنے کے لئے بہترین میٹھا مرکب۔ دل کی گھبراہٹ جلن اور بے چینی اور ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

افعال اثرات: اعصابی غدی ہیں یعنی اعصاب میں تحریک غدد میں تحلیل اور عضلات میں تسکین پیدا کرتا ہے۔

بلند فشار خون یا بلڈ پریشر

قارئین اب تک امراض قلب پر بہت کچھ لکھا جا چکا ہے۔ اب بلند فشار خون اور بلڈ پریشر کی ماہیت اور حقیقت اور اس کا شافی علاج پیش کرنا چاہتا ہوں۔

تعارف: بلند فشار خون جسے عرف عام میں بلڈ پریشر کہا جاتا ہے۔ یاد رکھیں کہ بلڈ پریشر نہ کوئی مرض ہے اور نہ کسی مرض کی علامت ہے بلکہ یہ تو اس حالت کا نام ہے جس میں قلب سے نکلے ہوں خون کا شریانوں اور وریدوں کی دیواروں پر وہ دباؤ ہے جسے معالجین نبض میں اور ڈاکٹر مانومیٹر میں دیکھتے ہیں۔

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ بلڈ پریشر کی بعینہ وہی صورت ہے جو موٹر کے ٹائر میں ہوا کے دباؤ کی ہے۔ مستری لوگ ٹائر کے پریشر کو معلوم کرنے کیلئے پریشر گاج استعمال کرتے ہیں تاکہ ہوا کے بارے معلوم ہو سکے کہ ٹائر میں ہوا پوری پڑ گئی ہے یا کم ہے کہا جاتا ہے کہ جب پہلے پہل خون کے دباؤ کی پیمائش کی گئی تو اسے موٹر کے ٹائر کے ہوائی دباؤ کے طریقہ پر ہی کیا گیا۔

اس کے بعد انگلستان کے ایک پادری اور ماہر فزیالوجی سٹیفن ہیلز نے گھوڑے کی شریان میں ایک ٹیوب داخل کر کے یہ معلوم کرنا چاہا کہ خون کتنی بلندی تک چھوٹ نکلتا ہے لیکن یہ آج سے دو سو سال کی بات ہے اب اس سے بہتر طریقے ایجاد ہو چکے ہیں جس کی صورت یہ ہے کہ شریان کی دیوار کے ساتھ خون کے دباؤ سے کرتے ہیں یہ پیمائش بھی باہر سے کی جاتی ہے نہ صرف شریان کے باہر سے بلکہ جسم کے بھی باہر سے کی جاتی ہے۔

آج کل جس آلہ سے خون کا دباؤ معلوم کیا جاتا ہے اسے سفگمو مانومیٹر کہا جاتا ہے۔
سفگمو مانو میٹر کا طریقہ استعمال یہ ہے کہ یہ ایک کپڑے کی تھیلی جو ہوا داخل کرنے سے انتفاخ پذیر ہوتی ہے اسے بازو کے بالائی حصہ پر لپیٹ دیا جاتا ہے پھر اس تھیلی میں جو ایک ایسی ٹیوب سے لگی ہوتی ہے جس کے سرے پر ربڑ کا ایک بلب لگا ہوتا ہے اس تھیلی کے ساتھ ایک ستون ہوتا ہے جس میں بیرومیٹر یا تھرمامیٹر کی طرح پارہ بھرا ہوتا ہے۔
اب کرنا صرف اس قدر ہوتا ہے کہ ہوا کا کس قدر دباؤ دیا جائے کہ شریان کے اندر خون کا بہاؤ رک جائے اب پھر مانو میٹر کی تھیلی سے آہستہ آہستہ ہوا کو نکال دیا جائے کہ دباؤ کے کس نقطہ پر خون پھر سے دورہ کرنے لگتا ہے۔
اسے یوں معلوم کیا جاتا ہے۔
جب مانو میٹر کو بازو کے بالائی حصہ کے ساتھ لپیٹ دیا جاتا ہے تو ڈاکٹر اس کے ساتھ لگے ہوئے ربڑ کے بلب کو دبانے لگتا ہے اس سے شریان پر اس طرح دباؤ پڑتا ہے جس طرح آلہ ضاغط شریان (TOURNIQUET) کے لگانے سے پڑا کرتا ہے۔ کپڑے کی تھیلی کے اندر ہوا کے دباؤ کی مقدار پارے کو دیکھ کر معلوم کی جاتی ہے۔
ڈاکٹر تھیلی والے مقام سے نیچے والی شریان پر اپنا اسٹتھو سکوپ لگا دیتا ہے یہ مقام کلائی کے اندر کی طرف دباؤ دیئے گئے مقام سے قریب ہوتا ہے اسٹیتھوسکوپ کے ذریعہ وہ شریان کے اندر نبضی دباؤ کو سن لیتا ہے پہلے تو نبضی دباؤ کو اس وقت سنتا ہے جب تھیلی میں ہوا بھر رہا ہوتا ہے جب وہ وہ ایسے مقام پر ہوا کا دباؤ پہنچا دیتا ہے کہ نبض کی حرکت بالکل رک جاتی ہے پھر آہستہ آہستہ تھیلی میں سے ہوا کو نکلنے دیا جاتا ہے اور ڈاکٹر صاحب

نبض کے متحرک ہونے کی آواز کو سنتا ہے اس کے ساتھ ہی وہ پارہ کا درجہ بھی نوٹ کر لیتا ہے یہ ہوا کے اس دباؤ کو ظاہر کرتا ہے جو بازو کے گرد بندھی ہوئی کپڑے کی تھیلی میں شریان کے اندر خون کے دوران کو روکنے کے لئے کافی ہوتا ہے۔
اب یہ بات بالکل فطری ہے کہ جس قدر شریان کے اندر خون کا دباؤ زیادہ ہوگا اس قدر ہوا کا دباؤ زیادہ کرنا پڑے گا تاکہ وہ خون کے دباؤ کو روک دے خون کے شریانی دباؤ کو روکنے کے لئے جو دباؤ دیا جاتا ہے اسے انقباضی دباؤ (SYSTOLIC) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔
صحت مند قلب کا انقباضی دباؤ عام طور پر ۱۰۰ اور ۱۴۰ کے درمیان ہوتا ہے یہ اعداد ملی میٹر کو ظاہر کرتے ہیں جو پارہ کی نلکی میں خون کے دباؤ کے زیر اثر نظر آیا کرتے ہیں،
انقباضی دباؤ کو نوٹ کرنے کے بعد ڈاکٹر مانومیٹر سے آہستہ آہستہ ہوا کا اخراج کرتا رہتا ہے اس تمام عرصہ میں آلہ سماع الصدر کی مدد سے نبض پر کان دھرے رکھتا ہے اچانک دیکھتے ہی دیکھتے نبض کی حرکت شروع ہو جاتی ہے اسے بھی پارے والے ستون پر نوٹ کر لیا جاتا ہے اسے انبساطی دباؤ DIASTOLIC PRESSURE کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ انبساطی دباؤ خون کی ندی کے بہاؤ کا وہ دباؤ ہے جو شریانوں میں دل کی قربان کے سبب پیدا ہوتا ہے اور جو دل کے پھیلاؤ کو ظاہر کرتا ہے۔
صحت مندوں میں انبساطی دباؤ عام طور پر ۶۰ اور ۹۰ ملی میٹر کے درمیان ہوتا ہے پس مثال کے طور پر مجموعی بلڈ پریشر کو اس طرح لکھا جائے گا ۱۲۰/۷۰ جس کا مطلب یہ ہوگا کہ مانو میٹر کے ذریعہ معلوم دباؤ ۱۲۰ ملی میٹر انقباضی اور ۷۰ ملی میٹر انبساطی ہے۔

اسباب بلڈ پریشر

اور آپ نے بلڈ پریشر کا تعارف اور اسے دیکھنے یا معلوم کرنے کا طریقہ پڑھ لیا ہے اب ضروری ہے

کرسی کے اسباب بھی معلوم ہو جائیں تاکہ بوقت ضرورت کام آسکیں،
بلڈ پریشر کے اسباب میں سائنسدان نمک کے استعمال اور کھانے پینے کی بے قاعدگی چربیلے گوشت کا زیادہ استعمال سگرٹ نوشی، اعصاب زدگی اور مانع حمل گولیوں وغیرہ کو بلڈ پریشر کے اسباب بتا رہے ہیں
ایک اور سبب بڑا یہ بتایا جا رہا ہے کہ شریانوں کی اندرونی دیواروں میں کولسٹرول یا چربی وغیرہ کی تہیں جم جاتی ہیں اور اس طرح انہیں تنگ کر دیتی ہیں جس طرح گھروں میں پانی لانے والے لوہے کے پائپ کچھ عرصہ بعد زنگ وغیرہ سے تنگ ہو جاتے ہیں جس سے پانی کی فراہمی کم ہو جاتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پمپ کو زیادہ قوت اور دباؤ سے پانی بھیجنا پڑتا ہے۔

یہی صورت جب قلب کو پیش آتی ہے تو اسے بھی بہت تیزی اور قوت سے خون کو رواں کرنا پڑتا ہے اسی قوت اور دباؤ کا نام بلڈ پریشر ہے۔

قارئین جہاں کہیں بھی قلبی امراض کے اسباب بتائے ہیں ان اسباب میں ادویہ اغذیہ کو امراض کا سبب بتایا ہے مشینی اور عضوی کوئی سبب نہیں بتایا البتہ بلڈ پریشر کے اسباب میں شریانوں کے اندر کولسٹرول وغیرہ کے جم جانے سے تنگ ہونے کو بلڈ پریشر کا سبب بتایا گیا ہے تاکہ انہیں صاف کر کے قلب کے دوران خون سے شریانوں پر دباؤ کو کم کیا جاسکے۔

بلڈ پریشر کے اسباب میں غلط فہمیاں

۱۔ بلڈ پریشر ہونے کا اصل سبب شریانوں کے اندر کولسٹرول کے جم جانے اور شریانوں کے تنگ ہو جانے کو تسلیم کیا گیا ہے۔

لیکن نمک اور چربی میں کولسٹرول پایا جاتا ہے نہ ان کے کھانے کے دوران کولسٹرول جاتا ہے یہ ایک زبردست غلط فہمی ہے کیونکہ نمک اور چربی میں کولسٹرول پایا ہی نہیں جاتا البتہ کولسٹرول کو نارمل کرنے کے لئے نمک کھانا ضروری ہے کیونکہ غدی تحریک کے بغیر سودا یا کولسٹرول تحلیل ہی نہیں ہو سکتا۔

۲۔ جاننا چاہئے کہ حمل ہمیشہ عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے مانع حمل گولیاں غدی تحریک یا اعصابی تحریک کی ہوتی ہیں لہٰذا ان کے دوران استعمال کولسٹرول کبھی بھی جم نہیں سکتا البتہ بلغم کولسٹرول جسے وریدوں میں سکیڑ سے دوران خون قلب میں بہت کم پہنچتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ قلب کو زیادہ زور سے خون کھینچنا پڑتا ہے اور زیادہ دباؤ سے آگے بھیجنا پڑتا ہے جس سے بلڈ پریشر ہائی ہو سکتا ہے جو حقیقی بلڈ پریشر کہلاتا ہے۔

۳۔ یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ شراب، سگرٹ، تمباکو نوشی اور گوشت خوری سے کولسٹرول بڑھ کر شریانوں میں جم سکتا ہے جس سے قلب کے فعل میں تیزی آجاتی ہے بعض دفعہ اتنی تیزی آجاتی ہے کہ اختلاج قلب ہونے لگتا ہے اس وقت طبیعت بلڈ پریشر بڑھانے کی طبعی کوشش کرتی ہے جسے نادان ڈاکٹر بلڈ پریشر کو دیکھتے ہی ہائی بلڈ پریشر روکنے کا حکم لگا دیتا ہے یاد رکھیں اس قسم کی چیزوں سے کولسٹرول جم کر شریانوں کی نالیوں کو تنگ کر دیتا ہے ایسے موقعوں پر بڑھا ہوا بلڈ پریشر نقصان دہ نہیں ہوتا بلکہ مفید ہوتا ہے اسے قائم رکھنا چاہئے تاکہ شریانوں میں جما ہوا کولسٹرول تحلیل ہو جائے اور شریانوں کا سکیڑ تحلیل ہو کر اعتدال پر آجائے۔

ہائی بلڈ پریشر اور لو بلڈ پریشر

اور قانون مفرد اعضا

قانون مفرد اعضا کے تحت ہائی بلڈ پریشر غدی اعصابی تحریک سے ہوا کرتا ہے ایسے موقعوں پر تنگی بول، تقطیر بول، جلن بے چینی اور حرارت وصفرا کی شدت ہوتی ہے وریدیں سکڑ جاتی ہیں اور شریانیں پھیل جاتی ہیں۔

اس کے برعکس لو بلڈ پریشر (L o w) بلڈ پریشر دماغ واعصاب کی تحریک اعصابی عضلاتی سے ہوا کرتی ہے اس وقت جگر و غدد اور وریدوں میں تحلیل ہوا کرتی ہے اور دل وعضلات میں سکون ہوا کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضا اور بلڈ پریشر کا علاج

اگر کسی شخص کو بلڈ پریشر ہائی ہو تو غدی اعصابی تحریک ہوگی اعصاب ودماغ میں تحریک دینے والی اغذیہ ادویہ استعمال کرائیں۔ مثلاً حب شفا اور اعصابی عضلاتی طین فارماکوپیا والی کھلا سکتے ہیں۔

طبی محققین نے ادویہ میں جو بلڈ پریشر ہائی کے لیے تحقیق کی ہیں ان میں چھوٹی چندن جسے اسرول بوٹی بھی کہتے ہیں انتہائی مفید ہے۔

ہوالشافی :- کشنیز خشک، صندل سفید، گل سرخ، چھوٹی چندن، سب ہموزن سب کو پیس کر ۴ رتی سے ۱ ماشہ دن میں ۳ بار ہمراہ الائچی زیرہ سفید کی چائے

یادداشت :- ہائی بلڈ پریشر کے مریضوں کو سینہ میں جلن اور کھانسی

خشک کی شکایت بھی ہوا کرتی ہے انہیں درج ذیل نسخہ کا جوشاندہ پلائیں،

ہوالشافی :- گل گاؤزبان، گاؤزبان، ملٹھی، بہی دانہ، ابریشم مقرض، خطمی، خبازی : ہر ایک ہم وزن دس، دس گرام۔

سب ادویہ کو تین گنا میں جوش دے کر چھان لیں، ۵۰، ۵۰ گرام تین بار دن میں پلائیں،

افعال اثرات :- اعصابی عضلاتی ہیں یعنی اعصابی محرک، غدی محلل اور عضلاتی مقوی ہیں۔

فوائد :- نزلہ زکام سینہ کی جلن، جلن دار کھانسی، غدی دمہ پیچش، تقطیر بول اور ہائی بلڈ پریشر کے بیحد مفید ہے۔

لو بلڈ پریشر کیلئے نسخہ جات

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات لو بلڈ پریشر کے لئے بیحد مفید ہیں۔

یہ نسخہ بھی تریاق سے کم نہیں

ہوالشافی :- شنگرف ۱ حصہ، سرخ مرچ ۳ حصے، شیم حنظل ۲ حصے، حب بقدر نخود گولیاں بنالیں ایک سے دو گولی دن میں تین بار، ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔

ہوالشافی :- بلیلہ سیاہ ۹ حصہ، کشتہ کچلا ۱ حصہ، پتری فولاد ۳ حصہ، سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں یا ۵ گرین والے کیپسول بھر کر دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی کھلائیں۔

جوارش املی

ہوالشافی :۔ املی ، آلو بخارا ½ ۲ سو گرام ، پودینہ ۵۰ گرام ، سنڈھ ۵۰ گرام زرشک ۱۰ گرام ، انار دانہ منقی ہر ایک ۱۰۰ گرام ، آملہ ، ست لیموں ۵۰،۵۰ گرام ، چینی ۳ کلو ، حسب دستور بنا کر استعمال کرائیں

مقدار خوراک :۔ ۵ گرام سے ۱۰ گرام ۔

افعال اثرات :۔ عضلاتی اعصابی مقوی ہے ۔ یعنی عضلاتی محرک اعصابی محلل اور غدی مسکن ہے ۔

فوائد :۔ بے حد مقوی و محرک قلب ہے صرف ایک ہی خوراک سے دل خوش ہو جاتا ہے ۔ ہیضہ جیسی موذی مرض میں پیاس بجھانے اور قے روکنے کے لئے بے حد مفید ہے حاملہ کی قے کیلئے تو آبحیات سے کم نہیں ، لو بلڈ پریشر چند ہی دنوں میں روک دیتی ہے ۔

بقیہ ص 142

کرنا بہتر ہے لیکن اگر ہارٹ بلاک کا سبب اعصابی تحریک ہو تو حرکات کئے بغیر شفا ناممکن ہے ۔ ایسے اشخاص کو صبح سویرے سیر ضرور کرنی چاہیئے تاکہ قلب حرکت میں آکر شفا کا باعث ہو ۔

ہارٹ بلاک

حرکات قلب کا انتہائی کم ہونا

تعارف :۔ دل کی رفتار انتہائی سست ہو جانا ہارٹ بلاک کہلاتا ہے ۔ میں نے اس قسم کے مریض بھی دیکھے ہیں جن میں ایک مریض کی نبض صرف ۲۵ مرتبہ اور دوسرے کی ۳۲ مرتبہ فی منٹ چلتی تھی ۔

ان میں پہلا مریض جسے اعصابی عضلاتی تحریک تھی اس کا دل ۶ ، ۷ مرتبہ دھڑکنے کے بعد رکتا تھا یعنی اس کے دل کی حرکات میں تھوڑی تھوڑی دیر بعد وقفہ ہوا کرتا ہے جب میں اس کی نبض دیکھ رہا تھا تو وہ دل رکنے کے ساتھ ہی بولتا تھا کہ اب دل رک گیا ہے ۔

تشخیص ایسے مریض کی تحریک ہمیشہ اعصابی عضلاتی ہوا کرتی ہے شاذ و نادر غدی تحریک کے مریض بھی دیکھنے میں آتے ہیں ان کی تشخیص مریض کا قارورہ کا رنگ دیکھنے سے بخوبی ہو جایا کرتی ہے ۔ مثلاً اعصابی عضلاتی مریض کا پیشاب پانی کی طرح بالکل سفید ہوا کرتا ہے اور مریض کثرت بول کی شکایت کیا کرتا ہے ۔

جبکہ غدی تحریک کے مریض کا پیشاب تھوڑا تھوڑا اور بار بار زردی مائل آیا کرتا ہے

غلط فہمی عام طور پر اطباء مریض کو ظاہری طور پہ دیکھ کر اور مریض کا بیان سن کر علاج تجویز کر دیتے ہیں جو ان کی زبردست غلط فہمی

ہوا کرتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں ہر مرض کی تشخیص کے لئے نبض و قارورہ کو مقدم سمجھا جاتا ہے۔

جبکہ دیگر طریقہ ہائے علاج کے معالجین مشینوں کا سہارا لیتے ہیں جن کا نتیجہ اکثر غلط نکلتا ہے ظاہر ہے جب تشخیص ہی غلط ہو گی تو آرام کیسے آسکتا ہے۔

ایک راز

قانون مفرد اعضا کے مطابق ہماری تحقیق یہ ہے کہ ہارٹ بلاک والے مریض کے دماغ و اعصاب میں شدید تحریک سے خون میں الکلی دکھار بڑھ جاتی ہے۔ جس سے قلب (دل) کے فعل میں تسکین ہو کر اس کی حرکات انتہائی کم ہو جاتی ہے کیونکہ دل کے اعصابی پردوں میں رطوبات جمع ہو کر وہ اپنے حجم میں پھول جاتا ہے۔ جگر و غدد میں تحلیل ہو جاتی ہے جس سے جسم کی حرارت کا اخراج بڑھ جاتا ہے حرارت کی کمی سے بھی دل کی حرکات کا کم ہو جانا یقینی ہے۔

اصول علاج علاج کے لئے قانون مفرد اعضا کے مطابق تسکین والے مفرد عضو میں تحریک پیدا کرنے سے ہر قسم کے امراض و علامات ختم ہو کر صحت بحال ہو جاتی ہے۔

علاج کا ایک اور زاویہ نگاہ

دوسرے الفاظ میں ہمارے پاس ایک سائنسی اصول ہے کہ اگر جسم میں الکلی دکھار بڑھ جائے تو اسے ختم کرنے کیلئے تیزابیت والی ایسڈ کی ضرورت ہوتی ہے

الکلی میں ایسڈ ملا دی جائے تو دونوں مادے ختم ہو کر ایک نیا مادہ بن جاتا ہے۔ جسے سالٹ (نمک) کہتے ہیں،

قابل غور بات یہ ہے کہ جب باہر دو محلول ملانے سے ختم ہو جاتے ہیں تو جسم کے اندر کیوں ختم نہیں ہوتے۔ دیر ہو سکتی ہے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ الکلی والے مریض کو ایسڈ دی جائے اور اسے آرام نہ آئے یہ ناممکن ہے۔

چونکہ ہارٹ بلاک اکثر اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے اس لئے یہاں اعصابی عضلاتی تحریک سے ہونے والے ہارٹ بلاک کا غذائی و دوائی علاج درج کر رہا ہوں۔

غذائی علاج صبح :۔ مربہ آملہ یا کشمش یا انڈا فرائی کھلا کر قہوہ لونگ ۴ عدد دارچینی پلا دیں، دوپہر :۔ کوئی گوشت کوئی اچار پکوڑے ٹماٹر دہی بھلے، ترش لسی، انناس ٹماٹر کریلے وغیرہ کا سالن کھانے کی ہدایت کریں روٹی بیسنی کھلائیں۔

دوائی علاج حب مقوی خاص، حب جواہر اور جوارش املی یا جوارش انارین کھلائیں۔ اگر تکلیف شدید ہو تو دوا کا وقفہ کم کر دیں اور حب مقوی خاص ایک ایک گولی کی بجائے دو دو گولیاں ہر دو گھنٹہ بعد کھلائیں اللہ شفا دے گا

نسخہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

حب مقوی خاص :۔

مرچ سرخ	رائی	کچلہ	کشتہ فولاد	سنکھیا
۱۲ حصہ	۱۲ حصہ	۶ حصہ	۲ حصہ	۱/۴ حصہ

ترکیب تیاری :۔ اول سنکھیا کھرل کریں پھر کشتہ فولاد ملالیں اس کے بعد باقی ادویہ باریک پیس کر ملالیں اور حب بقدر نخود ملا

حب صابر :۔ ہوالشافی : گندھک آملہ سار، رائی، شحم حنظل، ہم وزن
حب بقدر نخود بنالیں حسب ضرورت صبح دوپہر شام کھلائیں

جوارش املی :۔

ہوالشافی :۔ املی، آلو بخارا ½ ۱۰۰ گرام، پودینہ ۵۰ گرام، سنڈھ ۵۰ گرام، زرشک ۲۰ گرام، فلفل دراز منقی ہر ایک ۲۰ گرام، آب دست لیموں ۵۰۰ گرام، چینی ۳ کلو، حب مقرر بنا کر استعمال کرائیں

پرھیز :۔ اگر مریض موٹا ہو تو ترچھید ضرور دیں تاکہ قلب و عضلات میں سکڑاؤ کی صورت پیدا ہو کر دل اصلی حالت میں آجائے۔

دودھ چاول، دلیا، سویاں، حلوہ اور ہر قسم کی اعصابی محرک اغذیہ اشیاء نہ دیں

نوٹ :۔ بعض اوقات غدی تحریک اور حرارت کی زیادتی اور صفرا کی کثرت سے بھی حرکات قلب سست ہو جایا کرتی ہیں لیکن ہارٹ بلاک شاذ و نادر ہی واقع ہوتا ہے۔ اگر ایسی صورت ہو جائے تو مریض اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذا دوا دیں۔ جونہی صفرا و حرارت کا اخراج ہوگا فوراً قلب تقویت پکڑ اعتدال پر آ جائے گا اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں۔

نوٹ :۔ میرے پاس ملتان سے ایسا ایک مریض بغرض علاج آیا تھا جس نے بتلایا کہ مجھے ڈاکٹر صاحبان دل کے ساتھ ایک مشین لگوانے کا مشورہ دے رہے ہیں اور کہتے ہیں اس سے تمہارا دل کام کرنا شروع کر دے گا مگر تم کسی قسم کا کام کاج نہیں کر سکو گے، اور ہمیشہ چارپائی پر بیٹھے رہنا ہوگا۔ حتیٰ کہ پیشاب پاخانہ بھی چارپائی کے قریب ہی کرو گے۔ اگر کسی قسم کی حرکات کی گئیں تو جلد موت واقع ہو جائے گی۔

یادداشت :۔ قارئین جب غدی تحریک سے ہارٹ بلاک ہو تو حرکات

چربی FEETS

انہیں اجزاء پیہینہ بھی کہتے ہیں ایسی اغذیہ جن میں روغنی اجزاء پائے جاتے ہیں
ان میں حیوانی اور نباتی دونوں قسم کی اغذیہ جن میں روغنی اجزاء پائے
حیوانی چکنائی میں گھی مکھن، چربی اور لحمی اجزاء وغیرہ پائی جاتی ہیں۔ نباتاتی
نباتاتی چکنائی میں روغن زیتون اور روغن بادام، روغن ناریل، روغن کنجد، روغن مونگ پھلی اور روغن بنولہ وغیرہ شامل ہیں۔

اگر ان کا کیمیائی تجزیہ کیا جائے تو ان سے درج ذیل اجزاء نکلتے ہیں۔

کاربن ، ہائیڈروجن ، آکسیجن ،

یاد رکھیے نشاستہ دار اور شکری اغذیہ میں بھی یہی اجزاء پائے جاتے ہیں۔
ان فرق یہ ہے کہ ان میں ہائیڈروجن کا تناسب بمقابلہ آکسیجن کہیں زیادہ ہوتا ہے۔
اسی طرح یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ ہر قسم کی چربی اور روغن دو اجزاء سے مرکب ہوتا ہے ایک مرکب کو گلیسرین کہتے ہیں اور دوسری شے ایک روغنی تیزاب ہوتا ہے،
روغنی اغذیہ بھی جسم میں حرارت اور توانائی پیدا کرتے ہیں۔

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ اجزاء لحمیہ اور اجزاء شکریہ بھی حرارت اور توانائی پیدا کرتے ہیں لیکن ان حرکات اور توانائی کی قابلیت کا اندازہ ان کی کیلوری سے لگایا جا سکتا ہے یعنی اگر ایک چھٹانک روغن سے ۵۱۰ کلوری بنتے ہیں تو اجزاء لحمیہ و اجزاء شکریہ اتنی مقدار میں صرف ۲۳۰ کیلوری (حرارے) پیدا کرتے ہیں گویا روغن دوتولہ کے مقابلہ میں دگنی حرارت پیدا کرتے ہیں سب سے بڑی بات یہ ہے کہ روغنی اجزاء کافی دیر تک معدہ میں ٹھہرتے ہیں جن سے جلد بھوک محسوس نہیں ہوتی ان سے جسم نرم

رہتا ہے۔ خشکی جلن سوزش دور ہو جاتی ہے۔

روغنی اجزاء کا ہضم معدہ کی بجائے آنتوں میں ہوتا ہے اور وہ بھی اس وقت جب صفرا اور لبلبہ کی رطوبتیں آکر آنتوں میں گرتی ہیں جب یہ رطوبات روغنی اجزا میں آکر ملتی ہیں تو ان سے دودھیا رنگ کا شیرہ بن جاتا ہے جس سے ان کا خلاصہ عروق ماساریقی کے ذریعہ جذب ہو کر جگر میں پہنچ جاتا ہے اس خون میں پہنچ کر حرارت اور توانائی بڑھاتے ہیں۔

چربی اور روغنی اجزا کا مزاج

چربی اور روغنی اجزا کا مزاج غدی اعصابی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ روغنی اور چربیلی اغذیہ کا استعمال غدی تحریک کے مریضوں کو روک دیا جاتا ہے کیونکہ ان کے استعمال سے غدی تحریکات مزید بڑھتی ہیں جن مریضوں کو پہلے ہی غدی تحریک زوروں پر ہو انہیں گھی مکھن اور چربی جیسی اغذیہ مرض کو بڑھا دیتی ہیں۔

حیوانی چربی اور نباتاتی روغن

یاد رکھیں کہ انسان کے قریب سب سے زیادہ حیوانی گوشت اور چربیاں ہیں۔ حیوانی چربی میں کچھ اجزا اسوداء یا کولسٹرول کے ضرور موجود ہوتے ہیں لیکن نباتاتی روغن کولسٹرول سے بالکل خالی ہوتے ہیں البتہ اگر نباتاتی روغنوں میں مصنوعی ہائیڈروجن شامل کر دی جائے تو کسی قدر ان کے استعمال سے کولسٹرول خون میں بڑھنے لگتا ہے ورنہ انہیں اگر خالص حالت میں استعمال کیا جائے تو کولسٹرول

کو کم تو کر دیا کرتے ہیں لیکن بڑھنے نہیں دیتے لہذا غدی اعصابی جتنے روغن ہیں انہیں بلا خوف و خطر استعمال کر سکتے ہیں۔ ان کے استعمال سے اکلیلی شریانوں میں تکلیف پیدا ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

یاد رکھیں گوشت خور افراد اکلیلی امراض میں مبتلا ہوا کرتے ہیں۔ اس کے برعکس جنہیں نا کافی حیوانی غذا میسر آتی ہے وہ اکلیلی اور قلبی امراض میں شاذونادر ہی مبتلا ہوتے ہیں۔

چربیلی اور روغنی اغذیہ موٹے اور وزنی لوگوں کو نقصان دیتی ہیں لہذا ان کو یہ اغذیہ زیادہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں ورنہ ان کا وزن اور بھی بڑھ جائے گا۔

تمباکو نوشی

تمباکو نوشی کی ابتدا کب اور کیسے ہوئی۔ اس کے متعلق حتمی رائے دینا بہت مشکل ہے لیکن اتنا ضرور ہے کہ سولہویں صدی کے شروع میں تمباکو نوشی خصوصاً حقہ کا رواج اکبر اعظم کے دربار میں ہو چکا تھا۔ بعض محققین تمباکو کو جنوبی امریکہ کی پیداوار بتاتے ہیں، جہاں ۱۵۵۶ء میں ہسپانوی باشندوں نے امریکی سرخ ہندی قبائل سے تمباکو نوشی سیکھی، ۱۵۶۵ء میں امریکہ سے برطانیہ پہنچا پہلا سگرٹ جنوبی امریکہ میں ۱۷۵۰ء میں تیار ہوا جبکہ سگار کا پہلا کارخانہ ہمبرگ میں ۱۷۸۸ء میں قائم ہوا۔

تاریخ دان بتاتے ہیں کہ دوسری عالمی جنگ کے دوران صرف برطانیہ میں دو ارب پچیس کروڑ سگرٹ روزانہ تیار ہوتے تھے۔

روزانہ سگرٹ نوشی لاکھوں انسانوں کا مشغلہ بن گیا تھا اس کے نقصان سے کوئی شخص واقف نہ تھا اور نہ ہی اسے نقصان دہ سمجھا جاتا تھا۔

۱۹۵۰ء میں ڈاکٹر گراہم نے سگرٹ کے خلاف آواز بلند کی اور اس نے رپورٹ دی کہ سگرٹ نوشی سرطان کا سبب ہے۔

اس کے بعد ڈاکٹر چوکنے ہو گئے لہذا ڈاکٹر وینڈر نے اس بھیانک نتائج سے بنی نوع انسان کو آگاہ کیا۔ اس نے سرطان کے چھ سو مریضوں میں ۵۸۸ تمباکو نوشی کے عادی بتائے۔

طبی محققین نے یہ حقیقت بھی بتائی ہے کہ ۲۵ سال کے بعد سگرٹ نوشی شروع

کی جائے تو اتنی نقصان دہ نہیں جتنی شروع جوانی میں ہوا کرتی ہے۔

تمباکو کے اجزاء

جب تمباکو جلایا جاتا ہے چاہے سگرٹ میں جلے چاہے حقہ میں جلے اس سے دھواں نکلتا ہے۔ جو تقریباً تین سو کیمیائی اجزا سے مرکب ہے لیکن اس کے دو اجزا زیادہ نقصان دہ ہیں جو دل پر بُرا اثر ڈالتے ہیں وہ نکوٹین اور کاربن مانو اکسائیڈ یا کول گیس کی صورت میں دھوئیں میں موجود رہتے ہیں۔

تمباکو میں سرطان پیدا کرنے والے اجزا کی اقسام

تمباکو میں سرطان پیدا کرنے والی وہ اجزاء جو براہ راست سرطان پیدا کر دیتے ہیں انہیں کارسینوجینک CARCINOGENIC کہتے ہیں۔

سرطان کی موجودگی میں پھیلنے یا پھیلانے میں مددگار اجزا CO-CARCINGENIC گروپ ا میں شامل کیمیائی مرکبات کی پندرہ اقسام دریافت ہو چکی ہیں

جن میں ہیڈرو کاربن HYDROCARBONS ——

بینیز پائرین BENZPYRENS ——

ریڈیو ایکٹو آئسو ٹوپ آف پولونیم RADIO-ACTIVE ISOTOP OF POLONIUM ——

زیادہ اہم ہیں۔

اسی طرح گروپ ب میں فینول PHENOL اور فیٹی ایسڈ FATTY ACIDS شامل ہیں۔

نکوٹین

تمباکو میں پایا جانے والا جز نکوٹین ایسا زہریلا مادہ ہے جس کا سترملی گرام کا ٹیکہ بھی کسی شخص کو مارنے کے لئے کافی ہے۔

یہ نکوٹین ۵ سے لے کر دو ملی گرام تقریباً ہر سگریٹ میں موجود ہوتا ہے۔ دنیا میں تمباکو کی پیداوار کا نصف حصہ صرف براعظم امریکہ اور چین میں پیدا ہوتا ہے۔ تمباکو کی فصل جب تیار ہوتی ہے تو اس کے پتوں کو توڑ کر خشک کر لیتے ہیں جس کے مختلف طریقے ہیں جن کی تفصیل طوالت کے خوف سے نظرانداز کی گئی ہے۔

خون میں پائی جانے والی نکوٹین کی مقدار کا تعلق تمباکو کی قسم، سگریٹوں کی تعداد اور دھوئیں کی مقدار سے ہے جو سانس کے ذریعے اندر کھینچا جاتا ہے جو شخص زیادہ دیر دھوئیں کو اندر رہنے دیگا وہاں یہ امکان موجود ہے کہ نکوٹین نوے فی صد تک اس کے خون میں تحلیل ہو جائے اس کے برعکس جو شخص دھوئیں کو زیادہ زور سے نہیں کھینچتا اور زیادہ دیر تک دھوئیں کو اپنے اندر نہیں رہنے دیتا تو اس کی سرسری تمباکو نوشی سے دس فی صد تک نکوٹین اس کے خون میں شامل ہو سکتی ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ تمباکو نوشی کی بہت زیادہ مقدار سے انسان پر نشے کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

تمباکو، سگرٹ، نکوٹین کا مزاج

چونکہ سگریٹ اور نکوٹین تمباکو کی مختلف شکلیں ہیں لہذا جو مزاج تمباکو کا ہے وہ ہی ان کا مزاج ہے۔

قانون مفرد اعضا کے تحت تمباکو کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے یعنی خشک سرد ہے، افعال اثرات عضلاتی اعصابی ہیں۔ یعنی محرک عضلات محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے کیمیائی طور پر خون میں سوداویت اور خشکی بڑھاتا ہے۔

خواص:۔ حابس رطوبات و بلغم، مقئ، محلل اعصاب، تھوڑی مقدار میں نام ملین، قبض کشا اور مسکن درد ہے۔

فوائد:۔ تمباکو زیادہ تر حقہ، پائپ، سگرٹ، بیڑی میں پینے اور پان میں کھانے کے کام آتا ہے۔ تمباکو کا دھواں جہاں پھیپھڑوں سے رقیق بلغم کو گاڑھا کر کے خارج کرتا ہے وہاں انتڑیوں کی قوت اخراجیہ کو تیز کر کے قبض رفع کرتا ہے چونکہ تمباکو کا رطوبات جسم پر خاص اثر ہے اس لئے اس کا مسلسل استعمال جسم کو روز بروز پتلا کرتا ہے۔

تمباکو کے نقصانات

تمباکو منہ میں چبانے سے تھوک بہت نکلتا ہے عادت نہ ہونے سے اس کی تھوڑی سی مقدار بھی ضعف طاری کر دیتی ہے۔ جی متلاتا ہے سر گھومتا ہے کثرت سے سرد پسینہ آتا ہے نبض بیٹھ جاتی ہے جس کے بعد اکثر موت واقع ہو جاتی ہے، تمباکو کے مسلسل استعمال سے دل دماغ معدہ اور پھیپھڑوں پر بہت برا اثر پڑتا ہے چنانچہ اس کے کثرت استعمال سے ضعف حافظہ بے خوابی، گلے کی خراش، کھانسی، بھوک نہ لگنا، ذرا سی محنت سے سانس چڑھنا، دل کا دھڑکنا وغیرہ کے عوارضات پیدا ہو جاتے ہیں۔

نابالغوں میں اس کے اثرات زیادہ نمایاں محسوس ہوتے ہیں جس کی سبب سے

بڑی وجہ یہ ہوتی ہے کہ نابالغ اور چھوٹے بچوں کی نشو ونما کے لئے رطوبات غریزی کی وافر مقدار میں ضرورت ہوتی ہے تاکہ ان کا جسم نشو ونما پاکر مکمل اور توانا ہو سکے اور جوان ہو کر جوانی کی نعمتوں سے مستفید ہو سکے۔

لیکن اگر انہیں زیادہ گوشت اور مرغن غذاؤں کے ساتھ تمباکو کھانے کی بھی عادت پڑ جائے تو ان میں قبل از وقت جوانی کے حالات سے ہو جاتے ہیں

چنانچہ لڑکیوں کے پستان بڑے ہو جاتے ہیں، خون حیض ۱۰، ۱۲، سال میں ہی جاری ہو جاتا ہے، لڑکوں کے داڑھی مونچھیں آجاتی ہیں جنسی اعضا میں تحریک ہو کر احتلام آنا شروع ہو جاتا ہے، جوانی کی عمر تک پہنچنے سے قبل ہی بے راہ روی کا شکار ہو جاتے ہیں اور معاشرے کیلئے وبال جان بن جاتے ہیں۔

ایک آنکھوں دیکھی مثال

لالیاں ضلع جھنگ کے ایک نوجوان نے اپنی دکھ بھری داستان سناتے ہوئے کہا کہ میں ابھی نو دس برس کا ہی تھا کہ میرے محلہ کی ایک بدقماش عورت نے بے تکلف ہو کر میرے جنسی اعضا کو چھیڑنا شروع کیا دوسری طرف وہ اکثر میرے لئے پان تمباکو والی لایا کرتی تھی آہستہ آہستہ مجھے تمباکو نوشی کا عادی بنا دیا، وہ بدقماش عورت جنسی ملاپ کی بے حد کوشش کرتی لیکن میرے جنسی اعضا سے کچھ نہ نکلتا۔ اس کے باوجود وہ مجھے دوسرے تیسرے لازمی تنگ کرتی بارہ سال کی عمر تک میرے اعضا سے کچھ لیسدار رطوبت نکلنے لگی اور مجھے بھی اس بدعملی میں لطف آنے لگا یہ سلسلہ ۱۷ سال کی عمر تک جاری رہا اس دوران مجھے بخار کھانسی کا حملہ شروع ہوا جو معمولی علاج سے رفع ہو گیا لیکن چونکہ جنسی رطوبات کا اخراج مسلسل جاری تھا لہذا میرے

دل اور پھیپھڑے متاثر ہو گئے کسی نے اختلاج قلب کہا کسی نے پھیپھڑوں کی ٹی بی بتایا آہستہ آہستہ میں صاحب فراش ہو گیا، ہسپتالوں میں جب تک داخل نہ ہوتا تو نہ اختلاج قلب ٹھیک ہوتا نہ بخار اور بلغم پیچھا چھوڑتا لیکن چونکہ جنسی ملاپ اور سگرٹ کے زیادہ استعمال کے نقصانات کا پتہ نہیں تھا میں یہ بداعمال میں پھر گرفتار ہو جاتا اب میری یہ حالت ہے کہ میں موت کو ترجیح دیتا ہوں تاکہ میں معاشرہ میں رہ کر کسی دوسری زندگی کو برباد کرنے کا سبب نہ بن جاؤں۔

قارئین مندرجہ بالا مثال ہی کافی ہے جس سے تمباکو کے نقصانات اور قبل از وقت جوان ہونے سے سبق لیا جا سکتا ہے۔

شراب

شراب ایک ایسا نشہ آور سیال ہے جو نہ صرف پینے والے کا خانہ خراب کر دیتی ہے بلکہ ایمان سے بھی خارج کر دیتی ہے۔

شراب انگور، سیب، کھجور، جو اور گندم، پوست کیکر وغیرہ میں خمیر اٹھا کر بنائی جاتی ہے۔

شراب کا مزاج:۔ عضلاتی اعصابی یعنی خشک سرد مزاج

افعال اثرات:۔ عضلاتی اعصابی ہے یعنی عضلاتی تحرک، اعصابی تحلل، اور غدی سکون ہے، لاغر اور کمزور اشخاص اس کو دو چار دفعہ پی کر عادی ہو جاتے ہیں یعنی اعصاب کے فعل میں تحلیل اور ضعف پیدا کرتی ہے اس لئے اس کے پینے سے دماغی توازن درست نہیں رہتا، شراب پینے والوں کی حرکات جسمانی میں کسی قدر بے اختیاری آجاتی ہے۔ لہذا ڈرائیوروں، کارخانوں اور فیکٹریوں میں

کام کرنے والوں کے لیے خطرناک ہے۔

شراب کے استعمال سے دل میں دوران خون تیز ہوجاتا ہے جس سے تنفس کی حرکات بھی تیز ہوجاتی ہیں نشہ کم ہونے میں حرارت جسم گھٹ جاتی ہے۔

یاد رکھیں شراب میں بھی کولیسٹرول کی وافر مقدار موجود ہوتی ہے جو کچھ عرصہ بعد شریانوں میں جمنا شروع ہوجاتی ہے شریانوں میں سختی آجاتی ہے دوران خون میں تیزی آجایا کرتی ہے نیند کم ہوجاتی ہے۔

علاج شراب پینا بالکل بند کردیں، غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا دیں۔ اگر کسی نے شراب زیادہ مقدار میں پی لی ہو تو فوراً قے کرائیں، مولی کا پانی یا مولی کے تخم ایک تولہ ۵ تولہ پانی میں جوش دے کر پلانا بے حد مفید ہے۔

ادرک کی چٹنی

ہوالشافی:- ادرک، لہسن، دھنیا، کالی مرچ، زیرہ سفید۔

۲ تولہ ۵ عدد ۲ ماشہ ۸ دانے ۳ ماشہ

چٹنی بنا کر نصف صبح نصف شام کھلائیں،

افعال اثرات:- غدی اعصابی ہے یعنی غدی محرک عضلاتی محلل اور اعصابی مقوی ہے۔ کیمیاتی طور پر خون صفرا کی پیداوار بڑھا دیتا ہے۔

فوائد:- نہایت اعلیٰ درجہ کی ہاضم اور مقوی معدہ چٹنی ہے جس سالن میں ڈالی جائے اسے جلد ہضم ہونے میں مدد دیتی ہے، ریاح معدہ اور سوداد کولسٹرول کی دشمن ہے۔ ہائی بلڈ پریشر کی خاص دوا ہے۔ شراب کے نشہ کو اتارتی ہے

بخار

اردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
بخار	حمیٰ۔ حمیات	فیور

تعارف بخار بدن انسان میں اس حرارت غریبہ کا نام ہے جو بدن کے کسی ایک حیاتی مفرد اعضا کے بگاڑ سے پیدا ہوتی ہے، جو صحت حرارت ½-۹۸ ف سے تجاوز کر جاتی ہے۔

چونکہ حیاتی مفرد اعضا بدن انسان میں تعداد میں تین ہیں۔ مثلاً دل جگر دماغ۔ اس لئے قانون مفرد اعضا کی رو سے تین اقسام کے بخار ہیں مثلاً کبھی دل و عضلات کی خرابی سے بخار ہوتا ہے۔ کبھی جگر کی خرابی سے اور کبھی دماغ میں خرابی سے بخار ہوجاتا ہے۔

بخار کی اہمیت و ضرورت

بخاروں کی اہمیت کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ درد دل بے چینی اور گھبراہٹ کے بعد پیدا ہونے والی علامت بخار ہے۔ جو

اپنی شدت سے اکثر انسان کو مار دیتا ہے یا موت کے گھاٹ اتار دیتا ہے اور اکثر اعتدال سے رہ کر صحت کو واپس لا کر گناہوں (فاسد مادوں) سے پاک کر کے صحت قابلِ رشک کر دیتا ہے۔

بخار کی ضرورت اس لئے ہے کہ اس کے بغیر کوئی تعفن سڑا ہوا اور رکا ہوا مواد تحلیل اور پگل نہیں سکتا۔ اور نہ خارج از بدن کے قابل ہو سکتا ہے۔

گویا بخار کی حرارت اور تحلیل اس قدر شدید ہے کہ وہ ان کے گناہوں کو دھو کر دور کر دیتا ہے اور جسم انسان کو کندن بنا دیتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے بخار کی اہمیت اور ضرورت یوں بیان فرمائی ہے۔

کہ جس شخص کو زندگی میں کبھی بخار نہیں آیا وہ یقیناً دوزخی ہے۔

گویا بخار ہی ایسی شے ہے کہ وہ انسان کے گناہوں تک کو دھو کر دور کر دیتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ جس شخص کو بخار زندگی بھر نہیں ہو گا۔ وہ گناہوں تلے دب جائے گا۔ اور مرنے کے بعد سیدھا دوزخ میں جائیگا۔

یاد رکھیں بعض امراض میں بخار کی علامت پیدا نہ ہو تو انسان مر جاتا ہے جیسے ہیضہ کی شدید حالت میں اگر بخار پیدا نہ ہو تو یقیناً مریض مر جاتا ہے۔ اگر آخری لمحات میں بھی بخار پیدا ہو جائے تو یقیناً مریض بچ جایا کرتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ بعض امراض میں بخار پیدا کیا جاتا ہے ماہر معالج بخار کی اس اہمیت کے اصول کو سمجھتے ہوئے ایسے امراض میں جہاں بخار پیدا کرنا ضروری ہے وہاں بخار کو پیدا کیا جاتا ہے یا بڑھایا جاتا ہے جیسے خسرہ

خسرہ کی مبارکی میں زیادہ اور مسلسل قائم رکھا جاتا ہے تاکہ فاسد اور متعفن مادے تحلیل ہو کر خارج از بدن ہو جائیں۔

یاد رکھیں کسی قسم کے بخار سے ڈرنا نہیں چاہیے بلکہ اس کی حقیقت کو سمجھنا چاہیے۔ تاکہ اس کی اہمیت کے تحت بدن کی ضروریات کو مدنظر رکھا جائے۔ بخار سے گھبرا کر کبھی بھی فوراً اتارنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے۔ ڈاکٹروں کی طرح بخار کی شکل دیکھتے ہی فوراً فیبو رکسچر یا ایس پرین کا استعمال شروع نہ کریں۔ جس کے نتائج بعض دفعہ اس قدر خوفناک ہوتے ہیں کہ اکثر مریض مر جاتا ہے۔ اگر بچ جائے تو کوئی خوفناک مرض لاحق ہو جاتا ہے

اسی طرح عطائی بھی بخار کا نام سنتے ہی فوراً کہہ دیتے ہیں بھئی یہ مسہل آج ہو سودو تین پاخانے آ جائیں گے۔ اور بخار ٹوٹ جائے گا۔ لیکن ایسے غلط علاج سے مریض موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

ایک واقعہ

بخار کی اہمیت اور ضرورت اس واقعہ سے پوری طرح واضح ہو جائے گی۔ آج سے تقریباً ۴۰ سال قبل استاد محترم حکیم انقلاب دوست محمد صابر ملتانی دیپالپور تشریف لائے۔

ہم نے انہیں ایک ایسا مریض دکھایا جو دیہات میں رہتا تھا۔ اسے پانچ دس دن بعد پیٹ میں شدید درد ہو جاتا تھا جوں جوں شدت سے درد ہوتی اسے بخار چڑھنا شروع ہو جاتا تھا۔

جب بخار ۱۰۴ ف، ۱۰۵ ف کے قریب چڑھ جاتا تو پہلے درد ختم ہو جاتا ہے۔
پھر ایک دو گھنٹے بعد بخار اتر جاتا ہے اور مریض تندرست ہو کر اپنے کام
کاج میں لگ جاتا ہے۔

وہ مریض ہمارے پاس آتا تو پیٹ درد اور بخار کی شکایت کرتا تو ہم
اسے ہاضم (چورن) اور عرق سونف اجوائن پینے کو دیتے لیکن اسے ذرا بھر
فرق نہ پڑتا۔

جب استاد صاحب نے دیکھا اور حقیقت حال سنی تو فرمانے لگے
کہ تم نے اسے کونسی دوائی دی ہے ہم نے بتایا کہ ہم نے غدی اعصابی ہاضم
اور عرق وغیرہ بتایا ہے۔

آپ نے فرمایا کہ قدرت آپکے سامنے فطری عمل دہراتی ہے اس
پر عمل کیوں نہیں کرتے آپ کو چاہیے کہ ہاضم کی دوائی دینے کی بجائے مریض
کو تندرستی کی حالت میں بخار کیوں پیدا نہیں کرتے جبکہ قدرت درد پیٹ
کا علاج بخار پیدا کر کے فوراً درد روک دیتی ہے آپ مریض کو تندرستی کی
حالت میں بخار پیدا کر دیں۔ یعنی بخار چڑھا دیں تاکہ جسم میں نہ کوئی مادہ رکے
اور نہ درد کا دورہ ہو۔

چنانچہ آپ نے عضلاتی غدی غذا دوا دے دی۔ چند دن بعد مریض
نے بتایا کہ اس دوا سے مجھے بخار ہو گیا تھا جو خود ہی ہٹ گیا اب پیٹ
میں کبھی درد نہیں ہوا۔ آپ کے استاد کا تو عجیب علاج ہے میرے علاقے
کے لوگ مجھے تندرست دیکھ کر بہت خوش ہیں اور حکیم صاحب کے
معجزانہ طریقہ کی تعریف کر رہے ہیں۔

ایک سوال

یہاں طالب علم کے ذہن میں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا حرارت
ایک ہی قسم کی ہے جس کے زیادہ یا بڑھ جانے سے بخار اور حرارت
کے کم ہو جانے سے ٹمپریچر ۹۸½ سے گر جاتا ہے۔

جواب: یاد رکھیں حرارت دو قسم کی ہے اوّل حرارت غریزیہ
دوم حرارت غریبہ۔

حرارت غریزیہ

حرارت غریزیہ اس حرارت کا نام ہے جو انسان کو پیدائش سے
قبل اس کے نطفہ کے ساتھ ودیعت کر دی گئی ہے۔ یہی حرارت یا
ٹمپریچر اس کے ساتھ عمر بھر قائم رہتا ہے اسی پر اس کی صحت کا دارومدار
ہے اس کا درجہ حرارت ۹۸½ سے نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم ذہن نشین کر
لیں کہ یہ حرارت جگر و غدد کو عنصری طور پر قدرت کی طرف سے ودیعت کی
گئی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حرارت غریزی کو عنصری حرارت بھی کہا جاتا ہے
جس کا مطلب یہ ہے کہ جگر و غدد کا ذرہ ذرہ یا ٹشوز یا خلیہ اسی حرارت
سے بنا ہوا ہے۔ یہی حرارت بدن انسان میں باہر سے داخل بدن
ہونے والی غذا دوا یا شے کو تحلیل و ہضم کر کے جزو بدن بننے کے قابل
بناتی ہے اور جو غذائی مواد ہضم یا جزو بدن بننے سے بچ جاتا ہے اسے

بدن سے خارج کر کے جسم کو چاق و چوبند اور قابلِ رشک بناتی ہے۔

حرارت غریزی پر دوسرے حیاتی مفرد اعضاء کی رطوبات کے اثرات

قارئین حرارت غریزی میں اگر دماغ و اعصاب کی رطوبات زیادہ مقدار میں شامل ہوں تو بدن کی نشوونما لمبائی چوڑائی اور موٹائی میں ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر اعصاب و دماغ کی رطوبات بدن کی ضروریات پوری کرنے کے لئے تو کافی ہوں، لیکن فالتو نہ ہوں تو بدن کی صحت تو قابلِ رشک ہوتی ہے لیکن لمبائی بڑھنے سے رک جاتی ہے۔

اگر حرارت غریزی پر قلب و عضلات کی سوداوی رطوبات اثر انداز ہو جائیں تو بدن کی نشوونما رک جاتی ہے۔ اور خشکی کا دور دورہ ہو جاتا ہے جسم اور خون میں جوش جذبہ اور اپنی نسل پیدا کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے۔ صحت قابلِ رشک ہوتی ہے یہی صحیح جوانی کا وقت ہوتا ہے۔

حرارت غریبہ

حرارت غریبہ اس حرارت کو کہتے ہیں جو خمیر تعفن اور عفونت سے پیدا ہوتی ہے یعنی کاربن دخانی اور ارضی اجزا زیادہ ہوتے ہیں چونکہ یہ حرارت نباتاتی، جماداتی، ترکشی، کاربن وغیرہ میں خمیر اور تعفن کے نتیجہ میں پیدا ہوا کرتی ہے۔ اس لئے یہ انسان کے لئے غیر طبعی ہے یعنی انسان کے لئے مضر

حرارت غریبہ کی حقیقت سمجھنے کیلئے یہ مثال کافی ہے

گرمیوں میں دیہاتی لوگ بیل گائے بھینس وغیرہ کے لئے لوسن، برسیم یا گھاس وغیرہ کاٹ کر دوپہر کو سائے میں رکھ دیتے ہیں جب بعد دوپہر کاشتکار چارہ ڈالنے کے لئے برسیم یا لوسن وغیرہ کو اٹھاتا ہے تو نیچے یا درمیان سے شدید گرم چارہ نکلتا ہے۔ بعض دفعہ حرارت سے برسیم یا لوسن کے پتے جلے ہوئے اور رنگ بدلے ہوئے نکلتے ہیں۔ برسیم یا لوسن وغیرہ میں پیدا ہونے والی یہی حرارت غریبہ ہے۔ بالکل اسی اصول پر بدنِ انسان میں جب مادے رک جاتے ہیں تو ان میں بھی خمیر تعفن ہو کر غیر طبعی حرارت پیدا ہو کر بدنِ انسان میں پھیل جاتی ہے جس سے درجہ حرارت ۹۸ف سے ۱۰۲، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶ف بعض حالتوں میں مادہ کے تعفن کی کمی بیشی سے ۱۰۷، ۱۰۸ف سے بھی تجاوز کر جاتا ہے اور باعث ہلاکت بنتا ہے۔

مادوں کا غیر طبعی طور پر رکنا

قارئین ذہن نشین کر لیں۔ مادوں سے مراد مفرد اعضاء کے فاضل مواد (اخلاط) وغیرہ ہیں جو ان کی کسی خرابی کے بغیر نہیں رکتے جب انہی رکے ہوئے اور بدن میں فساد خمیر تعفن ہو جاتا ہے تو حرارت غریبہ پیدا ہو کر بخار چڑھا دیتی ہے۔ لہٰذا یہ حقیقت آشکار ہوتا ہے کہ جب تک کسی مفرد عضو میں تسکین یا کمزوری

اور خرابی پیدا نہ ہو اس وقت تک نہ مادے رکتے ہیں نہ خمیر و تعفن پیدا ہوتا ہے۔ نہ بخار چڑھتا ہے جب کسی نہ کسی مفرد عضو میں کم و بیش تسکین پیدا ہو جاتی ہے تو اس کے فضلات کے اخراج میں کمی واقع ہو جاتی ہے اور فضلات رکنے شروع ہو جاتے ہیں جن میں موسم ماحول اور حالات (کیفیاتی۔نفسیاتی) کے مطابق خمیر یا تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے اور بخار چڑھنے لگتا ہے۔

بخاروں کی اقسام

چونکہ بدن انسان میں تین فعلی و حیاتی مفرد اعضا ہیں اس لئے ہر مفرد عضو کی مناسبت سے ایک ایک قسم کا بخار چڑھتا ہے جسے قانون مفرد اعضا اعصابی بخار۔غدی بخار۔عضلاتی بخار کے نام دیتا ہے اور بخاروں کی تعداد تین تسلیم کرتا ہے۔

مادوں کی حالتیں

ہم کائنات میں جو کچھ ہمیں نظر آتا ہے وہ مادہ ہی ہے جو ہمیں تین حالتوں میں نظر آتا ہے مثلاً پانی کبھی بھاپ یا گیس کی شکل میں نظر آتا ہے کبھی سیال حالت میں نظر آتا ہے کبھی برف کی ٹھوس شکل میں نظر آتا ہے۔

بالکل یہی صورت بدن انسان کے اخلاط کی ہے جب یہ گیس کی صورت میں ہوتے ہیں تو روح کہلاتے ہیں۔جب سیال حالت میں نظر آتے ہیں اخلاط کہلاتے ہیں۔جب اخلاط کسی حصہ جسم میں رک جاتے ہیں اور جم جاتے ہیں

کہیں اعضا میں صلابت آجاتی ہے کہیں پتھریوں کی شکل تحجر مفاصل (جوڑوں کا پتھرا جانا یا جوڑوں میں پتھر جمع ہو جانا) کہیں اجتماع مواد سے اماس و تموج پیدا کر رہے ہیں۔ یہ اشکال مفرد اعضا کے فاضل مواد کے رکنے کی مختلف ٹھوس حالتیں ہیں۔

خمیر یا تعفن اخلاط کی کن اشکال میں واقع ہوتا ہے

قارئین خمیر یا تعفن اخلاط کی تینوں حالتوں میں واقع ہو جایا کرتا ہے۔

بخار قائم رہنے کا عرصہ

بخار قائم رہنے کا عرصہ مادہ کی مقدار پر منحصر ہے جتنا مادہ لطیف ہوگا وہ جلد متعفن ہوگا اور جلد ختم (اخراج پا جائے گا) ہو جائے گا۔ اس سے پیدا ہونے والا بخار جلد ختم ہو جائے گا۔ جیسے ایک روزہ بخار۔

یہاں اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ جب مادہ روح یا گیس کی شکل میں ہوتا ہے تو وہ جلد کیفیات میں تبدیل ہونے کے قابل ہوتا ہے۔ یا کیفیات یا نفسیاتی جذبات سے جلد متاثر ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے بخاروں کی لطیف اقسام کیفیاتی نفسیاتی اور روحانی کہلاتی ہیں۔ چونکہ یہ حالتیں بدن انسان میں آناً فاناً واقع ہوتی ہیں اس لئے ان سے پیدا ہونے والے بخار چند منٹوں سے لیکر چند گھنٹوں تک ہی قائم رہتے ہیں۔

اخلاط یا سیال مادوں کے بخاروں کی مدت

جب اخلاط سیال حالت میں کسی حصہ جسم میں رک کر متعفن ہوتے ہیں۔ تو یہ آہستہ آہستہ تحلیل ہو کر خارج ہوتے ہیں۔ لہذا اخلاط کے تعفن کے بخار مسلسل اور کئی دن تک قائم رہتے ہیں۔ ایسے بخار اس وقت تک قائم رہتے ہیں جب تک متعفن مادہ تورکی بیماری خسرہ اور چیچک کی صورت میں نکل کر خارج نہیں ہو جاتا۔ اگر مادہ متعفنہ مقدار میں زیادہ ہو اور مریض کمزور ہو تو ایسا مریض اکثر موت کے منہ میں چلا جاتا ہے

اخلاط کے جم جانے یا جسم کے کسی حصہ میں لیستہ ہونے کے بخار

جب بدن انسان کے کسی حصہ میں اخلاط رک جائیں اور ٹھوس لیستہ اختیار کر جائیں تو نہ ان میں جلد تعفن پیدا ہوتا ہے اور نہ سیال حالت میں آ کر بغیر اخراج پاتے ہیں۔ لہذا جس مقام پر یہ اخلاط رکتے اور لیستہ صورت اختیار کرتے ہیں وہاں کے اعضا کو کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ وہاں پر سوزش ورم اور زخم وغیرہ کر دیتے ہیں ایسے مادوں سے پیدا ہونے والے بخار تپ دق یا سلی بخار کہلاتے ہیں۔ اور یہ ہفتوں مہینوں اور سالوں تک قائم رہتے ہیں۔ چونکہ تینوں اخلاط بدن کے کسی حصہ جسم میں جمع ہو کر جم یا ٹھوس صورت اختیار کر سکتے ہیں لہذا قانون مفرد اعضا تین قسم کے تپ دق تسلیم کرتا ہے

ایک اہم سوال

یہاں ایک اہم سوال پیدا ہوتا ہے کہ چھوت دار بخار یا متعدی بخار اور جراثیمی بخار مندرجہ بالا روحی بخار خلطی یا متعفنی بخار اور سلی بخاروں سے الگ اقسام کے بخار ہیں؟ ان میں کیا بنیادی فرق ہے؟

جواب: قارئین ذہن نشین کر لیں کہ جب تک کسی نہ کسی مفرد حیاتی عضو میں خرابی واقع نہ ہو اس وقت تک نہ بدن کے کسی حصہ میں کسی قسم کا مواد رکتا ہے نہ بدن میں کہیں تعفن پیدا ہوتا ہے۔ نہ کسی قسم کا بخار ہوتا ہے۔

بدقسمتی سے جب کوئی عضو کمزور یا سست ہو جاتا ہے تو اس کے فضلات بدن میں رکنے شروع ہو جاتے ہیں۔ جوں جوں وقت گزرتا ہے ان فضلات میں خمیر تعفن پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو ایک قسم کا زہر بن جاتا ہے۔ تعفن اور خمیر کے فوراً بعد اس میں جراثیم پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ بدن کے جس حصہ میں متعفن مواد رکا ہوتا ہے یا جس راستے خارج پاتا ہے اس مواد کو اگر خوردبین سے دیکھا جاتا ہے۔ تو مخصوص قسم کے جراثیم نظر آتے ہیں۔

یہ متعفنی زہر یا مواد یا اس میں پائے جانے والے جراثیم جب کسی تندرست انسان کو لگ جاتے ہیں یا کسی طریقے سے بدن میں داخل ہو جاتے ہیں تو اس تندرست شخص کو بھی بیمار کر دیتے ہیں۔ یا بخار میں مبتلا کر دیتے ہیں

چونکہ پہلے ایک تندرست شخص کے کسی حیاتی مفرد عضو میں سستی یا کمزوری آگئی ہے پھر اس کے اخراج پانے والے فضلات رکے تھے پھر ان فضلات میں تخمیر اور تعفن ہوا تھا۔ اور آخر میں اس متعفن مادہ میں جراثیم پیدا ہوئے تھے۔

پھر جب یہ جراثیمی متعفن مادہ کسی تندرست شخص کے بدن میں چھوت کی صورت میں داخل ہوا تو وہ تندرست شخص بخار میں مبتلا ہو گیا تھا۔ وہ تندرست شخص اس لئے بخار میں مبتلا ہوا کیونکہ بیمار شخص کے متعفن جراثیمی زہریلے مواد نے تندرست شخص کے اسی مفرد حیاتی عضو کو کمزور کر دیا جو پہلے بیمار شخص کا حیاتی مفرد عضو کمزور تھا۔

مندرجہ بالا حقائق سے ثابت ہوتا ہے کہ حقیقت میں روحی بخار، خلطی، یا متعفنی بخار اور سلی بخاروں کے زہریلے مواد اور ان میں پیدا شدہ جراثیم کسی طریقہ سے تندرست شخص کے بدن میں داخل ہوتے ہیں تو اس تندرست کو بھی بخار میں مبتلا کر دیتے ہیں۔

لہذا یہ حقیقت واضح ہو گئی ہے کہ چھوت، دار بخار یا جراثیمی بخاروں کی کوئی الگ حقیقت نہیں۔ بلکہ یہ بھی حقیقت میں خلطی اور متعفنی بخار ہی ہیں۔

یاد رکھیں

جراثیم ایک قسم کی زہر ہی ہیں جو ایک قسم کے متعفنی مادہ میں پیدا ہو کر رہتے ہیں ان جراثیموں کا مزاج وہی ہوتا ہے جو متعفنی مادہ کا مزاج ہوتا ہے۔

مثلاً اگر بلغمی رطوبات رک کر متعفن ہو جائیں اور ان میں جراثیم پیدا ہو جائیں تو ان جراثیم کا مزاج بھی تر سرد ہو گا۔ کیونکہ بلغمی رطوبات کا مزاج بھی تر سرد

پیدا ہوتا ہے اس لئے جراثیمی بخاروں کی الگ کوئی حقیقت نہیں ہے۔

قارئین

پھر ذہن نشین کر لیں کہ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ جب تک مفرد اعضاء میں خرابی واقع نہ ہو نہ کہیں امتلاء ہوتا ہے اور نہ عفونت پیدا ہوتی ہے۔ اور نہ ہی ہم اس حالت جسم کو مرض میں شمار کرتے ہیں۔ اس لئے یہ حقیقت سامنے آجاتی ہے کہ چھوت یا جراثیم کا ہونا اور نہ ہونا کسی صورت میں نہ مرض کہلا سکتا ہے اور نہ مرض پر دلالت کر سکتا ہے۔

انسانی جسم میں سینکڑوں اقسام کے جراثیم ہوتے ہیں جیسے انسان ہر وقت کیفیات و نفسیات اور مادی فعلی ماحول میں گھرا ہوا ہے جو خود ہی طبیعت کے اثر سے مفید بن جاتے ہیں۔ یا تباہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن امراض اس وقت تک پیدا نہیں ہو سکتیں جب تک کسی عضو میں خرابی واقع نہ ہو کیونکہ اعضاء کا بگڑنا ہی یہ ظاہر کرتا ہے کہ جسم بیمار ہے اور اس کے افعال بھی بگڑے ہوئے ہیں ورنہ اعضاء کے تندرست رہنے سے کبھی امراض کا تصور پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

لہذا علاج الامراض میں نہ چھوت کو اہمیت دیں نہ جراثیموں کے پیچھے بندوقیں اٹھائے پھریں۔ بلکہ مسکن کمزور اور بیمار مفرد اعضاء کی خرابی کو دور کریں یعنی اسے تحریک و تیزی میں لے آئیں۔ تاکہ وہ نہ صرف رکے ہوئے فضلات و جراثیم کو خارج از بدن کر دیں جونہی متعفن فضلات اور جراثیم خارج از بدن ہوں گے فوراً تمام قسم غیر طبعی تکالیف اور علامات ختم ہو جائیں گی یہی صحیح اور مستقل علاج ہو گا۔

قانون مفرد اعضاء میں علاج امراض کا طریقہ کار

قانون مفرد اعضاء میں امراض کی حقیقت کسی نہ کسی حیاتی مفرد اعضاء کے بگاڑ کو تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ جب ایک مفرد حیاتی عضو کے فعل میں تیزی اور تحریک ہوگی اور اس کے بعد والے مفرد عضو میں تسکین اور اس کے بعد والے عضو میں تحلیل ہوگی۔

مثلاً جب دماغ و اعصاب میں تیزی و تحریک ہوگی تو جسم میں بلغم و رطوبت اور کف بڑھ جاتا ہے۔

اس کا کیمیاوی تسکین اثر عضلات و قلب کی طرف جاتا ہے۔

علاج کی صورت میں ہم قلب و عضلات کو تیز کر دیتے ہیں۔

تحریک
دماغ
جگر
قلب
تحلیل
تسکین
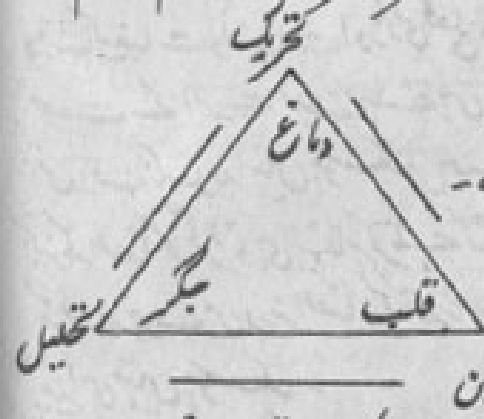
جب عضلات میں تیزی و تحریک ہوتی ہے تو بدن میں سودا اور ریاح اور دوات بڑھ جاتا ہے اس کا کیمیاوی تسکین اثر غدد و جگر کی طرف ہوتا ہے۔ علاج کی صورت میں ہم غدد و جگر کے فعل کو تیز کر دیتے ہیں۔

جب غدد میں تیزی و تحریک ہوتی ہے تو بدن میں صفرا و حرارت اور پت بڑھ جاتا ہے جس کا کیمیاوی تسکین اثر اعصاب کی طرف جاتا ہے علاج

کی صورت میں ہم دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ یہ اعمال یعنی عمل مشینی و کیمیاوی، عمل و رد عمل اور مرض و شفا کی صورتیں فطری طور پر قائم رہتی ہیں۔

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ فطرت کبھی نہیں بدلتی کیونکہ وہ سنت اللہ ہے اور قدرت کے قبضے میں ہے۔

امراض اور بخاروں کے متعلق بے شمار حقائق موجود ہیں۔ میں نے بخاروں کے متعلق مختصر طور پر ضروری حقائق درج کر دیئے ہیں باقی کو طوالت کے خوف سے نظر انداز کر دیا ہے۔

اب مشہور و معروف بخاروں کی تشریح و توضیح اور ان کے علاج درج کر رہا ہوں۔

ایک اہم سوال

جناب حکیم صاحب ہمیں آپ کی بخاروں کی ماہیت حقیقت تو سمجھ آگئی کہ جب تک کسی نہ کسی سبب سے کسی مفرد حیاتی عضو میں خرابی واقع نہ ہو اس وقت تک کسی قسم کا کوئی بخار ہو نہیں سکتا یہاں ہمارے ذہن میں ایک اور سوال پیدا ہوتا ہے کہ کسی مفرد عضو کو کمزور یا بیمار کرنے کا سبب بدن کے اندر ہی تیار ہوتا ہے جیسے فاسد مادوں کا رکنا یا اخلاط کا رک کر بخار پیدا ہو جاتا ہے اور سبب سے بخار پیدا ہو سکتا ہے۔

جواب: جی ہاں جسم انسان پر بعض اسباب باہر سے وارد ہو کر مفرد اعضا میں خرابی کر سکتے ہیں جو انسان کو بخار یا کسی اور تکلیف میں مبتلا کر سکتے ہیں۔
مثلاً گرمی سردی لگنا، کسی منظر یا شے کو دیکھ کر گھبرا جانا یا خوف میں مبتلا ہو جانا اور بخار چڑھ جانا۔ سن سٹروک (گرمی لگنا) اسے حمیٰ شمسی بھی کہتے ہیں۔ غصے کا بخار، مچھر کاٹنے کا بخار، چوہے کاٹنے کا بخار، گندی اور متعفن فضا میں سانس لینے کا بخار، باہر سے کسی زہر یا متعفن مادہ اور جراثیم کے داخل ہونے کا بخار

یاد رکھیں

اسباب باہر سے وارد ہوں یا فاسد مادوں کے بدن میں رکنے اور متعفن ہونے سے جب تک مفرد اعضا میں بگاڑ پیدا نہیں ہوگا کسی قسم کا نہ کوئی بخار پیدا ہوگا نہ کسی حیاتی عضو میں ضعف یا کمزوری پیدا ہوگی۔

اہم تاکید

قارئین استاد محترم حکیم انقلاب المعالج دوست محمد صابر ملتانیؒ نے تحقیقات حمیات میں بخاروں کی حقیقت و ماہیت، اسباب اور علاج پر مدلل لکھا ہے تفصیل وہاں سے پڑھ لیں یہاں میں چند بخاروں کی مختصر تشریح اور موثر علاج تحریر کر رہا ہوں۔
امید ہے آپ سے مستفید ہو کر خلق خدا کو مستفید کریں گے۔

موسمی بخار یا ملیریا بخار

موسمی بخار جسے عرف عام میں ملیریا بخار کہا جاتا ہے اس کی ماہیت تحقیقت پر طبی محققین مسلسل تحقیقات کر رہے ہیں آج کل ماڈرن میڈیکل سائنس کی تحقیقات سر فہرست ہیں میڈیکل سائنس کی تحقیقات کے مطابق ملیریا بخار انا فلیس نامی مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے اور اس مچھر کی شناخت بھی بتائی ہے اس کے پروں پر چکبرے سفید بھورے رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ اور جب یہ کسی دیوار یا ہموار جگہ پر بیٹھتا ہے تو ایسا دکھائی دیتا ہے گویا سر کے بل کھڑا ہے

ملیریا کے مچھر کا مقام پیدائش اور رہائش

اس قسم کے مچھر قدرتی طور پر بند پانی میں بود و باش کرتے ہیں مثلاً جھیل تالاب، حوض یا بند نالے میں جہاں گھاس وغیرہ اگا ہوا ہو۔ چنانچہ بنگال بندر بن نیپال کی ترائی اور ایسے نشیبی مقامات جہاں بارش کا پانی جمع ہو کر ٹھہرا ہو گیا ہو جاتا ہے یا دریا کے چڑھاؤ کے وقت پانی میں ڈوب جاتے ہیں۔
اس قسم کے مچھر زیادہ تر اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب برسات کے بعد جھیلیں اور تالاب وغیرہ خشک ہونے لگتے ہیں یا جب زمین کو

پہلی بار پانی دیکر کاشت کے لئے تیار کیا جاتا ہے یا نئی نہر کھودی جاتی ہے یا سڑک نکالی جاتی ہے یا جنگل کاٹ کر زمین آباد کی جاتی ہے جس سال شدت کی گرمی پڑے اور برسات بھی زور کی ہو تو برسات کے بعد یہ مچھر بکثرت پیدا ہوتے ہیں اور ان کے کاٹنے کا اثر بھی بہت تیز ہوتا ہے۔

مچھر کے علاوہ ملیریا بخار کے اسباب

ہیڈ نکل سائنسدانوں نے ملیریا بخار کے کچھ اور بھی اسباب بتائے ہیں۔
اگرچہ ملیریا کا اصل سبب تو وہی کرم ہے جسے اناقیلس مچھر کہتے ہیں۔
لیکن اور بھی کئی اسباب سے ملیریا کی پیدائش ہوتی ہے
مثلاً ملیریا بخار زیادہ تر گرم ممالک میں ہوتا ہے سرد ممالک میں کم اسی طرح نیچے اور گہرے مقاموں میں زیادہ ہوتا ہے لیکن بلند مقامات پر جہاں گرمی بھی کم ہوتی ہے عموماً پانچ ہزار فٹ اونچے پہاڑوں پر ملیریا بخار نہیں ہوتا اور نہ ملیریا کا مچھر نشوونما پاتا ہے۔

ملیریا بخار کے متعلق حکیم انقلاب کے استدلال

حکیم انقلاب اپنی شہرہ آفاق کتاب تحقیقات حمیات میں فرماتے ہیں۔

"ملیریا کوئی بخار نہیں ہے"

تفصیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ہماری اس تحقیق کو بھی اہل علم اور صاحب فن حکما اور اطبا قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے کہ ملیریا کوئی بخار نہیں۔ فرنگی طب کی رو سے ملیریا کی سب سے بڑی علامت جگر اور طحال کا پھول جانا ہے۔ اس یقینی علامت کی رو سے ملیریا بخار طب یونان کے غب غیر خالص کی صورت ہے جو کبھی نوبتی ہوتا ہے کبھی لازمی جو نظریہ مفرد اعضا کے تحت تسکین غدی ہے لیکن اگر ملیریا کی تمام اقسام کو دیکھا جائے تو اس میں انہوں نے بلغمی۔ دموی اور سوداوی بخار بھی شامل کر لئے ہیں۔ ان کی تحقیق میں ہر قسم کے بخار چاہے اعصابی ہوں غدی و عضلاتی سب ملیریا ہیں البتہ ٹائیفائیڈ اور ٹی بی کو وہ اس سے جدا کرتے ہیں۔ ان کی اس غلط تحقیق سے ثابت ہوا کہ ملیریا دراصل کوئی بخار نہیں ہے اگر ہماری یہ تحقیق غلط ہو تو ہم چیلنج کرتے ہیں۔ کوئی فرنگی ڈاکٹر یہ ثابت کر دے کہ ملیریا کا تعلق کسی خاص عضو سے ہے تو ہم ان کی تحقیقات میں باقی اعضا کی خرابیوں سے ملیریا ثابت کر دیں گے یا وہ اس امر سے انکار کریں کہ ملیریا کا خاص تعلق جگر وطحال سے نہیں ہے وہ اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کر سکتے کیونکہ ملیریا کی بڑی علامت ہی یہ ہے کہ جگر اور طحال کا فعل بگڑ جاتا ہے ملیریا اگر کوئی بخار تطبیق ہو سکتا ہے تو وہ غب غیر خالص ہے جس کو ہم تسکین غدی کہتے ہیں۔

حکیم انقلاب ملیریا کے اسباب یوں بیان کرتے ہیں

ماکولات و مشروبات اور متعفن ہوا کبھی اسباب بادیہ بھی جب مستقل ہو جائیں۔ بیرونی فضائی اور موسمی تغیرات سے زمین اور درختوں میں تعفن پیدا ہو جاتا ہے جو دائمی صورت اختیار کر لیتا ہے متعفن فضا میں خمیر پیدا ہو جاتا ہے قوت مدبرہ عالم جہاں پر بھی مواد دیکھتی ہے اس میں خمیرہ و تعفن پیدا کر دیتی ہے جس میں جاندار مکھی اور مچھر پیدا ہو جاتے ہیں تاکہ متعفن مواد کو کھا کر ختم کر دیں۔

اسی طرح جسم انسانی کے مواد میں بھی اجرام لطیفہ یعنی جراثیم بھی اس مواد کے تعفن کے بعد پیدا ہوتے ہیں۔ لیکن اس کے معنی یہ نہیں ہیں۔ کہ جراثیم ہی اندر داخل ہو کر یہ تعفن پیدا کر دیتے ہیں، ان کے بغیر بھی رکا ہوا مواد متعفن ہو سکتا ہے جیسے باہر خود بخود ہو جاتا ہے۔ البتہ مکھی مچھر وغیرہ جو خود زہریلے تعفن کی پیداوار ہیں جب انسانوں بلکہ حیوانوں کو کاٹتے ہیں تو ان کا زہر بھی اندر جا کر جگر کے فعل میں تسکین اور تعفن پیدا کر دیتا ہے۔

لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ یہ بخار اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک جگر کے فعل میں تسکین سے خرابی واقع نہ ہو۔

علامات ملیریائی بخاروں میں سب سے بڑی علامت گرمی کے ساتھ خشکی بہت زیادہ ہوتی ہے۔ صفرا کی کمی اور اس کا اخراج

بند ہوتا ہے کیونکہ غدی تسکین ہوتی ہے اس لئے ملیریا بخار دو صورتوں میں وارد ہوتا ہے اول عضلاتی اعصابی (خشکی سردی) دوم عضلاتی غدی (خشکی گرمی) چونکہ ان بخاروں میں ریاح کی زیادتی ہوتی ہے اس لئے ایسے بخار اکثر خزاں میں زیادہ ہوتا ہے بخار کی ابتدا بھی لرزہ سے ہوتی ہے۔

جب تیسرے روز باری آتی ہے اس وقت لرزہ شدید ہوتا ہے یہ لرزہ اس وجہ سے ہوتا ہے کہ طبیعت مدبرہ بدن کا رجوع اکثر غدد کے تعفن کی طرف ہوتا ہے جس سے بیرونی حصہ جسم سرد ہو جاتا ہے بشدید سردی محسوس ہوتی ہے پیاس کے ساتھ اکثر بھوک زیادہ ہوتی ہے، چہرہ اترا ہوا منہ زبان گلا اور ہونٹ خشک سخت قبض قارورہ سرخ زردی مائل ہوتا ہے

یہ بخار اکثر ایسے لوگوں کو ہوا کرتا ہے جن کو بے حد خشکی اور دائمی قبض رہتی ہے جسم میں حرارت کی زیادتی اور صفرا کی کثرت ہونے لگتی ہے۔

اس سے پہلے جھرجھری اور سوئی کی سی چبھن محسوس ہوتی ہے اس کے بعد سردی لگنی شروع ہو جاتی ہے اور شدید لرزہ شروع ہو جاتا ہے جو دوسرے بخاروں کے لرزہ سے قوی ہوتا ہے جب یہ بخار اترتا ہے تو خوب پسینہ آتا ہے جس سے بخار اتر جاتا ہے۔

علاج

مفرد اعضا کی تحریکات اور افعال سمجھیں چونکہ غدی تسکین ہوتی ہے اس

لئے عضلات کی تحریک اور اعصاب میں تحلیل ہوتی ہے اس لئے وہ اغذیہ اور تدابیر بھی اس کے مطابق اختیار کریں یعنی اگر تحریک عضلاتی اعصابی ہو تو اس کو عضلاتی غدی کر دیں تاکہ جلد حرارت پیدا ہو اور صفرا بن کر تعفن فساد اور جراثیم وغیرہ کو ہلاک کر دے

اگر تحریک عضلاتی غدی ہو تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی کر دیں تاکہ اعصاب میں تحریک شروع ہو کر حرارت اور صفرا کا بھی اخراج پیدائش کے ساتھ جاری ہو جائے۔

اول صورت محرکات عضلاتی غدی شدید ضرورت کے مطابق ملین مسہل دیں۔ اس سلسلہ میں حرارت کی پیدائش کم ہو یا صفرا کی پیدائش جلد بڑھانی ہو اور تعفن کو جلد تکمیل تک پہنچانا ہو تو اکسیر غدی عضلاتی بھی دے سکتے ہیں۔

اسی طرح دوسری صورت میں محرک غدی اعصابی اور ضرورت کے مطابق غدی اعصابی اکسیر بھی دے سکتے ہیں آرام آنے کی صورت میں ان کے مقویات بھی دے سکتے ہیں۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہے۔

موسمی بخار یعنی جاڑا یا ملیریا بخار کے لئے یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔ چونکہ تسکین غدد سے جاڑا بخار ہوتا ہے اس لئے ایسے نسخہ جات مفید ہوتے ہیں جن سے غدد جگر میں تیزی اور تحریک پیدا ہوتی ہے۔

ھوالشافی کالی مرچ۔ کلونجی۔ چرائتہ۔ افسنتین ہر ایک ہم وزن۔ سب کو پیس کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک نصف سے ایک ماشہ

موقع استعمال ایک ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن دیسی جس دن بخار کی باری ہو بخار چڑھنے سے تقریباً ۳/۴ گھنٹے پہلے ۲، ۲ گھنٹے کے وقفہ سے ۲ خوراک دینی چاہیے تاکہ بخار نہ چڑھے۔

ھوالشافی اجوائن دیسی۔ سہاگہ۔ ست گلو ہم وزن۔ ایک ایک ماشہ دن میں ۴ بار اگر بخار باری سے آتا ہو تو باری سے پہلے دگنی مقدار میں ۲/۲ گھنٹے بعد کھلائیں (غدی عضلاتی ہے)

ھوالشافی نوشادر سہاگہ پھٹکڑی آک کا دودھ ہم وزن۔ افعال و اثرات غدی اعصابی ہے

مقدار خوراک: ۲ رتی سے ۴ رتی دن میں تین بار چڑھے ہوئے بخار کو پسینہ لا کر اتارتا ہے اور تعفن ختم کرتا ہے۔

ھوالشافی گندھک تیزاب ۲۰ قطرے۔ کونین سلفیٹ ۳ گرام۔ نوشادر ۱۰ گرام۔ مگنیشیا (سالٹ) ۵۰ گرام

پانی ایک بوتل سب سے پہلے کونین سلفیٹ کو گندھک تیزاب میں ملائیں پھر سب کو پانی میں ملا کر خوب ہلائیں کہ سب حل ہو جائیں۔

مقدار خوراک: ۲۰ گرام تین بار دن میں پلائیں۔

قارئین

موسمی بخار جو سردی اور باری سے آیا کرتے ہیں۔ وہ سب کے سب تسکین غذد کے بخار ہوتے ہیں۔ مادہ کی کمی بیشی کے تحت روزانہ یا باری سے آیا کرتے ہیں جو بخار دو تین دن بعد آتا ہے یا ۵، ۶ دن بعد باری سے اور وقت مقررہ پر آتا ہے وہ موسمی بخار ہی ہے جتنا مادہ کم ہوتا ہے وہ دیر سے جمع ہوتا ہے اور اس کی باری بھی دیر سے آیا کرتی ہے۔ لہذا باری کے بخاروں کا علاج ہمیشہ تسکین غذد سمجھ کر تحریک غذد کی غذا دوا سے علاج کریں بخار کے وقفہ میں بھی دوا دیتے رہیں تاکہ مادہ متعفنہ جمع ہی نہ ہو۔ اور مستقل بخار کا علاج ہو جائے۔

عفونتی یا خلطی بخار

اس قسم کے بخار اخلاط کے خون میں متعفن ہو جانے یا اعضا میں کہیں رک کر متعفن ہو جانے سے ہوا کرتے ہیں جسے طبی زبان میں خلطی بخار یا عفونتی بخار کہتے ہیں اور عربی میں تعفن الدم کہتے ہیں جب اخلاط بدن کی خلاؤں میں رک کر متعفن ہوتے ہیں تو پہلے وہاں سوزش پھر ورم اور آخر میں ماؤف عضو میں پیپ پیدا کر دیتے ہیں۔ ایسے مریض شروع سے ہی ہر وقت رہنے والے بخار میں مبتلا ہوتے ہیں۔ یعنی لازمی بخار میں مبتلا رہتے ہیں۔

قضیب اور اس میں ہونے والی علامات

قضیب کے جسم میں خرابی سے کئی غیر طبعی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن میں کجی۔ استرخا قضیب۔ سوزش ورم درد وغیرہ شامل ہیں لہذا ان علامات کی تشریح سے پہلے بہتر یہ ہے کہ قضیب کی بناوٹ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔

قضیب کی بناوٹ

یہ مسلم حقیقت ہے کہ انسان کا جسم چار قسم کے مفرد اعضا (انسجہ ٹشوز) سے بنا ہوا ہے۔

۱۔ انسجہ اعصابی۔ ۲۔ عضلاتی انسجہ ۳۔ قشری انسجہ ۴۔ الحاقی انسجہ۔ یہ چاروں انسجہ (ٹشوز) چار مفرد اعضا کہلاتے ہیں ہم یہ حقیقت ثابت کر چکے ہیں کہ جب اخلاط مجسم ہوتے ہیں تو یہی مفرد اعضا بنتے ہیں ان کی عام طور ترتیب یہ ہوتی ہے کہ اعصابی انسجہ باہر کی طرف۔ قشری انسجہ (غدی) اندر کی طرف عضلاتی انسجہ سب سے اندر ہوتا ہے اور الحاقی انسجہ ان تمام انسجوں کے درمیان بھرتی ہوئی ہوتی ہے جس کا مقصد تمام انسجہ کو آپس میں ملانا اور باندھنا ہے۔ ان کے افعال کی صورت یہ ہے کہ اعصاب جسم میں حس اور رطوبت پیدا کرتے ہیں عضلات جسم میں حرکات اور خشکی قائم رکھتے ہیں۔ غدد وغشا جسم میں حرارت اور تحلیل کا عمل جاری رکھتے ہیں

جو بوقت ضرورت نالیوں کے ذریعے خون کی صفائی یا تکمیل کرتے رہتے ہیں۔

یہی ترکیب و ترتیب اور بناوٹ عضو مخصوص (قضیب) کی بھی ہے۔ البتہ یہاں پر اعصاب کی کثرت، عضلات میں نزاکت اور غدد میں لذت کی تیزی ہوتی ہے یہاں پر عضلات کی بناوٹ اس طرح سے ہوتی ہے کہ قضیب کے دائیں بائیں اور اوپر نیچے کی طرف آپس میں ملے ہوتے ہیں اور ضرورت کے وقت پھیلتے اور سکڑتے ہیں۔ اس لئے کہ عضلات کی بناوٹ اسفنج نما ہوتی ہے جب ان میں روح اور رطوبت بھرتی ہے تو وہ پھیل جاتے ہیں۔ اور جسم تن جاتا ہے۔ جب ان کا اخراج ہوتا ہے تو وہ سکڑ جاتے ہیں۔

فلاسفی انتشار

جب جنسی حظ اندرونی یا بیرونی طور پر پیدا ہوتا ہے یعنی ذہنی یا جنسی کسی صورت میں بھی اثر انداز ہوتا ہے تو اول اول اعصاب میں لہر سی دوڑ جاتی ہے جس کے ردعمل سے عضلات میں تحریک پیدا ہو جاتی ہے اور دل کا فعل تیز ہو جاتا ہے۔ دل تیز ہو کر عضو خاص کی طرف خون روانہ کرتا ہے جس کے ساتھ روح اور حرارت وہاں پر بڑھ جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت جب عضلات میں تحریک پیدا ہوتی ہے تو رطوبات غدد کی طرف روانہ ہو جاتی ہے اور حرارت اعصاب کی طرف

جا کر وہاں جو تیز لہر دوڑاتی ہے وہ اعصاب تحلیل کر کے اس کو اعتدال پر لاتی ہے۔ اس کے برعکس عضلات کی تیزی سے چونکہ غدد میں سکون ہو چکا ہوتا ہے۔ اس لئے ان میں رطوبت کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔ یعنی خزانہ منی سے مادہ منویہ کا اخراج بند ہو جاتا ہے۔

چونکہ عضلات کی تیزی سے قضیب کی طرف دوران خون زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے وہ اپنی لمبائی اور چوڑائی میں بڑھنا اور پھیلنا شروع ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اپنے اندازے کے مطابق شدت سے تن جاتا ہے اس صورت میں اوپر نیچے اور دائیں بائیں عضلات اپنی جگہ کھینچ کر قضیب کو انتشار کی حالت میں کھڑا کر دیتے ہیں یہی انتشار کی حقیقت و ماہیت ہے۔

قضیب کے افعال

قدرت الہٰی نے قضیب کو دو بڑے کام سونپے ہیں۔ ۱۔ نسل انسانی قائم رکھنے کے لئے منی کو رحم تک پہنچانا۔

۲۔ مرد و عورت کی نفسانی خواہشات کو اپنی حرکات سے پایۂ تکمیل تک پہنچانا تاکہ ان میں ایک دوسرے سے تسکین پیدا ہوتی رہتی ہے اور محبت قائم رہتے۔

اول صورت میں قضیب کے استعمال سے کسی قسم کا نقص پیدا نہیں ہوتا دوسری صورت میں چونکہ نفسانی خواہشات سب کی ایک جیسی نہیں ہوتی دوسرے نفس چونکہ ہمیشہ لذت و مسرت چاہتا ہے اس لئے نوجوان جوڑے

وقت بے وقت فعل جماع میں مشغول رہتے ہیں چونکہ فعل جماع میں قضیب کی حرکات ضروری ہیں اس لئے کثرتِ جماع کی صورت میں قضیب کے اپنے جسم میں کئی قسم کی تبدیلیاں پیدا ہو جاتی ہیں جن میں سب سے اہم قضیب کی کجی ہے۔

کجی کی ماہیت

کثرت رگڑ یا چوٹ یا زخم سے جب قضیب کے انسجہ خصوصاً عضلاتی انسجہ خراب ہو جاتے ہیں تو وہاں پر رطوبات و خون اور روح و حرارت کا اجتماع مشکل ہو جاتا ہے اور جس طرف کے عضلات درست ہوتے ہیں اس طرف انتشار کے وقت تیزی جھکاؤ اور ٹیڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

جس قدر انسجہ زیادہ خراب ہو گا اسی قدر کجی زیادہ ہو گی۔

یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ دائیں طرف عضلات کا اثر ہے اس لئے جب قضیب بائیں طرف ٹیڑھا ہو تو عضلاتی کجی تصور کریں اس کے برعکس اگر قضیب دائیں طرف ٹیڑھا ہو تو غدی کجی ہو گی اگر عضو تناسل کا دباؤ نیچے کی طرف ہو تو اعصاب میں تیزی تصور کریں۔

پھر یاد کر لیں کہ اگر احساس میں کمی آ جائے تو عصبی انسجہ میں بگاڑ ہے اگر انتشار میں خرابی ہے تو عضلاتی انسجہ میں نقص ہے اگر حرارت و خون اور رطوبت و روح کے جوش میں کمی ہے تو غدد و غشا کی خرابی ہے یہی کجی کی خرابی ہے۔ بار بار پڑھیں اور ذہن نشین کر لیں۔

کجی کے اسباب

کجی کا اصل سبب تو کثرت جماع ہے اس کے علاوہ جلق، اغلام بازی سوزاک آتشک، ضرب، زخم وغیرہ اسباب ہوتے ہیں۔

علاج

یاد رکھیں سب سے مشکل علاج وہ ہے جب کسی عضو میں تحلیل و ضعف پیدا ہو جائے۔ جیسے فالج، لقوہ اور استرخا لیکن تحلیل و ضعف سے بڑھ کر وہ امراض ہیں جن میں مفرد اعضاء (انسجہ) کے خلیات برباد یا ختم ہو جائیں۔ انہی امراض میں کجی و سرطان اور فساد خلیات ہیں مگر اس کا مطلب مطلب یہ نہیں کہ یہ امراض ناقابل علاج ہیں۔ مندرجہ بالا تمام امراض اور انہی اقسام کے دیگر امراض قابل علاج ہیں۔ البتہ مشکل ترین اور پیچیدہ ضرور ہیں اور معالج کی انتہائی توجہ چاہتے ہیں۔ بلکہ مریض کے لواحقین کو بھی کوشش کرنی چاہیے۔

کجی میں چونکہ مفرد اعضاء (انسجہ) کے خلیات برباد و ضائع اور ختم ہو جاتے ہیں اس کے لئے وہاں مفرد اعضاء کے خلیات کو پھر پیدا کیا جائے اور زندہ کیا جائے۔ قانون فطرت یہ ہے کہ یہ خلیات پیدا اور زندہ ہو جاتے ہیں جس کی دلیل

وہ گوشت ہے جو جسم کے کسی حصہ سے کٹ جاتا ہے یا ضائع ہو جاتا ہے لیکن وہ پھر پیدا ہو جاتا ہے۔ بہر حال کبھی قابل علاج ہے۔

اصولِ علاج

جب آپ کے پاس جنسی مریض آئے خصوصاً جلق اغلام اور کثرت مباشرت کا تو اول ایسے مریض کی نبض اور قارورہ دیکھیں اور معلوم کریں کہ تحریک کہاں ہے جس مفرد عضو میں تحریک ہو اس کے افعال کو دیکھیں کہ وہ کہاں تک صحیح کام کر رہے ہیں اگر تحریک کے مفرد اعضا پورے طور پر کام نہ کر رہے ہوں تو اول انہیں کو تیز کر کے ان کے افعال کو مکمل کریں یعنی اعصاب میں ہوں تو ان میں تیزی سے رطوبت پیدا کر دیں اگر عضلات ہوں تو ان میں تیزی سے دورانِ خون تیز بلکہ بخار پیدا ہو جائے۔ اور اگر غدد میں تیزی ہو تو جسم میں حرارت اور صفرا کی زیادتی کر دیں۔

مفرد عضو تحریک سے لیکر مسہل تک کام کرنا شروع کر دے جب کوئی مفرد عضو اپنے فعل میں تیز ہو گا تو یقیناً اس کا اثر دوسرے اعضا پر پڑے گا۔ تاکہ وہ پورے طور پر افعال انجام دے سکے۔ نتیجہ یہ ہو گا کہ دورانِ خون صحیح ہو کر حرارت، روح اور رطوبت تمام جسم میں خصوصاً ضرورت کے مطابق دوڑنے اور پہنچنے لگیں گی۔ اس طرح ایک طرف نیا خون اور کیمیائی اجزا بننے شروع ہو جائیں گے دوسری طرف مفرد اعضا کے نئے خلیات بننا شروع ہو جائیں گے بلکہ جو خلیات کمزور مثل مردہ ہو چکے ہوں گے ان میں بھی

قوت و طاقت آکر نئی زندگی کی لہریں دوڑنے لگیں گی۔
یاد رکھیں خلیات کی بناوٹ و پیدائش اور زندگی میں اچھا خاصا وقت لگتا ہے اس لئے مستقل مزاجی علاج کرنا چاہیے۔ یقیناً آرام آ جاتا ہے۔

غذا

مریض کو غذا اس کی تحریک کے مطابق دیں لیکن وقت کی پابندی کرائیں شدید بھوک کو ضرور مدنظر رکھیں چونکہ عام طور پر کچی کا مریض عضلاتی تحریک کا ہی ہوتا ہے جس نے جلق اغلام بازی یا کثرت جماع سے نقصان اعضا کر لیا ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کو درج ذیل غذا دیں۔

صبح مکھن۔ مغز بادام چینی حسب ضرورت۔ دودھ پلائیں۔
دوپہر۔ کوئی ساگ۔ شلغم۔ مولی۔ گاجر کا سالن
حلوہ ہر قسم۔
شام: دودھ یا چائے میں گھی ملا کر پلائیں۔

دوائی علاج

یاد رکھیں جلق اور اغلام بازی کا مریض ایک ایسی بد عادت میں مبتلا ہوتا ہے کہ اگر اسے کہا جائے کہ کثرت جماع و جلق وغیرہ سے پرہیز کرے

اس سے اس کی زندگی تباہ و برباد ہو جائے گی۔

وہ ایسی نصیحتوں پر کچھ بھی دھیان نہیں دے گا وہ لذت اور لطف کے آگے اپنے آپ کو برباد ہی کرتا رہے گا۔ ایسے مریضوں کا علاج اندرونی بیرونی دونوں قسم کی دواؤں سے کرنا چاہیے۔ خاص کر عضو تناسل پر اس قسم کے طلے لگائے جائیں جو عضو مخصوص پر سوزش پیدا کر دیں تاکہ جماع یا جلق کے وقت مریض درد محسوس کرے ایسی دوا تھوڑے تھوڑے وزن میں روزانہ لگائی جائے یا ایک دو دن چھوڑ کر۔ علاج کے دوران اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ سوزش شدید نہ کی جائے تاکہ اس کی تکلیف سے مریض علاج نہ چھوڑ دے۔ جب عضو مخصوص پر سوزش سے معمولی تکلیف قائم رہے۔ بلکہ مریض کے دل میں یہ خوف ہوگا کہ جماع یا جلق کے وقت اسے تکلیف سے دوچار ہونا پڑے گا۔ تو وہ جماع کا بھی نام نہ لے گا۔

اس طرح اس کی یہ عادت جو طبیعت ثانی بن جاتی ہے ختم ہو جائیگی جلق یا جماع کا تصور تک کچھ مدت کے لئے اس کے ذہن سے اتر جائیگا ہاں البتہ اس کو جنسی ماحول سے ذرا دور ہی کر دیا جائے تو بہتر ہے بلکہ ایسے مریض کو کسی دوسرے شہر یا گاؤں میں بھیج کر علاج شروع کیا جائے اس طرح اس کا تمام ماحول بدل جائے گا اگر مریض پڑھا لکھا ہو تو اسے علمی فنی یا مذہبی کتب پڑھنے کے لئے مہیا کی جائیں تاکہ اس کا ذہن دوسری طرف مبذول رہے

طلائے مجلوق

هوالشافی؛

شیر عشر	مغز جمالگوٹہ	ویزلین
ایک تولہ	۶ ماشہ	۲۰ تولہ

ترکیب تیاری اول جمالگوٹہ کو کھرل کریں پھر شیر عشر ملا کر رگڑیں اس کے بعد ویزلین گرم کردہ تھوڑی تھوڑی ڈال کر کھرل کرتے رہیں جب تمام ختم ہو جائے تو بس تیار ہے بوقت ضرورت بصورت طلا دو تین قطرے جتنا لیکر اس طرف لگائیں جس طرف عضو مخصوص مڑا ہوا ہو

تکمید مجلوک

هوالشافی

مرچ سیاہ	ریوند خطائی	خولنجان	زنجبیل	گھی
۶ ماشہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۲ تولہ

ترکیب تیاری تمام ادویہ کو باریک کر کے گھی میں بریاں کریں پھر تھوڑا سا پانی ڈال کر حلوہ سا بنالیں۔ بس تیار ہے

نوٹ؛ اگر اس نسخہ کو حلوہ بنائے بغیر ۲، ۲ ماشہ کی مقدار میں دن میں چار بار کھلائیں تو بے حد مفید ہے۔

طریقہ استعمال اس حلوہ کو ململ کے کپڑے میں باندھ کر عضو تناسل اور اس کے اردگرد جگہ پر ٹکور کریں۔ یہ عمل روزانہ ایک دو بار ہفتہ بھر کریں۔ انشاءاللہ مکمل آرام آجائے گا۔

اندرونی طور پر قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے تمام غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

عضو تناسل کا پھڑکن

یاد رکھیں کسی عضو کا حرکت کرنا یا پھڑکنا عضلات کا فعل ہے لہذا عضو تناسل کا اختلاج بھی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے۔

یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ عضو تناسل اس وقت تک حرکت کے قابل نہیں ہوتا جب تک اس میں خون کی آمد بڑھ نہ جائے۔ جب خون کا دوران بڑھ جاتا ہے عضو مخصوص حرکت کے لئے تیار ہو کر تن جاتا ہے لہذا اس بات کو بھی ذہن میں رکھیں کہ عضلات کی حرکات ایک ارادی ہوتی ہے اور ایک غیر ارادی حرکات جن پر ہماری مرضی کا دخل ہوتا ہے ارادی عضلات ہی انجام دیتے ہیں جو حرکات غیر ارادی طور پر ہمارے جسم میں ہو رہی ہیں ان کا تعلق غیر ارادی عضلات سے ہے۔

خالق کائنات نے ہمارے جسم کے ہر عضو میں دونوں قسم کے عضلات بنائے ہیں تاکہ دونوں قسم کی حرکات طبعی طور پر ادا ہوتی رہیں۔

عام طور پر جو حرکات عضو مخصوص میں ہوتی ہیں ان پر ہمارا بہت حد تک کنٹرول ہوتا ہے لیکن عضو تناسل کے غیر ارادی عضلات میں شدید تحریک پیدا ہو جاتی ہے تو عضو مخصوص میں حرکات ہونا شروع ہو جاتی ہیں اسے عرف عام میں عضو مخصوص کا پھڑکنا کہتے ہیں اور اطبأ قدیم اسے مرض خاقون کا نام دیتے ہیں۔

چونکہ عورت کے رحم میں بھی غیر ارادی عضلات پائے جاتے ہیں اس لئے بعض اوقات ان میں بھی تحریک پیدا ہو کر اختلاج کی صورت ہو جاتی ہے اس لئے یہ بھی کوئی جدا مرض نہیں ہے۔

اصول علاج

قانون مفرد اعضا کے تحت کسی عضو کی مشینی تحریک کو اس کے بعد والے عضو کی مشینی تحریک سے ہی فوری طور پر روکا جاسکتا ہے یہ تحلیل کے عمل سے ہوگا۔

دوسرا طریقہ تیسرے عضو کی کیمیائی تحریک پیدا کر کے محرک عضو میں تسکین پیدا کر کے ہی کیا جاسکتا ہے اس لئے جب جسم کے کسی بھی عضو میں غیر ارادی حرکات ہو رہی ہوں۔ چاہے اسے کسی عضو کا اختلاج کہا جائے چاہے رعشہ یا کسی عضو کا پھڑکنا سب کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ دینے کا ہی اصول وضع ہو گیا ہے ان کے استعمال سے ہم یقینی طور پر اس قسم کی غیر طبعی حرکات کو چند دنوں کے اندر روک سکتے ہیں۔

یہاں مخصوص نسخوں کے لکھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں ہے کیونکہ ہمارے پاس بہترین نسخوں سے مرتب دیا ہوا فارماکوپیا موجود ہے۔ اس میں دونوں قسم کے نسخے محرکات سے لے کر مقویات طلا اور روغن تک موجود ہیں ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔

عضو تناسل میں درد ہونا

اگر عضو تناسل کی نالی میں درد سوزش ہو تو غدی تحریک کے تحت علاج معالجہ کریں۔ اگر عضو مخصوص سرخ ہو جائے اور اس میں ورم ہو کر درد ہو تو عضلاتی غدی تحریک سمجھ کر اور اگر عضو تناسل پر پھنسیاں پیدا ہو جائیں اور وہ عضو میں درد کریں تو اعصابی عضلاتی سمجھ کر کریں۔ فارماکوپیا میں ہر تحریک کے مطابق نسخے درج ہیں وہاں سے دیکھ کر بنالیں۔

قوت باہ

چونکہ مردوں کے اعضائے تناسل کا کام نفسانی خواہشات کی تسکین کے ساتھ ساتھ نسل انسانی کی بقا کا قائم رکھنا ہے اس لئے یہ اعضا حیاتی اعضا کے بعد دوسرے نمبر پر ہیں یہی وجہ ہے کہ اعضائے تناسل مردانہ و زنانہ کو اعضائے رئیسہ میں شمار کیا جاتا ہے۔

جس قوت و طاقت سے مردانہ اعضا نفسانی خواہشات کی تکمیل تسکین اور بقائے نسل کا کام کرتے ہیں اسے قوت باہ کہتے ہیں۔

چونکہ مردانہ اعضا بھی اعصاب غدد عضلات سے بنے ہیں اس لئے قوت باہ بھی تینوں حیاتی اعضا کی قوتوں سے تکمیل پاتی ہے جب کسی ایک حیاتی عضو کیا بیمار ہو جاتا ہے تو تناسلی اعضا میں بھی اس کی قوت پہلے جتنی

نہیں پہنچتی۔ جس سے لامحالہ قوت باہ میں کمی بیشی واقع ہو جاتی ہے

ضعف باہ

جاننا چاہیے کہ بے شک تینوں حیاتی اعضا کی قوتوں سے فعل جماع تکمیل پاتا ہے۔ لیکن پھر بھی سب سے زیادہ قوت قلب و عضلات کو ہی لگانی پڑتی ہے۔ کیونکہ فعل جماع ایک حرکت کا فعل ہے صرف احساس یا تحلیل کا فعل نہیں ہے۔ قوت باہ میں کمی کا مطلب بھی یہی ہے کہ حرکات جماع پورے طور پر ادا نہیں ہو رہیں جس سے مخالف جنس کی پوری طرح تسکین ہو لہٰذا جب بھی ضعف باہ ہوگا تو عضلات میں سکون یا تحلیل ہی ہوگی۔

قانون مفرد اعضا کی رو سے جب عضلات خصوصاً جنسی اعضا کے عضلات میں سکون ہوگا تو اس وقت اعصابی تحریک ہوگی اسی طرح جب آلہ تناسل کے عضلات میں تحلیل ہوگی تو غدد و جگر میں تحریک ہوگی دونوں صورتوں میں ضعف باہ ہوگا۔ البتہ دونوں صورتوں میں یہ فرق واضح ہوگا کہ اول صورت میں ضعف باہ کے ساتھ نامردی بھی ہوگی انتشار میں بے حد کمی بلکہ بعض اوقات بالکل نہیں آتا۔ پیشاب کا رنگ بالکل سفید ہوتا ہے اس کے برعکس دوسری صورت میں (غدی تحریک سے) انتشار تو ہوگا لیکن انزال جلد ہوگا۔ بعض اوقات دخول سے پہلے ہی انزال ہو جاتا ہے ایسے مریض کا پیشاب تھوڑا تھوڑا

آتا ہے۔ رنگت میں زردی مائل ہوتا ہے اعصابی ضعف باہ میں نفسیاتی اثرات میں خوف وندامت ضعف باہ کا سب سے بڑا سبب ہے۔
اسی طرح چونکہ اس تحریک میں احساسات بڑھ جاتے ہیں اس لئے جونہی مفعول مَس ہوتا ہے فوراً مغلوب، شہوت ہو کر انزال ہو جاتا ہے۔

علاج

چونکہ اعصابی غدی تحریک سے ضعف باہ ہے اس میں غدد کا تحلیلی اثر قلب پر ابھی تک قائم ہے اس لئے اس کا علاج یہ ہے کہ اول عضلات کی تحلیل کو تسکین میں بدل دیں۔ تاکہ وہ تحریک میں آنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اس مقصد کے لئے اعصابی عضلاتی ادویہ دیں گے جن میں گوند کتیرا گوند کیکر۔ نخاز خشک وغیرہ ادویہ ہوں گی۔
جب عضلات میں تسکین ہوگی تو پھر عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء دیں گے جس سے عضلات میں تحریک پیدا ہو جائے گی تقویت کے لئے ایسی ادویہ اغذیہ دیں گے جن میں فولاد کے اجزا ہوں۔
قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے عضلاتی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق بے حد مفید و مؤثر ہیں۔ ضعف باہ بلکہ نامردی تک ختم ہو جائیگی اگر انتشار کی بے حد کمی ہو تو عضو تناسل میں تحریک لانے کے لئے عضلاتی غدی طلاء لگائیں۔ یہ طلا بھی بے حد مفید ہے۔
ھوالشافی لونگ ایک تولہ، عقرقرحا ایک تولہ، بیر بوٹی ایک تولہ۔

کرنڈ کچلہ ۳ ماشہ، مغز جما لگوٹہ ایک ماشہ ویزلین ۱۰ تولے
تمام ادویہ باریک کر کے ویزلین میں ملائیں عضلاتی غدی طلاء تیار ہے۔
موقع استعمال ضعف باہ بوجہ اعصابی تحریک۔ احساسات کی شدت انتشار کی کمی۔ نامردی، استرخا قضیب وغیرہ حالتوں میں طلا کریں۔ اس کے استعمال سے ناقابل برداشت انتشار ہونا شروع ہو گا۔ قضیب سے جلد دوران خون واپس نہیں ہو گا حرکات جماع میں شدت پیدا ہوگی۔ اس سے ایک طرف عورت کے جذبات میں بھی تسکین پیدا ہو جائیگی دوسری طرف قضیب اپنی پوری قوت سے منی کو رحم میں پھینک سکے گا۔ یہی اس کا اصل مقصد ہے۔

جریان منی۔ مذی اور ودی

جاننا چاہیے کہ منی خصیوں میں تیار ہو کر اوعیہ منی (خزانہ منی) میں جمع (سٹور) ہوتی ہے جو بوقت ضرورت (جماع) اخراج پاتی ہے۔
یاد رکھیں منی دونوں خصیوں میں تیار ہو کر دو نالیوں کے ذریعے خزانہ منی میں بالکل اس طرح جمع ہوتی ہے جس طرح دونوں گردوں میں پیشاب پیدا ہو کر حالبین کے ذریعے مثانہ میں جمع ہوتا ہے اور بوقت ضرورت اخراج پاتا ہے۔
جس طرح مثانہ میں پیشاب جمع ہو کر اس کے اخراج کی حاجت پیدا ہو جاتی ہے۔ بالکل اسی طرح جب منی اوعیہ منی (خزانہ منی) میں ضرورت

سے زیادہ جمع ہو جاتی ہے تو اس کے اخراج کے لئے طبعی طور پر خواہش جماع بہت ہو جاتی ہے۔

پیشاب کے اخراج کی خواہش کا اظہار اگر مثانہ میں دباؤ اور بوجھ کی صورت میں محسوس ہوتا ہے تو منی کے اخراج کی خواہش کا اظہار ہے مرد کے خزانہ منی میں دغدغہ ہو کر بار بار انتشار ہوتا ہے۔

جس طرح پیشاب کی حاجت ہونے کے باوجود پیشاب نہ کیا جائے تو امراض گردہ و مثانہ پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح جب بغیر خواہش جماع کے بار بار انتشار ہو جو منی کے اخراج کرنے کی ایک حاجت کا اظہار ہے۔ منی کو بذریعہ جماع خارج نہ کیا جائے تو امراض خصیہ و خزانہ منی پیدا ہو جاتے ہیں جن کا اظہار چہروں پر کیل مہاسوں اور منی کے خمیر سے چہرہ پر بدنما داغوں سے ہوتا ہے۔ مناسب اخراج نہ ہونے کی وجہ سے احساسات میں شدت پیدا ہو جاتی ہے جنسی اعضا میں ہر وقت لذت کے سے جذبات میں مبتلا رہتا ہے جب بھی دوستوں سے ملتا ہے تو بھی معشوقوں کی محبت بھری کہانیاں سنتا اور سناتا ہے جانوروں کو ہم جفتی میں مبتلا دیکھ کر ہر وقت مغلوب شہوت رہتا ہے اس طرح دماغ و اعصاب میں مسلسل تحریک کی وجہ سے جنسی اعضا میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے بالآخر جنسی اعضا کے اعصاب میں تشنج ہونے لگتے ہیں جس سے مرگی اور ہسٹریا وغیرہ کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

چونکہ اعصابی تحریک بڑھ چکی ہوتی ہے اس لئے منی کا قوام پتلا ہو جاتا ہے جنسی اعضا اور اد ھیڑ پن سے معمولی دغدغہ سے منی بہنے لگتی ہے چونکہ منی کے اخراج

چونکہ منی کے اخراج میں شدید لذت آیا کرتی ہے اس لئے شروع شروع میں اس حالت کو مریض بے حد پسند کرتا ہے اور پردہ ہی پردہ میں اپنے جسم کو گھلاتا رہتا ہے۔

چونکہ منی ایک ایسا گوہر بے بہا ہے کہ اس سے روح اور جان پیدا ہوتی ہے اس لئے اس کے بہتے رہنے سے جسم کمزور ہو جاتا ہے جسم دبلا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ چہرہ پژمردہ اور بدصورت ہونے لگتا ہے۔ آنکھوں میں بے رونقی ہر وقت دل پریشان رہتا ہے کسی کے ساتھ بات کرنے کو جی نہیں چاہتا حافظہ کمزور، اعصابی تشنج ہونے سے درد سر رہنے لگتا ہے ایسی نوجوان لڑکیاں ہر وقت سر پر پٹی باندھے رکھتی ہیں درد کمر، نزلہ، زکام، پیشاب کی کثرت اور لیکوریا، سیلان الرحم ہسٹریا کے دوروں میں مبتلا ہوتی رہتی ہیں۔

اسباب جریان منی

جریان کے اسباب میں کیفیاتی نفسیاتی اور مادی ہر قسم کے اثرات موجود ہوتے ہیں کیفیاتی اسباب میں مولدات منی، مقوی و مرغن اغذیہ کا کھانا، ریاضت نہ کرنا ترک جماع کرنا۔ اعصابی محرکات یا وہ جن میں منی زیادہ پیدا کرنے والا ادویہ اور اس کے قوام کو پتلا کر دینے والی ادویہ شامل ہیں مثلاً گوند کتیرا۔ تخم ریحان، تمار خنگ اسپغول، سلاراس، گوند کتیرا وغیرہ۔

نفسیاتی اسباب میں عشقیہ خیالات، فحش ناول پڑھنا جنسی بے راہ روی کا ماحول، کثرت مجامعت سے حسی اعصاب کا کمزور ہو جانا ہر وقت جنسی ملاپ کے

لئے بے چین رہنا وغیرہ قابل ذکر اسباب ہیں جن کی تشریح و تفصیل حکیم انقلاب مرحوم نے اپنی کتاب جنسی امراض میں تفصیل سے کی ہے۔

مذی

جریان منی کا علاج جاننے سے پہلے جریان منی کی تشخیص ضروری ہے کیونکہ منی کی طرح دو رطوبتیں اور بھی اخراج پاتی ہیں جنہیں غلطی سے جریان منی سمجھ کر علاج شروع کر دیا جاتا ہے اگرچہ ان دونوں کے رنگ بھی سفید ہوتے ہیں مگر دونوں منی سے علیحدہ شمار ہوتی ہیں۔ ان میں ایک رطوبت کا نام مذی اور دوسری رطوبت کا نام ودی ہے

مذی ایک ایسی لطیف شے ہے جو لذت کے وقت اخراج پاتی ہے عام طور پر جذبہ مباشرت اور لذت کی صورت میں پیدا ہوتی ہے اس کے اخراج کی حقیقت یہ ہے کہ منی کے اخراج کے وقت اس امر کی ضرورت ہوتی ہے کہ منی کے نکلنے کی صورت میں پیشاب کی نالی تر رہے۔ تاکہ منی پھسل کر پوری قوت کے ساتھ اخراج پا جائے چونکہ منی شدید جھٹکے سے اور کود کر باہر آتی ہے اس لئے اگر پیشاب کی نالی تر نہ ہو بلکہ خشک ہو تو نالی کے اندر سوزش اور زخم ہونے کا خطرہ ہے۔

اسی مصلحت کی بنا پر قدرت نے منی کے اخراج سے پہلے مذی کا اخراج ضروری قرار دیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جب انسان مباشرت کے لئے تیار ہوتا ہے تو عورت سے بوس و کنار کرتا ہے تو فعل جماع سے پہلے ایک رطوبت

عضو تناسل کے منہ پر آجاتی ہے یہی مذی ہے۔

ودی

دوسری رطوبت ودی ہے جو پیشاب کے وقت فطری طور پر اس لئے پیدا ہوتی ہے کہ پیشاب کی نالی کو تر رکھے اور نالی میں پیشاب کی جلن اور تیزابیت کا احساس نہ ہونے دے جب بھی پیشاب میں حدت اور تیزابیت زیادہ ہوتی ہے تو اس سے اس رطوبت میں اضافہ ہو جاتا ہے جس سے جلن اور سوزش اگر ہو بھی تو وہ بھی دور ہو جاتی ہے بہر حال دونوں رطوبتیں منی سے بالکل جدا ہیں۔

یاد رکھیں ودی ہمیشہ عضلاتی تحریک میں اخراج پایا کرتی ہے اس کا علاج غدی ادویہ ہے۔

جریان منی کا اصول علاج

یاد رکھیں کہ اصول علاج کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ علاج میں اصول شفا کو مد نظر رکھا جائے۔ کسی مرض کا علاج بغیر اصول اور قانون کے کرنا مریض پر ظلم کرنا ہے اس لئے مجرب نسخہ اور دوائیں بھی مفید ثابت نہیں ہوتیں۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ اسے گرم مرض سمجھ لیا گیا ہے لیکن ایسا خیال کرنا صحیح نہیں، حقیقت یہ ہے جسم میں جس قدر بھی احساسات پیدا ہوتے ہیں۔

ان کا تعلق اعصاب سے ہے اور جسم میں جس قدر بھی حرکات عمل میں آتی ہیں۔ ان کا تعلق عضلات سے ہے اور جسم میں جس قدر رطوبت کا اخراج اور بندش ہے ان کا تعلق غدد کے ساتھ ہے

البتہ اس حقیقت کو ذہن نشین کر لیں کہ اعصاب میں جب تیزی پیدا ہوتی ہے تو غدد سے رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اور جب عضلات میں تحریک ہوتی ہے تو رطوبت کے اخراج میں بندش ہوتی ہے اس اصول کے تحت جسم سے اخراج پانے والی ہر قسم کی رطوبات کو بند اور جاری کیا جا سکتا ہے۔

یاد رکھیں جریان منی کے مریض میں ذکاوت حس بے حد بڑھ جاتی ہے اسے گرمی کی زیادتی سمجھ کر مبردات، مسکنات اور مخدرات نہ دبائیں۔ کیونکہ مبردات مخدرات وغیرہ اعصاب میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں اور رطوبات کی پیدائش میں اضافہ کر دیتے ہیں۔

بعض اوقات دل اور عضلات کے افعال میں ان ادویہ سے سستی اور تسکین پیدا ہو کر عارضی طور پر علامات میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے جب دوا کا اثر ختم ہو جاتا ہے مرض اور علامت پہلے سے بھی زیادہ شدت اختیار کر لیتی ہے۔

ایک اور راز کی بات

یہ صحیح ہے کہ ذکاوت حس میں اعصابی تحریک بڑھ جاتی ہے مگر اس اعصابی

تحریک کا دباؤ زیادہ تر جنسی اعضاء کے اعصاب پر ہوتا ہے جس سے بار بار خیزش ہو کر منی کا اخراج جاری رہتا ہے بالکل اسی طرح جیسے سر میں دباؤ ہو تو درد سر عصبی ناک پر دباؤ ہو تو زکام۔ گردوں پر دباؤ ہو تو پیشاب کی زیادتی اور اگر آنتوں پر دباؤ ہو تو اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔

چونکہ جریان کے مریض کے اعصاب میں سوزش ہوتی ہے اس لئے سوزش اعصاب کا علاج مسکنات و مخدرات کی بجائے محللات سے ہوگا قانون مفرد اعضاء میں تمام عضلاتی تحریک پیدا کرنے والی ادویہ اعصاب تحلیل پیدا کر دیتی ہیں لہذا جریان کا اصول علاج یہ ٹھہرا کہ سوزش اعصاب تحلیل کرنے کے لئے محرکات عضلات ادویہ استعمال کرائی جائیں انشاء اللہ ہمیں اس پرانے مرض سے نجات مل جائے گی۔

مجرب نسخہ جات برائے جریان

ہوالشافی

چھلکا اسبغول	موصلی سیاہ	ستاور
۲ تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ

باریک پیس لیں سفوف تیار ہے ایک ماشہ سے دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

ہوالشافی

تخم املی سوختہ	چھلی کیکر (کچے)	بوچھلی	سلاجیت	کشتہ قلعی
ایک تولہ	ایک تولہ	ایک تولہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں مقدار خوراک ۱/۲ ماشہ تا ۱ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ

مٹھائی جریان

ھوالشافی مغز پستہ ، مغز اخروٹ ، ناریل مربہ ہیڑ بغیر گٹھلی کے

ایک پاؤ ، ۲ پاؤ ، ۳ پاؤ ، چھ پاؤ

اول تینوں اشیاء کوٹ لیں پھر مربہ ہیڑ کوٹ کر اس میں ملا دیں بہترین مقوی عضلات مٹھائی ہے۔

مقدار خوراک: ۲ تولہ صبح دو تولہ شام ہمراہ قہوہ

تریاق جریان

ھوالشافی: کشتہ قلعی ۔ کشتہ یاقوت ، کلونجی ۔ کشتہ فولاد ، افیون

اتولہ ، اتولہ ، ۲تولہ ، ایک تولہ ، ۲ ماشہ

تمام ادویات کو باریک مثل سرمہ کر لیں بس تریاق جریان تیار ہے۔

مقدار خوراک ۲ رتی سے چار رتی منقی یا کیپسول میں ملا کر کھلائیں دن میں تین بار

غذا

صبح: دو عدد انڈے کا سالن یا مندرجہ ذیل مٹھائی ۔

دوپہر ۔ کوئی گوشت ۔ کوئی ساگ ۔ ٹماٹر بینگن ۔ ٹنڈے ۔ آلو ، کریلے ۔ اچار پکوڑے

باجرے کی روٹی ، دہی بھلے ، بیسنی روٹی ۔ آلو چھولے

پھلوں میں امرود سرخ ، جامن ، سیب ٹماٹر

نوٹ

جریان کا علاج جہاں ادویہ سے کریں وہاں مریض کا ماحول بھی بدل دیں ۔ کیونکہ جن کا ماحول جنسی تحریکات سے بھرا ہوا ہو اس میں بچہ بوڑھا جوان ادھیڑ عمر ۔ عورت مرد ۔ نیک و بد ۔ بلکہ مولوی پیر کوئی بھی ہو جب جنسی ماحول میں ہو گا ۔ اس پر جنسی تحریکات کا اثر لازمی ہو گا ۔ اس اثر کو روکنے کے تئے انسانی عمل دخل نہیں ہے ۔ کیونکہ حس و خواہش جماع کے اثرات انسانی اعصاب پر اثر انداز ہو کر جنسی اعصاب میں تیزی پیدا کر دیتے ہیں جس سے جنسی اعضاء میں دوران خون تیز ہو کر جنسی اعضاء فعل مباشرت کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ۔

اس طرح بار بار کی تحریکات سے خزانہ منی کے عضلات بالکل کمزور ہو جاتے ہیں وہ منی کو روک نہیں سکتے لیکن تحریکات جاری رہتی ہیں اس لئے منی کا بہاؤ جاری رہتا ہے لہذا ادویہ کے علاج کے ساتھ ساتھ ماحول کو بھی ضرور بدل دیں ۔ تاکہ اس کا بڑا سبب دور ہو جائے ۔

ودی

مذی کا اخراج اگر منی سے پہلے ہے تو ودی کا اخراج پیشاب سے پہلے ہوتا ہے شاذ و نادر ہی پیشاب کے درمیان یا بعد میں ہوتا ہے اس کی وجہ بھی شدید قبض ہوتی ہے ۔

یاد رکھیں غدہ ودی پیشاب کی نالی کی جڑ میں واقع ہے۔ جب مثانہ میں پیشاب کے اخراج کی تحریک پیدا ہوتی ہے تو یہ غدہ دب جاتا ہے جس کی رطوبت اکثر پیشاب سے پہلے خارج ہوتی ہے۔ جس کا مقصد صرف پیشاب کی نالی کو تر کرنا ہے تاکہ پیشاب کی نالی میں پیشاب کی تیزابیت اور جلن کا احساس نہ ہو یہی وجہ ہے کہ جب بھی پیشاب میں حدت اور تیزابیت ہوتی ہے تو اس رطوبت میں اضافہ ہو جاتا ہے عام حالتوں میں اس کا اظہار نہیں ہوتا لیکن شدید صورت میں یہ صاف نظر آیا کرتی ہے جسے دیکھ کر انسان کے اوسان خطا ہو جاتے ہیں اور وہ سمجھتا ہے کہ اسے تو دھات اور منی آنے لگ گئی ہے اسے جلد نہ روکا گیا تو وہ نامرد ہو جائیگا۔ سخت پریشانی کے عالم میں وہ کسی ڈاکٹر یا حکیم کے پاس اپنی حقیقت حال بیان کرتا ہے اور اپنے قارورے میں اس رطوبت کو روکنا چاہتا ہے۔ لطف کی بات یہ ہے کہ اس رطوبت کو دیکھتے ہی معالج جریان منی تصور کرتے ہوئے فوراً اسے روکنے کی کوشش کرتا ہے۔ تو وہ مبردات ، مسکنات اور مغلظات زیادہ سے زیادہ کھلانا شروع کر دیتا ہے۔

ایک اہم راز کا انکشاف

چونکہ ودی کے اخراج کو منی کا اخراج سمجھ لیا جاتا ہے جو ایک زبردستی غلطی ہے اس غلطی کو نوے فیصد ڈاکٹر حکیم وید دہراتے ہیں یہی وجہ ہے یہ معمولی سی رطوبت بند ہونے کا نام نہیں لیتی۔

یاد رکھیں منی کا پیشاب کے ساتھ یا اس کے آگے پیچھے آنے کا کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ منی کا خاصہ یہی ہے کہ لذت کے ساتھ خارج ہو یعنی جنسی جذبہ اور جنسی ملاپ کے وقت ہی خارج ہو۔ جونہی انسان مغلوب شہوت ہوتا ہے تو جنسی اعضاء میں تحریک ہو کر منی جھٹکے اور زور سے ٹیک کر خارج ہوتی ہے۔ جب انسان اپنی ہم زلف کے ساتھ حالت جماع میں ہوتا ہے اس وقت شدید لذت اور جھٹکوں کے ساتھ اخراج پاتی ہے اسی طرح جب انسان حالت خواب میں منی کا اخراج کرتا ہے اس وقت بھی منی شدت لذت اور جھٹکوں کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

تیسری صورت منی کے اخراج کی ہتھ رسی یا جلق ہے ایسی صورت میں بھی انسان کو اول شدید انتشار ہوتا ہے پھر شدید لذت کے ساتھ اور جھٹکوں کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

اسی طرح جریان منی کی صورت میں بھی جنسی جذبات ، جنسی ماحول ، اور مغلوب شہوت ہونا شرط ہے کیونکہ منی جب بھی جسم سے اخراج پاتی ہے شدید لذت کے ساتھ خارج ہوتی ہے۔

اس کے برعکس ودی کے اخراج کے وقت نہ تصور جماع ہوتا ہے نہ حالت لذت ہوتی ہے اور نہ انتشار ہوتا ہے۔ لہذا یاد رکھیں کہ پیشاب کرتے وقت جو رطوبت اخراج پاتی ہے وہ منی کی صورت میں نہیں ہو سکتی۔ بلکہ طب اسے ودی کا نام دیتی ہے۔ ایسے مریض کو اکثر قبض یا نفخ رہتا ہے پیشاب میں تیزابیت ہوتی ہے۔ جس کا اظہار نیلے لٹمس پیپر سے ہوتا ہے یعنی نیلا لٹمس پیپر ایسے مریض کے پیشاب میں سرخ ہو جاتا ہے۔

پیشاب کا رنگ اکثر سرخ ہوتا ہے۔ چہرہ پر اکثر سرخ داغ ہوتا ہے۔
مریض زیادہ ترش اشیاء کھانے کی خواہش کرتا ہے۔ گوشت اور مرغن سبزیاں استعمال کرتا ہے۔

علاج میں غلط فہمی

چونکہ ودی کو غلطی سے جریان منی سمجھ لیا جاتا ہے دوسرے جریان منی کو گرمی کی مرض سمجھا جاتا ہے اس لئے اکثر معالج اول ایسی ادویہ استعمال کرتے ہیں جو خشک ہوتی ہیں کیونکہ جریان کا علاج خشک ادویہ سے ہے ان ادویہ سے اکثر اس علامت میں اضافہ ہوتا ہے۔
جب اس طرح خشک ادویہ سے آرام نہیں آتا تو گرمی کی زیادتی خیال کرتے ہوئے مبردات، مسکنات، اور مغلظات استعمال کراتے ہیں لیکن چونکہ ودی کے اخراج کا سبب عضلات کی تیزی ہے جس سے تیزابیت بڑھ چکی ہوتی ہے۔ قبض شدید ہوتی ہے۔ مبردات مسکنات اور مغلظات سے نہ تیزابیت ختم ہوتی ہے اور نہ قبض دور ہوتی ہے۔ اور نہ ہی عضلات کی سوزش تحلیل ہوتی ہے اس لئے ان ادویہ سے بھی یہ علامت رکنے کا نام نہیں لیتی۔
معالج پریشان ہو جاتا ہے کہ نہ خشک ادویہ کام کرتی ہیں اور نہ مبرد و مغلظ اور مسکن ادویہ۔ آخر مایوس ہو کر یا تو معالج مریض کی بدقسمتی تصور کرتے ہوئے جواب دے دیتا ہے یا مریض اپنی ڈوبتی ہوئی ناؤ کو سہارا دینے کے لئے دوسرے معالج کے پاس جاتا ہے۔ لیکن وہاں پر بھی یہی گردان گردانی جاتی ہے مریض

وہاں سے بھی مایوس لوٹتا ہے مریض کو یہ علامت گھن کی طرح کھانے لگتی ہے ذہنی طور پر مریض کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے وہ دیگر خوفناک علامت میں مبتلا ہو جاتا ہے اکثر کو بواسیر ہو جاتی ہے اکثر ٹی بی میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

ودی کا صحیح علاج

چونکہ ودی کے مریض کے عضلات و قلب میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔ جسم میں خشکی کا غلبہ ہوتا ہے۔
لہذا قانون مفرد اعضا کی رو سے اس کا صحیح علاج سوزش عضلات کو تحلیل کرنا اور تیزابیت و سوداویت کو ختم کرنا ہے۔ ہم غدد و جگر کی تیزی سے سوزش عضلات کو تحلیل کر دیں گے۔ اور صفرا کی زیادتی کر کے سوداویت و تیزابیت کو ختم کر دیں گے۔ جونہی جسم میں تیزابیت کم ہو گی۔ اور صفرا و حرارت بڑھنا شروع ہو گی فوراً ودی کا اخراج بند ہو جائے گا۔

ودی کیلئے نسخہ جات

ہوالشافی

اجوائن	نمک خوردنی	جال گوٹہ
۱۲ تولہ	۱۲ تولہ	ایک تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں ودی کے مریض کو نصف نصف

رتی ہر تین گھنٹے بعد کھلائیں صرف ایک ہفتہ کافی ہے

اکسیر ودی

ہوالشافی

نمک طعام	مرچ سیاہ	سرنجاں شیریں	ریوند عصارہ	سنا مکی
۲ تولہ	ایک تولہ	ایک تولہ	۶ ماشہ	ا تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر لیں پس اکسیر ودی تیار ہے

مقدار خوراک: ایک ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے کھلائیں چند دنوں میں سوزش ختم ہو کر ودی کا اخراج رک جائے گا۔ سوزش عضلات تحلیل ہو جائے گی۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی اور غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق نہایت مفید و موثر نسخے ہیں۔ اگر مریض میں کمزوری محسوس کریں تو ان تحریکات کی ادویہ کی مقویات دے سکتے ہیں۔

منی کی جگہ خون آنا

جیسا کہ منی کی ماہیت میں بتایا جا چکا ہے کہ منی خون سے ہی بنتی ہے۔ یہ بات واضح ہے کہ جب کثرت جماع سے خزانہ منی مادہ منویہ سے خالی ہو جائے گا۔ تو اس کے بعد اگر کوئی چیز اخراج ہو گی تو وہ خون ہی ہو گا۔ کیونکہ جو خون منی میں تبدیل ہونے کے لئے آیا ہے اسے اتنا وقت ہی نہیں دیا جاتا جس سے اس میں کسی قسم کی کیمیائی تبدیلی ہو۔

یاد رکھیں کثرت جماع اعصابی تحریک والا شخص نہیں کر سکتا ہمیشہ عضلاتی تحریک کے مریض کثرت جماع جلق اور اغلام بازی کا فعل کرتے ہیں۔ اس لئے جب کسی مریض کے فعل جماع میں منی کی بجائے خون آئے تو اسے عضلاتی تحریک کا مریض سمجھنا چاہیے۔

علاج

خون آنے کا اصل سبب جماع اور عضلات کی تیزی ہے اس لئے اول جماع سے پرہیز کرایا جائے تیزی اور سوزش کو تحلیل کیا جائے اس مقصد کے لئے غدی اعصابی نسخہ جات دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے تمام غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق دے سکتے ہیں۔ یاد رکھیں غذا میں مغزیات اور گھی دودھ کا اضافہ ضروری ہے۔

استرخا عضو تناسل

عضو تناسل میں استرخا دو صورتوں میں ہوتا ہے ایک عضو تناسل کے عضلات کی تسکین سے جو اعصابی تحریک پیدا ہوتی ہے اس وقت پیشاب کا رنگ سفید۔ مقدار میں زیادہ۔ انتشار میں بے حد کمی۔

دوسرا عضو تناسل کے عضلات کی تحلیل سے جو غدی تحریک سے پیدا

ہوتا ہے اس وقت پیشاب کا رنگ زرد۔ اکثر جلن کے ساتھ آتا ہے اور تھوڑا تھوڑا آتا ہے اگر اعصابی تحریک سے استرخا ہو تو اس کا علاج مندرجہ بالا طلائے کریں۔ اس مقصد کے لئے بے حد مفید ہوگا۔ اندرونی طور پر عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیا کھلائیں۔

انتشار کا رفع نہ ہونا

عضو تناسل کے یکساں ایستادہ رہنے کو یونانی حکما فریمیوس کہتے تھے یہ ایک ایسی علامت ہے کہ اس میں بے حد نقوط ہوتا ہے اور عضو تناسل یکساں ایستادہ رہتا ہے۔ فعل جماع کے بعد بھی انتشار رفع نہیں ہوتا۔

چونکہ انتشار کے وقت عضو تناسل میں خون بکثرت کھینچ آتا ہے۔ اس میں تمدد و تناؤ سخت ہوتا ہے۔ دوسرا اس انتشار میں عضو خاص کا نمو اور طول بڑھ جاتا ہے ایسی صورت میں اس کا خروج میں داخل ہونا مشکل ہو جاتا ہے تیسرا نقصان یہ ہوتا ہے کہ عضو تناسل سختی کے ساتھ رحم سے ٹکراتا ہے جس سے رحم میں ورم ہو جاتا ہے اور عورت بار بار جماع کرانے کے قابل نہیں رہتی۔ عضو خاص میں مسلسل خون رہنے سے اس میں اکثر ورم ہو جاتا ہے جو ایسے مریض کو شدید الم و درد میں مبتلا کر دیتا ہے۔

بسا اوقات الم و درد کی وجہ سے ایسا مریض چند دنوں کے اندر ہی ہلاک ہو جاتا ہے۔

علاج

چونکہ انتشار قلب و عضلات کی تیزی سے ہوتا ہے اور استرخا قلب و عضلات میں سکون سے۔ اس لئے استرخا کا علاج اگر عضلات کی تحریک اور اعصاب کی تحلیل سے کریں۔ تو انتشار کی تیزی کا علاج غدد کی تحریک اور عضلات کی تحلیل سے کرنا ہوگا۔

"قانون مفرد اعضا" کے تمام غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخے بوقت ضرورت استعمال کئے جا سکتے ہیں مقامی طور پر غدی اعصابی روغن کپڑا میں لت کر کے عضو تناسل پر رکھنا بے حد فائدہ مند ہے۔

برائے لیپ

ھو الشافی

ریٹھا	کیتنز	بیش	آٹا گندم	گھی	نمک
۱ تولہ	۱ تولہ	۲ ماشہ	۵ تولہ	۵ تولہ	۱ تولہ

ترکیب تیاری گھی کے سوا تمام اجزا کو اچھی طرح باریک کر لیں پھر کسی دیگچی میں گھی ڈال کر ان اشیا کو بھون لیں پھر پانی ڈال کر حلوہ سا بنا لیں بس لیپ تیار ہے۔

ترکیب استعمال جب شدید انتشار قائم ہو اس حلوہ کو عضو تناسل اور بالوں کے اوپر موٹا موٹا لیپ کر دیں۔ اور اوپر

روئی سے ٹکور کرتے رہیں۔ لیپ لگانے سے ہی مقامی طور پر درد بند ہو جائیگا خون کا دباؤ کم ہو جائے گا۔ جس سے انتشار بھی ختم ہو جائیگا۔

غذا۔ مکھن، مغز بادام، چینی حسب منشا۔

دوپہر: شلغم۔ مولی، گاجر، حلوہ ہر قسم۔

شام: دودھ گھی پلا دیں۔

حالت جماع میں پاخانہ کا نکل جانا

یہ ایک ایسی علامت ہے جب انسان جماع کا عمل کرتا ہے۔ تو عین انزال کے وقت پاخانہ نکل جاتا ہے۔ مریض شرم کے مارے عورت سے آنکھ نہیں ملا سکتا اگر یہ تکلیف مسلسل قائم رہے۔ تو اس کا علاج نہ کیا جائے تو خواب میں احتلام کی صورت میں پاخانہ نکل جایا کرتا ہے۔

یونانی اطبا اسے غذیوطہ کے نام سے پکارتے تھے۔

اسباب

ایسی علامات کے پیدا ہونے کا سبب واصلہ تو اعصاب دماغ ہیں۔ انسان کے جوان ہوتے ہی جنسی اعضا کے اعصاب تیز ہو جاتے وہ جنسی اعضا میں گدگدی لذت کے آثار پاکر ایسے اسباب تلاش

کرتا رہتا ہے جن سے ان میں مسلسل تحریک و تیزی رہے اور وہ ہر وقت لذت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔

قانون فطرت ہے کہ جب بھی کسی ایک عضو کا فعل مسلسل تیز رہتا ہے تو دوسرے اس کے اثر سے متاثر ہوتے ہیں چونکہ ایسے مریض کے اعصاب شدید تحریک میں ہوتے ہیں۔ اس کے برعکس قوت ماسکہ کے حامل عضلات انتہائی سکون کی وجہ سے کسی چیز کو اخراج سے روک نہیں سکتے۔ لہذا جہاں ان کی کمزوری سے منی کا اخراج جلد ہو جاتا ہے۔ وہاں مقعد کے عضلات پاخانہ کو بھی گرفت میں نہ رکھ سکنے کی وجہ چھوڑ دیتے ہیں۔ اسی طرح ایک طرف منی اخراج پاتی ہے دوسری طرف پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔

اسباب

اعصاب کو تیز کرنے کے اسباب میں اعصابی ادویہ اغذیہ کا کثرت استعمال اس علامت کو پیدا کر سکتا ہے۔

نفسیاتی اسباب

خوف اور ندامت سے یہ حالت پیدا ہو جایا کرتی ہے

کیفیاتی اسباب

تر سرد موسم یا ٹھنڈی یا گیلی جگہ پر ہر وقت بیٹھے رہنا مقعد کے عضلات میں

استرخا پیدا کر سکتا ہے۔

علاج

چونکہ اس علامت کا اصل سبب اعصاب و دماغ کے فعل کی تیزی ہے جس سے مقعد کے عضلات میں سکون و استرخا کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسے مریض کا علاج عضلاتی اغذیہ ادویہ اشیاء سے ہی ممکن ہے۔

میرے پاس بھی ایک مریض اس تکلیف کا آیا تھا جو ایک کو جوان تھا وہ غیر شادی شدہ تھا۔ اس نے روتے ہوئے کہا کہ میری شادی ہونے والی ہے مجھے جب بھی احتلام ہوتا ہے تو ساتھ پاخانہ بھی نکل جاتا ہے۔ گھر والوں یا محلہ والوں کو میری اس تکلیف کا پتہ چل گیا تو میری شادی نہیں ہوگی۔ مجھے فکر میں ساری رات نیند نہیں آتی۔

میں نے نبض اور قارورہ دیکھ کر تشخیص کیا کہ اسے اعصابی عضلاتی تحریک ہے اس لئے یہ نسخہ تجویز کیا۔ جس سے اسے مکمل آرام آ گیا۔ اب بچوں والا ہے۔

ھوالشافی مرچ سرخ - تار امیرا - کشتہ فولاد - کشتہ کچلہ - سم الفار
۳۰ گرام ۳۰ گرام ۵ گرام ۵ گرام ۱ گرام

ترکیب تیاری سب ادویہ کو باریک کر کے پانی کی مدد سے حب نخود بنالیں۔

مقدار خوراک ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دار چینی

دیگر

ھوالشافی گندھک آملہ سار - تار امیرا - حنظل ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود بنالیں۔

موقع استعمال اگر ایسے مریض کو قبض ہو تو اوپر والے نسخہ کے ساتھ ایک ایک گولی دن میں تین بار

غذا: عضلاتی کھلائیں۔

احتلام

نام عربی احتلام - اردو بدخوابی یا شیطان آنا۔
پنجابی کپڑے خراب ہونا۔ انگریزی ناک ٹرنل ایمیشن کہتے ہیں۔

ماہیت احتلام

لفظ احتلام عربی کا لفظ ہے اس کا مادہ حلم ہے جس کے معنی خواب دیکھنا یا خواب میں جنسی لذت حاصل کرنا ہے۔ چاہے اس کی کوئی بھی صورت ہو۔ اس میں مباشرت و اغلام اور جلق و خط شدید وغیرہ شامل ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ نیند کی حالت میں جب منی اور اس کے اعضاء کا جسم پر دباؤ اور غلبہ ہوتا ہے تو طبیعت جنسی جذبہ کو پیش کر دیتی ہے

جو جنسی اعضا میں تحریک پیدا کر دیتا ہے جس سے انسان بے قابو ہو جاتا ہے۔ اور اس کا انزال ہو جاتا ہے اس وقت انسان چت لیٹا ہوا ہوتا ہے خواب میں منی کا اخراج ہونا ہی احتلام کہلاتا ہے۔

احتلام مفید ہے یا نقصان دہ ؟

جہاں تک احتلام کے مفید یا نقصان دہ ہونے کا تعلق ہے اس میں دونوں صورتیں پائی جاتی ہیں۔ احتلام کے مفید ہونے کی صورت یہ ہے کہ انسان کی جوانی جوبن پر ہو۔ جنسی اعضا میں مکمل جوش ہو۔ خزانہ منی، مادہ منویہ سے پر ہو اس کے باوجود اسے جماع کا موقع نہ ملے ایسی صورت میں خزانہ منی میں مادہ منویہ کا زیادہ دیر پڑا رہنا اس کے لئے مفید نہیں ہوگا۔ کیونکہ کئی قسم کے جنسی امراض پیدا ہونے کا خطرہ ہے مثلاً منی کے خمیر سے اس کے چہرے پر داغ پڑ جائیں، چہرہ پر کیل مہاسے پیدا ہو جائیں۔ جنسی اعضا میں مسلسل دغدغہ سے جلق کی عادت ہونے کا خطرہ ہوتا ہے بلکہ اغلام بازی کا سبب ہو سکتا ہے

اگر کسی شخص کو ایک ماہ میں تین چار بار احتلام ہو جایا کرے تو بہتر ہے۔ بلکہ اس کی صحت بحال رہتی ہے۔

اگر ہر شب یا ہر ہفتہ میں کئی بار ہو تو علاج اور مداوا کی طرف توجہ کرنی چاہیے۔ ورنہ ضعف کا خطرہ ہے۔

قانون مفرد اعضا اور احتلام

احتلام عضلات کی تیزی سے پیدا ہوتا ہے جس طرح جریان اعصابی تحریک سے پیدا ہوتا ہے۔ اور سرعت انزال غدی تحریک سے۔

ایک خوفناک غلط فہمی کا ازالہ

اکثر حکماً واطباً اور فرنگی ڈاکٹر احتلام۔ جریان اور سرعت انزال میں منی کا غیر معمولی اخراج خیال کرتے ہوئے ان تینوں کا علاج ایک ہی طریق اور ایک قسم کی ادویہ سے کرتے ہیں جن میں مغلظات، مبردات۔ مسکنات اور مخدرات شامل ہوتی ہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ تینوں علامتیں مختلف ہیں۔ جو مختلف اعضا میں پیدا ہوتی ہیں۔ ہر عضو کی تحریک و سوزش الگ طور سے مختلف ہوتی ہے۔ اس لئے ہر ایک کا علاج ایک دوسرے سے مختلف ہے یہی وجہ ہے کہ ہم نے جریان منی کا علاج الگ لکھا ہے احتلام کا اب لکھ رہے ہیں۔ اور سرعت انزال کا اسکے مقام پر علاج تحریر کریں گے۔

علاج

احتلام چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوا کرتا ہے اس لئے مریض

کو اول جنسی ماحول سے الگ کر دیں بہتر ہے اس کو کلام الٰہی پڑھنے کی تلقین کریں۔ تیز مصالحہ دار چٹپٹی اغذیہ سے پرہیز کریں۔ تنہا بھی نہ رہنے دیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات بے حد مفید ہیں۔

اکسیر احتلام

ہو الشافی

نمک خوردنی ایک کلو — جمالگوٹہ ۱۰ گرام

ترکیب تیاری مغز جمالگوٹہ کھرل کر کے تیل کی مانند بنا لیں پھر تھوڑا تھوڑا نمک خوردنی پسا ہوا ملاتے جائیں اور کھرل کرتے جائیں جب تمام نمک مل جائے تو دو تین بار چھان کر محفوظ کر لیں۔

مقدار خوراک ۵ گرین والا کیپسول دن میں تین بار ہمراہ عرق اجوائن کھلائیں۔

افعال و اثرات غدی عضلاتی ہیں۔

تکالیف پھیپھڑہ

حنجرہ اور پھیپھڑے

اس باب کا نام اگرچہ پھیپھڑوں کا باب رکھا گیا ہے لیکن چونکہ پھیپھڑوں کے ساتھ حنجرہ اور ہوا کی نالی بھی شامل ہے اسی کے راستے ہوا پھیپھڑوں کے اندر جاتی ہے اور واپس آتی ہے لہٰذا حنجرہ اور ہوا کی نالی کی تشریح اور اس کے امراض کا بیان بھی پھیپھڑوں کے امراض کے ساتھ ہی کیا جا رہا ہے:

حنجرہ

حنجرہ کا اردو نام نرخرہ بھی ہے انگریزی میں لے رنکس LARYNX کہتے ہیں حنجرہ آواز کا مخصوص آلہ بھی ہے یہ ہوا کی نالی کے اوپر اور زبان کی جڑ کے نیچے حلق کے سامنے واقع ہے۔ اس کا اوپر کا حصہ چوڑا اور نیچے کا گول اور تنگ ہوتا ہے اس کے کنارے کے درمیان ایک ابھار ہوتا ہے جسے کنٹھ اور پنجابی میں گھنڈ کہتے ہیں یہ عورتوں کی نسبت مردوں میں واضح نظر آتا ہے۔

حنجرہ کی ساخت میں نو کریاں ہوتی ہیں ان کے علاوہ رباطات، عضلات، اعصاب غشائے مخاطی وغیرہ پائے جاتے ہیں۔

حنجرہ کے بالائی سوراخ پر پان کی شکل کی ایک کری لگی رہتی ہے جو حرکات تنفس کے وقت عمودی طور پر کھڑی رہتی ہے لیکن غذا کھانے اور پانی پینے کے وقت یہ نیچے اور پیچھے کی طرف جھک کر حنجرے کے سوراخ کو بند کر دیتی ہے تاکہ کھانے پینے کی شے حنجرے میں

نہ چلی جاوے اگر اتفاق سے کوئی شے اس سوراخ کے قریب چلی جاوے تو اچھو
یا سخت کھانسی آتی ہے جب تک وہ چیز خارج نہ ہو جائے کھانسی آتی رہتی ہے
جاننا چاہیے کہ آواز حنجرہ میں پیدا ہوتی ہے لیکن ناک زبان ہونٹھ وغیرہ الفاظ بنانے
میں مدد دیتے ہیں

ہوا کی نالی

اسے قصبہ الریہ بھی کہتے ہیں اس کا انگریزی نام ٹریکیا TRACHIA
ہے یہ حنجرہ سے شروع ہو کر گلے میں سے نیچے کو جاتی ہے اور پشت کے تیسرے
مہرے کے سامنے دو شاخوں میں بٹ جاتی ہے اس کا قطر پون انچ اور طول
ساڑھے چار انچ ہوتا ہے۔ ہوا کی نالی میں سولہ کریوں کے نامکمل حلقے عضلاتی اور وتری
ریشے۔ بلغمی جھلی اور چھوٹے چھوٹے غدد پائے جاتے ہیں ہوا کی نالی میں سولہ کریوں کے
نمارونیں دار ہوتی ہے تاکہ جب تنفس کے ذریعہ ہوا پھیپھڑوں میں جائے تو گرد وغبار وہیں
رہ جائے اور صاف ہوا پھیپھڑوں میں پہنچے۔

پھیپھڑے

پھیپھڑے سانس لینے کے خاص آلات ہیں جو عضلاتی دمسکولر ٹشوز) نسیج سے بنے
ہوئے ہیں جو سینے کے جوف میں بسبب دل وغیرہ علیحدہ علیحدہ رہتے ہیں۔ پھیپھڑوں
کا اندرونی جسم اسفنج نما ہوتا ہے ان پر دل کی طرح دو جھلیاں ہوتی ہیں ایک پھیپھڑے
کے ساتھ لگی ہوتی ہے وہ غدی جھلی ہے دوسری سفیدی مائل غدی جھلی کے اوپر
آراستہ کرتی ہے وہ اعصابی ہوتی ہے پھیپھڑوں میں وریدی خون نسیم جذب کرنے
کے آتا ہے اور اپنے اندر سے کاربن ڈائی اکسائڈ گیس جدا کر دیتا ہے یہی مصفی خون دل

میں بھیج کر شریانوں کے ذریعے جسم کی خلاؤں
میں جذب ہونے کے لئے روانہ ہوتا ہے۔
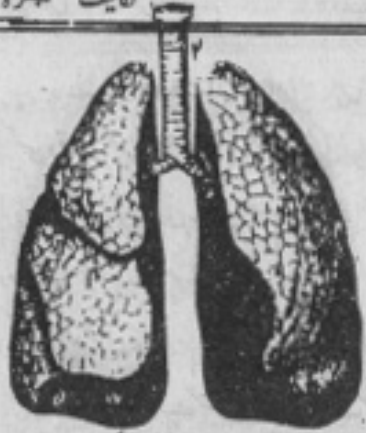
پھیپھڑوں کے افعال

جیسا کہ آپ نے دل کے افعال میں پڑھا ہے کہ اس کا سب سے بڑا کام سکڑنا اور پھیلنا
ہے جس سے دوران خون جاری رہتا ہے اور تمام جسم کو غذا ملتی ہے۔
بالکل یہی کام پھیپھڑوں کا ہے یہ بھی ہر گھڑی سکڑتے پھیلتے رہتے ہیں ان کا سب سے بڑا
کام تازہ ہوا کو اندر لے جانا اور خراب کو باہر خارج کرنا ہے تاکہ دل سے آیا ہوا کاربن ڈائی
اکسائڈ والا خراب خون صاف ہوتا رہے جس کی صورت یہ ہے کہ جو خون دل کی طرف پھیپھڑوں
میں آتا ہے اس میں کاربن ڈائی اکسائڈ بہت زیادہ ہوتی ہے جونہی وہ تازہ ہوا سے ملتا ہے فوراً
اپنی کاربن ڈائی اکسائڈ کو چھوڑ دیتا ہے اور ہوا سے آکسیجن گیس جذب کر کے شوخ سرخ
ہو جاتا ہے جب تک زندگی قائم رہتی ہے پھیپھڑے ہر گھڑی سکڑتے پھیلتے رہتے ہیں اور
خون صاف ہوتا رہتا ہے

پھیپھڑوں کے غیر طبعی افعال

قانون مفرد اعضا میں یہ بات بنیادی طور پر تسلیم کی گئی ہے کہ جن بنیادی اعضا سے کوئی عضو
بنا ہے اس میں اتنی اقسام کی ہی امراض پیدا ہوتی ہیں۔
چونکہ پھیپھڑوں کی بناوٹ میں اعصاب غدد عضلات بنیادی اعضا ہیں اس لئے پھیپھڑوں
کے غیر طبعی افعال بھی تین قسم کے ہی ہو سکتے ہیں یہی امراض کہلاتے ہیں پھیپھڑوں لا تعداد

پیدا ہونے والی علامات ان تینوں امراض میں سمو کر سمجھی ہوں گی مثلاً
ا۔ کسی وقت پھیپھڑوں میں رطوبات اور بلغم کی زیادتی ہو جاتی تھی اس وقت پھیپھڑوں کے اعصابی پردہ میں سوزش ہوتی ہے یہ پھیپھڑوں کی اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے دمہ بلغمی اسی وجہ سے ہوتا ہے۔

۲۔ کبھی پھیپھڑوں کے جرم میں تحریک ہو کر ان میں انقباض پیدا ہوتا ہے اس وقت پھیپھڑوں اور دل کی رفتار تیز ہوتی ہے جس سے ان کی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں بعض دفعہ پھیپھڑوں میں زخم ہو جاتے ہیں جس سے خونی تے آنے لگتی ہے آواز بیٹھ جاتی ہے بعض دفعہ نمونیا ہو جاتا ہے۔

۳۔ بعض دفعہ پھیپھڑوں کے کبدی (غدی) پردوں میں تحریک ہو کر پھیپھڑوں میں تحلیل ہو جاتی ہے جس سے پھیپھڑوں کے پھیلنے اور سکڑنے میں کمی آ جاتی ہے لیکن دم چڑھنے لگتا ہے مریض کے لئے بولنا بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ ظاہری طور پر نہ تو پھیپھڑوں میں بلغم ہوتی ہے نہ ہی کھانسی بعض دفعہ معالج سے دمہ سمجھ کر علاج کرنا شروع کر دیتے ہیں جس کا نتیجہ نقصان دہ ہوتا ہے اگر غدی تحریک سے تحلیل شدید ہو جائے تو اکثر پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے۔
اگر غدی پردہ میں سوزش ہو جائے تو خارش، ورم زخم، ورم جھلی اور ذات الجنب کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

یادداشت

یاد رکھیں کہ پھیپھڑے چونکہ حرکتی اعضا ہیں اس لئے ان کی بناوٹ عضلاتی انسجہ سے ہے اور ان کا تعلق قلب و عضلات سے ہے

پھیپھڑوں کا مزاج

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ جسم انسان میں حرکتی اعضا صرف عضلاتی مادہ سے بنے ہوئے ہیں عضلاتی مادہ کا مزاج قانون مفرد اعضا نے خشک تسلیم کیا ہے لیکن چونکہ حرکتی اعضا دو قسم کے ہوتے ہیں۔ ایک ارادی عضلات، دوسرے غیر ارادی عضلات۔ قانون مفرد اعضا نے

ارادی عضلات کا مزاج خشک سرد اور غیر ارادی عضلات کا مزاج خشک گرم مقرر کیا ہے۔
چونکہ پھیپھڑے غیر ارادی طور پر حرکت کرتے ہیں اس لئے ان کا مزاج خشک گرم ہے۔

نمونیہ ـــــ ذات الجنب

نمونیہ اور ذات الجنب دو ایسی مشترک علامات ہیں جو پھیپھڑوں کے اندر پیدا ہوتی ہیں۔ ان میں فرق کرنا ضروری ہے جسے بہت کم حکما جانتے ہیں اس لاعلمی کی وجہ سے بعض دفعہ مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ میں یہاں ان کا فرق واضح کرتا ہوں انشاء اللہ اسے پڑھنے والا پھر ایسی غلطیوں سے بچ جائے گا۔

نمونیہ	ذات الجنب
ا۔ قانون مفرد اعضا نے جو جسم انسان کی تقسیم کی ہے اس کے تحت دائیں پھیپھڑے پر عضلاتی اعصابی (سرد خشک) تحریک کا اثر زیادہ پڑتا ہے۔	۲۔ قانون مفرد اعضا نے جو جسم انسان کی تقسیم بالا اعضا کی ہے اس کے تحت بائیں پھیپھڑے پر غدی عضلاتی (گرم خشک) تحریک کا اثر زیادہ پڑتا ہے۔
۲۔ جب بھی کوئی سرد خشک دوا کھائی جائے یا سرد خشک موسم اثر انداز ہو تو اس سے دائیں پھیپھڑے میں سوزش درد اور ورم وغیرہ ہو گا۔	۲۔ جب بھی کوئی گرم خشک دوا کھائی جائے یا گرم خشک موسم اثر انداز ہو تو اس سے بائیں پھیپھڑے میں سوزش ورم اور درد ہوں گے۔
۳۔ اکثر مریض کھانسی اور بلغم، دمہ اور رعشہ کے ہی اس تکلیف میں مبتلا ہوتے ہیں۔	۳۔ بلغم کھانسی وغیرہ بالکل نہیں ہوتی۔ اگر کھانسی ہو تو خشک ہوتی ہے۔
۴۔ سانس لینے اور کھانسنے سے دائیں پھیپھڑے	۴۔ سانس لینے اور کھانسنے سے بائیں پھیپھڑے

میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے ۔

شدید درد ہوتا ہے

۵۔ نمونیہ کے مریض خاص کر بچوں میں دائیں طرف کی پسلیوں میں گڑھا پڑتا ہے ۔

۵۔ ذات الجنب کے مریض خاص کر بچوں کی بائیں طرف کی پسلیاں

۶۔ نمونیہ سردی خشکی اور خلط سودا کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے ۔

۶۔ ذات الجنب صفرا کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے ۔

۷۔ نمونیہ پھیپھڑوں کے ذاتی جرم میں سوزش ورم سے ہوتا ہے ۔

۷۔ ذات الجنب پھیپھڑوں کے غدی پردہ میں سوزش ورم سے ہوتا ہے ۔

۸۔ نمونیہ کے علاج کے لئے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ مفید ہوتی ہیں ۔

۸۔ ذات الجنب کے علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ زیادہ موثر ہوتی ہیں ۔

۹۔ نمونیہ کے مریض کا قارورہ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے

۹۔ ذات الجنب کے مریض کا قارورہ زرد سرخی مائل ہوتا ہے ۔

۱۰۔ نمونیہ کے مریض کی نبض منشاری، کلائی کے اوپر تیز اور تنی ہوئی ہوتی ہے

۱۰۔ ذات الجنب کے مریض کی نبض کلائی کے درمیان اور سست ہوتی ہے

۱۱۔ نمونیہ کے مریض کا علاج اگر صحیح نہ کیا جا سکے تو وہ اکثر ٹی بی کا مریض بن جاتا ہے ۔

۱۱۔ ذات الجنب کے مریض کا علاج اگر صحیح نہ کیا جا سکے تو اکثر مریض کے پھیپھڑوں میں پانی پڑ جاتا ہے جسے استسقاء الصدر کہتے ہیں ۔ اگر استسقاء الصدر نہ ہو تو سل ضرور ہو جاتی ہے

۱۲۔ نمونیہ کے اکثر مریضوں کو جب کھانسی آتی ہے تو بعض دفعہ بلغم غلیظ کے ساتھ خون آنے لگتا ہے ۔

۱۲۔ ذات الجنب کے مریض کو کبھی خون نہیں آیا کرتا ۔

۱۳۔ نمونیہ کے مریض کو شدید بخار ہوا کرتا ہے لیکن گھبراہٹ بالکل نہیں ہوتی ۔

۱۳۔ ذات الجنب کے مریض کو اکثر بخار شدید نہیں ہوتا بلکہ گھبراہٹ زیادہ ہوتی ہے

۱۴۔ نمونیہ کے مریض کو اختلاج قلب کم و بیش ضرور ہوتا ہے

۱۴۔ ذات الجنب کے مریض کو خفقان قلب ضرور ہوتا ہے ۔

علاج نمونیہ

جیسا کہ نمونیہ اور ذات الجنب کے فرق میں بتا چکا ہوں ۔ نمونیہ خشکی سردی کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے لہذا اس کے علاج کے لئے خشک گرم سے گرم ماحول مہیا کرنا ہوتا ۔ ورم درد کے مقام پر ریت گرم یا روٹا گرم یا گرم پانی کی بوتل سے ٹکور کریں اندرونی طور پر ہر قسم کی سرد اغذیہ ادویہ بند کرا دیں اور عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ کھلائیں انشاءاللہ دو تین گھنٹہ کے اندر مریض ٹھیک ہو جایا کرتا ہے ۔

نسخہ جات

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے عضلاتی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلا کر اپنا نام روشن کر سکتے ہیں

نوٹ:۔ اگر مریض کو قبض ہو تو ان میں سے ملین یا مسہل کھلا سکتے ہیں شدید تکلیف کی صورت تریاق نک استعمال کرا سکتے ہیں ۔

درج ذیل نسخہ جات بھی مفید ہیں

یٰسین دواخانہ کی تیار کردہ حب مقوی خاص اور حب صابر نمونیہ کے مریض کو آب حیات

سے کم نہیں۔ ان گولیوں کو سردی کے موسم میں تندرستی کی حالت میں بھی اگر احتیاطی طور پر ایک دو خوراک روزانہ کھائی جائے تو نمونیہ کا خطرہ نہیں رہتا۔

تریاق نمونیہ

ہوالشافی :۔ شنگرف ۱ تولہ، جائفل ۱ تولہ، قرنفل ۱ تولہ دارچینی ۱ تولہ، عقرقرحا ۱ تولہ، فلفل دراز ۱ تولہ زنجبیل ۱ تولہ

ترکیب تیاری :۔ اول شنگرف اور دارچینی کو کھرل کرلیں بعد میں باقی ادویہ باریک کرکے ملائیں اور ایک گھنٹہ رگڑیں۔

مقدار خوراک :۔ ۲ رتی سے ایک ماشہ دن میں تین بار۔ اگر تکلیف زیادہ ہو تو ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں جب تکلیف کم ہونے لگے تو دوا کا وقفہ بڑھا دیں۔

دیگر :۔ کشتہ بارہ سنگا، کشتہ کچلہ، مصبر، ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود بنا کر تین تین گھنٹہ بعد کھلائیں۔ فوراً درد و ورم غائب ہو جائے گا۔

برائے مالش :۔ روغن تارپین، روغن کنجد، ملا کر مقام درد پر مالش کرائیں۔ اس کے علاوہ رائی کا پلستر بھی لگا سکتے ہیں۔

علاج ذات الجنب

چونکہ ذات الجنب پھیپھڑوں کے غدی پردوں کا ورم ہے جو جگر و غدد کی تحریک سے اور کیفیاتی طور پر گرمی خشکی سے ہوتا ہے۔ علاج کے لئے گرم تر سے گرم ماحول میں مریضوں کو لے جائیں۔

قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں اگر درد شدید ہوتا تو اعصابی غدی مسہل دیں تاکہ فضلات کا بوجھ کم رہے اعصابی غدی روغن کی سینہ پر مالش کرا سکیں۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔ ہوالشافی تخم خرفہ، مغز کدو، گاؤزبان،

عنب الثعلب (مکو دانہ)، خطمی، ڈوڈا پوست ہر ایک ۶ ماشہ، یہ ایک دن کے لئے ہے۔ ½ سیر پانی میں جوش دے کر چھان کر تین دفعہ دن میں پلا دیں۔

دیگر :۔ لعوق سپستان بھی بے حد مفید ہے اور ضعف قلب کے لئے خمیرہ گاؤزبان کھلائیں۔

نوٹ :۔ فوری تسکین کے لئے مرکبات جن میں افیون، پوست اور مشابلیہ کے مرکبات دے سکتے ہیں، ڈوڈا پوست کو پانی میں بھگو کر سینہ پر لیپ کر دیں۔ تو بھی بہت سکون ہو جاتا ہے۔

کھانسی

جاننا چاہئے کہ کھانسی مرض نہیں ہے بلکہ یہ ایک علامت ہے جو قصبۃ الریہ (ہوا کی نالی) اور اعضائے صدر کی غیر طبعی رطوبات (بلغم) یا پھیپھڑوں پر کسی قسم کے دباؤ کو رفع کرتا ہوتا ہے کھانسی کی حرکت بالکل ایسا فعل ہے جیسے معدہ کے لئے ہچکی اور دماغ کے لئے چھینک ہے۔

اسباب :۔ کھانسی کے تین بڑے اسباب ہوتے ہیں۔ (۱) کیفیاتی و نفسیاتی (۲) مادی و سوزشی۔ (۳) شرکی۔

کھانسی کے علاج میں غلط فہمی

کھانسی کا علاج کرتے وقت بعض معالجوں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ کوئی ایسا مجرب نسخہ تیار ہو جائے جو ہر قسم کی کھانسی میں مفید ہو یہ سبق فرنگی طب نے معالجین کو دیا ہے کیونکہ فرنگی کمپنیاں ہر علامت کو مرض بنا کر پیش کرتی ہے اور اس کے لئے اپنے بے معنی دوا کا پروپیگنڈہ کرتی رہتی ہیں حیرت اس بات کی ہے کہ فرنگی میڈیکل کونسل ایسی ادویات کو

کیسے پاس کرتی ہیں۔ فرنگی میڈیکل کونسل کی گذشتہ پچاس سال کی تاریخ اٹھا کر دیکھی جا سکتی اس نے ہر مرض کے لئے سینکڑوں نہیں ہزاروں ادویات پاس کی ہیں لیکن ان کا حشر کیا ہوا عرصہ دس سال بعد ان کا نام و نشان نہ رہا ان کی جگہ اس مرض کی نئی ادویات مارکیٹ میں آ گئیں۔ اس کی وجہ اس کے سوا کیا ہو سکتی ہے کہ وہ ادویات ناکام تھیں اور تجارتی زاویہ نگاہ سے نئی ادویات مارکیٹ میں بھیجنی پڑیں۔ اپنا یہ مقصد حاصل کرنے کے لئے فرنگی تجارتی کمپنیاں ہر قسم کے زہر اور منشیات کے استعمال سے گریز نہیں کرتیں۔ افیون، مارفیا، بھنگ اور دھتورہ جیسی خوفناک منشیات کو بے دھڑک استعمال کیا جاتا ہے جس کا نتیجہ ظاہر ہے کہ جسم انسانی میں سلو پوائزنگ SLOW POISING (رفتہ رفتہ زہر کا اکٹھا ہونا) سے بالآخر موت یا ہارٹ فیل HEART FAILS کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ ان کی دیکھا دیکھی ہمارے بھولے بھالے اطبا اور وید فوری فائدہ کی خاطر فرنگی ادویات کا استعمال بغیر کیفیاتی دماغی اور شرکی صورتوں کو سمجھے بے دھڑک کر رہے ہیں۔

اس وقت مارکیٹ میں کھانسی کے لئے سینکڑوں ادویہ بک رہی ہے لیکن سب کی عطایانہ صورت ہے یعنی کھانسی کے لئے اکسیر بتائی جاتی ہیں ہم چیلنج کرتے ہیں۔ کہ اگر ان میں ایک بھی دوا ہر قسم کی کھانسی کے لئے مفید ہو تو ہم ہر ایسی دوا کے لئے پانچصد روپیہ پیش کرتے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ فرنگی ڈاکٹر بالمفرد اعضا امراض کی ماہیت اور خواص الادویہ سے بالکل ناواقف ہیں۔

کھانسی کی اقسام

کھانسی کی بالاعضا تین صورتیں ہیں۔ ۱۔ اعصابی کھانسی ۲۔ غدی کھانسی ۳۔ عضلاتی کھانسی۔ ان کی علامات فارقہ اور علاج درج ذیل ہیں۔

اعصابی کھانسی

اس کھانسی میں اعصاب سوزش ناک ہوتے ہیں جن سے جسم میں بلغم کی زیادتی عام طور پر سفید بلغم ہوتا ہے جس کا اخراج بڑی دقت سے ہوتا ہے جسم اکثر ٹھنڈا، چھینکیں آتی ہیں یعنی ناک آنکھ سے پانی جاری ہوتا ہے کبھی سینہ میں گر کر کھانسی کا باعث بنتا ہے ایسے مریضوں کا قارورہ سفید اور زیادہ پاخانہ غیر منہضم، کھانسی کی زیادتی سے دل ڈوبتا ہے۔ بار بار کھانسی سے سر میں درد یا چوٹ پیدا ہوتی ہے بعض دفعہ قے بھی ہو جاتی ہے اگر یہ مزمن صورت اختیار کر جائے تو کالی کھانسی یا دمہ کا باعث بنتی ہے۔

علاج

اعصابی کھانسی چونکہ اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہے لہذا اس کے علاج کے لئے ہر قسم کی عضلاتی محرک اغذیہ اور ادویہ اشیاء کھلائی جا سکتی ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے مجربات خصوصاً ضرورت کے وقت استعمال کر سکتے ہیں یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ہو الشافی:۔ تخم پیاز، دار چینی، کاکڑا سنگھی، جھنگڑی بریاں، ہر ایک ہم وزن۔ مقدار خوراک:۔ ۲-۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ۔

دیگر:۔ حب مقوی خاص اور حب صابر جن کے نسخہ جات رہبر اور مجربات قانون مفرد اعضاء اور ماہنامہ قانون مفرد اعضاء میں بار بار آتے رہتے ہیں بنا کر استعمال کریں اعصابی کھانسی کے لئے تریاق ہیں۔

غدی کھانسی

غدی کھانسی کا تعلق پھیپھڑوں وسے ہے جہاں سے ہوتا ہے اس وقت غدد کے افعال میں تیزی ہوتی ہے۔ قارورہ میں زردی، بلغم زردی مائل پتلا، گلے میں سوزش، کبھی جی متلاتا ہے۔ کبھی پیٹ میں مروڑ کی صورت ہوتی ہے بعض وقت پیشاب میں جلن ہوتی ہے زیادتی کی صورت میں خفقان

قلب ہو کر ضعف قلب پیدا ہو جاتا ہے ۔ ڈاکٹر حضرات ایسی کھانسی کے مریض کو بڑا پرانا مریض بھی کہتے ہیں ۔

علاج

قانون مفرد اعضا کے مطابق غدی تحریک کا علاج اعصابی تحریک سے کیا جاتا ہے ۔ چونکہ غدی کھانسی بھی غدد جگر کی تحریک و سوزش سے ہوتی ہے لہذا اس کا علاج اعصابی محرکات جن میں ہر قسم کی غذا دوا شامل ہے کھلا سکتے ہیں ۔

قانون مفرد اعضا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی مجربات اس کھانسی کے لئے بے حد مفید ہے ۔

مجربات

ہوالشافی :۔ بادام مقشر ۹ حصہ ، گوند کیکر ۳ حصہ ، ست ملٹھی ۳ حصہ ، سفوف بنا کر محفوظ کر لیں ، ۲، ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۴، ماشہ کی چائے شربت انجبار اور سفوف سپستان تریاق صفت مجربات ہیں ۔

ہوالشافی :۔ ملٹھی ، سونف ، لسوڑیاں ، گاؤزبان ، گل سرخ ہر ایک ۲، ۴ ماشہ پانی ایک پاؤ میں جوش دے کر چھان کر میٹھا ملا کر پلا دیں ۔ یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں دن میں پلائیں ۔

دیگر :۔ مغز کدو ، مغز بادام ، مغز فندق ، خشخاش ، الائچی خورد ، شہد
۳ چھٹانک ۳ چھٹانک ۲ چھٹانک ۲ چھٹانک ۱ تولہ ۔

تمام ادویہ کو علیحدہ علیحدہ باریک کر کے سہ چند وزن ادویہ شہد میں ملا کر محفوظ کر لیں ۔ ایک ایک تولہ دن میں چار بار ،

عضلاتی کھانسی :۔ اس کھانسی کا تعلق پھیپھڑوں کے ساتھ ہے اس میں چہرہ

اور قارورہ میں سرخی ، قبض کی زیادتی ، ریاح شکم کا کثرت سے ہونا ، نبض فشاری اور اس کا تیز تیز چلنا ، ہلکی ہلکی حرارت ہونا ، بلغم کا غلیظ ہونا اور اس کا آسانی سے اخراج نہ پانا اگر یہ حالت مسلسل قائم رہے تو پھیپھڑوں میں زخم ہو کر خون آنے لگتا ہے بعض دفعہ زخم میں پیپ بھی پڑ جاتی ہے

علاج

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلائے جا سکتے ہیں ۔ اگر بلغم غلیظ ہو اور خون نہ آتا ہو تو غدی عضلاتی ملین نمک ملا کر کھلائیں تو را بلغم رقیق ہو کر خارج ہونے لگی گی ۔ اگر بلغم کے ساتھ خون بھی آتا ہو یا کبھی کبھار آیا ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات مفید ہو رہتے ہیں

ہوالشافی ۔ گل بانسہ ۸ حصے ۔ سونف ۳ حصہ ۔ سفوف کر لیں ، بس تیار ہے

مقدار خوراک :۔ ایک ماشہ سے تین ماشہ دن میں تین بار ۔

ہوالشافی :۔ گوند کیکر ، گوند کتیرا ، ست ملٹھی ، ——— ہر ایک ہم وزن

مقدار خوراک :۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف زیرہ کی چائے :۔

ہوالشافی :۔ سونف ، مغز بادام ، فلفل سیاہ ، ملٹھی ۔ ——— ہر ایک ہم وزن

ترکیب تیاری :۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے تھوڑا سا پانی ملا لیں ۔ تاکہ گولیاں بنائی جا سکیں حب بقدر جنگلی بیر بنا لیں بوقت ضرورت گولیاں چوسیں ۔

نوٹ :۔ چار پانچ گولیاں ایک خوراک میں چوسیں ۔

کالی کھانسی

تعارف :۔ کوکر کھانسی ، سعال دیکی ۔ ہوپنگ کف سرفہ سیاہ یا کالی کھانسی

کالی کھانسی کی سب سے بڑی صفت یہ ہوتی ہے کہ یہ دورہ سے آتی ہے اور تقریباً ہر دورہ کے دوران مندرجہ بالا تمام علامات کے ساتھ قے کی علامت بھی لاتی ہے چنانچہ جب تک قے نہیں آجاتی کھانسی کا دورہ موقوف نہیں ہوا کرتا لہٰذا اسے کالی کھانسی یا ہوپنگ کف بجائے قے والی کھانسی کہا جاتا تو زیادہ مناسب تھا کیونکہ باقی علامات ہر کوئی پہچان نہیں سکتا۔

کالی کھانسی کے علاج میں ایک اہم ہدایت

کالی کھانسی میں چونکہ کھانسی کے ہر دورہ میں قے آیا کرتی ہے جس سے کھائی پی ہوئی تمام غذا یا دوا خارج ہو جایا کرتی ہے۔
لہٰذا ایسے مریض کو جب بھی غذا دی جائے یا دوا پلائی جاوے تو کھانسی و قے کے آنے کے چند منٹ بعد کھلانا پلانا چاہیے تاکہ دوسرے دورے سے قبل غذا یا دوا اپنا اثر کر چکی ہو اس طرح مریض جلد کمزور نہیں ہوتا دوا کو بھی اثر کرنے کا موقع مل جاتا ہے جس سے شفا جلد حاصل ہوتی ہے۔

ایک اور ہدایت

جس طرح ہیضہ کا علاج شدید حالتوں میں عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی ادویہ سے کرنے کی بجائے غدی عضلاتی تریاق سے کیا جاتا ہے بالکل اسی طرح کالی کھانسی کی شدید حالتوں میں اگر عضلاتی اعصابی اغذیہ ادویہ سے کریں مثلاً ہر قسم کی سرد ترشی۔ ترش اغذیہ ادویہ کھلا سکتے ہیں مثلاً جوارش املی بہترین دوا ہے دہی لسی دہی بھلے آلو چھولے۔ بسنتی روٹی دوائیں

اطریفل اسطوخودوس بے انتہا مفید ہے۔

پرہیز:۔ جب عضلاتی اعصابی علاج کریں تو اعصابی اغذیہ ادویہ بند کر دیں لیکن اگر اعصابی غذا دوا سے علاج کریں تو عضلاتی غذا دوا بند کر دیں

ھوالشافی:۔ ہلدی، سنڈھ۔ نوشادر۔ آک کا دودھ
۲ حصہ ۵ حصہ ۴ حصہ ۱ حصہ

سب کو باریک پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔

طریقہ استعمال:۔ چھوٹا بچہ ہو تو نصف سے ایک گولی صبح دوپہر شام جوان کے لئے دو دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ عرق گاؤزبان۔

ھوالشافی:۔ مرچ سیاہ، لہسن، میٹھا تیلیا۔
۲ حصہ ۲ حصہ ۱ حصہ

ترکیب تیاری:۔ سب کو ملا کر توے پر جلا لیں راکھ کو پیس کر تین گنا شہد ملا کر ایک ایک ماشہ چاٹیں، دن میں تین بار

تریاق کالی کھانسی

ھوالشافی:۔ پھٹکڑی ۴ تولہ، افیون ۱ تولہ
دونوں کو باریک پیس کر محفوظ کریں نصف رتی صبح دوپہر شام ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی۔ غذا عضلاتی کھلائیں

رقیق بلغم غلیظ بلغم

جب جسم اور خون میں رطوبات بڑھ جاتی ہیں تو جسم کے کسی مقام سے نسیم کی مانند ترشح

ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اگر یہ رطوبات ناک، کان، آنکھ، معدہ انتڑیوں میں ترشیح ہوں تو ان مخارج سے نکلنا شروع ہو جاتی ہیں اور جسم ان کے بد اثرات سے محفوظ رہتا ہے لیکن اگر ایسے مقام پر ترشیح ہوں جہاں مخرج اوپر ہو۔ اور وہ نیچے کسی خلا میں گر پڑیں جیسے پھیپھڑوں میں نزلہ گرتا ہے، شروع میں چونکہ رطوبات کا قوام رقیق ہوتا ہے اسلئے وہ کھانسی کے ساتھ رقیق اور کچی بلغم جس کا رنگ سفید ہوتا ہے خارج ہوتی ہے۔ یہی بلغم اگر پھیپھڑوں میں کئی دن تک ٹھہری رہے اور جسم میں حرارت غریزی وافر مقدار ہو تو اس بلغم میں خمیر پڑ جاتا ہے اور وہ دہی کی مانند غلیظ ہو جاتی ہے جس کا رنگ بعض دفعہ سیاہی مائل زرد یا زرد سرخی مائل ہوتا ہے ایسی صورتوں میں بعض دفعہ بلغم کے ساتھ خون بھی آنے لگتا ہے۔

اگر یہ حالت جلد ختم ہو جائے تو بہتر ہے ورنہ خمیر اور ترشی سے پھیپھڑوں میں کسی نہ کسی جگہ زخم کر دیتی ہے جس سے مریض ہمیشہ کے لئے ٹی بی کا اور سل جیسی خوفناک تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اب جتنی بھی رطوبات ترشیح ہوتی ہیں فوراً ترشی کی وجہ سے دودھ کی طرح پھٹ کر دہی کی مانند غلیظ ہوتی رہتی ہیں،

علاج

رقیق اور غلیظ بلغم کا علاج ایک سمجھ دار معالج فطری اصولوں پر عمل پیرا ہو کر ہی کر سکتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے تحت بلغم تو ایک قسم کی الکلی ہے۔ جسے ترشی و تیزابیت سے غلیظ کر کے خارج کیا جا سکے گا۔ اور آئندہ کے لئے بھی سکریشن بند ہو جائے گی، غلیظ بلغم نے چونکہ ترشی و تیزابیت سے غلظت حاصل کی ہے لہٰذا اس کا علاج ایسی چیزوں سے کرنا ہوگا جن میں سالٹ کے اثرات پائے جائیں گے تاکہ اس کا قوام رقیق ہو جائے اور آسانی سے خارج ہو سکے۔ جاننا چاہئے ٹی بی و سل دق کا علاج اس وقت تک مشکل ہے۔ جب تک ٹی بی کے مریض کے خون میں سالٹ کے اثرات نہ بڑھا دیئے جائیں۔ مثلاً ایسی اغذیہ ادویہ کھلائی جائیں جن میں سالٹ کم و بیش مقدار میں پایا جاتا ہو مثلاً ساگ، گاجر، مولی، شلغم، پالک،

وغیرہ اور ادویہ میں مرچ سیاہ، نوشادر، نمک طعام، سونف، زیرہ سفید، سوڈا بائی کارب، میٹھا سوڈا، وغیرہ،

علاج بلغم رقیق

چونکہ رقیق بلغم اعصابی عضلاتی تحریک اور رطوبات کی زیادتی سے ہوتی ہے علاج کے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیاء کھلائیں،

نوٹ:۔ چنے کے آٹے کی روٹی ضرور کھلائیں۔

علاج غلیظ بلغم

چونکہ غلیظ اور گاڑھی بلغم عضلاتی غدی تحریک سے ہوتی ہے لہٰذا اس کے علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ اشیاء کھلائیں۔

نوٹ:۔ دیسی گندم کے آٹے کا حلوہ ضرور کھلائیں۔

آواز باریک ہونا

جب گلے میں سوزش ہو اور پھیپھڑوں میں بلغم رک جائے تو آواز بیٹھ جاتی ہے یہ صورت اعصابی اور عضلاتی دونوں تحریکوں سے ہو جاتی ہے۔ معالج کا فرض ہے کہ صحیح تحریک تعین کر کے علاج کرے۔

میں نے کئی ایسے مریضوں کا علاج کیا ہے جو کئی سالوں سے عورتوں کی طرح بولتے تھے بعض کی طرح آواز تھی۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے بالکل ٹھیک ہو گئے۔ عام طور پر اعصابی تحریک سے آواز باریک ہوتی ہے اس مقصد کے لئے عضلاتی محرکات کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

عضلاتی محرک چٹنی

سرخ مرچ، لہسن، پیاز، نمک، گھی
۲ ماشہ، ½۲ تولہ، ۱۰ تولہ، ۶ ماشہ، ۵ تولہ

تمام اشیاء کو گھی میں بھون لیں بس آواز کھول چٹنی تیار ہے مریض بغیر کسی روٹی وغیرہ کے ایسے ہی ایک دفعہ میں تمام کھالے اسی طرح شام کو بنا کر کھالے چند دنوں کے اندر گلا صاف ہو جائے گا اور آواز کھل جائے گی اگر عضلاتی تحریک ہو تو غدی اعصابی چٹنی کھلائیں

غدی محرک چٹنی

مرچ سیاہ، مغز بادام، پودینہ، دھنیا سبز، ادرک،
۲ ماشہ، ۱ تولہ، ۳ ماشہ، ۱ تولہ، ۱ تولہ

نمک، حسب ضرورت، گھی، ۵ تولہ، تمام اشیاء کو گھی میں بریاں کریں اور تھوڑا تھوڑا کرکے ایک دفعہ ہی مریض کو کھلا دیں انشاء اللہ چند دن استعمال کرنے سے آواز کھل جائیگی

استسقاء الصدر

استسقاء کی ماہیت اور حقیقت کی مکمل تفصیل تو استسقاء زقی کے بیان میں کروں گا۔ یہاں صرف مختصر طور پر لکھ رہا ہوں۔

جاننا چاہئے کہ قانون مفرد اعضاء کے تحت استسقا بیماری نہیں بلکہ جگر و غدد کے افعال کی تیزی اور قلب و عضلات کی تحلیل اور اعصاب و دماغ کی تسکین سے ہوتا ہے دوسرے لفظوں میں مریض کے جسم میں خون جگر و غدد کی تیزی سے صفرا ضرورت سے زیادہ بڑھ جاتا ہے اعصابی سکون کی وجہ سے اس کا اخراج بند ہو جاتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم میں صفرا و حرارت کی کثرت سے عضلات میں شدید تحلیل شروع ہو جاتی ہے جس سے صفراوی رطوبات خلاؤں میں ترشیح ہونا شروع ہو جاتی ہیں جو کچھ عرصہ بعد پانی کی صورت میں ظاہر ہو جاتی ہیں جسے عرف عام میں استسقا یا پیٹ پانی یا جلندھر کہتے ہیں۔

نوٹ: یاد رکھیں کہ صفراوی رطوبات کا ترشح اس مقام میں شروع ہوتا ہے جس میں شدید تحلیل ہوتی ہے اگر تمام جسم کے عضلات میں تحلیل شروع ہو تو عام جسم کا استسقاء ہو جاتا ہے جس کی شکل تمام جسم پر اماس کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ اگر خصیوں کے عضلات میں تحلیل زیادہ ہو تو استسقاء دماغ کہتے ہیں۔ اگر پھیپھڑوں کے عضلات تحلیل ہونا شروع ہو جائیں تو استسقاء الصدر ہو جاتا ہے۔

اسباب

استسقاء الصدر کے اسباب میں وہ تمام اسباب شامل ہیں۔ جس سے جگر و غدد کے افعال تیز ہوتے ہیں۔ عام طور پر گرم خشک ماحول، چڑچڑا اور غصیلا مزاج اور گرم خشک و خشک گرم اغذیہ ادویہ اس کے اسباب میں شامل ہیں۔

علاج

چونکہ استسقاء غدی عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتا ہے لہذا اس لئے اس کے علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ اشیاء استعمال کرائیں۔ انشاء اللہ چند دنوں کے اندر اندر بذریعہ گردہ و مثانہ تمام پانی خارج ہو جائے گا اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہو جائے گا۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی اعصابی مسہل استسقاء کے لئے بہترین دوا ہے

یادداشت

موجودہ ایلوپیتھی طریقہ علاج میں استسقاء کے لئے دو طریقے استعمال کئے جاتے ہیں۔ ۱۔ مدر بول ادویہ، ۲۔ دستکاری سے پانی نکالنا۔

یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ صرف مدر بول ادویہ کا استعمال ضروری نہیں بلکہ جگر و غدد کے مشینی اعضا کو تیز کرنا ضروری ہے تاکہ ایک طرف صفرا کی پیدائش جاری رہے دوسری طرف فاضل صفرا کا اخراج جاری رہے۔ اس اصول پر عمل کرنے سے دوبارہ پانی پڑنے کا امکان نہیں رہتا اور مریض ہمیشہ کے لئے تندرست ہو جاتا ہے۔

تپ دق کا علاج

تپ دق وسل کا اصول علاج

تپ دق وسل کا علاج لکھنے سے پہلے ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اس کا اصول علاج ذہن نشین کرایا جائے تاکہ علاج میں آسانیاں پیدا ہو جائیں۔ تپ دق کے متعلق یہ غلط فہمی پیدا ہو گئی ہے کہ یہ مرض قابل علاج نہیں ہے یہ ایسی غلط فہمی ہے جو فرنگی معالجین کی لاعلمی سے عوام تک پہنچ گئی ہے اس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ جب کسی مریض کو یہ علم ہوتا ہے کہ وہ تپ دق میں مبتلا ہے تو اس کا دل بیٹھ جاتا ہے سر میں چکر آجاتا ہے اس کی جرأت ختم ہو جاتی ہے اُسے محسوس ہونے لگتا ہے کہ اب اس کی زندگی قریب اختتام ہے گویا وہ آدھی موت مر چکا ہوتا ہے اس کا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ انسان کے اندر جو قوت مدافعت قدرت کی طرف سے ودیعت کی گئی ہے وہ اس کا ساتھ چھوڑ جاتی ہے اور مرض اس پر پوری طرح غلبہ پا لیتا ہے۔ کسی مرض کا علاج نہ جاننا اور بات ہے اور اس مرض کا علاج نہ ہونا اور بات ہے۔ قدرت بہت فیاض واقع ہوئی ہے اس نے اس دنیا میں جو امراض و تکالیف اور مصیبتیں پیدا کی ہیں ساتھ ہی ان کا یقینی علاج یعنی رد عمل بھی پیدا کر دیا ہے۔

تپ دق کا شرطیہ علاج موجد قانون مفرد اعضا جناب الحاج

قرآن حکیم کا ارشاد ہے لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ اس لئے یہ ناممکن ہے کہ تپ دق کا علاج پیدا نہ کیا ہو حقیقت یہ ہے کہ قدرت نے تپ دق کا یقینی بے خطا علاج پیدا کیا ہے۔

تپ دق کا شرطیہ علاج موجد قانون مفرد اعضا جناب الحاج حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانیؒ صاحب نے دعویٰ کے ساتھ پیش کیا تھا جس پر عمل کر کے ہزاروں مریض شفایاب ہو چکے ہیں۔

اصول علاج:۔ اصول علاج میں تین صورتوں کو مدنظر رکھنا چاہئے۔

ا۔ حرارت اور رطوبت کا پیدا کرنا۔ ۲۔ سوزش و ورم کا رفع کرنا ۳۔ قابض اشیاء سے پرہیز کرنا۔ جن کی تفصیل یہ ہے۔

عام طور پر خصوصاً فرنگی ڈاکٹر بخار کی حرارت کو علامت کی بجائے مرض خیال کرتے ہیں۔ اور دافع بخار اور قاطع حرارت ادویات استعمال کراتے ہیں جو بالکل غلط ہے کیونکہ تپ دق ہمیشہ عضلاتی سوزش سے ہوتا ہے اس لئے اگر دافع بخار اور دافع سخاء ادویات دی جائیں تو سوزش و ورم میں اضافہ ہو جائے گا اور مرض کم ہونے کی بجائے بڑھے گا۔ دافع بخار اور قاطع حرارت ادویہ اور اغذیہ کا استعمال ایک اندھا اور علاماتی علاج ہے جیسے فرنگی ڈاکٹر ٹی بی کے جراثیم کو ہلاک کرنے یا اس زہر کو فنا کرنے کے لئے بندوقیں اٹھائے پھرتے ہیں۔ جاننا چاہئے کہ کوئی دوا یا غذا اس وقت تک جراثیم کو ہلاک نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ جسم میں حرارت و رطوبت کو بڑھا نہ دے رطوبت کا بڑھا دینا نہ صرف سوزش و ورم کے مفید ہے بلکہ ہر قسم کے جراثیم اور ان کے زہر کو بھی ہلاک کر دیتا ہے۔

چند ضروری ہدایات

علاج کے دوران بعض مریضوں میں ایسی علامات ظاہر ہوا کرتی ہیں جن سے مریض اور ان کے لواحقین گھبرا جاتے ہیں بلکہ بعض معالج بھی گھبرا کر علاج تبدیل کر دیتے ہیں جس سے علاج ناکام ہو جاتا ہے۔ علاج کے دوران نئی علامات سے گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ علاج جاری رکھیں۔

- اگر مریض کو بلغم زیادہ آنے لگے تو اسے روکنے کی کوشش نہ کریں بلکہ زیادہ مخرج بلغم دوائیں دینی چاہئیں تاکہ زرد رنگ کی بلغم سفید رنگ میں تبدیل ہو جائے جب بلغم سفید رنگ کی آنی شروع ہو جائے تو سمجھ لینا چاہئے کہ تپ دق ختم ہو رہا ہے۔
- تپ دق کے مریض کو کبھی کھانسی روکنے کی دوا تجویز نہ کریں کیونکہ کھانسی مرض نہیں ہے

یہ ایک علامت ہے جو ظاہر کرتی ہے کہ پھیپھڑوں میں غیر طبعی مواد موجود ہے اسے ہر حال میں خارج کیا جائے اگر کھانسی روکنے کی کوشش کی گئی تو وہ مواد جو پھیپھڑوں میں پڑا ہوا ہے پھیپھڑوں میں زخم کردے گا جس سے خون کا آنا یقینی ہے اس لئے مریض کے مجبور کرنے پر بھی کھانسی کو روکنے کی کوشش نہ کریں۔

بخار اتارنے کے لئے خواہ مخواہ وقت ضائع نہ کریں بلکہ مریض میں حرارت غریزی بحال کرنے کی کوشش کریں تاکہ سوزش تحلیل ہو کر بخار اتر جائے۔

اس مرض میں قے اور اسہال نہیں ہوا کرتے زیادہ سے زیادہ جی متلاتا ہے یا ہچکی ہو جاتی ہے ان کو بند نہ کریں بلکہ کوشش کریں کہ قے اور اسہال شروع ہو جائیں دوران علاج کافی مریضوں پر تجربات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ مریض کو بغیر کسی مسہل یا قے آور دوا کے زبردست قے اور اسہال شروع ہو گئے جن سے جسم کا تمام زہر خارج ہو کر صحت بحال ہو گئی۔ کمال یہ ہے کہ جن مریضوں کو قے و اسہال شروع ہو گئے وہ صرف چند دنوں میں صحت یاب ہو گئے۔

تپ دق کے مریض کیلئے غذا

تپ دق کے مریض کی غذا میں تین باتوں کو مدنظر رکھنا ضروری ہے۔

۱۔ غذا حرارت پیدا کرنے والی ہو۔

۲۔ غذا قابض نہ ہو بلکہ رطوبت پیدا کرنے والی ہو۔

۳۔ غذا محلول شکل میں ہو یعنی پینے کے قابل ہو اگر چبائی جائے تو دانتوں کو محنت نہ کرنی پڑے۔

محلول اغذیہ ہیں شہد، سونف، گل سرخ کی چائے، گوشت کا شوربہ، حریرہ بادام حریرہ چہار مغز، کدو کش سبزی کا سالن، پھلوں کا رس، دودھ گھی وغیرہ ان میں اغذیہ

پکا کر تیار کی جائیں۔ ان میں دیسی گھی کا ہونا ضروری ہے۔

جب بلغم غلیظ آنا کم ہو جائے، خون آنا بند ہو جائے، بخار اتر جائے تو بھی سابقہ اغذیہ جاری رکھیں تاکہ جسم میں ردعمل پڑھ کر دوبارہ مرض کے عود کرنے کا خدشہ نہ رہے۔

تپ دق کے مریض کو اگر بکری کا دودھ اور گوشت دیا جائے تو بے حد مفید رہتا ہے شروع علاج میں دودھ کو پھاڑ کر صرف اس کا پانی دیں اس کا پنیر بدن پر ملنا چاہئے۔ دودھ اور گھی بھی بے حد مفید ہے، سبزیوں میں شلجم۔ پالک، ساگ، گاجر، مونگرے، مولی حلوہ گاجر وغیرہ کھلا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ تپ دق کے مریض کے لئے گندم کے آٹے کا تر تر حلوہ بہترین غذا ہے جو بلغم کے اخراج میں آسانی پیدا کرتا ہے۔

دوائی علاج

تپ دق کے مریض کا علاج کرتے وقت مندرجہ بالا ہدایات پر عمل کرنے کے ساتھ ساتھ دوائی علاج بھی کریں۔ اور کوشش کریں کہ مریض کے جسم کی کاربن اور ترشی جلد ختم ہو۔ اس لئے علاج کے دوران واضح ترش اغذیہ اور یہ اشیا کھلائیں۔ ان ادویہ میں یہ صفت بھی ہونی چاہئے کہ وہ حرارت و رطوبت کی حامل ہوں یہ صفت غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ میں ہوتی ہے ان کے استعمال سے ایک طرف گرم رطوبت کا ترشح ہوتا ہے جس سے خشکی رفع ہوتی ہے دوسری طرف کاربن اور ترشی تحلیل ہوتی ہے جس سے عضلاتی سوزش بھی تحلیل ہو جاتی ہے۔

ذہن نشین کرلیں کہ تپ دق کے مریض کو دافع تعفن (اینٹی سیپٹک)، قاتل جراثیم ادویہ استعمال نہیں کرنی چاہئیں۔ ایسی اکثر سوزش اور تحریک میں تیزی پیدا کر دیتی ہیں جس سے مرض میں اضافہ ہو جاتا ہے کیونکہ یہ ادویات حرارت غریزی کو جو زندگی تک ہر آفت کا مقابلہ کیا کرتی ہے۔ ٹھنڈا کر کے ختم کر دیتی ہے۔ ایسے مریضوں کو تو ہر قسم کی ترش اغذیہ اودیہ بلکہ سرخ رنگ سے بھی پرہیز کرنا لازمی ہے کیونکہ سرخ اشیاء اور سرخ رنگ میں ترشی کاربن

ہوتی ہے جو تپ دق و سل کے لیے انتہائی مضر ہے۔

تپ دق کے مریض کی تحریک ہمیشہ شروع میں عضلاتی اعصابی ہوتی ہے جو آہستہ آہستہ عضلاتی غدی ہو جاتی ہے اگر یہی صورت اور بڑھ جائے تو غدی عضلاتی ہو کر سل میں تبدیل ہو جاتی ہے اس وقت بلغم کے پیپ آنی شروع ہو جاتی ہے تپ دق کا مریض جب بغرض علاج مطب میں آئے تو اول اس کی نبض دیکھ کر یقین کریں اگر ضرورت پڑے تو بلغم و قارورہ بھی دیکھ لیں تاکہ تشخیص میں کسی قسم کا شک و شبہ نہ رہے، نبض قارورہ بلغم کا معائنہ کر چکنے کے بعد اول تا آخر مریض کو اس مرض کی تمام تفصیلات سے آگاہ کر دیں تاکہ مریض کے دل میں مرض کا جو خوف ہے اسے ہر ممکن طریقے سے دور کیا جا سکے، جب مریض اپنی مرض کی تشخیص سے مطمئن ہو جائے تو پہلے غذائی علاج تجویز کریں جب غذائی علاج سے کچھ افاقہ معلوم ہو تو پھر دوائی علاج تجویز کریں تاکہ جلد از جلد مرض سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔ جب مریض کو دوا شروع کرنی ہو تو اول یہ معلوم کریں کہ اسے بلغم کے ساتھ یا کسی راستہ سے خون تو نہیں آرہا۔ اگر ایسی صورت ہو تو فوراً کو پیا کے اعصابی غدی تریاق اور غدی اعصابی ملین ملا کر کھلانا شروع کر دیں انشاء اللہ نہ تو دوبارہ خون آئے گا اور نہ ہی دوبارہ تکلیف ہو گی۔

اگر تپ دق کے مریض کو خون نہ آتا ہو تو ابتدا سے ہی غدی اعصابی غذا دوا شروع کرا دیں ان میں ملین، مسہل، اکسیر، تریاق وغیرہ سے جسے مناسب سمجھیں کھلائیں انشاء اللہ بھوک کھل جائے گی، بخار غائب ہو گا، بلغم آہستہ آہستہ ختم ہو جائے گی۔

مجرّبات تپ دق

تریاق تپ دق

شیر مدار	ہلدی خالص سفوف
۱ تولہ	۵ تولہ

ترکیب تیاری: پہلے ہلدی کو باریک کر کے شیر مدار ملا کر کم از کم ایک گھنٹہ کھرل کریں۔ بعد ازاں گوند کی مدد سے حب نخودی تیار کر لیں۔

مقدار خوراک: ایک تا دو گولی دن میں چار بار ہمراہ سونف، گل سرخ کی چائے

افعال اثرات: اعصابی غدی ہیں، اعصاب میں شدید تحریک پیدا رطوبات کی پیدائش بڑھا دیتا ہے۔ جس سے خون کا آنا فوراً بند ہو جاتا ہے ایک ہفتہ کے اندر اندر کھانسی اور بخار کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ تین ہفتہ بعد طاقت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ صرف ایک ماہ میں مریض صحت یاب ہو کر اپنے کام کاج کی طرف رجوع کر لیتا ہے اور باقی ماندہ زندگی صحت، مسرت شادمانی اور کامیابی سے گزارتا ہے۔ نظریہ مفرد اعضا کے تحت یہ علاج نہایت کامیاب ثابت ہوا ہے۔

تریاق تپ دق نمبر ۲

شیر مدار	نوشادر ٹھیکری	سہاگہ بریاں	ہلدی
۵ تولہ	۵ تولہ	۵ تولہ	۱۰ تولہ

ترکیب تیاری: سب دواؤں کو کوفتہ بیختہ کر کے لوہے کی کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھیں جب شیر مدار دواؤں میں جذب ہو جائے اور مرکب کا رنگ سیاہی مائل ہو جائے تو فوراً آگ سے نیچے اتار کر باریک کر کے حب نخودی تیار کر لیں۔

مقدار خوراک: ایک گولی سے ۲ گولی ہمراہ سونف، زیرہ سفید، گل سرخ کی چائے دن میں تین بار پلائیں۔

افعال اثرات: تریاق نمبر ۱ کے اثرات کا حامل ہے لیکن اس سے کئی گنا تیز ہے نہایت ہاضم ہے اور مخرج بلغم ہے۔

سفوف تپ دق

گوند کیکر	ست ملٹھی	سونف	ہلدی	گوند کتیرا	برگ بانسہ
۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے سفوف بنا لیں، ۱ تا ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی یا دودھ شیریں

دوائے اسہال

تپ دق کے آخری درجہ میں اسہال شروع ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کے لئے نسخہ بہترین فوائد کا حامل ہے۔

ھوالشافی:۔ اجوائن دیسی اتولہ، رائی اتولہ، سنڈھ اتولہ، تمام ادویہ کو باریک کرکے محفوظ کرلیں۔

مقدار خوراک:۔ ایک ماشہ سے ½ اماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ اجوائن،

مندرجہ بالا نسخہ ایسے اسہال میں مفید ہے جن کے دوران باوجود پاخانہ کی صورت میں آنے کے پیٹ میں اپھارہ آجاتا ہو اس نسخہ کے کھلانے سے ایک طرف پاخانے بند ہوں گے دوسری طرف ہوا بھرنا بند ہو جائے گی۔

سِل

سِل کے متعلق ایک مقولہ مشہور کہ تپ دق سے سِل ہو سکتی ہے سل سے تپدق نہیں ہو سکتا۔ قانون مفرد اعضا اس کی یوں تشریح کرتا ہے۔ تپ دق جب دوسرے تیسرے درجے میں پہنچتا ہے تو عضلاتی غدی شدید تحریک ہو جاتی ہے جوں جوں غدد میں تحریک بڑھتی ہے تو پھیپھڑوں کے عضلاتی ساخت کے زخم تحلیل ہونا شروع ہو جاتے ہیں ان میں رکے ہوئے مواد پیپ میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ بلغم بھی پتلی اور بدبودار ہو جاتی ہے جب نکلتی ہے تو اس کے ساتھ پیپ بھی خارج ہوتی ہے اس حالت کو متقدمین سِل کا نام دیتے ہیں یہ صورت براہ راست غدی تحریک سے پیدا ہوتی ہے اور تپ دق کے علاج میں گرم خشک اغذیہ ادویہ سے بھی ہو سکتی ہے اس وقت غدی

عضلاتی تحریک ہوتی ہے۔

علاج

چونکہ سل غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے اس کے علاج کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ کھلائیں، ان میں مدبول اغذیہ ادویہ کا استعمال ضرور کریں تاکہ ادرار کے ذریعہ فضلات جلد خارج کئے جا سکیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا پر تیار کئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں۔ دیگر مجربات میں وہ تمام مجربات استعمال کئے جا سکتے ہیں جو استسقاء دق کے لئے مفید ہیں۔ یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی:۔ تخم ترب، سونف، نوشادر، مرچ سیاہ، سنڈھ، ریوند عصارہ
½ تولہ ½ تولہ ½ تولہ ½ تولہ ½ تولہ ½ تولہ اتولہ

تمام ادویہ کو باریک کرکے محفوظ کرلیں،

مقدار خوراک:۔ ½ رتی سے اماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۶ ماشہ، زیرہ سفید کی چائے ہے۔

دمہ

قانون مفرد اعضا کے تحت نہ تپ دق و سل بیماریاں ہیں نہ دمہ، بلکہ یہ پھیپھڑوں کے مختلف مفرد اعضا کی سوزش سے ہونے ہونے والی علامات ہیں۔ تپ دق و سل کے متعلق تو مختصر معلومات اور ان کا علاج تحریر کر دیا ہے اب دمہ کے متعلق لکھ رہا ہوں لفظ دمہ دم سے نکلا ہے اور دم کے معنی سانس کے ہیں جس مریض کا سانس تنگی سے آتا ہو سانس پھولتا ہو جلدی جلدی سانس لینا پڑتا ہو دمہ کہلاتا ہے۔

یہ بالکل ایسی علامت ہے جیسے تیز چلنے دوڑنے اور اوپر چڑھنے پر عارضی طور پیدا

ہوتی ہے جو ہوائی نالی اعضا کی غیر طبعی حرکات اور صورت سے پیدا ہوتی ہے جس میں کبھی نسیم (آکسیجن) کی کمی اور دخان (کاربن ڈائی آکسائیڈ) کی زیادتی یا کبھی نسیم کی زیادتی اور دخان کی کمی کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے۔

غلط فہمی

ایک طرف تو عوام میں یہ غلط فہمی ہے کہ دمہ کا کوئی علاج نہیں اور وہ دمہ موت کے آخری سانس کے ساتھ جاتا ہے دوسری طرف معالجین میں یہ جذبہ پایا جاتا ہے کہ کوئی ایسی چیز یا تریاق تیار ہو جائے جو ہر قسم کے دمہ کے لئے شرطیہ اور بے خطا ہو۔ سب سے بڑے عطائی فرنگی ڈاکٹر ہیں جو اپنی دکانداری چمکانے اور بزنس کو فروغ دینے کے لئے دمہ کے علاج کے لئے سینکڑوں دوائیں تیار کر کے امریکہ یورپ سے ہمارے ملک میں روانہ کرتے رہتے ہیں ان میں ایک بھی مفید ثابت نہیں ہوئی۔

ہر دو تین سال بعد یورپ کے کسی نہ کسی ملک سے یا امریکہ کے کسی نہ کسی حصہ سے کوئی نہ کوئی نئی دوا تیار ہو کر یہاں پہنچ جاتی ہے مریض شوق سے خریدتے ہیں مگر مرض دمہ میں ایک بال برابر کا فرق نہیں ہوتا شفا تو بہت دور کی بات ہے البتہ مرض کا دورہ روکنے کے لئے چند مخدرات مخصوص کئے ہوتے ہیں جن کو وقتی طور پر روکا جاتا ہے آہستہ آہستہ مریض ان مخدرات کا عادی ہو جاتا ہے اول ان کی مقدار زیادہ کرتا ہے بعد میں خود ہی ان زہریلے اثرات سے موت کے منہ میں چلا جاتا ہے۔

کیا کوئی فرنگی ڈاکٹر یہ دعوی کر سکتا ہے کہ ان کی طب میں کوئی ایسی دوا ہے جو ہر قسم کے دمہ کے لئے یقینی ہو یا کسی خاص قسم کے دمہ کے لئے مفید ہو۔ ہم چیلنج کرتے ہیں کہ ان کو دمہ کی حقیقت کا صحیح علم بھی نہیں ہے پھر بھلا علاج میں کیسے کامیاب ہو سکتے ہیں لطف کی بات یہ ہے کہ نزلہ، زکام، کھانسی اور نمونیہ وغیرہ کے جراثیم ان کو نظر نہیں آتے لیکن دمہ (استھما) کے جراثیم ان کو نظر نہیں آتے کہ ان کو فنا کر کے ان کا علاج کر لیں

فرنگی کے تجارتی ہتھکنڈے اور بزنس ٹیکٹ ایسے ہیں کہ عوام متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے کسی کمپنی کی طرف سے پریس میں شائع ہوتا ہے کہ فلاں ملک میں ایک ڈاکٹر نے دمہ کیلئے ایک دوا ایجاد کر لی ہے یا ایک بوٹی پر تجربات کئے ہیں یا فلاں دوا کے جوہر سے ایک اکسیر بنائی ہے جو بہت زیادہ مفید ہے اور بے شمار مریضوں پر تجربہ کیا ہے۔ بہت سے پرانے مریضوں کو آرام آ گیا ہے پھر چند دنوں بعد ہی دوا بازار میں آ جاتی ہے لیکن نتیجہ سے آگے نہیں بڑھتا۔

دمہ کی اقسام

جاننا چاہئے کہ دمہ کی تین اقسام ہیں۔ ۱۔ نزلی دمہ۔ ۲۔ قلبی دمہ۔ ۳۔ گلوی دمہ۔ قانون مفرد اعضا کے تحت ان تینوں صورتوں کو عصبی دمہ، عضلاتی دمہ، اور غدی دمہ بھی کہہ سکتے ہیں ہر قسم کے دمہ کی صورتیں ان کے تحت ہی آ جاتی ہیں۔

ہوائی نالی اعضائے صدر معدہ اور جگر وطحال کی یہ سوزش و اورام بعد شعود و قروح سے تنگی تنفس اور دمہ کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں اسی طرح ریحی، استرخاء اور تشنجی کو بھی ان کے تحت غور کرنا چاہئے

اعصابی دمہ

اس قسم کے دمہ میں نزلی دمہ، بلغمی دمہ، استرخائی دمہ، بھی شریک ہیں۔ مریض کے اعضائے صدر پر رطوبات کی زیادتی ہوتی ہے۔ اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں بلغم کا اخراج مشکل ہو جاتا ہے کوشش کے بعد بھی خارج نہیں ہوتی جس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ بلغم اتنی رقیق (پتلی) ہوتی ہے کہ پھیپھڑوں کے قابو نہیں آ سکتی شدید کشمکش سے اکثر قے ہو جاتی ہے قارورہ سفید اور غیر منہضم ہوتا ہے کبھی رطوبات کا دباؤ پھیپھڑوں کی طرف بڑھ کر شدید دورہ کی صورت پیدا کر دیتا ہے لیکن انتڑیوں کی طرف کم ہو کر شدید قبض پیدا کر دیتا ہے ایسی صورت میں مریض کو بلغمی

مسہل ضرور دیئے جائیں۔

علاج

قانون مفرد اعضاء اعصابی دمہ کا علاج عضلاتی تحریک کی اغذیہ ادویہ اشیاء سے کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ جس کی دو صورتیں ہیں ۱۔ عضلاتی اعصابی، ۲۔ عضلاتی غدی۔ حکیم کا فرض ہے کہ وہ دیکھے کہ اس وقت عضلاتی اعصابی ادویہ کی ضرورت ہے یا عضلاتی غدی۔ نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کر سکتے ہیں جو نہایت مؤثر و مفید ہیں

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں

ھوالشافی ۔ تیزپات، بالچھڑ، جائفل، خولنجان، دردنج عقربی، لونگ، شنگرف دارچینی، ہر ایک ہم وزن، شہد سہ چند وزن ادویہ،

ترکیب تیاری :۔ سوائے شنگرف کے باقی تمام ادویہ کو باریک پیس اور شنگرف کو ایک گھنٹہ علیحدہ کھرل کر کے دوسری ادویہ میں ملالیں پھر شہد گرم کر کے تمام ادویہ کا سفوف ملالیں بس تریاق دمہ تر ہے

مقدار خوراک ا ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین مرتبہ ہمراہ قہوہ استعمال کریں

نوٹ :۔ اگر قبض ہو تو فار ماکوپیا والا غدی عضلاتی مسہل فی خوراک شامل کریں۔ بلغم کو غلیظ کرنے اور خارج کرنے کے قابل بنانے کے لئے ہی بہترین نسخہ ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ہوالشافی :۔ کشتہ نیلا تھوتھا ۲ حصہ، کشتہ سنکھیا ۱ حصہ، کشتہ بارہ سنگھا ۴ حصہ دونوں کشتے کسی شے میں کئے ہوئے ہوں۔ سفوف جنگلی پیاز ۵ حصے۔ تمام ادویہ کو ملا کر ½ گھنٹہ کھرل کریں۔ بس تیار ہے۔

خوراک :۔ ایک رتی سے ایک ماشہ تک دن میں تین بار منقی میں ڈال کر دیں۔

غذا :۔ صبح بھنے چنے حب منشا کھا کر قہوہ لونگ، دارچینی پلائیں۔

دوپہر :۔ کوئی گوشت، کوئی ساگ، اچار، پکوڑے، ٹماٹر، دہی بھلے، آلو چھولے ترش لسی وغیرہ۔ شام :۔ صرف لونگ ۲ عدد دارچینی ا ماشہ کا قہوہ پلادیں۔

غدی دمہ

اس دمہ میں غشائے مخاطی جگر اور گردوں کے افعال میں خرابی ہوتی ہے۔ بلغم پتلی و غلیظ۔ رنگ زردی مائل، اکثر چہرے اور قارورے میں زردی، کبھی جی متلاتا ہے کبھی مروڑ کی صورت ہوتی ہے۔ بعض وقت پیشاب میں جلن اور ضعف قلب کی مریض شکایت کرتا ہے

علاج

چونکہ غدی دمہ کا علاج اعصابی تحریک کی اغذیہ ادویہ سے ہے اس لئے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے تمام اعصابی غدی اعصابی عضلاتی نسخہ جات مفید ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی :۔ ملٹھی گاؤزبان، ہلدی، سونف، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک :۔ ۲،۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف، گل سرخ کی چائے۔

ہوالشافی :۔ کشتہ ہلدی ا حصہ، سہاگہ ا حصہ۔ ریٹھا ۴ حصہ۔

اول ریٹھا کا سفوف کرلیں پھر دوسری چیزیں ملالیں، اکسیر غدی دمہ تیار ہے

مقدار خوراک :۔ ایک رتی سے ایک ماشہ،

عضلاتی دمہ

اس دمہ میں تشنجی دمہ، ریحی دمہ اور معدی دمہ بھی شریک ہیں پیٹ میں ریاح، شکم میں قبض کی زیادتی، خشکی چہرہ اور قارورہ، دل کا گھبرانا، نبض تیز، بلغم غلیظ، حرارت کا بڑھ جانا۔

ہوالشافی :۔ کشتہ شنگرف ا حصہ، کشتہ بارہ سنگھا ۲ حصہ، رائی ۴ حصہ،

اول رائی باریک کرلیں پھر دونوں کشتے تھوڑا تھوڑا کر کے ملا دیں، بس تیار ہے۔

مقدار خوراک :۔ ا رتی سے ۴ رتی تک ہمراہ قہوہ لونگ، دارچینی،

نفث الدم و نفث المدہ

نفث الدم سے مراد خون تھوکنا اور نفث المدہ سے مراد پیپ تھوکنا ہے۔ نفث الدم میں اکثر ٹی بی یعنی تپ دق کے مریض مبتلا ہوتے ہیں۔ پیپ جگر کے مریض تھوکتے ہیں۔

لاحاصل اقدام

کسی مریض کو بلغم کے ساتھ خون آئے یا خونی قے آئے۔ ڈاکٹر حضرات فوراً یہ حکم صادر کرتے ہیں کہ جاؤ فوراً ایکسرے کرا کر لاؤ۔

ایک واقعہ

ایک دفعہ دنیاپور کے قانون گو کے نوجوان لڑکے کو خونی قے آنے لگی پریشانی کے عالم میں وہ ناچار مجھے بھی بلا کر لے گئے۔ اور مقامی سول ہسپتال کے ڈاکٹر صاحب کو بھی لائے لڑکا پہلے بھی دو دفعہ خونی قے کر چکا تھا اور اب ہماری موجودگی میں وہ بھی قے آئی ڈاکٹر نے لڑکے کے والد صاحب کو کہا کہ بھئی اسے ملتان یا بہاولپور لے جاؤ اور ایکسرے کرا کے لاؤ۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا! آپ ذرا عقلمندی سے تو مشورہ دیں آپ دیکھ رہے ہیں لڑکے کو بار بار خونی قے آرہی ہے آپ اسے فوری امداد پہنچائے بغیر ایکسرے کا مشورہ دے رہے ہیں اگر اسے ایک دو دفعہ اور قے آگئی تو یہ ایکسرے سے پہلے ہی ختم ہو جائے گا۔

ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کسی مریض کو خون آرہا ہو تو وہ پھیپھڑے معدہ گلا یا منہ کے کسی زخم سے ہی آئے گا معالج جو ایکسرے کا مشورہ دیتا ہے اسے ایکسرے کیا بتائے گا صاف ظاہر ہے کہ ایکسرے میں بھی کسی مقام پر زخم کا نشان ظاہر ہوگا اس سے اصول علاج میں تو کوئی فرق نہیں پڑے گا افسوس کہ ڈاکٹروں کی دیکھا دیکھی بعض حکیم حضرات بھی ایسے مریضوں کو ایکسرے کا لاحاصل مشورہ دینے لگے ہیں جب کہ طب اسلامی میں خون کے اخراج اور بند کرنے کا واضح

اصول موجود ہے۔

اصول اخراج خون

جسم انسان میں کسی جگہ سے خون یا رطوبات کا اخراج ہو تو یہ دونوں صورتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں جب خون کا اخراج ہوگا تو رطوبات بند ہونگی۔ اور جب رطوبات کا اخراج ہوگا تو خون بند ہوگا اور جسم میں رطوبات کی کثرت ہوگی۔ اس اصول اور کلیہ کو سمجھ لینے کے بعد ہر قسم کے اخراج خون اور رطوبات کی زیادتی کا اخراج آسانی سے سمجھا اور روکا جا سکتا ہے۔

ذہن نشین کر لیں کہ نظریہ مفرد اعضاء کے تحت جسم انسانی میں کسی جگہ سے خون کا اخراج ہوتا ہے تو اس وقت عضلاتی تحریک یا سوزش ہوتی ہے چونکہ عضلاتی تحریک کی دو صورتیں ہیں ایک عضلاتی اعصابی اور دوسرے عضلاتی غدی ہیں۔ اول صورت میں خون کا اخراج سر سے لے کر معدہ تک کے اعضاء تک زیادہ رہتا ہے دوسری صورت میں جگر سے لے کر مثانہ، گردے، رحم مقعد تک زیادہ رہتا ہے۔

رطوبات کا اخراج اعصابی تحریک یا سوزش سے ہوتا ہے۔ چونکہ اعصابی تحریک کی دو صورتیں ہیں اس لئے جب اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے تو رطوبات کا اخراج سر سے پیٹ تک زیادہ رہتا ہے جب اعصابی غدی تحریک ہوتی ہے تو رطوبات کا اخراج گردوں کے نیچے قارورہ مقعد اور رحم سے ہوتا ہے۔

نفث المدہ (پیپ تھوکنا)

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق پیپ صرف غدی تحریک میں ہی پیدا ہوتی ہے اور یہ کسی نہ کسی زخم یا پھوڑے میں ہی پیدا ہوتی ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ ہر قسم کے پھوڑے اگر جلد تحلیل ہو جائیں تو وہاں پیپ پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر غلط علاج کی وجہ سے قائم رہ جائیں تو ان میں پیپ پڑنا بھی ضروری

ہو جاتا ہے اگر طبیعت میں ردعمل زیادہ نہ ہو تو خود بخود پیپ پڑ جاتی ہے ورنہ ایک ذہین معالج غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ کو استعمال کر کے پھوڑے میں پیپ پڑنے کی استعداد بڑھا کر پیپ پیدا کر لیتا ہے جس سے پھوڑے کا تمام گندا مواد پیپ کی صورت میں خارج ہو کر زخم مندمل ہو جاتا ہے

یہی صورت پھیپھڑوں کے زخم اور ورم میں پیدا ہوتی ہے جب ٹی بی کے مریض کی تحریک غدی عضلاتی ہو جائے تو اس کے پھیپھڑوں کے زخموں میں پیپ پڑ جاتی ہے بعض دفعہ ذات الجنب جو پھیپھڑوں کی غشاء مخاطی کی سوزش و ورم سے ہوتا ہے اس وقت غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس ورم میں اکثر پیپ پڑ جایا کرتی ہے اگر یہ مزمن صورت اختیار کر جائے تو اسے سل کا نام بھی دیا جاتا ہے۔

علاج چونکہ پیپ غدی عضلاتی تحریک سے پیدا ہوتی ہے اسلئے غدی اعصابی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ ادویہ بطور علاج استعمال کریں

تریاق پیپ تھوکنا

ھوالشافی: سہاگہ، مرچ سیاہ، نوشادر، قلمی شورہ، ریوند عصارہ، ہر ایک ہم وزن مقدار خوراک۔ ایک ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ سونف ۳ ماشہ گل سرخ ۳ ماشہ کی چائے یا اونٹنی کا دودھ۔

غذا: صبح:- ٹکو کی بھجیا کھلا کر اونٹنی کا دودھ پلائیں۔

دوپہر:- کدو، توری ٹینڈے، ٹکو کا ساگ، مونگرے مولی۔ گاجر کا سالن۔

شام:- صرف اونٹنی کا دودھ گرم کر کے پلائیں انشاء اللہ ہمیشہ کے لئے پیپ آنا بند ہو جائے گی۔

نوٹ: یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ سل کا مریض جو پیپ تھوکتا ہے اس کا علاج استسقار ذقی کے اصولوں پر کریں۔

استسقار ذقی کی تمام اغذیہ ادویہ دل کے مریض کے لئے آب حیات سے کم نہیں۔

خُناق

جس طرح پھیپھڑوں میں پیدا ہونے والی تمام علامات میں نمونیہ ایک ایسی علامت ہے جس کے ظاہر ہونے اور صحیح علاج نہ ہونے سے چند گھنٹوں کے اندر اندر مریض راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

بالکل اسی طرح زخرہ میں پیدا ہونے والی علامات میں خناق ایک ایسی علامت ہے جس کے ظاہر ہونے کے چند گھنٹوں کے اندر اندر صحیح علاج نہ ہونے کی وجہ سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے جس طرح نمونیہ پھیپھڑوں کے عضلات کی سوزش اور ورم سے ہوتا ہے زخرہ کی اہمیت وضرورت پھیپھڑوں کے لئے بے حد مفید ہے کیونکہ پھیپھڑوں کے اندر تازہ ہوا زخرہ میں سے ہی جاتی ہے اور اندر کی کاربن ڈائی آکسائڈ والی ہوا بھی زخرہ کے راستے خارج ہوتی ہے اگر ہوا کی آمدورفت چند لمحے بھی بند ہو جائے یا کم ہو جائے تو موت واقع ہونے کا خطرہ ہو جاتا ہے۔ جب زخرہ میں ورم ہو جاتا ہے تو ہوا کی آمدورفت کا راستہ بند ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے مریض کا دم گھٹنے لگتا ہے کھانسنے سے شدید درد ہوتا ہے ورم ورم بڑھتے گلے تک پہنچ جاتا ہے جس سے مریض کو نگلنے اور کھانے پینے میں تکلیف ہونے لگتی ہے آہستہ آہستہ گلا بھی بند ہو جاتا ہے ایک قطرہ پانی بھی پیا نہیں جاتا۔ اس وقت مریض کی حالت قابل رحم ہوتی ہے اگر یہ صورت کچھ دیر قائم رہے تو اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

علاج

قانون مفرد اعضا ہر مرض کا علاج بالا عضا کرنے کی ہدایت کرتا ہے اس کے نزدیک نہ جراثیم اہمیت رکھتے ہیں نہ کسی قسم کی چھوت۔

معالج کا فرض ہے کہ جسم میں پیدا ہونے والی ہر قسم کی علامات کو بالا عضا سمجھے اور کسی اعضا کو تحریک میں کر محرک عضو کی سوزش کو تحلیل کرے اس طرح کا اصولی علاج کبھی ناکام نہیں ہوگا۔

خناق کے علاج میں سب سے بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ اس کی تشخیص بالا عضا نہیں کی جاتی اور نہ ہی بالا عضا کوئی نسخہ استعمال کرایا جاتا ہے بلکہ سنے سنائے اور کتابوں میں درج مجربات جن کی لمبی چوڑی تعریفیں لکھی ہوتی ہیں استعمال کراتے ہیں اکثر نسخے کھانے اور پلانے کے ہوتے ہیں حالانکہ مریض ایک قطرہ ایک بھی نہیں نگل سکتا خناق کے علاج کے لئے نسخہ جات تو بہت ہیں لیکن یہاں صرف ایک ایسا نسخہ پیش کر رہا ہوں جس کے استعمال سے پانچ منٹ کے اندر آسانی سے جی بھر کر دودھ گھی یا پانی پی سکتا ہے آہستہ آہستہ تمام سوزش تحلیل ہو کر خناق غائب ہو جاتا ہے اس نسخہ کے استعمال سے آج تک کوئی مریض ناکام نہیں ہوا۔ نہایت سستا بے ضرر اور یقینی نسخہ ہے۔

تریاق خناق

ہوالشافی:۔ پوست ریٹھا ۲ عدد، پانی ا پاؤ۔

ترکیب تیاری

پوست ریٹھ کو توڑ پھوڑ کر پانی میں جوش دیں پھر اس طرح پھینٹیں جیسے چائے کو پھینٹتے ہیں اس طرح خوب جھاگ اٹھے گی جب نیم گرم ہو جائے تو مریض کو کہیں کہ گھونٹ بھر پانی منہ میں ڈال کر غرغرے کرے، غرغرے کرتے ہی گلے میں سے نہایت لیسدار غلیظ بلغم خارج ہوگا۔ مریض کو ہدایت کریں کہ وہ خوب زور سے گلے سے نکلنے والے مواد کو خارج کرے جب پانی ختم ہو جائے تو دودھ گھی

گرم کر کے پلا دیں یا گرم پانی یا سونف کا قہوہ پلا دیں، بہتر دودھ گھی ہے اگر ضرورت ہو تو ایک دفعہ پھر غرغرے کرا دیں۔

غذا

مکھن، مغز بادام یا حلوہ بادام، یا تر بز گندم کے آٹے کا حلوہ، گاجر کا حلوہ یا گلقند وغیرہ، سبزیوں میں سے کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا، شلغم، مونگرا گاجر وغیرہ کالی مرچ ڈال کر پکا دیں۔

نوٹ:۔ اگر مریض اتنا کمزور ہو گیا ہو کہ وہ غرغرے بھی نہ کر سکتا ہو تو گلے پر یہ لیپ لگائیں

ہوالشافی:۔ پوست ریٹھا ۲ عدد، شیر عشر نصف تولہ، نوشادر ا تولہ، سہاگہ ا تولہ

ترکیب تیاری

تمام ادویہ کو باریک کر کے شیر عشر میں ملائیں یہ تمام دوا نصف صبح اور نصف شام گلے پر لیپ کرا دیں جب گلا کچھ درست ہو اور مریض غرغرے کرنے کے قابل ہو جائے تو مندرجہ بالا تریاق خناق سے غرغرے کرائیں، انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوگی۔

دوائی علاج

جب مریض غرغرے کر کے دودھ گھی پی لے تو اس کے بعد بعد غدی اعصابی مسہل اور غدی اعصابی ملین ملا کر دن میں چار بار دیں۔ بہت جلد خناق رفع ہو کر صحت بحال ہو جائے گی۔

تکالیف فم

ہونٹ، زبان، گلے کی تکلیف دہ علامات

ہونٹ کے چھالے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ کی پھنسیاں	ثبور الشفت	HERPES LABIALIS

تعارف: لبوں پر اور اول چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکلتی ہیں پھر ایک دو دن کے وقفہ سے پانی نما رطوبت سے بھر جاتی ہیں چند دن بعد ان میں وہی پانی گاڑھی لیدار پیپ میں تبدیل ہو جاتا ہے شروع اور آخر میں خارش ہوتی ہے جب پھنسیاں نکلتی ہیں تو ہونٹ اکڑ جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں بعض دفعہ شدت مرض سے سر اور کنپٹی میں درد ہوتا ہے۔

منہ پر چھالے اکثر تو بخار کے دوران نکلتے ہیں جن کے متعلق مشہور ہے کہ اب بخار ختم ہو جائے گا اور حقیقت بھی یہی ہے کہ ۹۰ فیصد بخار ختم ہو جاتا ہے۔

اسباب: لبوں پر چھالے جو بخار کے دوران نکلتے ہیں۔ غدی اعصابی تحریک سے نکلتے ہیں۔

نوٹ: ملیریا بخار کے دوران لبوں پر چھالے نہیں نکلتے یہ چھالے یا پھنسیاں غدی تحریک یا صفرا کی وجہ سے نکلتے ہیں۔ گرم ماحول یا گرم اغذیہ ادویہ بھی اس کا سبب بن جاتے ہیں۔

علاج: چونکہ لبوں پر چھالے غدی اعصابی تحریک سے نکلا کرتے ہیں لہذا ایسے مریضوں کا علاج اعصابی تحریک پیدا کرنے والی قاطع صفرا ادویات سے کریں فوراً درد اکڑاؤ وغیرہ رفع ہو جائے گا اور پھنسیوں میں جمع شدہ پانی یا پیپ اندر ہی اندر جذب ہو کر اپنے طبعی راستے خارج ہو جاتی ہے اور لبوں پر سپڑیاں سی بن کر بصورت کھرنڈ اتر جاتی ہیں۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ اگر قبض ہو تو ملین یا مسہل ساتھ ہی کھلائیں۔ بیرونی طور پر یہ نسخہ لگائیں اس سے درد، جلن اور اکڑاؤ کم ہو جائے گا۔

ہوالشافی: آب چونا ۲۰ تولے، تیل سرسوں ۲۰ تولے، کاربالک ایسڈ ۱ تولہ اول تھوڑا تھوڑا تیل اور چونے کا پانی لے کر کھرل میں گھوٹیں فوراً لئی سی بن جائے گی۔ پھر اور تیل اور پانی ملا کر گھوٹیں اسی طرح تمام تیل اور پانی ملا کر لئی سی بنا لیں بعدہ کھرل میں کاربالک ایسڈ ڈال کر تمام مقام ملا لیں بس تیار ہے لبوں پر ملا کریں۔

بواسیر لب

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ کی بواسیر	بواسیر الشفت	
ہونٹ کا سرطان	سرطان الشفت	

تعارف: ہونٹ کی بواسیر اکثر مردوں کو ہوا کرتی ہے۔ نچلا ہونٹ درمیان سے بیائی کی طرح پھٹ جاتا ہے زیادہ بولنے یا کھانا کھانے کے درمیان پھٹی ہوئی جگہ سے خون آنے لگتا ہے اگر یہ بیائی نہ ہٹے تو اس کے درمیان ایک دانہ مسہ کی شکل میں پیدا ہو جاتا ہے اب اسی سے خون وغیرہ آنے لگتا ہے۔

مرض پیچیدہ ہو جاتا ہے تکلیف زیادہ ہو تو جبڑے کے نیچے گردن کے غدود پھول جاتے ہیں اگر مرض اور زیادہ ہو تو گردن کے غدود بھی زخمی ہو جاتے ہیں اور شدید درد کرتے ہیں ایسی حالت میں اکثر مریض مر جایا کرتا ہے

یادداشت

جیسا کہ بواسیر لب کا دوسرا نام۔ ہونٹ کا سرطان ہے۔ یہاں میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اس کی ماہیت کیا ہے حقیقت یہ ہے۔ بواسیر اور سرطان (کینسر) ایک ہی مرض کی علامت ہیں جب جسم اور خون میں تیزابیت بڑھ جاتی ہے تو کسی (کسی مقام کے غدد جذب اور دفع کا کام چھوڑ دیتے ہیں جس سے وہ ابتدا میں پھول جاتے ہیں اور ان میں بوجھ اور ہلکا درد ہوا کرتا ہے جوں جوں تیزابی مادہ اکٹھا ہوتا ہے ماؤف غدد زخمی ہونا شروع ہو جاتے ہیں جن سے کچلہو یعنی خون آمیز پانی سا خارج ہونے لگتا ہے اگر مادہ کم ہو تو مدتوں تک یہ علامت قائم رہتی ہے اور مریض برداشت کرتا رہتا ہے اس حالت کو عرف عام میں بواسیر کہتے ہیں لیکن اگر اس میں خروج سے ہی تیزی اور شدید درد ہوتا ہے اور مرض بڑھتا ہی جائے تو اس حالت کو کینسر یا سرطان کہتے ہیں بواسیر یا سرطان قلب و عضلات کی تیزی اور تیزابیت کی زیادتی کی علامات ہیں

علاج

چونکہ بواسیر لب عضلاتی تحریک اور تیزابیت کی زیادتی سے ہوتی ہے لہذا اس کا علاج محرک جگر و غدد اور دافع تیزابیت اغذیہ ادویہ اشیاء سے علاج کرنا چاہئے۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلائیں۔

اگر ہلکی قبض ہو تو ملین اور اگر شدید قبض ہو تو مسہل ضرور دیں غدی عضلاتی اکسیر شہد میں ملا کر مرہم کی طرح زخمی جگہ پر لگائیں۔

نوٹ :۔ اگر لب زیادہ پھٹ گئے ہوں تو درمیان سے چھیل کر سی دیں تا کہ جلد زخم

بند ہو سکیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھو الشافی :۔ لعاب بہیدانہ، سفیدی بیضہ مرغ، گل روغن، موم زرد، ہم وزن مرہم بنالیں اور مقام ماؤف پر لگائیں اللہ شفا دے گا۔

ہونٹ پھٹنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ہونٹ پھٹنا	تشقق شفتین	CRACKEDLIPS

تعارف :۔ سردی کی شدت یا خشکی کی زیادتی اور تیزابیت سے ہونٹ پھٹ جاتے ہیں اکثر نیچے کا ہونٹ درمیان سے پھٹ جاتا ہے جس سے اکثر خون بھی آیا کرتا ہے

یادداشت

ہونٹ کی بواسیر کی ابتدائی حالت ہونٹ کا پھٹنا ہے لہذا جو تدابیر اور ادویہ ہونٹ کی بواسیر میں استعمال کی جاتی ہیں۔ وہ اس کے علاج میں بھی اپنائیں فوراً فائدہ ہوگا۔

منہ سے بدبو آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
گندہ دہنی	بخر الفم۔ بدبوئے	اورل سیپ سس

تعارف :۔ منہ اور سانس کی ہوا سے بدبو آتی ہے اور ایسی ناگوار ہوتی ہے کہ بعض دفعہ مریض کے قریب بیٹھنا دشوار ہو جاتا ہے۔ مریض کے مسوڑوں اور دانتوں کی جڑوں میں پیپ پڑ جاتی ہے مریض کے دانت میلے ہوتے ہیں جو کھانا کھایا جاتا ہے اس کے ساتھ میل اور پیپ وغیرہ اور متعفن مادہ جو کئی قسم کے عفونتی

امراض پیدا کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

لہذا اگر معدہ پر اس غلیظ مادہ کا اثر ہو جائے تو معدہ میں بھی زخم ہو جاتے ہیں اور اگر پھیپھڑوں میں متعفن مادہ چلا جائے تو پھیپھڑوں میں زخم ہو کر پیپ اور خون آنے لگتا ہے شدید کھانسی آنے لگتی ہے مسلسل بخار رہنے لگتا ہے۔

اسباب:۔ گندہ دہنی کے عضوی و مشینی اسباب دو ہوتے ہیں۔

۱۔ مسوڑوں کے اعصاب سوزش ناک ہو کر بلغمی رطوبات کا ترشح شروع کر دیں جو رطوبات مسوڑوں کے اندر یا دانتوں کے درمیان رک جائیں وہ متعفن ہو کر بدبو دینے لگیں۔

۲۔ مسوڑوں کے غدد سوزشناک ہو کر صفراوی رطوبات ترشح کرنے لگیں چونکہ یہ رطوبات مزاجاً گرم ہوتی ہے لہذا ترشح ہوتے ہی جلد متعفن ہونے لگتی ہیں ان میں اعصابی رطوبات سے زیادہ بدبو آیا کرتی ہے۔

طریقہ تشخیص:۔ اگر گندہ دہنی کا سبب سوزش اعصاب ہو تو مریض کی نبض نہایت سست اور اس کا قارورہ سفید ہوگا۔ منہ سے رطوبات بار بار خود بخود نکلتی ہیں۔ رات کو سوتے وقت رال نکلتی رہتی ہے جس سے اکثر کپڑے بھیگ جاتے ہیں۔

اگر گندہ دہنی کا سبب سوزش غدد ہو تو مریض کا قارورہ زردی مائل ہوگا۔ نبض گہری نہ بلند ہوگی۔

منہ آنا، منہ کی سٹرن، منہ کے چھالے

مسوڑوں سے نکلنے والی رطوبت جلد متعفن ہو کر پیپ میں تبدیل ہو جاتی ہیں اور ان کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔

مادی اسباب گندہ دہنی کے اعصابی مادی اسباب میں شیریں اغذیہ جن میں گڑ، شکر وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

گندہ دہنی کے مادی اسباب میں شدید مخرش غدی اغذیہ ادویہ اس کا سبب ہوتی ہے۔ مثلاً پیاز، لہسن، مرچ وغیرہ کی کثرت یا پارے کے مرکبات گندہ دہنی کے مادی اسباب ہوتے ہیں

علاج گندہ دہنی کے مریض کی تحریک معلوم کریں تاکہ اصل سبب دور کیا جا سکے۔ یعنی اگر اعصابی تحریک تشخیص ہو تو عضلاتی اعصابی ! سے عضلاتی غدی ادویہ ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

اگر غدی تحریک معلوم ہو تو قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کی اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

نوٹ:۔ جب مریض کو تحریک کے مطابق دوا دیں تو پاخانہ کی قبض اور پیشاب کی کمی بیشی کو بھی مدنظر رکھیں اگر قبض ہو تو ملین دوا ہونی چاہئے۔ اگر قبض شدید ہو تو مسہل ضرور دیں ورنہ قبض نہ ہونے کی صورت میں محرک دوا ہی کافی ہوتی ہے۔

ہوالشافی:۔ پھٹکڑی سرخ۔ مائیں، مازو، نیلا تو تیا،
۱ تولہ ۱ تولہ ۱ تولہ نصف ماشہ

افعال اثرات:۔ عضلاتی اعصابی۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کر لیں اور چار چار رتی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ دیں۔

نوٹ:۔ اس کا سفوف ۲ رتی مسوڑوں اور دانتوں پر لگائیں فوراً گندہ دہنی دور ہو جائے گی اگر اس نسخہ کے ساتھ اطریفل کشنیزی کھلائیں تو بہت بہتر ہے

ہوالشافی:۔ نوشادر ٹھیکری، قلفل دراز، گل سرخ، الائچی خورد، سہاگہ سفید، ہر ایک ہم وزن۔ مقدار خوراک۔ ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ جائے سونف

نوٹ:۔ اس نسخہ کا سفوف بھی دانتوں اور مسوڑوں پر ضرور لگائیں۔

نوٹ:۔ نسخہ کے افعال اثرات اعصابی غدی ہیں۔

منہ کی سوجن، منہ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ آنا	ورم الفم	سمپل سٹومے ٹائیٹس
منہ کی سوجن	سوزش دہن	کٹارل سٹومے ٹائیٹس

تعارف:۔ یہ منہ کے اندر پیدا ہونے والی ایک ایسی علامت ہے جس میں منہ کے اندر کی جھلی متورم ہو جاتی ہے۔ گلہ، زبان، مسوڑوں، رخساروں، لبوں کے اندرونی حصہ میں درد ہوتا ہے زبان قدرے سوج جاتی ہے منہ سے تھوک آتا ہے اور رال بہتی ہے مریض نہ آسانی سے چبا سکتا ہے اور نہ نگل سکتا ہے، سانس بدبودار آتا ہے آخر کار منہ میں زخم ہو جاتے ہیں۔

اسباب:۔ منہ آنا کے بھی دو بڑے عضوی سبب ہیں اوّل اعصابی تحریک سے منہ گلا، زبان، لب وغیرہ کے اعصاب سوزش ناک ہو جانا۔ دوم غدی تحریک سے اپنی اعضا کے غدد خصوصاً نالی دار غدد کا متورم ہو جانا۔

نوٹ:۔ عضلاتی تحریک سے منہ نہیں آتا نہ منہ سے پانی بہتا ہے۔ البتہ اگر ان اعضاء کے عضلات سوزش ناک ہو جائیں تو ان میں زخم ہو جاتے ہیں جن سے اکثر خون آتا رہتا ہے اور درد شدید ہوتا ہے۔

تشخیص کی علامات

اگر منہ آنا اعصاب کی سوزش سے ہو تو مریض کے اندر تمام اعصابی علامات پائی جائیں گی یعنی پیشاب بالکل سفید ہوگا کثرت سے آتا ہوگا، اول چند دن جسم سرد رہا ہوگا تکلیف زیادہ ہونے کی صورت میں ہلکا بخار ہوگا۔ زبان اور منہ پر سفیدی مائل میل ہوگا رال ہر وقت بہتی ہوگی بعض دفعہ مریض کے سونے پر بستر پر رال اتنی اکٹھی ہوتی ہے کہ منہ کے نیچے کا

بستر بھیگ جاتا ہے

اب مریض اعصابی تحریک پیدا کرنے والی اغذیہ کثرت سے کھاتا ہے۔ مثلاً دودھ کی کثرت، گاجر مولی، توری، کدو، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ کا کثرت استعمال۔

اگر منہ کا سبب غدد ناقلہ کی سوزش ہو تو مریض کے منہ میں جلن ہوتی ہے گلہ جلتا ہے۔ مریض کا پیشاب تھوڑا تھوڑا رک کر آتا ہے، رنگ زرد سفیدی مائل ہوتا ہے غذا وغیرہ کے نگلنے میں دشواری ہوتی ہے۔ منہ سے لیسدار رال بہتی ہے۔

علاج

اصل تحریک معلوم کرکے اسباب مرض دور کریں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا۔ اگر اعصابی تحریک تشخیص ہو تو عضلاتی غذا دوا دے کر فوراً مرض پر کنٹرول کریں۔

نوٹ:۔ قبض وغیرہ کا خاص خیال رکھیں فارما کوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے استعمال کرائیں۔

یہ تدابیر بھی اختیار کریں

مہندی کے پتے (برگ حنا) ایک تولہ ½ سیر پانی میں جوش دے کر نیم گرم کرکے کلیاں کرائیں یا کیکر کی چھال یا پوست انار اُبال کر نیم گرم کرکے کلیاں کرائیں۔

یہ نسخہ اندرونی طور پر کھلائیں۔

پھٹکڑی، پوست انار، پوست کیکر ہم وزن ذرا سفوف یعنی ماشہ بھر سفوف قہوہ کے ساتھ کھلائیں فوراً فائدہ ہوگا

اگر غدی تحریک تشخیص ہو تو اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات استعمال کرائیں اللہ شفا دے گا

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔ طباشیر نقرہ، گل سرخ، سہاگہ بریاں، ہم وزن۔ جوان کیلئے ا ماشہ سے ۲ ماشہ اور بچہ کے لئے ۲ رتی سے ۴ رتی سفوف اندرونی طور پر کھلائیں۔

نوٹ :۔ تھوڑا سا سفوف منہ میں چھڑک کر بکری کا دودھ منہ میں ٹپکائیں۔

منہ کے چھالے

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ کے چھالے	بثور الفم	افتھس سٹو ماٹیٹس

تعارف :۔ منہ کے اندر زبان، مسوڑوں، لبوں اور رخساروں کے اندر کی طرف سفید رنگ کے نقطے سے پیدا ہو جاتے ہیں دیکھنے میں تو چھالے نظر آتے ہیں لیکن چھونے سے سخت معلوم ہوتے ہیں۔ حقیقت میں یہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں جن میں ہلکا درد ہوتا ہے رال بہتی ہے۔ کھانے پینے اور بولنے میں تکلیف ہوتی ہے اکثر بخار ہو جاتا ہے کبھی کبھی قے و دست شروع ہو جاتے ہیں۔

اسباب :۔ منہ میں چھالے کبھی اعصابی اور غدی تحریک کی وجہ سے ہو جایا کرتے ہیں

علاج نبض اور قارورہ اور مریض کی حقیقت حال معلوم کر کے تشخیص کریں جو تحریک معلوم ہو اس کا علاج وہی تجویز کریں جو منہ آنا کے علاج میں بتایا گیا ہے

نوٹ :۔ منہ آنا یا منہ کے چھالے حقیقت میں غذا کی کمی بیشی سے ہوتے ہیں۔ تحریک کے مطابق مریض کی غذا درست کر دیں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہوگا۔

منہ کی سڑن آکلۃ الفم

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
منہ کی سڑن	آکلۃ الفم	CANCRUM ORIS

تعارف :۔ منہ کے اندر پیدا ہونے والی یہ علامت خطرناک ہے جو اکثر ۲ سے پانچ برس کے بچوں کے پیدا ہوتی ہے۔ اکثر غدی تحریک سے ہونے والے بیماروں کے دوران پیدا ہوتی ہے۔ شروع شروع میں مریض کے رخسار سرخ ہو جاتے ہیں۔ گال ایسے چمکتے ہیں جیسے ان پر تیل لگایا گیا ہو گال سخت ہو جاتے ہیں اور تھوڑا تھوڑا درد کرتے ہیں جبڑے کے نیچے کے غدد متورم ہو جاتے ہیں مسوڑے سوج جاتے ہیں چند دن بعد متورم رخسار کے اندر پیپ پڑ جاتی ہے اور گال زخمی ہو جاتا ہے منہ سے سخت بدبو آتی ہے دانت ہلنے لگتے ہیں بعض مریضوں کے تمام دانت جھڑ جاتے ہیں۔ اگر علامات اور شدید ہو جائیں اور قائم رہیں تو اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں البتہ اگر علامات میں تخفیف ہونے لگے تو مریض صحت یاب ہونے لگتا ہے

اسباب :۔ عضلاتی غدی تحریک آکلۃ الفم کا بنیادی سبب ہوتا ہے خون میں تیزابیت شدت سے بڑھ جاتی ہے مقام ماؤف پر تیزابی مادہ جمع ہو کر گوشت کھانا شروع کر دیتا ہے جس شدید حالتوں میں لب، رخسار اور دانت اور جبڑے کی ہڈیاں تک جھڑ جاتی ہیں۔

تیزابی اور گرم خشک اغذیہ نہایت ہی نقصان پہنچاتی ہیں۔

نوٹ :۔ آکلۃ الفم حقیقت میں ایک قسم کا سرطان (کینسر) ہے اس کا علاج کینسر کے اصول پر کرنا چاہیئے۔

علاج چونکہ آکلۃ الفم اور منہ کی سڑن ایک قسم کا کینسر ہے اس کا سبب تیزابی مادہ ہے لہذا ایسے مریض کا علاج اینٹی ایسڈ اور تیز گرم خشک اغذیہ کا روک کرنا ہوگا، تمام ہر قسم کا گوشت انڈے وغیرہ سخت نقصان دہ

ہیں سب سے اول یہ امر ضروری ہے کہ مریض سے منہ کی صفائی کرتے رہیں۔ پوٹاشیم پرمینگنیٹ اسی کو پاؤ بھر پانی میں حل کرکے کلیاں کرائیں اگر زخم باہر ہو تو نیم گرم کرکے روئی سے زخمی مقام کو دھوئیں یا ان بجھا چونا کو پانی میں حل کرکے اور تیل ملا کر کلیاں کرائیں اور شہد چٹائیں۔ بیرونی زخم پر بھی لگا سکتے ہیں۔

نوٹ:۔ مریض نوجوان ہو تو شہد نصف پا روزانہ چٹانا چاہیے تاکہ اندرونی طور پر خون کی اصلاح ہو جائے اور مرض میں تخفیف ہو جائے۔

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں اگر خون آتا ہو تو اعصابی غدی ملین منہ میں لگانے اور کھانے کی بہترین دوا ہے قبض وغیرہ کا خاص خیال رکھیں۔ ضرورت کے مطابق مسہل کھلاتے رہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ آک کا دودھ ۱ تولہ، ہلدی ۱۰ تولہ، سہاگہ ۱۰ تولہ، ہڑتال ورقیہ ۱ تولہ
تمام ادویہ کو شل مرسہ باریک پیس لیں دو دو رتی دن میں چار بار ہمراہ دودھ پلائیں اگر دودھ میں گھی ملالیں تو اور بھی بہتر ہے

نوٹ:۔ اس نسخہ کے سفوف میں شہد ملا کر مقام ماؤف پر اندرونی بیرونی لگانا بے حد مفید ہے

مرہم آہک مرہم چونا

ہوالشافی:۔ آب چونا ۲۰ تولہ، تیل سرسوں ۱۰ تولہ، کاربالک ایسڈ ۱ تولہ
تینوں کو ملا کر مرہم تیار کرکے زخمی جگہوں پر لگائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

پارہ سے منہ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
پارہ سے منہ آنا	جوشش دہن سیمابی	مرکیورل سٹومیٹائٹس

تعارف:۔ جب پارہ کے مرکبات کھلائے جاتے ہیں تو پارہ کا فاضل حصہ خون میں بڑھنا شروع ہو جاتا ہے۔ اگر ذرا سی مقدار زیادہ ہو تو پارہ جسم کی مقدار سے بڑھ کر ہڈیوں خصوصاً ان کے جوڑوں کو متاثر کر دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مثل مشہور ہے کہ پارہ جوڑوں میں بیٹھ جاتا ہے حقیقت یہ ہے کہ پارہ جوڑوں میں نہیں بیٹھتا بلکہ اس کے استعمال سے جوڑوں کے اندر جو رطوبت ہوتی ہے وہ غلیظ ہو جاتی ہے جس سے جوڑ حرکت نہیں کر سکتے۔

چونکہ دانتوں کی جڑوں میں رطوبت کی بجائے گوشت ہوتا ہے اور گوشت متورم ہو جاتا ہے لہٰذا دانتوں کی جڑوں اور مسوڑوں میں شدید درد ہو جاتا ہے آہستہ آہستہ جب گوشت گل سڑ جاتا ہے تو دانتوں کی جڑیں کھوکھلی ہو جاتی ہیں اور دانت گر جاتے ہیں۔

پارہ سے منہ آنے کی تحریک

جو تحریک و مزاج پارہ کی ہے اسی تحریک و مزاج کی شدت سے مسوڑھے متورم ہو جاتے ہیں۔

پارہ کا مزاج

پارہ کا مزاج قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کی رو سے عضلاتی غدی ہے لہٰذا پارہ سے منہ آنے کی تحریک بھی عضلاتی غدی ہے۔

علاج

چونکہ منہ پارہ کی زیادہ مقدار کھانے سے آتا ہے لہٰذا فوراً پارہ یا پارہ کے مرکبات کھلانے بند کر دیئے جائیں۔

ہر قسم کی ترشی اور خشک گرم اغذیہ ادویہ روک دیں۔ البتہ ٹھنڈی اور ہلکی گرم تر اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ مثلاً دودھ گھی پلائیں، مربہ گاجر، گلقند وغیرہ کھلائیں۔ انڈے کی سفیدی نیم گرم دودھ میں پھینٹ کر پلائیں، بادام کا حلوہ بھی فوری مفید ہے

ھوالشافی:۔ مغز بادام ، آٹا گندم ، گھی ، چینی ، دودھ

۳۰ عدد ½ چھٹانک ½ ۲ تولہ ، ۳ تولہ ½ سیر

مغز بادام اور آٹا کو گھی چینی میں ملا کر بھون لیں پھر دودھ ڈال کر حلوہ تیار کر لیں۔ پارہ کے زہر کا بہتر تریاق ہے۔

فارماکوپیا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں اللہ شفا دے گا۔

تھوک زیادہ آنا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
بہت تھوک آنا	کثرت بزاق	ٹایالزم
بہت تھوکنا	کثرت لعاب	سیلی وے شن

تعارف:۔ منہ تھوک سے بار بار بھر جاتا ہے جس سے بار بار تھوکنا پڑتا ہے۔ رات کو رال بہتی ہے مریض کے لئے بعض دفعہ بولنا مشکل ہو جاتا ہے اگر جلد نہ رکے تو مریض نحیف کمزور ہو جاتا ہے اور ایسے مریضوں کو فالج کا خطرہ رہتا ہے۔

اسباب

تھوک کا زیادہ آنا خالص اعصابی عضلاتی تحریک ہے منہ کے اندرونی اعصاب میں سوزش ہو کر بلغمی رطوبات کی سکریشن زیادہ ہو جاتی ہے جس سے بار بار تھوکنا پڑتا ہے۔ بعض دفعہ قے آور کھاری و الکلائن اغذیہ اشیاء و ادویہ سے بھی تھوک زیادہ آنے لگتا ہے شدید اور ناقابل برداشت درد ہوتا ہے چونکہ دانت میں سوراخ ہوتا ہے جو دانت کے بوسیدہ ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے اسے عرف عام میں دانت کو کیڑا لگنا کہتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ دانت کے سوراخ میں جب تک غذائی اجزاء

گل سڑ نہیں جاتے اس وقت تک اس میں کیڑا نہیں پڑتا اور نہ ہی سوراخ کیڑوں کے کھانے سے ہوتا ہے قارئین کو یہ بات ذہن نشین کرنا ضروری ہے کہ دانت مخصوصاً اوپر سے

یادداشت

کا اوپر کا حصہ سخت دار اور پتلا ہوتا ہے جب جسم میں دانتوں کی غذائیت کم ہو جاتی ہے تو دانتوں کا پتلا حصہ مزید پتلا ہو کر اوپر سے پھٹ جاتا ہے۔ دانت کے اوپر کے حصے کے نیچے والا حصہ دانت کی غذائیت کے لئے کھوکھلا سا خالی ہوتا ہے اس میں نالی دار ہڈی کی طرح گودا ہوتا ہے جس میں احساس کے لئے اعصاب بھی آتے ہوتے ہیں جب دانت کا اوپر کا حصہ بوسیدہ ہو کر پھٹ جاتا ہے تو اس میں غذائی اجزاء جا کر متعفن ہو جاتے ہیں اور کیڑا لگ جاتا ہے یہی کیڑے اپنی غذائیت حاصل کرنے کے لئے دانت کے اندر کے اعصاب کو کھانا شروع کر دیتے ہیں جن میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔

اسباب و علاج

اسباب درد دانت بتانے سے پہلے یہاں یہ بات بتانا ضروری سمجھتا ہوں کہ ہر طالب علم کو جاننا چاہئے کہ داڑھ یا دانت کا اوپر کا حصہ کیوں بوسیدہ ہو جاتا ہے۔

قارئین آپ نے کئی بار ایسے مریض دیکھے ہوں گے جن کے ناخن پتلے ہو کر بیٹھ چکے ہوتے ہیں۔ ناخن کے درمیان اتنا گڑھا پڑ جاتا ہے کہ اس میں ایک دو قطرے پانی کے رک سکتے ہیں اس پر معمولی چوٹ لگ جائے یا تھوڑا سا کریدا جائے تو زخمی ہو جاتا ہے اور نیچے سے خون نکلنے لگتا ہے۔ ایسے مریضوں میں کیلشیم و چونا کی شدید کمی ہو جاتی ہے اگر یہ کمی پوری کر دی جائے تو پھر ناخن پہلے کی طرح مضبوط اور ابھر آتے ہیں۔

اسباب درد دانت میں یہی بتانا چاہتا ہوں کہ اگر دانت میں کیڑا لگنے کی وجہ سے درد ہو تو مریض کو کیلشیم کے مرکبات دیئے جائیں تاکہ دانت مزید بوسیدہ نہ ہوں جن دانتوں

میں سوراخ ہو گئے ہوں انہیں اچھی طرح صاف کر کے سوراخوں میں چاندی یا دانت بھرنے کے لئے ایک مخصوص مسالہ ہوتا ہے وہ بھر دیا جائے تاکہ دانت میں دوبارہ غذائی اجزاء جمع نہ ہوں۔ دانتوں کو روزانہ خوب صاف کیا کریں کھانا کھانے کے بعد خلال اور کلی کریں رات کو سوتے وقت دانتوں کو صاف کر کے سویا کریں۔

کاربالک ایسڈ میں سپرٹ ایتھی فاینڈم وزن ملا کر روئی تر کر کے لگائیں اس سے فوراً کرم مر جاتا ہے اور درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ اگر قبض ہو تو جلاب دیں اگر روغن دار چینی مل سکے تو اس کا ایک قطرہ لگائیں، ٹینکچر آیوڈین، ٹینکچر ایکونائٹ، ہم وزن ملا کر ماؤف دانت پہ لگائیں اگر سوراخ ہو تو اس میں ذرا سا ڈال دیں فوراً درد رک جائے گا۔ دانت میں سوراخ ہو تو سوراخ صاف کر کے اس میں ذرا سی افیون ڈال دیں فوراً سکون ہو جائے گا۔ اگر کسی دوا سے آرام نہ آئے تو دیسی گھی گرم کر کے لگائیں فوراً آرام آ جاتا ہے۔

نوٹ:۔ اعصابی تحریک سے جب تھوک زیادہ آتا ہے تو منہ میں جلن اور درد وغیرہ بالکل نہیں ہوتا البتہ منہ آنے اور منہ کے آبلوں سے تھوک آتا ہے لیکن رال زیادہ بہتی ہے۔

نوٹ:۔ اعصابی تحریک سے جب تھوک زیادہ آتا ہے تو زمین پر گرتے ہی فوراً جذب ہو جاتا ہے۔ البتہ غدی یا عضلاتی سوزش منہ سے نکلنے والی رطوبت بہت لیسدار ہونے کی وجہ سے فوراً جذب نہیں ہوتیں۔

علاج:۔ اصل سبب تلاش کر کے تحریک کے مطابق علاج کریں۔ انشاءاللہ فوراً فائدہ ہوگا۔

نوٹ:۔ تھوک زیادہ آنے کا علاج اگر شوگر کے علاج کے اصول پر کریں تو جلد فائدہ ہوگا۔

چونکہ تھوک اعصابی عضلاتی تحریک سے آتا ہے لہٰذا ایسے مریض کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذا و دوا ضرورت کے مطابق دیں۔ انشاءاللہ فائدہ ہوگا۔

قانون مفرد اعضاء کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ پھٹکڑی سفید بریاں، پوست انار، مازو، آملہ، طباشیر، نقرہ، ہر ایک ہم وزن۔ باریک کر کے ایک ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دار چینی۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ ہلیلہ سیاہ ۵ تولہ، کشتہ کچلہ ۱ تولہ۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے چنے کے برابر گولیاں بنالیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ کھلائیں۔

غذا:۔ صبح انڈا ایک عدد، ہم وزن چنے کا آٹا ملا کر نمک مرچ ڈال کر روٹی بنا کر کھلائیں دوپہر: کوئی گوشت، اچار بکوڑے، ٹماٹر، کریلے، بینگن، دہی، دہی بھلے، آلو چھولے وغیرہ میں سے مریض جسے پسند کرے کھلائیں۔ سالن کے ساتھ روٹی چنے کے آٹے کی کھلائیں شام:۔ دوپہر کا کوئی سالن یا انڈا اور بیسن کی ٹکیہ۔

دانت درد

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دانت کا درد	وجع السن	ٹوتھ ایک

تعارف:۔ درد دانت ایک ایسی علامت ہے جسے تقریباً گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانتا ہے کیونکہ ہر گھر میں کبھی نہ کبھی کسی فرد کو درد دانت ہوا کرتا ہے اور ایسا شدید ہوتا ہے کہ جلد ہٹنے کا نام نہیں لیتا اس لئے تعارف کا محتاج نہیں۔

ماہیت و حقیقت درد دانت

بعض دفعہ دانت صاف نہ کرنے سے دانتوں کی جڑوں میں کریڑا تہہ

کی طرح جم جاتا ہے جو آہستہ آہستہ دانت کی جڑ کی اردگرد کے گوشت دمسوڑے کو ہٹانا شروع کر دیتا ہے جس سے اکثر اس کا مسوڑا بھی متورم و سوج جاتا ہے اور شدید درد کرتا ہے لیکن بعض دفعہ ڈاڑھ یا دانت کے درمیان سوراخ ہو جاتا ہے جس میں

دانت نکلوانا

دانت ہلنا۔ دانت درد، دانت میں کیڑا لگنا، دانت میں سوراخ ہونا دانت بوسیدہ ہونا وغیرہ ایسی تکالیف ہیں۔ جن سے ڈینٹل سرجن، جراح اور بڑے بڑے ڈاکٹر تنگ آجاتے ہیں کوئی کامیاب علاج ان کے پاس نہ ہونے کی وجہ سے فوراً دانت نکلوانے کا مشورہ دے دیتے ہیں مریض بیچارہ تنگ ہوتا ہے مجبوراً دانت نکلوانے پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

یاد رکھیں کہ یہ بات اس طرح غلط ہے۔ جس طرح جسم کے کسی کمزور عضو کو کاٹ کر نکال دیتا ہے۔ مثلاً آج کل پتہ میں پتھریاں بننا شروع ہوں یا صفرا کا اخراج صحیح نہ ہوتا ہو تو بڑے بڑے سرجن پتہ کو فوراً نکال دینے کا مشورہ دیتے ہیں اکثر تو مریض کو بتائے بغیر پتہ نکال دیتے ہیں۔

بالکل اسی طرح کسی مریض کے گردے میں تکلیف ہو اور جلد ٹھیک ہوتا نظر نہ آئے فوراً گردے کو نکال پھینکتے ہیں شاید ان کے نزدیک یہ اعضا اللہ تعالیٰ نے فاضل بنائے ہیں اب ان کی جسم کو ضرورت نہیں ہے۔

ہم نے یہ بھی دیکھا ہے اگر کسی ڈاکٹر نے کسی مریض کا گردہ بیمار ہونے کی وجہ سے نکال دیا تو چند دن کے اندر ہی دوسرے گردہ میں وہی تکلیف شروع ہو گی جو پہلے گردہ میں ہوئی تھی اب وہی ڈاکٹر بچے ہوئے گردہ کو چاہے پہلے گردہ سے زیادہ گل سڑ گیا ہو نکالنے کا مشورہ تو کیا سوچ بھی نہیں سکتا۔

بلکہ اب مجبور ہو کر علاج کرنے کا مشورہ دیتا ہے کیونکہ اگر دوسرا گردہ بھی نکال دیا جائے تو انسان کا پیشاب بننا بند ہو جائے گا۔ پیشاب کا زہر خون میں رہ جانے سے تسمم بولی ہو کر مر جائے گا۔ یاد رکھیں جب تک علاج کی کوئی صورت ممکن ہو دانت کی خرابی کا علاج کرائیں خصوصاً جب دانت یا ڈاڑھ مضبوط ہو اور ہلتا نہ ہو۔

کیونکہ بعض دفعہ مضبوط دانت نکلنے کی بجائے ٹوٹ جاتا ہے اور پہلے سے بھی زیادہ تکلیف دیتا ہے۔

بعض دفعہ اتنا جریان خون ہوتا ہے کہ رکنے کا نام نہیں لیتا کمزور مریض تو ایسی حالت میں اکثر مر جاتے ہیں۔

بعض دفعہ شدت درد سے غشی کے دورے ہونے لگتے ہیں بعض دفعہ مضبوط دانت نکالتے وقت اس طرف کی آنکھ کو سخت صدمہ پہنچتا ہے۔

لہٰذا دانت نکالنے کی بجائے حتی المقدور دانت کی تکلیف کی اصل وجہ معلوم کر کے علاج کریں خاص کر مضبوط اور نہ ہلنے والے دانت مت نکالیں۔

ایک دردانگیز واقعہ

جانیاں منڈی میں ایک ہٹے کٹے نوجوان کے دانت میں شدید درد ہونے لگا مقامی سول ہسپتال میں دکھایا گیا ڈاکٹر صاحب نے بغیر سوچے سمجھے دانت نکال دیا۔ چند دن خون نکلنے کی وجہ سے درد کم رہا پھر ساتھ والے دانت میں درد ہونے لگا تو پھر دوسرا دانت بھی نکال دیا گیا۔ ایک ہفتہ بھی نہیں گذرا تھا کہ تیسرے دانت میں درد ہوا اور اسے بھی نکال کر پھینک دیا گیا مریض کو پھر بھی چین نہیں آیا تو مجبور ہو کر نشتر ہسپتال میں لے جایا گیا وہاں یکے بعد دیگرے چار بقایا دانت نکال دیے گئے آخر مجبور ہو کر ڈاکٹروں کے بورڈ نے فیصلہ کیا کہ اسے لاہور میو ہسپتال میں فلاں ڈاکٹر کے پاس

لے جاؤ۔ ورنہ مریض کو لاہور لے گئے وہاں ڈاکٹر دانت اور نکال دیئے جب درد نہ رکا تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ شاید کسی بیماری کی وجہ سے درد نہ ہوتا ہو اسکا پیشاب پاخانہ اور جبڑا سے گوشت نکال کر کیمیائی معائنہ کیا جائے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

کیمیائی ٹسٹ سے پتہ چلا کہ جبڑا میں کینسر ہو چکا ہے دانت نہیں نکالنے چاہئیں تھے بلکہ کینسر کا علاج کرنا چاہئے تھا، کینسر کا دوائی علاج شروع کیا گیا مرض کو بالکل افاقہ نہ ہوا وقتی نشہ آور اور مسکن ادویہ سے درد رکتا، مجبور ہو کر بجلی لگانی شروع کر دی درد رک گیا لیکن چند دن بعد پھر درد ہونے لگا بجلی لگانے کا سلسلہ دو مہینہ تک جاری رہا جوں جوں بجلی کا اثر گوشت پر ہوتا گیا تو اول ڈاڑھی کے بال گرے پھر گوشت گلنے سڑنے لگا پھر جبڑے ہڈیاں بھربھری ہو کر گرنے لگی جبڑے میں سوراخ ہو گیا۔

مریض کی ایسی حالت ہو گئی کہ منہ سے کھانا پینا بند ہو گیا جو چیز منہ میں ڈالی جاتی جبڑے کے سوراخ سے باہر نکل جاتی مریض کے منہ سے اتنی گندی بو آنے لگی جیسے مردار سے آتی ہے کوئی شخص اس کے پاس بیٹھ نہیں سکتا تھا آخر کار مریض ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر گیا۔

یہ واقعہ میں نے اس لئے لکھا ہے کہ ہمارے جراح اور ڈینٹل سپیشلسٹ بغیر سوچے سمجھے مریض کو دانت جیسی نعمت سے فوراً محروم نہ کر دیا کریں۔

میں یقین و وثوق سے کہتا ہوں کہ اگر متاثر دانت کی اصل بیماری کا علاج کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ تکلیف رفع نہ ہو۔

ہم روزانہ دیکھتے ہیں کہ صحیح علاج سے ہلنے والے دانت لوہے کی طرح سخت ہو جاتے ہیں درد اور ورم وغیرہ غائب ہو جاتے ہیں

دانتوں پر میل جمنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دانتوں کی میل	خفر	ٹارٹار

تعارف:۔ دانتوں پر میل تعارف کا محتاج نہیں ہے کیونکہ ہر شخص دانتوں کی اور حسن سے واقف ہے سفید دانت تو موتیوں کی طرح چمکتے ہیں لیکن اگر ان پر کسی قسم کی میل جمنا شروع ہو جائے تو ان کا حسن جاتا رہتا ہے منہ سے بدبو آنے لگتی ہے دانتوں کی یہی میل بڑھتے بڑھتے مسوڑھوں کو ان کی جڑوں سے ہٹانا شروع کر دیتی ہے جس سے دانتوں کی جڑیں کمزور ہو جاتی ہیں اور دانت ہلنے لگتے ہیں آہستہ آہستہ ایک ایک ہو کر گرنے لگتے ہیں بعض دفعہ مسوڑھوں میں پیپ پڑ جاتی ہے جس کی زہر معدہ میں اتر کر خون میں جذب ہو جاتی ہے جو کئی قسم کی تکالیف کا سبب بنتی ہے۔

اسباب:۔ دانتوں پر میل اسی وقت جم جایا کرتی ہے جب انہیں باقاعدہ صاف نہیں کیا جاتا خون میں تیزابی مادہ بڑھنے سے بھی دانتوں پر میل جم جایا کرتی ہے۔

علاج مسواک، برش اور منجن سے دانتوں کو ہمیشہ صاف رکھیں، کھانا کھانے کے بعد کیکر یا نیم کی مسواک سے دانتوں کی اچھی طرح صفائی کر دیا کریں۔

اگر مسوڑوں کے اوپر پتھر کی طرح میل جم چکی ہو تو کسی دندان ساز سے صاف کرائیں۔ اگر مسوڑوں کو زخمی کر دیا جائے عطلاقی عین دانتوں اور مسوڑوں پر لگائیں۔

یادداشت چونکہ تیزابی مادہ بڑھ کر ہی دانتوں پر میل جمنا شروع ہوتی ہے۔ لہذا دانتوں کو میل سے محفوظ رکھنے کے لئے ایسا نسخہ بنائیں

جس میں نمک شامل ہو کیونکہ تمام ادویہ سے بہتر دافع تیزابیت نمک ہے۔

ہوالشافی :۔ اجوائن دیسی ، نمک طعام ، دانداسہ ۔ برابر وزن ۔ سب کو باریک پیس کر محفوظ کر لیں ایک ماشہ دوائے کر مسوڑوں دانتوں پر لگا دیا کریں کچھ دیر بعد کلی کر کے منہ صاف کر دیں۔ انشاء اللہ منہ سے بدبو پائیوریا درد دانت ۔ مسوڑوں کا پھولنا وغیرہ کیلئے نہایت مفید ہے۔

مسوڑوں کی سوجن

تعارف :۔ دانتوں اور مسوڑوں کی جڑوں کے اردگرد کے مسوڑے سوج جاتے ہیں ان میں شدید درد ہوتا ہے۔ کھانا کھانے اور دوا وغیرہ کھانے کیلئے منہ کھولنا دشوار ہو جاتا ہے

بچوں میں مسوڑوں کی سوزش سے قے دست آنے لگتے ہیں بعض دفعہ اتنا ورم ہو جاتا ہے کہ دماغ میں ورم ہو کر سرسامی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

اسباب :۔ دانتوں کی جڑوں میں پتھر کی طرح میل جمنا اور مسوڑوں کو زخمی کر دینا مرض سکروی مسوڑوں سے خون آنا ۔ سمیت سیماب دپارہ کا زہر سا بچوں میں دانت نکلنا

یادداشت جاننا چاہیے کہ مسوڑے عضلات کا مجموعہ ہیں اور جب بھی ان میں سوزش ورم وغیرہ ہوتے ہیں اس وقت عضلاتی غدی تحریک زوروں پر ہوتی ہے قبض شدید بھی اس کا سبب ہے خون میں ترشی و تیزابیت کی کثرت بھی مسوڑوں میں ورم اور سوجن کا سبب ہو سکتا ہے۔

علاج کوئی خراب دانت ہو تو اس کی اصلاح کریں اگر اصلاح ناممکن ہو تو اسے نکلوا دیں قبض شدید ہو تو اس کی ازالہ کریں۔

بچوں کے دانت نکل رہے ہوں تو سہاگہ اور شہد خالص ملا کر ذرا ذرا سی مسوڑوں

لگائیں اگر سوجن کی وجہ سے دانت نہ نکل رہے ہوں تو متورم مسوڑوں کو شگاف دلا کر خون نکلوا دیں

اصول علاج قانون مفرد اعضاء کا اصول علاج یہ ہے کہ چونکہ عضلاتی تحریک زوروں پر ہے لہذا متورم مقام پر خصوصاً مسوڑوں پر غدی عضلاتی لیپ لگانے اور کھانے کو دیں اگر ساتھ قبض شدید ہو تو غدی عضلاتی مسہل کھانے کو دیں اگر ورم شدید ہو تو مسوڑوں پر جونکیں لگوائیں۔

یہ شربت بھی مفید ہے اس کے اندرونی استعمال سے خون کا دباؤ کم ہو کر ورم ختم ہو جائے گا۔

ہوالشافی :۔ عناب ، شاہترہ ۔ فلفل سیاہ چینی بطریق معروف شربت بنائیں
۲½ تولہ ۲½ تولہ ½ ماشہ اپاؤ اور نصف نصف چھٹانک
دن میں تین بار پلائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

مسوڑوں سے پیپ آنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
مسوڑھوں کے زخم	قروح لثہ	پائیوریا الیری اوسیس

تعارف :۔ مسوڑوں کی ایک ایسی تکلیف ہے جس میں مسوڑے کبھی کبھی متورم ہوتے ہوتے رہتے ہیں۔ اور ان کے نیچے یعنی دانتوں ڈاڑھوں کی جڑوں کے نیچے پیپ پڑتی رہتی ہے اور دبانے سے چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے نکلتی ہے عرف عام میں اسے ناسور کہتے ہیں۔

یادداشت :۔ یہ تکلیف اکثر لوگوں کو ہوتی ہے لیکن شدید تکلیف نہ ہونے

کی وجہ سے چنداں پرواہ نہیں کی جاتی حالانکہ یہ ایک خطرناک صورت اختیار کر سکتی ہے۔

علامات :- منہ اور دانتوں کو قدرت نے جس مقصد کے لئے ودیعت کیا ہوا ہے وہ مقصد حاصل کر لینے کے بعد یعنی کھاپی چکنے کے بعد جب ہم ان کی حفاظت نہیں کرتے۔ کھائی ہوئی غذا کے ذرات کو مسواک وغیرہ نکال نہیں دیتے تو وہ ذرات متعفن ہو جاتے ہیں جن کی سمیت سے مسوڑے متاثر ہو کر متورم ہو جاتے ہیں اور بوسیدہ دانتوں کے اوپر اگر انہیں ڈھانپ لیتے ہیں اور کبھی کبھی ان سے جریان خون بھی ہوتا ہے۔

زبان

اُردو نام	عربی نام	ڈاکٹری نام
زبان	اللسان	ٹنگ

تعارف :- حواس خمسہ بیرونی کا نہایت اہم رکن ہے۔ شکل میں لمبوتری درمیان سے موٹی چپٹی اور باہر والے سرے پر چپٹی اور پتلی ہوتی ہے اس کی جڑ ایک کری کے ذریعہ کوا کے نیچے گلے تک پھیلی ہوئی ہے۔

زبان کے اوپر باریک غدود دانتوں کی شکل میں پھیلے ہوتے ہیں۔ زبان کے نیچے غشا مخاطی ہے۔ ان سے ضرورت کے مطابق رطوبت رستی رہتی ہے۔ زبان کے اوپر اور نیچے اعصاب کا جال بچھا ہوا ہے جن کے ذریعہ چکھنے کا فعل ادا کرتی ہے۔

زبان کا تمام جسم گوشت وعضلات کا بنا ہوا ہے یہی وجہ ہے کہ یہ بہت ہی نرم اور لچکدار ہوتی ہے۔ انسان زبان کے اگلے حصہ کو ادھر ادھر اوپر نیچے اپنی مرضی سے کر لیتا ہے زبان کی یہی حرکت کبھی بولنے کا کام دیتی ہے کبھی منہ صاف کرنے تھوکنے کا کام کرتی ہے۔

زبان میں اللہ تعالیٰ نے اغذیا اشیاء کے ذائقے پرکھنے کی صفت بھی عطا کی

ہے۔ چنانچہ زبان کے اگلے سرے سے مٹھاس اور درمیان میں نمکین اور پچھلے حصہ میں تلخ اور کڑوے ذائقہ کا پتہ چلتا ہے

زبان کا بندھنا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زبان کا بندھنا	رابط اللسان	ٹنگ ٹائی
زبان کا جڑنا	التصاق اللسان	انکی لوگلاسیا

تعارف :- زبان کے نیچے کا پردہ اس قدر چھوٹا ہوتا ہے کہ زبان نیچے ہی رہتی ہے۔ زبان کا سرا اوپر نہیں اٹھ سکتا نہ زیادہ آگے پیچھے ہو سکتی ہے۔

نوٹ :- بعض بچوں میں زبان کے نیچے پردہ نہیں ہوتا بلکہ فرش دہن کے ساتھ جڑی ہوتی ہے اس حالت کو التصاق زبان کہتے ہیں۔

اسباب :- یہ مرض خلقی ہے۔

علامات :- ایسا بچہ زبان نہ باہر نکال سکتا ہے نہ بات چیت کر سکتا ہے کیونکہ بولنے کا فعل زبان کی حرکت کے بغیر ناممکن ہے۔

بعض بچے معمولی بولتے ہیں لیکن وہ بھی تتلا کر بولتے ہیں جو بالکل نہ بولے اسے گونگا اور جو تتلا کر بولے اسے توتلا کہتے ہیں۔

علاج اگر پردہ چھوٹا ہو تو اسے گول منہ والی قینچی سے کاٹ دیں اگر زبان فرش دہن سے جڑی ہو تو کسی قابل سرجن سے درست کرا دیں جو نہی زبان صحیح حرکت کرنے لگے گی۔ فوراً بچہ فر فر بولنے لگے گا۔

تندوا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
تندوا	ضفدع اللسان	رے نیولا

تعارف:۔ تندوا زبان کی ایسی تکلیف کا نام ہے جس میں زبان کے نیچے رسولی پیدا ہو جاتی ہے جس کی شکل مینڈک یا مینڈک کے سر کے مشابہ ہوتی ہے اس لئے اس کو رے نیولا یعنی مینڈک اور عربی میں ضفدع اللسان (زبان کا مینڈک) کہتے ہیں لیکن اردو میں اسے تندوا کہتے ہیں۔

اسباب و علاج:۔ تندوا بھی خلقی طور پر پیدا ہوتا ہے البتہ اگر بڑی عمر میں ہو تو بیماری سے کہہ سکتے ہیں جس کا علاج رسولی کے تحت ہی کرنا چاہئے ورنہ عمل جراحی سے نکال دینا چاہئے۔

ورم زبان

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
زبان کی سوجن	ورم اللسان	گلوسائٹس

تعارف:۔ زبان پھنسی وغیرہ پیدا ہو کر سوج جاتی ہے شدید حالتوں میں ساری زبان سوج جاتی ہے درد نہایت شدت سے ہوتا ہے زبان اکڑی اور کھنچی ہوئی معلوم ہوتی ہے کھانے پینے اور بولنے سے درد میں اضافہ ہو جاتا ہے زبان لبوں سے باہر آجاتی ہے ہر وقت رال بہتی ہے زبان اور چہرہ سرخ ہو جاتے ہیں اگر پھنسی وغیرہ پک جائے تو پیپ نکلنے لگتی ہے اگر عرصہ تک پھنسی نہ پکے تو کینسر میں تبدیل ہو جاتی ہے اور ہلاکت کا باعث

بنتی ہے۔

اسباب:۔ یہ حقیقت تو آپ کو معلوم ہے کہ زبان ذاتی طور پر عضلاتی مزاج کی حامل ہے اس میں پھنسی یا ورم وغیرہ عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے اور زبان میں تحریک سوزش اور ورم کی وجہ سے شدید عضلاتی بخار چیچک، خسرہ، معدہ آنتوں میں تیزابیت ترشی، خرابی دندان، پارہ کے مرکبات تیز مرچ مصالحہ والی غذائیں کھانا اور زیادہ گرم دودھ چائے پینا وغیرہ۔

علاج

ہر قسم کی خرابی کو رفع کریں، ترش اور کھٹی اغذیہ اشیاء بند کرادیں اور دافع ترشی چیزیں کھلائیں۔
زبان سے پھنسی ہو تو اسے نشتر سے زخمی نہ کریں بلکہ صرف کھانے پینے والی اغذیہ ادویہ کھلائیں اور ورم میں رادع صورت پیدا کر کے اسے واپس لوٹانے کی کوشش کریں۔ اگر واپس نہ ہو تو محلل اغذیہ ادویہ کھلا کر ورم پکانے کی کوشش کریں اگر ورم میں پیپ بن جائے تو ورم مکمل ہو کر ختم ہو جائے گا۔

نوٹ:۔ زبان کی پھنسی کو زخمی نہ کریں ورنہ سرطان (کینسر) میں تبدیل ہو جائیگی بعض دفعہ زبان اتنی سوج جاتی ہے کہ مریض سانس نہیں لے سکتا اور اسے موت نظر آنے لگتی ہے ایسی صورت میں فوراً کسی سرجن سے ہوا کی نالی میں سوراخ کرادیں تاکہ دم بند ہو کر موت واقع نہ ہو جائے۔ چونکہ ورم زبان عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے لہذا مریض کو غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں اگر مریض دوا کھا نہ سکے ورنہ غدی اعصابی ٹیکے وغیرہ لگا کر خون کا دباؤ کم کردیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے وقت استعمال کرائیں قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل دیں

نوٹ:۔ کھانے پینے اور دوا وغیرہ کے استعمال میں یہ خیال رکھیں کہ وہ زبان پر خراش نہ کرے اس مقصد کے لئے شربت بزوری شربت دینار وغیرہ پلائیں۔ عرق مکو کاسنی بھی دے سکتے ہیں

تکالیف معدہ و امعاء ایک نظر میں

فم معدہ
بواب
چھوٹی آنتیں
قولون آنت
بڑی آنت
زائدہ اعور
امعاء مستقیم

معدہ ایک شریف عضو ہے

صحیح معنوں میں معدہ ایک شریف عضو ہے بدن کی صحت کا دار ومدار اسکے صحیح افعال پر ہے کیونکہ افعال کی ابتدا اسی سے ہوتی ہے جب اخلاط صالح پیدا نہیں ہونگے تو بدن کی نشوونما کیسے ہو سکتی ہے اسکے افعال کی خرابی کے ساتھ خون میں بھی خرابی واقع ہو جاتی ہے جس سے دیگر اعضا متاثر ہو کر بگڑ جاتے ہیں جن کے نتیجے میں امراض پیدا ہوتے ہیں ہم معدہ کی شرافت سے ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور جائز ناجائز غذا اس میں ٹھونستے رہتے ہیں وہ اسکے مطابق اخلاط تیار کرتا رہتا ہے جسے دیگر اعضا اپنی غذا کے طور پر حاصل کر کے مریض ہو جاتے ہیں مسلسل غلط غذا کھاتے رہنے سے جب وہ برداشت نہیں کر سکتا تو چیخ اٹھتا ہے آخر تنگ آکر بالکل ضعیف ہو جاتا ہے جس کا نتیجہ بیماری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور معدہ

قانون مفرد اعضاء کی تحقیق سے پہلے علم الامراض پر لکھی گئی کتب میں معدہ کو مفرد عضو سمجھتے ہوئے اس میں پیدا ہونے والی تمام امراض و علامات کا مخلوط ذکر کیا گیا ہے بالاعضاء امراض و علامات کی تخصیص نہیں کی گئی جس سے ایک طرف علم الامراض و علامات میں پیچیدگیاں پیدا ہو گئی ہیں اور دوسری طرف طلباء الامراض میں شدید رکاوٹیں پیدا ہو گئی ہیں اگر کسی محقق نے بالاعضاء امراض کی تخصیص کرنے کی کوشش کی ہے تو اس نے بھی صرف معدے کے عصبی امراض بیان کئے ہیں۔ عضلاتی اور غدی امراض کو الگ الگ پیش نہیں کیا گیا اسطرح معدہ

میں پیدا ہونے والے عضلاتی و غدی امراض کا علاج کٹھائی میں پڑگیا ہے صحیح تشخیص و تجویز نہ ہونے سے مریض بے چارے تڑپ تڑپ کر مر رہے ہیں ان میں کوئی تبخیر معدہ کے چکر میں پھنسا ہوا ہے کوئی السر و سرطان معدہ کا مریض ہے کسی کو خون کی قے آ رہی ہے کسی کا پیٹ جل رہا ہے کوئی درد معدہ کی وجہ سے تڑپ رہا ہے ہر طرف درد معدہ و پیٹ کی تکلیف کے مریض مارے مارے پھر رہے ہیں مسکنات و مخدرات کے سہارے انہیں چلایا جا رہا ہے نہ ان کی صحیح تشخیص ہو رہی ہے علاج تو دور کی بات ہے صحیح غذا بھی تجویز نہیں کی جا رہی۔

افسوس تو طب یونانی کے حکماء پر ہے کہ وہ اپنے کامل اور فطری طریقہ علاج کو چھوڑ کر ایلوپیتھی کے غلط اور ان سائنٹیفک طریقہ علاج کی جھولی میں گر رہے ہیں۔ ان کی بے یقینی کا یہ حال ہے کہ وہ ایک ہی مریض کو کچھ دیسی اور کچھ انگریزی ادویات دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہمیں دونوں طریقہ علاج پر عبور حاصل ہے۔

میں اپنے طبیب حضرات سے اپیل کرتا ہوں کہ خدارا اپنے فطری یقینی و بے خطا طریقہ علاج جس کی بنیاد کیفیات مزاج و اخلاط پر رکھی گئی ہے پر تھوڑی سی محنت کر کے قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کریں چند دن میں علم و فن طب پر عبور حاصل ہو جائے گا۔ قانون مفرد اعضاء کا فیضان آپ پر اس صورت میں ظاہر ہوگا کہ آپ مریض کو دیکھتے ہی اس کی عسر العلاج اور پیچیدہ امراض کو اسی طرح بیان کریں گے کہ جیسے کسی کتاب سے پڑھ کر سنا رہے ہیں میں مبالغہ آمیز باتیں نہیں کر رہا۔ بلکہ حقیقت کا اظہار کر رہا ہوں۔

میں دعوے سے کہتا ہوں کہ چاہے کوئی حکیم ہو چاہے ڈاکٹر جو ایک دفعہ قانون مفرد اعضاء کو ذہن نشین کر لیتا ہے وہ کسی اور طریقہ علاج کا محتاج نہیں رہتا اب میں پہلے معدہ و امعاء کی حقیقت و ماہیت اور ساخت بیان کرتا ہوں اس کے بعد ان میں پیدا ہونے والی تکلیف

و امراض و علامات کی بالاعضاء تشریح اور قانون مفرد اعضاء کے تحت ان کا سائنٹیفک اور یقینی و بے خطا علاج پیش کروں گا۔

حقیقت معدہ و امعاء

یہاں اول حقیقت معدہ بیان کرتا ہوں اس کے بعد آنتوں کی تشریح و توضیح کروں گا۔

جاننا چاہیے کہ ظاہری طور پر معدہ کے تین بڑے حصے ہیں

۱۔ مری ۲۔ فم معدہ ۳۔ قعر معدہ

مری ۱۔ یہ معدہ کا پہلا حصہ ہے اسے مری کہتے ہیں یہ منہ کے انتہا سے شروع ہوتا ہے جہاں تک سینہ کی ہڈیاں ہیں وہاں تک مری کی لمبائی ہے۔
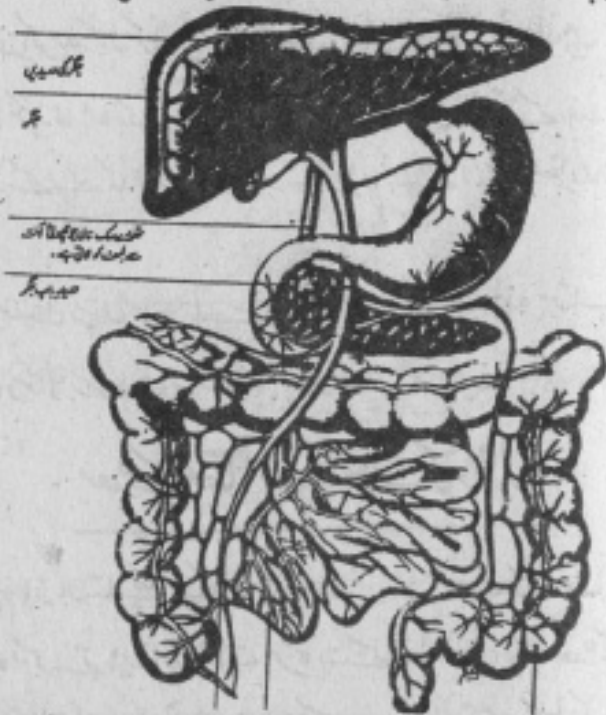
فم معدہ مری کے اختتام سے فم معدہ شروع ہوتا ہے اس پر گوشت وغیرہ برائے نام ہوتا ہے اس حصہ میں حس بہت زیادہ ہوتی ہے تاکہ بھوک پیاس اور ضرورت غذا

کا احساس ہوتا ہے۔

قعر معدہ ار فم معدہ سے آنتوں تک کا حصہ قعر معدہ کہلاتا ہے غذا کا لطیف حصہ اسی کے راستے جگر تک پہنچتا ہے۔

مقام معدہ معدہ کے اوپر قلب پھیپھڑے نیچے حجاب حاجز و آنتیں، دائیں طرف جگر بائیں طرف لبلبہ اور طحال ہے۔

ساخت معدہ معدہ کی ساخت میں تین طبقات ہوتے ہیں اندرونی طبقہ اعصابی ہے جس سے بلغمی رطوبت ترشح ہوتا ہے جو غذا کو سیال بنانے میں مدد دیتی ہے۔

دوسرا طبقہ غدی دخشائی جو خانہ دار ساخت ہوتا ہے اس طبقہ سے صفراوی رطوبات اخراج پاتی ہیں جو غذا کو جلد تحلیل کرتی ہیں معدہ کے اندر جو لمبی چنٹیں پائی جاتی ہیں انہیں عربی میں حمل اور انگریزی میں رُوجز آف دی شاہک کہتے ہیں یہ ایک قسم کے غدد ہیں ان کے اندر شہد کے چھتے کی طرح خانے ہوتے ہیں انہی کے اندر سے صفراوی رطوبات ترشح پاتی ہیں۔

تیسرا طبقہ عضلاتی ریشوں کا ہوتا ہے اور تعداد میں سب سے زیادہ ہوتا ہے اس حصہ سے ترش دسوداوی رطوبات ترشح پاتی ہیں جو بھوک لگاتی ہیں۔

معدہ کے اعصاب، غدد و عضلات کی ذمہ داریاں

جیسا کہ ہم بار بار بتا چکے ہیں کہ دماغ و اعصاب احساس کے اعضا ہیں اور غدد تحلیل کا کام کرتے ہیں اور عضلات حرکات کے اعضاء ہیں لہٰذا معدہ کے اعصاب بھوک پیاس کا احساس دلاتے ہیں معدہ کے غدد غذا کو ہضم و تحلیل کرنے کا کام کرتے ہیں تاکہ بدل ما تحلیل ملتا رہے۔

معدہ کے عضلات معدہ میں ضرورت کے مطابق حرکات کراتے ہیں تاکہ غذا آسانی سے کیلوس میں تبدیل ہو سکے اور اس کا کوئی حصہ کچا نہ رہ سکے۔

جب غذا ہضم ہو چکے تو معدہ سے خارج کی جا سکے جو معدہ کے فم اسفل یا بواب کے راستے آنتوں میں جا سکے یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ معدہ میں غذا بالعموم تین چار گھنٹے میں ہضم ہو جاتی ہے اور کیلوس کی صورت میں تبدیل ہو کر اثنا عشری میں چلی جاتی ہے جہاں صفرا اور رطوبت لبلبہ کے ملنے سے غذا کے روغنی اجزا تحلیل (ہضم) ہوتے ہیں اور اس کا رنگ سفید دودھیا ہو جاتا ہے اسے عرف عام میں کیلوس کہتے ہیں۔ یہی خلاصہ غذا عروق ماساریقہ کے ذریعے منجذب ہو کر خون میں شامل ہو جاتا ہے

آنتیں

اردو، آنتیں، عربی، امعاء، انگریزی، انٹسٹائنز (INTESTINES)

آنتوں کی اقسام

آنتیں تین قسم کی ہوتی ہیں ا۔ چھوٹی آنتیں (۲) بڑی آنتیں ۳۔ امعاء مستقیم اور قولون

چھوٹی آنتیں

چھوٹی آنتیں پتلی اور باریک لمبائی میں تقریباً ۲۲ فٹ لمبی ہوتی ہیں ان کے تین حصے ہوتے ہیں۔

ا۔ اثنا عشری آنت ۲۔ خالی آنت (صائم) ۳۔ پیچیدہ آنت

ذیل میں آنتوں کی تشریح کرنے کے بعد معدہ کا سوء مزاج بیان کیا جائے گا اس کے بعد پھر درد معدہ کے اسباب علامات اور علاج پیش کیا جائے گا۔

بارہ انگشتی آنت

اسے اثنا عشری آنت بھی کہتے ہیں انگریزی میں ڈیوڈینم (DUODENUM) کے نام سے پکارتے ہیں یہ چھوٹی آنت کا پہلا حصہ ہے جو معدے کے زیریں سوراخ (بواب) سے شروع ہوتا ہے اور خالی آنت تک آتا ہے اس حصہ میں کیمیائی اعمال کثرت سے ہوتے ہیں کیونکہ اسی حصہ میں پتہ سے صفرا ایک نالی کے ذریعے اسمیں گرتا ہے اور رطوبت لبلبہ بھی ایک نالی کے ذریعے شامل ہوتا ہے۔

صائم

اسے اردو میں خالی آنت عربی میں صائم اور انگریزی میں جیجونم JEJUNUN کہتے ہیں یہ چھوٹی آنت کا ہی ایک حصہ ہے اسے الگ نام سے اسلئے پکارتے ہیں کیونکہ بعد از مرگ یہ خالی ہوتا ہے اسکی لمبائی تقریباً ساڑھے سات فٹ ہوتی ہے یہ حصہ اثنا عشری آنت سے شروع ہو کر پیچدار آنت تک جاتا ہے۔

پیچدار آنت

اسے اردو میں پیچیدہ آنت، عربی میں معاء دقیق اور انگریزی میں ILLUM کہتے ہیں یہ چھوٹی آنت کا پچھلا حصہ ہے چونکہ اسمیں بے شمار پیچ اور بل ہوتے ہیں اس لئے اسے پیچیدہ آنت کہتے ہیں یہ جسم میں سب سے پتلی ہوتی ہے اسکی لمبائی تقریباً گیارہ فٹ ۶ انچ ہوتی ہے

نوٹ چھوٹی آنتوں میں اعصاب کی کثرت ہوتی ہے لہٰذا ان کا مزاج تر گرم ہوتا ہے جونہی اس حصہ میں سردی بڑھتی ہے دست شروع ہو جاتے ہیں۔

یا تنگ ہی ہو جاتی ہے ۔

بڑی آنتیں

اردو۔ بڑی آنتیں، عربی۔ امعاء غلاظ، انگریزی LARJE INTESTINES اسکی لمبائی تقریباً پانچ فٹ ہوتی ہے جو چھوٹی آنت کے پچھلے سرے سے شروع ہو کر قولون آنت تک جاتی ہے چھوٹی آنتوں سے بڑی اسلئے کہتے ہیں کیونکہ یہ اپنے دائرہ و حجم میں بہت بڑی، موٹی اور ساخت میں دبیز ہوتی ہے اسمیں چربی بہت زیادہ ہوتی ہے یہ چھوٹی آنت سے جب شروع ہوتی ہے تو یکدم فراخ ہو جاتی ہے یہاں اس کا نچلا سرا نیچے کی طرف رہ جاتا ہے اسے زائدہ آعور کہتے ہیں زائدہ آعور سے یہ آنت سیدھی اوپر کی طرف اٹھتی ہے اور معدہ کے ساتھ مس کرتی ہوئی بائیں طرف طحال کی طرف جاتی ہے اور قولون آنت سے ملتی ہے نوٹ اس آنت میں غذائی مادہ کثرت سے پایا جاتا ہے لہٰذا اس حصہ کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے پیچش وغیرہ کے وقت یہی حصہ متاثر ہوتا ہے۔

قولون آنت

یہ طحال کے عین نیچے بڑی آنت سے شروع ہوتی ہے اور سیدھی نیچے کی طرف آتی ہے مبرز کے قریب یکدم باریک ہو جاتی ہے امعاء مستقیم کے نام سے مقعد کے ساتھ مل جاتی ہے ۔ اسے قولون آنت اسلئے کہتے ہیں کہ اسی حصہ میں اکثر قولنج ہوا کرتا ہے ۔ نوٹ: دوسرے حصوں کی بہ نسبت غدد کے عضلات کی کثرت ہوتی ہے لہٰذا اس کا مزاج خشک گرم ہوتا ہے جونہی سردی کا اثر بڑھتا ہے قولنج ہو جاتا ہے ۔

**

آنتوں کی ماہیئت و ساخت

آنتوں کی ساخت میں تین طبقات پائے جاتے ہیں (۱) اعصاب (۲) غدد، (۳) عضلات یہاں یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ مفرد اعضا جو افعال معدہ میں انجام دیتے ہیں وہی کام آنتوں میں کرتے ہیں مثلاً پاخانہ کی حاجت کا احساس دلانا اعصاب کا کام ہے معدے سے آئی ہوئی غذا کو جزو بدن بننے کے لئے مزید تحلیل کرنا غدد کا کام ہے فضلات کو ایک جگہ سے دوسری جگہ لے جانے کے لئے آنتوں میں حرکات کرنا عضلات کا کام ہے اس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ آنت کا ایک حصہ سکڑتا ہے اور دوسرا پھیلتا ہے اس طرح غذا آنتوں میں آگے کو جاتی ہے اور فضلا براہ برز خارج ہو جاتا ہے اس عمل میں اعصاب غدد عضلات مل کر کام کرتے ہیں ورنہ اگر ایک کا فعل بھی باطل ہو جائے تو فضلات وغیرہ کبھی خارج نہیں ہو سکتے۔

مثلاً فالج اسفل میں آنتوں کے اعصاب شل ہو چکے ہوتے ہیں لہٰذا ایسے مریضوں کا پیشاب و پاخانہ ہمیشہ بند ہو جاتا ہے حاجت تک نہیں ہوتی مجبوراً پاخانہ انیما کے ذریعے اور پیشاب کیتھیٹر سے خارج کرتے ہیں۔

سوءِ مزاج معدہ

سوءِ مزاج معدہ سے مراد معدہ کے طبعی مزاج میں بگاڑ پیدا ہو جانا ہے لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ معدہ کا اپنا ذاتی مزاج کیا ہے [illegible] کی بات یہ ہے کہ معدہ کے سوءِ مزاج کی امراض لکھنے کے باوجود آج تک کسی بھی طب کی کتب میں معدہ کا مزاج تحریر نہیں کیا گیا بڑی بڑی بنیادی طب کی کتب میں سوءِ مزاج معدہ کی بارہ اقسام لکھی ہیں لیکن جب طالب علم کو معدہ کے مزاج کا پتہ نہیں وہ ان بارہ اقسام کو کیسے ذہن نشین کرے گا۔

معدہ کا مزاج

یاد رکھیں معدہ مفرد عضو نہیں ہے بلکہ عضلات اور غدد اعصاب سے مل کر بنا ہوا ہے ان کی ترتیب یہ ہے کہ معدہ میں عضلات سب سے زیادہ ہیں غدد غشا مخاطی ان سے کم اور اعصاب جو بھوک کا احساس دلاتے ہیں سب سے کم ہیں۔ چونکہ معدہ میں عضلات اور عضلاتی مادہ کی کثرت ہے اور غدد غشا اس سے کم ہیں۔ لہٰذا قانون مفرد اعضا کی رو سے معدہ کا مزاج خشک گرم (عضلاتی غدی) قرار پاتا ہے۔

عضلاتی جھلی
الحاقی مادہ
غدی جھلی
الحاقیہ
اعصابی جھلی

یاد رکھیں معدہ میں کبھی تری کے اثرات بڑھ جاتے ہیں جو اس کے اعصاب میں تحریک سے پیدا ہوتے ہیں حکماء نے معدہ کا سوءِ مزاج رطب بارد کہتے ہیں اور حاملین قانون مفرد اعضا اسے اعصابی عضلاتی تر سرد کہتے ہیں۔

کبھی معدے کے غدد و غشا میں تحریک ہو کر معدہ کا مزاج بگڑ جاتا ہے اور ایک نئی صورت گرمی خشکی کی پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب! چونکہ سوءِ مزاج کا تعلق صرف کیفیات سے ہی ہوتا ہے لہٰذا جو مزاج سوءِ مزاج کے وقت ہوگا وہی کیفیت اس کا سبب ہوگی یا کوئی جذبہ

ہو سکتا ہے۔ مثلاً تری سردی کے موسم سے معدہ میں تری اور سردی کے اثرات بڑھ سکتے ہیں بالکل یہی صورت خوف سے بھی ہو سکتی ہے جو سبب معلوم ہو اس کا ازالہ کریں۔ انشاء اللہ فوراً آرام آجائے گا۔

یاد رکھیں سوء مزاج کے کوئی مستقل امراض نہیں ہوتے بلکہ یہ چند منٹوں سے لے کر چند گھنٹوں اور زیادہ سے زیادہ ایک دو دن تک ہو سکتے ہیں مثلاً نمونیا، شدید درد سر، بھوک بند ہونا وغیرہ علاج کرتے وقت جہاں ادویہ اغذیہ تجویز کریں وہاں ہوائی کیفیات سے بھی مریض کو محفوظ کرائیں تاکہ جلد آرام کی صورت ہو۔ مثلاً سردی لگنے سے مریض کو قے یا ابکاریاں آنے لگیں۔ یا دست آنے شروع ہو جائیں تو مریض کو سردی سے بچائیں معدہ امعاء پر گرم ریت سے ٹکور کرائیں پینے کے لئے تیز گرم لونگ دار چینی کا قہوہ پلائیں ایسا کرنے سے مریض منٹوں کے اندر سکون محسوس کریگا

درد معدہ

اردو نام درد معدہ، طبی نام، وجع المعدہ، انگریزی نام گیسٹریلجیا۔

درد معدہ کی اقسام

درد معدہ کی بالاعتبار تین بڑی اقسام ہوتی ہیں۔ ۱۔ درد معدہ اعصابی، ۲۔ درد معدہ عضلاتی، ۳۔ درد معدہ غدی

درد معدہ اعصابی

جب معدہ کے اعصابی پردہ میں سوزش ہو جاتی ہے تو اس سے ایک طرف معدہ میں رطوبات کی سکریشن بڑھ جاتی ہے دوسری طرف رطوبات کی کثرت سے نظام ہضم معطل ہو جاتا ہے

جس سے اکثر قے ہو جایا کرتی ہے اس صورت میں اعصاب میں تحریک ہوتی ہے۔

اسباب

سوزش اعصاب کیفیاتی، نفسیاتی اور مادی اسباب سے ہوا کرتی ہے کیفیاتی اسباب میں تری سردی مرطوب موسم بھیگے کپڑے پہننا وغیرہ شامل ہیں۔ نفسیاتی اسباب میں پریشانی و خوف اس کا سبب بنتے ہیں۔
معدہ کے اعصاب میں سوزش کا سبب اکثر مادی ہوتا ہے جس میں غلط بلغم کی زیادتی یا مولد بلغم اشیاء وغیرہ شامل ہیں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جب ہم یہ کہتے ہیں کہ سوزش اعصاب یا درد معدہ کا ایک سبب بلغم کی زیادتی بھی ہے تو اس سے ہماری مراد وہ بلغم نہیں ہے جو کھانسی کے ساتھ خارج ہوتی ہے بلکہ خون کی وہ رطوبات ہیں جو دماغ و اعصاب کی غذا بنتی ہیں اور وہاں سے سکریشن کی صورت میں اخراج پاتی ہیں چونکہ غیر طبعی راستہ اختیار کر چکی ہوتی ہیں اسلئے شدید تکلیف کا باعث بنتی ہیں مثلاً اگر ناک میں سوزش اعصاب ہو جائے تو نزلہ زکام ہو جاتا ہے بعض دفعہ شدید درد سر ہو جاتا ہے معدہ امعاء میں ترشح ہونے لگیں تو قے، دست اور شدید صورت میں درد پیٹ ہونے لگتا ہے

غذا، دواء اور زہر

بعض مریض عادتاً ایسی اغذیہ کھاتے ہیں جن میں دودھ گھی، چاول، دلیا، کھچڑی، مولی، گاجر، کدو، توری، ٹینڈے وغیرہ شامل ہیں یہی اغذیہ بعض دفعہ سوزش اعصاب معدہ کا سبب بن جاتی ہیں جس کا نتیجہ اکثر درد معدہ ہی ہوتا ہے۔ بعض دفعہ محرک اعصاب ادویہ اور زہر بھی اس کا سبب بنتی ہیں۔

علامات

جس مریض کے معدہ کے اعصاب سوزش ناک ہوتے ہیں ان کا دل گھبراتا ہے بھوک بند ہو جاتی ہے منہ سے تھوک بکثرت خارج ہوتا ہے مریض تنہائی چاہتا ہے اکثر قے ہو جاتی ہے جوں جوں سوزش بڑھتی ہے علامات میں شدت ہو جاتی ہے قے بار بار آنے لگتی ہے شدید پیاس لگنے لگتی ہے لیکن پانی ہضم نہیں ہوتا پیٹ میں شدید درد شروع ہو جاتا ہے مریض نم معدہ کو بار بار دباتا ہے مزمن صورت میں قے وغیرہ تو کم آتی ہے اور درد میں شدت بھی کم ہوتی ہے لیکن درد کم و بیش ہر وقت رہنے لگتا ہے ۔

قارورہ

معدہ کی عصبی سوزش میں مریض کا قارورہ سفیدی مائل نیلگوں ہوتا ہے اگر درد کم ہو تو سفیدی مائل زرد ہوتا ہے جب تک ایسے مریض کا قارورہ سرخی مائل نہ ہو درد معدہ مستقل طور پر رفع نہیں ہوا کرتا ۔

نبض

درد معدہ اعصابی کے مریض کی نبض رفتار میں سست اور حجم میں چھوٹی ہوتی ہوتی ہے ۔ چونکہ ایسے مریض کے اعصاب میں تیزی ہوتی ہے ۔ لہٰذا قانون مفرد اعضاء کے تحت دل و عضلات میں سکون کی صورت پیدا ہو جاتی ہے یعنی حرکات قلب سست ہو جاتی ہیں جس سے نبض بھی سست اور رطوبت سے پھولی ہوئی معلوم ہوتی ہے

اگر مریض کو ابھی ابھی تکلیف ہوئی ہو تو نبض گہری اور سست ہوتی ہے لیکن اگر مزمن ہو چکی

ہو تو ایسے شخص کا جسم مسلسل تکلیف سے پتلا ہو جاتا ہے جس سے نبض بھی قدرے اوپر اور لمبائی میں تین انگلی تک محسوس ہوتی ہے

علاج

معدہ میں اعصاب کی تحریک سے ہونے والے درد کا علاج عضلاتی تحریک پیدا کرنے سے فوراً ہو جاتا ہے ۔ جتنی جلدی ہم تحریک بدل دیں اتنی جلد آرام آتا ہے دواء کے لئے فارماکوپیا اور رہبر نظریہ مفرد اعضاء کے تمام عضلاتی غدی نسخہ جات تریاقی صفت ہیں

تریاق درد معدہ

ھوالشافی ،، سرخ مرچ تین حصہ ، رائی تین حصہ ، کشتہ کچلہ ۱ حصہ ،

حب بقدر نخود بنائیں ، درد کی حالت میں دو دو گولیاں ہمراہ قہوہ بر سینہ سنٹ بعد دیں قدرے آرام آجائے یا محسوس ہو تو دوا کا وقفہ بڑھا دیں ۔ یعنی ایک گولی صبح ایک ایک شام اگر قبض ہو تو مندرجہ بالا گولیوں کے ساتھ یہ گولیاں بھی دیں ۔

ھوالشافی ،، حنظل ، رائی ، گندھک آملہ سار ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود بنالیں ۔ معجون کچلہ اور جوارش جالینوس بھی حسب ضرورت کھلا سکتے ہیں ۔

درد معدہ عضلاتی

تعارف ،، جب معدہ کے عضلات سوزش ناک ہو جاتے ہیں تو درد ہونے لگتا ہے ۔ اسی عضلاتی سوزش میں شدت ہو جائے تو السر اور سرطان کی صورت پیدا ہو جاتی ہے ۔

اسباب

سوزش معدہ عضلاتی کے کیفیاتی نفسیاتی اور مادی و خلطی اسباب ،

کیفیاتی اسباب سوزش معدہ عضلاتی کے کیفیاتی اسباب خشکی سردی سے خشک گرم ہوتے ہیں ،

نفسیاتی اسباب نفسیاتی اسباب میں لذت و مسرت کے جذبات کی شدت قلب و عضلات کو تیز کر دیتی ہے اس میں انسان زیادہ تر حصول لذت کے لئے کثرت مباشرت کرتا ہے ضرورت اور وقت کی پرواہ کئے بغیر اپنے نفسانی جذبات کی تکمیل کرتا رہتا ہے ۔

ایک اہم نقطہ

یہاں اس بات کو ذہن نشین کرلیں کہ جب بار بار جماع کیا جاتا ہے تو اس سے دو بڑے نقصان ہوتے ہیں ۔ ایک تو مادہ منویہ کا ضرورت سے زیادہ اخراج جس سے جسم میں کمزوری پیدا ہوتی ہے اور خشکی بڑھتی ہے ۔

دوسرے بار بار جماع سے قلب و عضلات میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس سے جسم کے تمام حرکی اعضاء پہلے سے زیادہ کام کرنے لگتے ہیں خاص کر غذائی اعضاء کو زیادہ کام کرنا پڑتا ہے کیونکہ زیادہ سے زیادہ منی بنانے کے لئے غذا میں تحلیل کرنا پڑتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معدہ کے عضلات کثرت کار کی وجہ سے سوزش ناک ہو جاتے ہیں اور درد کی صورت میں چیخ اٹھتے ہیں

ایک اور نقطہ یہ بات بھی ذہن نشین کرلیں کہ بعض دفعہ مریض ایسی مولد ریاح شے کھا لیتا ہے جس سے اس کا پیٹ ہوا سے بھر جاتا ہے اور تن کر

درد کرنے لگتا ہے مریض سانس بھی لیتا ہے تو درد ہوتا ہے اگر ہوا کسی طریقے سے خارج نہ ہو سکے تو عموماً مریض مرجایا کرتا ہے حیوانات میں ایسے واقعات روزانہ ہی ہوتے رہتے ہیں

مادی اسباب مادی اسباب میں خلط سودا کی کثرت بھی سوزش معدہ کا سبب بن جاتی ہے کیونکہ اس سے رطوبات تقریباً خشک ہو جاتی ہیں ریاح کی کثرت ہونے لگتی ہے ۔

خلط سودا کے علاوہ مولد ریاح و سودا ادویہ اغذیہ یا اشیاء بھی معدہ کے عضلات میں سوزش کر دیتی ہیں ان میں شراب تمباکو نوشی ۔ بھنگ ۔ گوشت ۔ چنے ۔ پیاز ۔ لوبیا دودھ زہروں میں سنگرف ، سنکھیا ، کچلہ وغیرہ کا کثرت استعمال معدہ میں سوزش کر دیتا ہے ۔

غذا کا وقت بے وقت کھانا بدہضمی کا سبب بنتا ہے جس سے زہریلا سوادتیار ہو کر سوزش عضلات سے درد معدہ شروع ہو جاتا ہے ،

علامات

سوزش معدہ عضلاتی میں تمام معدہ میں کھچاوٹ اور تناؤ ہوتا ہے معدہ کے مقام پر خصوصاً کوڑی کا کے مقام پر بالکل دل کے دھڑکنے جیسی حرکات معلوم ہوتی ہیں ۔

بعض مریضوں کا پیٹ تو حرکت کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے جو مریض موٹے اور چربیلے جسم کے ہوں ان کے پیٹ کو دبانے سے حرکات معدہ معلوم نہیں ہوتی البتہ کبھی تشنج دکھائی دینے لگتے ہیں بعض دفعہ ہچکی شروع ہو جاتی ہے پیٹ میں جلن اور نفخ کی شکایت ہوتی ہے ترش ڈکار آتے ہیں بعض دفعہ ابکائیاں آنے لگتی ہیں اگر اجابت آ جاتے یا ہوا خارج ہو جائے تو قدرے درد رک جاتا ہے ورنہ مسلسل ہوتا رہتا ہے عموماً کھانا کھانے کے بعد درد ہونے لگتا ہے خاص کر ایسی چیزیں کھانے سے درد میں شدت ہو جاتی ہے ۔

جو بہت زیادہ سرد ہوں اور سودا ریاح ہوں ایسے مریض گوشت کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔

نبض چونکہ خود قلب اور اسکے ماتحت عضلات تحریک میں ہوتے ہیں اسلئے نبض کی رفتار تیز ہوا سے پُر اور تنی ہوئی ہوتی ہے تیزی انگوٹھے سے چار انگلی تک محسوس ہوتی ہے۔

قارورہ عضلاتی سوزش کے مریض کا قارورہ، گوشت کے دھوون کی طرح سرخی مائل ہوتا ہے بعض دفعہ قدرے جلن بھی محسوس ہوتی ہے ۲۴ گھنٹوں میں ایک دو دفعہ پیشاب کی حاجت ہوتی ہے۔

پاخانہ چونکہ خشکی انتہا پر ہوتی ہے اسلئے قبض ضرور رہتی ہے کبھی کم کبھی زیادہ بعض مریضوں کو تو ہفتہ بھر پاخانہ نہیں آیا کرتا بعض دفعہ پاخانہ کے ساتھ خون بھی آجایا کرتا ہے۔

علاج

درد معدے کے کسی مریض کا علاج شروع کرنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہے کہ معدہ کا کون مفرد عضو سوزش تک ہے اعصاب کی سوزش سے ہونے والے درد معدہ کا مفصل بیان پہلے لکھ چکا ہوں اگر سوزش عضلات معلوم ہو تو درد چاہے کیفیاتی۔ نفسیاتی یا مادی سبب سے ہو فوراً غدد و جگر کو تحریک میں لانے کی کوشش کریں تاکہ سوزش عضلات تحلیل ہونی شروع ہو جائے اسطرح مریض فوراً سکون محسوس کرے گا یہ ٹسٹڈ کلام ہے

ایک سوال! یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصل علاج اسباب مرض کا رفع کرنا ہے لیکن یہاں تمام اسباب کو نظر انداز کرتے

ہوئے صرف جگر و غدد کو تحریک میں لانے کے لئے کہا گیا ہے کیا یہ طبی اصولوں کی خلاف ورزی نہیں۔

اس سوال کا آسان جواب یہ ہے کہ شدت تکلیف کی صورت میں اول مریض کو سکون دینا ضروری ہے اگر ایسا نہ کیا جائے تو مریض کے تلف ہونے کا خطرہ ہے۔

اس کو اسطرح سمجھیں کہ فرض کیا کہ ایک مکان کو کسی سبب سے آگ لگ گئی ہے اسمیں گھر کے افراد بھی بند ہیں آگ بجھانے والوں کا فرض ہے کہ وہ جس طریقے سے بھی آگ بجھا سکیں بجھا دیں اگر وہ پہلے ان اسباب کو تلاش کرنا شروع کر دیں کہ آگ کس نے لگائی ہے۔ کیسے لگی ہے بجلی کی وجہ سے یا آتش گیر مادہ سے لگی ہے یہ امر واضح ہے کہ اسباب تلاش کرنے سے پہلے مکان ہی جل جائے گا۔

یہ بیرونی مثال ہے امراض کی صورت میں یوں سمجھیں کہ ایک مریض کو خونی قے آ رہی ہے معالج کا فرض ہے کہ بجائے اسباب کے پیچھے دوڑنے کے یا انہیں تلاش کرنے کے فوراً خون کا اخراج روکے ورنہ مریض فوراً ہلاک ہو جائے گا۔

یہ مثال میں نے اسلئے دی ہے کیونکہ ایک دفعہ ہمارے مقامی ڈاکٹر صاحب نے میرے سامنے ایک نوجوان کو (جسے خون کی قے آ رہی تھی) مشورہ دیا تھا کہ پہلے ایکسرا کرا کر لاؤ پھر دوا تجویز کروں گا تاکہ صحیح علاج تجویز کیا جا سکے۔

میں نے ڈاکٹر صاحب کو کہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب اگر اسے ایک دو قے اور آ گئیں تو یہ چل بسے گا۔ اس حالت میں تو ایکسرے والوں کے پاس جا بھی نہیں سکے گا

یاد رکھیں یہ صورت حاد امراض کی صورت میں اپنانی پڑتی ہے جب مریض کی حالت خطرے سے باہر ہو جائے تو اصل اسباب مرض تلاش کر کے رفع کریں تاکہ ہمیشہ کے لئے مرض سے چھٹکارا مل جائے اگر درد پیٹ کا سبب کیفیاتی نفسیاتی معلوم ہو تو

انہیں رفع کر دیں اگر اغذیہ اور دیا اشیاء درد کا سبب ہوں تو انہیں بھی تبدیل کر دیں انشاء اللہ چند دنوں کے اندر مریض بالکل ٹھیک ہو جائے گا

درد معدہ عضلاتی کیلئے مجربات

اگر پیٹ میں درد حرارت کی انتہائی کمی کیوجہ سے ہو رہا ہو تو حب مقوی خاص اور حب صابر ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ دیں چند دنوں کے اندر اندر پرانے سے پرانا درد معدہ غائب ہو جائے گا اگر کچھ حرارت محسوس کریں یا عضلاتی غدی شدید تحریک ہو جائے تو غدی عضلاتی ملین استعمال کریں قبض ہو تو غدی عضلاتی مسہل دیں۔

اگر ریاح کی کثرت ہو تو جوارش کمونی کھلائیں یا جوارش جالینوس بھی دے سکتے ہیں۔

غدی اعصابی چورن

بو الشالن اور پودینہ ۴ حصہ، سونف ۳ حصہ، مسنڈ ہڑ ۲ حصہ، مرچ سیاہ ۱ حصہ، سٹھا سوڈا ۸ حصے، نمک خوردنی ۱۲ حصے۔

سفوف بنا لیں۔ ۳۰۲، ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی یا قہوہ دیں۔

ان کے علاوہ فارماکوپیا کے تمام عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات مفید و مؤثر ہیں

درد معدہ غدی

یہ درد معدہ کے غدی و غشائی پردہ کی صورت سے ہوتا ہے۔ اگر سوزش میں شدت ہو جائے تو آنتیں بھی سوزشناک ہو کر درد کرنے لگتی ہیں۔

***

اسباب

اس درد کے بعض کیفیاتی، نفسیاتی، مادی و خلطی اسباب ہوتے ہیں۔

کیفیاتی اسباب

گرمی خشکی کے موسم میں یہ درد زیادہ ہوا کرتا ہے یا ایسے لوگ جنہیں زیادہ تر آگ کے قریب بیٹھنے کا موقع ملے مثلاً تندورچی، کوئلہ سے چلنے والے ریلوے انجن کے کارکن۔ اسی طرح کوئلہ سے چلنے والے کارخانوں کے انجنوں کے کارکن اور گڑ شکر نکالنے والے جنہیں زیادہ تر آگ کے پاس بیٹھنا پڑتا ہے زیادہ مبتلا ہوتے ہیں

نفسیاتی اسباب

جذبات میں غم و غصہ اور غم کے جذبات کی شدت سوزش غدد و معدہ کا سبب بنتی ہے

عام طور پر چڑچڑا پن غصہ کیوجہ سے کسی کی بات کو برداشت نہ کر سکنا فوراً درد پیٹ میں مبتلا کر دیتا ہے

مادی اسباب

مادی اسباب میں گرم خشک سے گرم تر اغذیہ و ادویہ زہر اور صفرا کی کثرت، سوزش معدہ و امعاء کا سبب بن کر درد پیدا کرتی ہے۔

کثرت گوشت خوری، خصوصاً تیتر، بٹیر اور مرغ کا گوشت، انڈے ادویہ میں تیز جلاب جن میں جمالگوٹہ اور ریوند عصارہ وغیرہ زہروں میں پارہ شنگرف، دارچکنا وغیرہ اس کا سبب ہوتے ہیں۔

علامات

جب معدہ میں سوزش غدد سے درد ہونے لگے تو پیٹ اور خصوصاً آنتوں میں مروڑ ہونے لگتا ہے ٹھہر ٹھہر کر درد ہونے لگتا ہے قبض اکثر نہیں ہوتی۔ کیونکہ صفرا کی شدت ہوتی ہے اکثر تو پیچش ہو جاتی ہے منہ کھا اور آؤں آنے لگتی ہے۔ پیشاب کا رنگ زرد حسین اور رکاوٹ ہوتی ہے نبض سست اور باریک ہوتی ہے۔ مریض چلنے جی چاہئے تو درد میں شدت ہو جاتی ہے گوشت وغیرہ یکدم درد میں اضافہ کر دیتے ہیں۔ احتیاط کرنی چاہیئے۔

علاج

سوزش غدد کی وجہ سے ہونے والے درد معدہ امعاء کے مریض کو اول کیفیاتی نفسیاتی طور پر اعتدال پہ لائیں۔ غذا کے طور پر ایسی اغذیہ کھلائیں جو چبا کر نہ کھائی جائیں بلکہ نشاستہ دار اشیاء ہوں جن میں ڈبل روٹی دلیا، کھچڑی، سابودانہ، چھلکا اسبغول، سبزیوں میں کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا، مولی، گاجر، مونگرے یہ سب بالکل کدو کش کی ہوئی ہونی چاہیئں۔

تریاق درد معدہ

سہاگہ ایک تولہ، سونف ایک تولہ، ست لوبان ایک تولہ، افیون ۳ ماشے۔ تمام ادویہ کو باریک کر کے ۲۰۲ ماشے دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی کھلائیں۔

اکسیر درد معدہ پوست، آک، نمک شیشہ، مرچ سیاہ ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک ایک ایک ماشہ دن میں چار بار ہمراہ تازہ پانی دیں۔

یہ نسخہ ایسے وجع المفاصل میں بھی مفید ہے جس میں مریض کے جوڑوں میں سوزش آ گئی ہوا ہے علاوہ قانون مفرد اعضاء کے قارا کو پیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات مفید و موثر ہیں ضرورت کے مطابق ملین و مسہل اور اکسیر تریاق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔

خارش معدہ

بعض دفعہ معدہ میں بار بار دغدغہ ہوتا ہے مریض کا دل یہ چاہتا ہے کہ خارش کرے لیکن چونکہ خارش کا عمل کھجلانا انسان کے بس کا کام نہیں ہے لہذا وہ بے حد بے چینی محسوس کرتا ہے۔

اسباب

معدہ میں خارش ہونے کے وہی اسباب ہوتے ہیں جو جسم کے کسی بیرونی حصہ میں خارش کا سبب بنتے ہیں اس وقت عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے عام طور پر خارش معدہ کے مادی اور عضوی اسباب ہوتے ہیں مادی اسباب میں تو ہر قسم کے عضلاتی اعصابی اغذیہ ادویہ شامل ہیں خصوصاً سرد قسم کی ترشیاں خارش معدہ کا سبب ہوتی ہیں۔ خارش کے عضوی اسباب جگر و غدد اور معدہ کی غشا مخاطی میں سکون ہے یاد رکھیں قانون مفرد اعضاء کے تحت جب قلب و عضلات میں کیمیائی تحریک (عضلاتی اعصابی) ہو تو جگر و غدد اور جسم کی تمام غشا مخاطی میں سکون ہو جاتا ہے جب یہی صورت معدہ میں ہو جائے تو معدہ میں بھی خارش ہونے لگتی ہے۔ خون میں خلط سودا کی زیادتی بھی خارش معدہ کا

سبب ہوتی ہے ۔

علامات

جس مریض کے معدہ میں خارش ہو وہ خارش کے وقت پیٹ کو ادھر ادھر سے دباتا ہے جس سے اسے قدرے لذت اور آرام معلوم ہوتا ہے اگر وہ سرد اشیاء جن میں لسی، فرنی، برف سے سرد کیا ہوا پانی یا ترش پھلوں کے رس استعمال کرتا ہے تو اسے خارش زیادہ ہونے لگتی ہے اسکے برعکس اگر وہ صرف گرم پانی یا قہوہ میں گھی ڈال کر پیئے تو فوراً سکون محسوس کرتا ہے پیٹ پر ٹکور کرنے سے بھی آرام محسوس کرتا ہے ۔

اصولِ علاج

خارش معدہ میں یا جسم کے کسی بیرونی حصہ میں اس کا اصول علاج ایک ہی جیسا ہے یعنی تحریک جگر و غدد بدل دیا جائے اگر جسم میں حرارت کی انتہائی کمی محسوس کریں شروع میں عضلاتی غدی اغذیہ اشیاء ادویہ دیں امید ہے یہیں خارش ختم ہو جائے گی اگر کچھ باقی رہے تو غدی عضلاتی اغذیہ ادویہ اشیاء استعمال کرائیں انشاءاللہ پرانی سے پرانی خارش پھر کبھی نہیں ہوگی ۔

ایک اہم نقطہ

یہاں سمجھنے والی بات یہ ہے کہ اب علمی اور ادبی طور پر یہ بات ثابت ہو چکی ہے جب بھی کوئی مرض یا علامت نمودار ہوتی ہے تو وہ کسی نہ کسی مفرد عضو کی تحریک و تسکین اور خون کی کیمیائی تبدیلی سے پیدا ہوتا ہے علاج صرف ساکن عضو کو تحریک دینا ہے جونہی سست عضو میں تیزی پیدا ہوتی ہے فوراً خون میں بھی کیمیائی تبدیلی ہو جاتی ہے جس سے پیچیدہ سے پیچیدہ مرض بھی کلی طور پر ختم ہو جاتا ہے ۔

جو علامات جسم کے بیرونی حصے میں ظاہر ہوتی ہیں وہاں مقام ماؤف پر ہم ضرورت کے مطابق دوا لگا دیتے ہیں اس کا بھی یہی عمل ہوتا ہے فرق صرف یہ ہوتا ہے بیرونی دوا اندرونی دوا کی مددگار بن جاتی ہے اور جلد آرام آجاتا ہے یہ حقیقت ہے کہ اگر بیرونی طور پر کوئی دوا استعمال نہ کرائی جائے تو بھی یقینی طور پر آرام آتا ہے ۔ چونکہ معدہ میں ہم کسی دوا کی مالش یا لیپ نہیں لگا سکتے تو کوئی حرج نہیں ہے صرف کھانے کے لئے گولیاں یا سفوف اور پینے کے لئے مشروب استعمال کریں ان سے لیپ وغیرہ کا عمل بھی ہو جائیگا ۔

شربت برائے خارش معدہ

ھوالشافی ۔ افتیمون، چرائتہ، شاہترہ، عناب ہر ایک تین، تین تولہ چینی ½ سیر

حسب دستور شربت بنالیں ۔

عضلاتی غدی شربت ہے تلخ ضرور ہے لیکن اندرونی و بیرونی خارش کے لئے تریاق ہے

اکسیر غدی عضلاتی

ھوالشافی ۔ گندھک آملہ سار ۲ تولہ، پارہ ۱ تولہ، بابچی ۳ تولہ اول پارہ اور گندھک کی کجلی بنائیں پھر بابچی کا سفوف ملا دیں ۔ بس تیار ہے ۔

افعال و اثرات ۔ غدی عضلاتی اکسیر ہے

۲۔۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ چائے استعمال کریں ۔

غذا ۔ صبح حلوہ بادام یا مکھن بادام، یا حلوہ گندم یا مربہ تمر،

دوپہر ۔ کوئی ساگ، کوئی اچار، شلغم، پالک، تیتر بٹیر یا مرغ کا گوشت، بیسنی روٹی ۔

شام ۔ دوپہر والا کوئی سالن یا کشمش بادام کھلا کر چائے پلادیں ۔

معدہ و امعاء میں ریاح سے پیدا ہونے والی علامات

تبخیر معدہ، نفخ معدہ، قراقر معدہ اور فتق (ہرنیا)

ان علامات کی تشریح و توضیح کرنے سے پہلے یہ ضروری سمجھتا ہوں کہ قارئین کو یہ بتا دیا جائے کہ ریاح کیا ہیں کیسے پیدا ہوتی ہیں اور ان کے افعال و اثرات کیا ہیں تاکہ ان سے پیدا ہونے والی علامات کو ایک ہی جگہ سمجھ لیا جائے جس سے علاج میں آسانیاں پیدا ہو جائیں گی۔

ماہیت و حقیقت ریاح: جاننا چاہیے کہ جس طرح کائنات میں ہوا بنتی اور چلتی ہے بالکل اسی طرح انسانی جسم میں ہوا بنتی اور خارج ہوتی ہے۔

کائنات میں ہوا چلنے کی صورتیں

کائنات میں جو ہوا چلتی ہے سائنسی طور پر اس کا سبب گرمی سردی کی کمی بیشی بتایا جاتا ہے یعنی جس علاقہ میں حرارت کی شدت ہوتی ہے وہاں کی ہوا تحلیل ہو کر (پھٹ کر) اوپر چلی جاتی ہے جہاں سردی ہوتی ہے۔ وہاں کی ہوا بوجھل ہو کر گرم علاقہ کی طرف روانہ ہو جاتی ہے جس سے ہوا اسباب کی کمی بیشی کے تحت کم و بیش چلتی ہے۔

اس کمی بیشی سے کبھی آندھیاں آتی ہیں کبھی موسمی ہوائیں چلتی ہیں کبھی ہوائیں رطوبات کی شدت گرگڑاہٹ کا سبب ہوتی ہے، کبھی بارش ہوتی ہے۔

بالکل یہی صورتیں انسانوں میں بھی کم ان کیفیات کے کم و بیش ہونے سے پیدا ہوتی ہیں مثلاً کبھی منہ کے راستہ ہوا خارج ہوتی ہے تو اسے ڈکار کہتے ہیں۔ کبھی دماغ پر ہوا کا دباؤ ہوتا ہے تو اسے تبخیر معدہ کہتے ہیں کبھی پیٹ میں ہوا رک جاتی ہے تو نفخ معدہ کا

نام پاتی ہے کبھی معدہ و امعاء میں ہوا حرکت کرتی ہے تو اسے قراقر معدہ یا گڑگڑ ہونا کہتے ہیں کبھی آنتوں میں ہوا کے شدید دباؤ سے پردہ صفاق پھٹ جائے تو اسے فتق کہتے ہیں کبھی ہوا کے ساتھ رطوبات شامل ہو جائیں تو دست آنے شروع ہو جاتے ہیں۔ ساتھ ہی ہوا کی کثرت سے اپھارہ آ جاتا ہے جب تک دست نہ آئے تو خارج نہیں ہوتی قانون مفرد اعضا میں ان سب صورتوں کو عضلاتی اعصابی تحریک کی علامات کہتے ہیں۔

معدہ و امعاء میں ہوا بننے کی اہمیت

ہم نے بار بار لکھا ہے کہ کائنات میں جتنی اشیا پائی جاتی ہیں چاہے وہ جاندار ہوں یا بے جان سب کی سب کیفیات کی پیداوار ہیں جب ان کے ایٹموں کو پھاڑا جاتا ہے تو آخر میں یہی کیفیات اپنی اصل حالت میں ظاہر ہوتی ہیں۔ جن مقامات پر ان کا دباؤ ہوتا ہے وہاں نفع نقصان کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں۔

طب یونانی اور قانون مفرد اعضا میں مزاج اور کیفیات کا مطلب یہی ہے کہ کائنات کی ہر شے کیفیات سے بنی ہوئی ہے جو کیفیات کسی شے میں زیادہ ہیں وہی اس کا مزاج کہلاتی ہیں یعنی کسی شے میں ہوا زیادہ ہے کسی میں حرارت اور کسی میں رطوبت و پانی زیادہ ہے۔

جو اشیاء خشک سرد ہیں ان میں ہوا زیادہ ہے اور جن میں گرمی کے ساتھ خشکی موجود ہے ان میں آگ یا حرارت کی کثرت ہے اور جو اشیاء تری سردی کی حامل ہیں ان میں پانی کی کثرت ہے۔ اب ظاہر ہے کہ جس قسم کی بھی اشیاء استعمال کی جائیں گی اسی قسم کی چیزیں جسم میں پیدا ہوں گی جن سے وہ بنی ہوئی ہیں چونکہ ہوا کا جوہر عضلاتی اعصابی (خشک سرد) اشیاء میں پایا جاتا ہے۔ لہٰذا جو اشخاص خشک سرد اشیا کثرت سے استعمال کریں گے، وہی ہوا، گیس یا تبخیر معدہ میں مبتلا ہو جائیں گے کیونکہ ان کی تحلیل (پھٹنے) سے ہوائی اجزا خارج ہوتے ہیں۔

علاج

یاد رکھیں تبخیر معدہ، نفخ معدہ، قراقر معدہ اور فتق (ہرنیا) کوئی امراض نہیں ہیں۔ بلکہ یہ ہوا کی کمی بیشی کی علامات ہیں جو ہوا کے مختلف مقامات میں رکنے سے پیدا ہوتی ہیں۔

آج کل ان علامات کو اس خوفناک طریقہ سے پیش کیا جا رہا ہے کہ مریض ان کا نام سنتے ہی چکرا جاتا ہے۔ اگر یہ علامات مزمن صورت اختیار کر جائیں تو ڈاکٹر حضرات اپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ اگر مریض اپریشن پر راضی نہ ہو تو اینٹی ایسڈ ANTi AciD ادویہ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ مخرج ریاح ادویہ استعمال کراتے ہیں لیکن یہ علامات ٹس سے مس نہیں ہوتیں۔

حکما بھی ان علامات کو ڈاکٹروں کی پیروی میں دبانے کی کوشش کرتے ہیں۔ کبھی بدہضمی خیال کرتے ہوئے ہاضم ادویہ استعمال کرتے ہیں۔ کبھی ضعف معدہ سمجھ کر مقوی معدہ ادویہ دیتے ہیں۔ کبھی تریاق معدہ ادویہ کا استعمال کراتے ہیں۔ لیکن یہ علامات اپنی جگہ بدستور قائم رہتی ہیں۔ مریض کی پریشانیوں میں بدستور اضافہ ہوتا جاتا ہے۔ ایک طرف مریض مایوس ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف معالج حضرات پریشان نظر آتے ہیں۔ ان علامات کے علاج میں ایسی عظیم غلطیاں کی جاتی ہیں جن کا خمیازہ مریض کئی کئی سالوں تک بھگتتے رہے ہیں۔

افسوس تو حکما و اطبا اور خاص طور پر فرنگی تعلیم یافتہ طبقہ پر ہے جو باوجود علم و عقل رکھنے کے فرنگی طب کے غلط اور غیر علمی (ان سائنٹیفک) طریق علاج کو قبول کرتے ہیں۔

اگر ہمارا مقام علمی نہ ہو۔ اور ہماری تحقیقات سائنسی نہ ہوتیں تو ہم فرنگی ڈاکٹروں کو چیلنج کرتے ہیں۔ ان کو ہماری تحقیقات قبول کرنا ہوں گی۔ اور اپنے غلط اصول چھوڑنے پڑیں گے۔ ہمیں یقین ہے کہ بہت جلد ان کو اپنے غلط طریق علاج کا یقین ہو جائے گا۔

اصول علاج

جب ہم سائنسی طور پر جانتے ہیں کہ جہاں ہوا کا دباؤ ہے۔ اگر وہاں گرمی کی شدت ہو جائے تو ہوا ہلکی ہو کر اوپر چلی جاتی ہے یا دوسرے لفظوں میں وہاں ہوا ختم ہو جاتی ہے جس سے ہوا کے دباؤ سے ہونے والے تمام نقصانات آئندہ کے لئے ختم ہو جاتے ہیں۔ یہ قدرت کا فطری عمل ہے۔

اگر ہم فطرت کی پیروی میں ایسے مریضوں کا علاج کریں جنہیں ہوا یا گیس (GASS) کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہو تو انہیں یقینی طور پر ہمیشہ کے لئے امراض سے چھٹکارا مل جائے گا۔

قانون مفرد اعضاء کی بنیادیں چونکہ فطری اعمال پر ہی رکھی گئی ہیں۔ لہٰذا ایسے مریض جنہیں تبخیر معدہ، ریاح معدہ، نفخ معدہ، قراقر معدہ، فتق، وجع المفاصل ریاحی وغیرہ قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی اعصابی (خشکی سردی) کے مریض ہیں۔ ان کے خون کا قوام گاڑھا۔ خلط سودا اور ترشی و تیزابیت کی زیادتی ہو چکی ہے۔ جس سے ہوا بن کر تکلیف دے رہی ہے۔ قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی غدی ہے۔ کیونکہ اسی تحریک میں حرارت کی پیدائش ہوتی ہے۔ لہٰذا معالج کا فرض ہے کہ مریض کو عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیا ضرورت کے مطابق استعمال کرائے۔ بیرونی طور پر مقام ماؤف پر عضلاتی غدی پٹی یا عضلاتی غدی روغنوں سے مالش کروائے جوں جوں حرارت پیدا ہوگی مریض کو سکون محسوس ہوگا اگر شدید تکلیف ہو تو فوری سکون کے لئے غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ دے سکتے ہیں۔ لیکن مستقل علاج کے لئے عضلاتی غدی کے بعد غدی عضلاتی تحریک پیدا کرنی چاہیئے۔ اس اصولی علاج سے تبخیر معدہ جیسی معمولی علامت سے لیکر مالیخولیا اور مراق جیسی پاگل کر دینے والی علامات بھی غائب ہو جائیں گی۔

ہمارا تجربہ

ہمارے تجربے میں ہماری تیار کردہ ادویہ حب مقوی خاص اور حب صابر ان علامات کا شافی علاج ہیں۔ ان کے نسخہ جات درج ذیل ہیں۔

حب مقوی خاص

ھوالشافی۔ مرچ سرخ ۱۲ تولہ، رائی ۱۲ تولہ کشتہ فولاد ۴ تولہ کچلہ کشتہ ۴ تولہ حب بقدر نخود تیار کریں۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہیں۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مقوی جگر و مولد حرارت غریزی ہے۔ جس سے جگر گرم ہو کر معدہ امعاء میں ریاح بننا بند ہو جاتے ہیں۔ بھوک کھل جاتی ہے ریاح سے پیدا ہونے والی تمام علامات رفع ہو جاتی ہیں۔ ریحی دردوں کے لئے تریاق ہے۔

حب صابر

حنظل۔ رائی۔ گندھک آملہ سار، اجوائین دیسی ہم وزن ——— حب بقدر نخود بنالیں

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ملین ہے۔ قاطع و مخرج ریاح ہے۔ اگر مریض کو قبض ہو تو حب مقوی خاص کے ساتھ حب صابر لازمی ہے

خصوصیت حب صابر

ملینات۔ مسہلات اور قبض کشا ادویہ اگر ذرا سی زیادہ مقدار میں کھلا دی جائیں تو فوراً مریض کا دل گھبرانے لگتا ہے۔ جی متلاتا ہے۔ بعض دفعہ قے شروع ہو جاتی ہے۔

حب صابر ان تمام نقائص سے پاک ہے۔ اگر کسی مریض کو پہلے قے آ رہی ہو۔ یا جی متلا رہا ہو۔ لیکن اسے قبض ہو ایسی صورت میں حب صابر تریاق کا کام کرتی ہے۔ اگر یہ زیادہ وزن میں بھی کھلا دی جائے۔ تو دل متلانے یا گھبرانے کی بجائے طاقتور ہو جاتا ہے۔ اور پاخانے بھی کھل کر آجاتے ہیں۔ ضرورت مند اصحاب تسنیم دواخانہ سے دس روپے سیکڑہ کے حساب سے منگوا کر استعمال کر سکتے ہیں

تریاق تبخیر

ھوالشافی جمالگوٹہ ۱ تولہ۔ شنگرف ۲ تولہ۔ کشتہ کچلہ ۴ تولہ۔ رائی ۸ تولہ حب بقدر موٹھ تیار کرلیں۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی مقوی و ملین ہے اعلیٰ درجہ کا کاسر ریاح نسخہ ہے۔ فتق ہرنیا کے لئے بہترین ہے۔ اس کے علاوہ مصفی خون نسخہ جات کا سرتاج ہے بواسیر بادی اور مزمن قبض کے لئے بے حد مفید ہے۔ زیر نظریہ مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تمام نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اور پورے موثر ہیں۔

قرابادینی نسخہ جات

قرابادینی نسخہ جات میں جوارش کمونی جوارش جالینوس اور معجون کچلہ مندرجہ بالا علامات کے لئے فوری اثر ہیں۔

ایک خاص نسخہ

تبخیر معدہ کے بعض ایسے مریض بھی ہوتے ہیں جن کے پیٹ میں گڑگڑ یا گڈگڈ کی آوازیں

آتی رہتی ہیں۔ عرف عام میں پیٹ بہنا یا پیٹ رہنا کہتے ہیں۔ انہیں قبض بھی نہیں ہوتی۔ بلکہ کئی کئی بار کچے پاخانے آتے ہیں ان کے لئے یہ نسخہ آب حیات سے کم نہیں۔

ھوالشافی :۔ سنبل الطیب، عقرقرحا، مرچ سرخ، خولنجان، رائی، لونگ ہر ایک ہم وزن۔ ان سب کو باریک سفوف کرکے محفوظ کریں۔

مقدار خوراک :۔ ۲-۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

افعال و اثرات :۔ عضلاتی غدی مقوی ہے قراقر معدہ کے مریضوں کے لئے آب حیات ہے اسکے علاوہ قے دست، ہیضہ، بدہضمی اور سنگرہنی جیسی خوفناک علامت کیلئے بہترین شے ہے۔

غذا

صبح :۔ کشمش یا انڈے یا مربہ آملہ، سونٹھ، یا چٹنی ادرک حسب منشا کھا کر قہوہ پی لیں۔

دوپہر :۔ کوئی گوشت کوئی ساگ، کوئی اچار، پکوڑے شلغم، سبزی گوشت، اوجھڑی، ٹماٹر، چنے کی دال، مسری کی دال اگر مریض روٹی کی طلب کرے تو صرف چنے کی آٹے کی روٹی کھانے کی ہدایت کریں۔

شام :۔ اگر بھوک شدید لگے تو دوپہر والا سالن اگر بھوک نہ ہو یا کم لگے تو کوئی پھل کھا کر قہوہ پی لیں۔

پرہیز

تبخیر اور ریاح کے مریضوں کو تر اور سرد اشیاء سے پرہیز کرنا چاہیئے مثلاً دودھ، چاول، دلیا، کھچڑی، کدو، توری ٹینڈے، مولی، گاجر، برف، سوڈا، کھیرا، ککڑی، امرود اور تربوز وغیرہ۔

کرم امعاء

جاننا چاہیئے کہ جہاں قانون مفرد اعضا نے امعاء کے مختلف مقامات اور ان کے مختلف افعال کے تحت ان کے مزاج قائم کئے ہیں وہاں ان میں پیدا ہونے والی مختلف علامات کو بھی بالاعضا پیش کیا ہے مثلاً آنتوں کے مختلف مقامات کے یہ مزاج ہیں

بارہ انگشتی آنت، اعصابی عضلاتی ● صائم، خالی آنت، اعصابی غدی ● پیچیدہ آنت، غدی عضلاتی کالی آنت، غدی اعصابی ● قولون یا فراخ آنت، عضلاتی اعصابی ● سیدھی آنت مستقیم، عضلاتی غدی جب کہ آنتوں کی یہ بالاعضا تقسیم کی گئی ہے بالکل اسی طرح ان مقامات میں ان کے امراض و علامات پیدا ہوتے ہیں۔ مثلاً آنتوں کے اعصابی حصہ میں شدید تحریک ہو تو دست آتے ہیں۔ پیچیدہ اور کالی آنت میں تحریک ہو تو پیچش یا پنڈے سائٹس کا درد ہوا کرتا ہے۔ قولون یا سیدھی آنت میں تحریک ہو تو اکثر مریض کو قولنج یا خونی دست، خونی بواسیر اور سخت قبض ہوتی ہے۔

اسی طرح اگر ان مقامات پر رطوبات متعفن ہو جائیں تو ان میں جراثیم یا کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو آنتوں کی بناوٹ یا شکل و حجم اور مادہ کے مطابق ہوتے ہیں۔ مثلاً اعصابی حصوں میں آنتیں لمبی ہوتی ہیں اسلئے ان میں پیدا ہونے والے کیڑے بھی کئی کئی فٹ لمبے ہوتے ہیں۔ آنتوں کے غدی حصوں میں چونکہ غدود گلٹیاں زیادہ ہوتی ہیں اس لئے یہاں کے پیدا ہونے والے کیڑے انہی کی شکل کے گول اور چپٹے ہوتے ہیں انہیں عرف عام میں کدو دانے دکدو کیڑے کہتے ہیں۔

آنتوں کے عضلاتی اور آخری حصوں میں چنونے پیدا ہوتے ہیں جو مستقیم آنت کی طرح سیدھے ہوتے ہیں چونکہ یہ آنتیں سب سے چھوٹی ہوتی ہیں اسلئے یہاں پیدا ہونے والے کیڑے سب سے چھوٹے ہوتے ہیں۔

کرم امعاء کیڑے یا جراثیم

کیوں اور کیسے پیدا ہوتے ہیں

جاننا چاہیئے اس کائنات میں ہر مزاج و کیفیات کی رطوبات پائی جاتی ہیں جب ان میں خمیر و تعفن پیدا ہو جائے تو جراثیم اور کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً کسی جگہ بھی پانی رک گیا چند دنوں کے اندر اس کا رنگ بدل جائے گا ذائقہ میں تبدیل ہو جائے گا۔ آہستہ آہستہ اسمیں خمیر پیدا ہو کر جراثیم پیدا ہو جائیں گے، جو ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں ادھر ادھر دوڑتے نظر آئیں گے

انگوروں کے رس یا گنے کے رس سے جب سرکہ بناتے ہیں تو اسکو گھڑوں میں بھر کر چند دن دھوپ میں رکھ دیتے ہیں اس میں کچھ دن بعد خمیر اٹھنا شروع ہو جاتا ہے جوں جوں خمیر بڑھتا ہے اسمیں تعفن اور سڑاند پیدا ہو جاتی ہے پھر اسمیں کیڑے پڑ جاتے ہیں جب اسکے اندر تعفن و خمیر سے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں تو پھر اسمیں ایک اور تبدیلی آنی شروع ہو جاتی ہے یعنی خمیر و تعفن اور ترشی و تیزابیت پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں ترشی و تیزابیت سے اسمیں تمام کیڑے جو پیدا ہو چکے ہوتے ہیں ہلاک ہو جاتے ہیں اور نیچے بیٹھ جاتے ہیں اور ترش سیال صاف ہو کر نتھر جاتا ہے اسی نتھرے ہوئے رس کو احتیاط کے ساتھ نکال کر بوتلوں میں بھر لیتے ہیں یہی ترش سیال سرکہ کہلاتے ہیں۔

اگر اسی سرکہ کو کسی خاص درجہ حرارت اور ماحول میں رکھا جائے تو اسمیں پھر خمیر پیدا ہو جائے گا اور نئی قسم کے جراثیم پیدا ہو جائیں گے جن کی شکل سرکہ بننے سے پہلے والے جراثیم سے بالکل مختلف ہوگی جوں جوں خمیر بڑھے گا جراثیم مرنا شروع ہو جائیں گے حتےٰ کہ تمام جراثیم ہلاک ہو کر نیچے بیٹھ جائیں گے اور محلول نتھر کر سرکہ میں تبدیل ہو جائے گا۔

نتیجہ

مندرجہ بالا حقائق سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قانون قدرت ہے کہ جس مقام پر کوئی رطوبت یا تی اپنے مقررہ وقت سے زیادہ عرصہ قیام کرے تو فطرتاً اسمیں حرارت اثر کرنے لگتی ہے اور وہاں پر خمیر چڑھنا شروع ہو جاتا ہے نتیجے کے طور پر جراثیم یا کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جب تک وہ حالت قائم رہتی ہے جراثیم یا کیڑے پیدا ہوتے اور بڑھتے رہتے ہیں اسکے برعکس اگر اس رطوبت میں کوئی نئی کیمیائی تبدیلی ہو جائے تو تمام جراثیم ہلاک ہو جاتے ہیں جیسا کہ پانی سرکہ اور شراب میں ہوا کرتا ہے۔

جراثیم اور انسانی جسم

جاننا چاہیئے انسانی جسم فعلی و حیاتی اعضاء کے بل پر زندہ ہے جسم انسان کے فعلی و حیاتی اعضاء دماغ، دل، جگر میں سے کوئی نہ کوئی عضو تحریک میں ہوتا ہے کوئی تحلیل و تسکین میں جس عضو میں تحریک ہوتی ہے اس کی رطوبت تسکین والے عضو میں رکتی ہیں۔ جن میں خمیر و تعفن پیدا ہو کر جراثیم پیدا ہو جاتے ہیں۔

چونکہ فعلی و حیاتی اعضاء تین ہیں لہٰذا تین ہی اقسام کے جراثیم و کیڑے پیدا ہوتے ہیں فرنگی طب نے ان کے نام شکلیں اور افعال بھی تحقیق کئے ہیں۔

برائے کدو دانے

ہوالشافی۔ سماق دانہ ایک حصہ شہد تین حصے۔

مقدار خوراک۔ ایک ایک تولہ دن میں تین بار کھلائیں پھر سقمونیا ۲ رتی کھلا کر اسہال لائیں تمام کیڑے ہلاک ہو کر خارج ہو جائیں گے۔

یہ جوشاندہ بھی مفید ہے

برگ کاسنی، خرفہ، کشنیز خشک، شہتوت شیریں، ہر ایک ۶ ماشہ ڈیڑھ پاؤ پانی میں
ابال کر پلا دیں یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں کھلائیں۔

نوٹ:۔ اگر مندرجہ بالا اشیاء تازہ حالت میں میسر آ سکیں تو ان کے پانی ایک ایک
تولہ حاصل کر کے دن میں دو بار پلا دیا کریں انشاء اللہ تمام کیڑے ہلاک ہو جائیں گے

غذا:۔ ہر قسم کی عرکی اعصابی غذا کھلائیں۔

یادداشت تمام طبی کتب میں کرم امعاء کی علیحدہ علیحدہ اقسام لکھی ہیں لیکن علاج کرتے وقت
کوئی تخصیص نہیں کی گئی نہ ہی علیحدہ علیحدہ اسباب بتلائے ہیں اور نہ نسخے بلکہ تمام نسخہ جات
تمام کیڑوں کو ہلاک کرنے والے بتلائے ہیں جو صحیح نہیں ہے
حقیقت یہ ہے کہ ان کی پیدائش کے اسباب بھی مختلف ہیں اور ان کا علاج بھی ایک دوسرے
سے بالکل مختلف ہے اسی وجہ سے میں نے علیحدہ علیحدہ اسباب اور علاج لکھے ہیں
قارئین کو چاہیئے کہ بالا اعضاء تشخیص کر کے صحیح اور یقینی علاج کریں انشاء اللہ کبھی ناکامی نہ ہوگی۔

قولنج

اردو نام، قولنج، طبی نام قولنج، ڈاکٹری نام کولک COLIC
یونانی لغت میں قولون ہے جس سے معرب کر کے یونانی حکماء نے قولون وضع
کیا اور عربی زبان میں اسے قولنج کہا اور ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے اسے کالک COLIC
وضع کیا ہے ان مختلف ناموں کی حقیقت و ماہیت ایک ہی ہے یعنی قولون آنت میں
رکاوٹ یا شدید رکاوٹ چاہے بلغم کے خشک مواد سے سدہ کی صورت میں ہو چاہے

ہوا کے رکنے سے چاہے اس حصہ کے عضلات کے سوزش ناک یا ورم سے ہو۔
متقدمین اطباء نے جس سبب سے قولنج دیکھا اسی نام سے منسوب کر دیا ہے مثلاً قولنج ہوا
کی وجہ سے ہو تو اس کا نام قولنج ریحی رکھ دیا۔ جس مریض کو ورم کی وجہ سے قولنج ہوا اسے قولنج ورمی
یا تشنجی رکھا۔ اگر مواد کے خشک اور سدہ کی وجہ سے ہوا تو اس کا نام صرف قولنج رکھا جس کا
مطلب ہی خشک مواد کا سدہ ہے۔

ماہیت حقیقت قولنج

قانون مفرد اعضاء میں قولنج کا بالا اعضاء سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہے اسی تحریک سے
آنتوں میں سدے پڑتے ہیں یہی تحریک بڑھ جاتی ہے اسی تحریک سے پیدا شدہ سدے
اگر خارج نہ ہوں تو قولون آنتیں ورم کر جاتی ہیں جس سے ان میں بار بار تشنج اور درد کے دورے
پڑتے ہیں آخر کار ایلاؤس (منہ کے راستہ پاخانہ آنا) ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے

ایک اہم غلط فہمی کا ازالہ

متقدمین اطباء نے قولنج صفراوی لکھا ہے جس سے عام قارئین کو مغالطہ لگ سکتا ہے کہ یہ بھی
قولون آنتوں میں ہی ہوگا اور قولنج کے اصول پر علاج کریں گے جس سے لازمی ناکامی
ہوگی کیونکہ صفراوی قولنج آنتوں میں نہیں ہو سکتا بلکہ پتہ میں ہو سکتا ہے۔
قانون مفرد اعضاء قولنج صفراوی کو غدی عضلاتی تحریک کا مظہر قرار دیتا ہے کیونکہ اس تحریک میں
جگر کے کیمیاوی اعضاء (غدد جاذبہ) صفرا کو خارج نہیں ہونے دیتے جسے اطباء قدیم قولنج
صفراوی کا نام دیتے ہیں جس سے اکثر یرقان تک نوبت آ جاتی ہے اکثر کو تو درد بھی ہونے
لگتا ہے البتہ اگر جگر کے مشینی اعضاء (غدد ناقلہ) میں شدید تحریک ہو جائے تو صفرا کا

اخراج ضرورت سے زیادہ ہوتا ہے جس سے آنتوں میں ورم (کافی آنت کے قریب کا آنتیں) ہو کر پیچش ہو جاتی ہے قولنج کی طرح بار بار درد ہوتا ہے۔

اگر صفرا کا اخراج نہ ہوتا ہو جس کی پہچان یہ ہے مریض کا پاخانہ سفید سا آتا ہے تو اسے غدی اعصابی اغذیہ یا شیاء دیں

اگر صفرا کے شدید اخراج سے آنتوں میں ورم ہو کر پیچش کی صورت پیدا ہو جائے تو اعصابی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلانی ہونگی

علامات قولنج کے مریض کی ناف کے اردگرد ابتدا میں ٹھہر ٹھہر کر درد ہوتا ہے پھر سوزش ہو کر تشنج تک نوبت پہنچ جاتی ہے کبھی پیٹ پھول جاتا ہے لیکن درد اسی جگہ ہوتا ہے سب سے مشترک علامت یہ ہوتی ہے کہ مریض کو پاخانہ نہیں آتا۔ بعض دفعہ تو انیما کرنے سے بھی پاخانہ نہیں آتا۔

علاج

جیسا کہ ماہیت مرض میں بتلایا جا چکا ہے کہ قولنج کا بالاعضا سبب عضلاتی اعصابی (خشکی سردی) ہے لہٰذا ایسے مریض کا علاج عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی اغذیہ اور اشیاء سے کریں ساتھ انیما بھی کرائیں اگر پاخانہ انیما یا مسہل وغیرہ سے نہ آئے تو بار بار مسہل دینے کی کوشش نہ کریں اگر ایسا کیا گیا تو انتڑیوں اور معدہ میں سوزش ہونے کا خطرہ ہے جس سے مرض بگڑ سکتا ہے۔

چونکہ خشکی سردی کی وجہ سے تکلیف ہوتی ہے لہٰذا مریض میں حرارت بحال کرنے کی کوشش کریں۔ جو کہ عضلاتی غدی ادویہ سے ہی ممکن ہے جس سے ایک طرف حرارت پیدا ہوگی دوسری طرف جگر گرم ہو کر حرارت کو زیادہ سے زیادہ کنٹرول کرے گا نتیجہ یہ ہوگا کہ ریاح،

ورم اور سدے حرارت کی وجہ سے تحلیل ہو جائیں گے ہوا خارج ہو جائے گی ورم تحلیل ہو کر تشنج تک کی علامات غائب ہو جائیں گی مریض ہمیشہ کے لئے قولنج سے محفوظ ہو جائے گا۔

ایک مفید ترکیب

بعض دفعہ قولنج کے مریض کی مقعد میں سدہ اگر رک جاتا ہے جو انیما وغیرہ سے بھی خارج نہیں ہوتا مریض محسوس کرتا ہے کہ پاخانہ مقعد میں پھنسا ہوا ہے اگر ایسی صورت ہو تو معالج مقعد میں تیل یا کسٹرائل لگا کر انگلیوں سے سدے کو خارج کر دے اس طرح مایوس مریض کی زندگی بچ سکتی ہے

مجربات

قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے تمام عضلاتی غدی مسہل سے غدی عضلاتی مسہل نسخہ جات ضرورت کے وقت کھلائے جا سکتے ہیں ہر قسم کے قولنج کے لئے فوری اثر ہیں

دیگر نسخہ جات

حب مقوی خاص مرچ سرخ ۲ حصہ، رائی ۲ حصہ کشتہ کچلا ۳ حصے، کشتہ فولاد ۴، سنکھیا ۶ ماشے

حب بقدر نخود بنالیں جب پاخانہ انیما سے نہ آئے تو یہ گولیاں درد روکنے کے لئے ۲،۲ گولیاں ہر ۱۰ منٹ بعد کھلائیں جب درد رک جائے تو وقفہ بڑھا دیں ۲، تین گھنٹہ کے اندر پاخانہ بھی آ جائے گا۔

حب صابر

رائی، خنظل، گندھک آملہ سار ہر ایک ہم وزن، حب بقدر نخود تیار کر لیں، قولنج کے مریض کے لئے حب مقوی خاص کے ساتھ ملا کر استعمال کرائیں تو بہت جلد درد رک جاتا ہے ہوا خارج ہو جاتی ہے اور پاخانہ بھی جلد آ جاتا ہے

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی — خنظل، کشتہ بارہ سنگھا، رائی ہر ایک ہم وزن حب بقدر نخود تیار کر لیں زود دو گولی ہر پندرہ منٹ بعد کھلائی جاوے انشاء اللہ ایک گھنٹہ کے بعد درد بند ہو جائے گا اور کچھ دیر بعد پاخانہ بھی آ جائے گا۔

کھچاوٹ معدہ

علامات — بعض دفعہ محسوس ہوتا ہے کہ اس کا پیٹ اندر سے سکڑ گیا ہے وہ بار بار پیٹ کو ملتا ہے دباتا ہے اگر کوئی سرد شے کھاتا پیتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ باوجود تھوڑی سی چیز کھانے کے پیٹ بھر گیا ہے اب اور چیز کھائی تو تکلیف دے گی حقیقت بھی یہی ہوتا ہے اسے فوراً تخمیف ہو جاتی ہے جسے کہ ضرورت جسم بھی پوری نہیں ہوتی لہذا مریض کمزور ہو جاتا ہے۔

ماہیت مرض

قانون مفرد اعضا کھچاوٹ معدہ کو عضلاتی اعصابی تحریک کا مظہر قرار دیتا ہے مریض کے جسم میں خراش ترشی و تیزابیت اور خلط سودا کی کثرت ہو کر معدہ کے عضلات

سکڑ جاتے ہیں اور کھچاوٹ معدہ کی علامت پیدا ہو جاتی ہے۔

علاج

چونکہ قانون مفرد اعضا کی رو سے عضلاتی اعصابی تحریک کا علاج عضلاتی غدی ہے لہذا کھچاوٹ معدہ عضلاتی اعصابی ہونے کی وجہ سے عضلاتی غدی تحریک سے رفع ہو جائے گا مریض کے اندر حرارت بڑھانے کی کوشش کریں جتنی جلدی حرارت بحال ہو گی اتنی ہی جلدی مریض تندرست ہو گا۔

مریض کو اندرونی طور پر کھانے کے لئے عضلاتی غدی ادویہ دیں اور پیٹ پر ریت گرم کر کے ٹکور کرائیں چند دن کے اندر کلی طور پر آرام آ جائے گا حب مقوی خاص اور حب صابر اس مقصد کے لئے بہترین ادویہ ہیں۔

جوع الکلب، جوع الغشی، جوع البقر

تعارف — معدہ اور پھیپھڑے دو ایسے اہم اعضا ہیں جو باہر سے غذا حاصل کر کے جسم کی ضروریات پوری کرتے رہتے ہیں معدہ میں ضرورت غذا کا احساس بھوک کے ذریعے ہوتا ہے جسے پورا کرنے کے لئے انسان کوئی نہ کوئی غذا کھاتا پیتا ہے۔

اگر ضروریات جسم باقاعدگی سے پوری ہوتی رہیں تو بھوک میں کسی قسم کی کمی بیشی پیدا نہیں ہوتی لیکن اگر بھوک لگنے پر کھانا میسر نہ ہو یا مصروفیات کی وجہ سے ضرورت کے وقت نہ کھایا جائے یا ضرورت کے مطابق غذا میسر نہ ہو تو ایسی صورتوں میں بھوک میں کمی بیشی ہو جایا کرتی ہے جو بڑھ کر مرض کی صورت اختیار کر لیا کرتا ہے

جس کی تین صورتیں ہیں ۔

ا۔ جوع الکلب ، ایسی بھوک کہ مریض محسوس کرے کہ جو کھانا تیار کیا گیا ہے اس سے تو میرا پیٹ بھی نہیں بھرتا اگر گھر کے دوسرے افراد اس میں کچھ کھا گئے تو میں بھوک کا مر جاؤں گا لہٰذا وہ کتوں کی طرح کھانا حاصل کرنے کے لئے لڑنے لگتا ہے ۔ اسی وجہ سے ایسی بھوک کو جوع الکلب کا نام دیا گیا ہے

علاج

چونکہ جوع الکلب عضلاتی اعصابی تحریک سے پیدا ہوتا ہے لہٰذا اس کا علاج عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ اشیاء سے کریں چند دنوں میں بھوک کی بے صبری ختم ہو جائے گی ۔

۲۔ جوع الغشی :۔ بعض دفعہ معدہ کے عضلات میں تحریک و سوزش ہو جایا کرتی ہے جس سے معدہ کے اعصاب میں تسکین ہو جاتی ہے ۔

ایسے مریض کو اگر وقت پر کھانا نہ ملے تو یا کھانے میں کسی وجہ سے دیر ہو جائے تو وہ بھوک برداشت نہیں کر سکتا جس سے اس کے اعصاب میں شدید تسکین پیدا ہو کر غشی کا دورہ ہو جاتا ہے ۔

جب تک اعصاب میں تحریک پیدا نہ ہو اس وقت تک نہ تو غشی کا دورہ ٹوٹتا ہے اور نہ دوبارہ بھوک لگتی ہے ۔"

ذہن نشین کر لیں کہ جوع الغشی غدی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے ۔

یہ بھی ذہن نشین کر لیں کہ جب تک اعصاب میں تسکین نہ ہو غشی کا دورہ نہیں ہوا کرتا ۔" اور جب تک اعصاب میں تحریک پیدا نہ ہو بے ہوشی نہیں ہوا کرتی
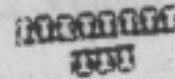
عِلاج

چونکہ جوع الغشی غدی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے لہٰذا ایسے مریض کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ اغذیہ اشیاء سے کریں انشاء اللہ فوراً دورے رک جائیں گے "

۳۔ جوع البقر :۔ بعض مریضوں کے معدہ کے اعصاب میں تحریک ہو کر رطوبات جمع ہو جاتی ہیں جس سے بھوک مر جاتی ہے خواہش غذا کی بجائے نفرت و کراہت ہونے لگتی ہے مسلسل بھوکا رہنے سے جسم میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے غذا کی طلب تو جسم میں بڑھ جاتی ہے لیکن چونکہ معدہ رطوبات سے بھرا ہوتا ہے لہٰذا بھوک نہیں لگتی نہ طلب غذا ہوتی ہے حالانکہ مریض کے جسم کو بیل کے کھانے جتنی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے چونکہ بیل بہت سی غذا کھاتا ہے اور جوع البقر کے مریض کو بھی بیل جتنی خوراک کی ضرورت ہوتی ہے لہٰذا حکماء متقدمین نے اسے جوع البقر کا نام دیا ہے ۔"

علاج

چونکہ جوع البقر کے مریض کو بلغمی رطوبات کی کثرت کی وجہ سے بھوک بند ہو جاتی ہے جو اعصاب کی تیزی کی وجہ سے پیدا ہو چکی ہوتی ہے لہٰذا ایسے مریض کے معدہ کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرنے کی ضرورت ہے معدہ پر گرم ریت سے ٹکور کرائیں اور ایسے مریض کو محرک عضلات اغذیہ یا اشیاء زیادہ سے زیادہ کھلائیں شروع میں اچار لیموں ، وغیرہ چوسنے کو دیں یا گوشت کا شوربہ پلائیں چند دن کے اندر بھوک پیدا ہو جائے گی ۔

حب مقوی خاص اور حب صابر ایسے مریضوں کے لئے تریاق کا درجہ رکھتی ہیں ہر قسم کی جوارش بھی فوری فائدہ کرتی ہیں ۔"

دست، قبض، پیچش

تعارف

جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ معدہ وامعاء میں جاکر ہضم ہوتی ہے اس کا فاضل حصہ بصورت پاخانہ خارج ہوا کرتا ہے۔ جس کی تین صورتیں ہیں۔

۱۔ کبھی پاخانے پانی کی طرح پتلے اور رقیق آتے ہیں۔ اسے عرف عام میں دست کہتے ہیں۔ یہ آنتوں کی اعصابی تحریک سے آتے ہیں۔

۲۔ کبھی پاخانہ خشک سدوں کی شکل میں آتا ہے اسے قبض کہتے ہیں جو آنتوں کے عضلات کی تحریک سے ہوتی ہے۔

۳۔ کبھی پاخانہ تھوڑا تھوڑا درد مروڑ کے ساتھ آتا ہے کبھی اس میں خون یا آؤں بھی آیا کرتا ہے اس صورت کو عرف عام میں پیچش کہتے ہیں۔

علاج دست

چونکہ دست اعصابی تحریک سے آتے ہیں لہٰذا ان کا علاج آنتوں کے عضلات میں تحریک پیدا کرنا ہے۔ مجربات درج ذیل ہیں۔

ھوالشافی: مرچ سرخ، رائی ہم وزن حب بقدر نخود بنالیں،

مقدار خوراک: ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

افعال و اثرات: غدی عضلاتی ہیں نہایت اعلیٰ درجہ کا مانع اخراج رطوبات نسخہ ہے تریاق ہیضہ کے نام سے مشہور ہے۔

ایسا پیٹ درد جو پتلے دستوں کی وجہ سے ہو حتیٰ کہ سنگرہنی جیسی موذی تکلیف کا مکمل علاج ہے۔

ھوالشافی: لونگ ایک تولہ، دارچینی ایک تولہ، مرچ سرخ ایک تولہ، افیون ایک ماشہ،

سنگدانہ مرغ ایک تولہ

مقدار خوراک: ۲،۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ قہوہ۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

خولنجاں، رائی، تیزپات ہر ایک ہم وزن،

مقدار خوراک: دو، دو ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ، غذا محرک عضلات کھلائیں

قبض کا علاج

قبض چونکہ عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتی ہے لہٰذا اس کا علاج محرک غدد اشیاء اغذیہ ادویہ سے کرنا ہوگا۔

جس مریض کو مزمن قبض ہو اسے عضلاتی غدی مسہل دینا شروع کردیں جونہی تحریک مکمل ہوگی ہمیشہ کیلئے قبض ختم ہوجائیگی۔ اگر انتہائی سدے ہوں تو غدی عضلاتی مسہل بھی دے دیں

مجربات

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی ملین و مسہل اور غدی عضلاتی ملین و مسہل نسخہ جات قبض رفع کرنے کے بہترین نسخے ہیں ضرورت کے مطابق استعمال کرائے جاسکتے ہیں

ایک خاص نکتہ

ذہن نشین کرلیں کہ قبض ہمیشہ انتڑیوں میں صفرا کے کم گرنے سے ہوتی ہے کم گرنے کی دو

وجوہات ہیں۔ بوجہ کمی پیدائش صفرا ہی پتہ میں نہ ہو (۲)، صفرا کا اخراج بند ہو۔
اول صورت کے لئے عضلاتی غدی مرکبات استعمال کرائیں تاکہ جگر گرم ہو کر صفرا پیدا کرنے کے
ساتھ ساتھ خارج بھی کرنے لگے
دوسری صورت غدی عضلاتی تحریک کے سبب سے ہوتی ہے مریض کو غدی اعصابی مجربات
استعمال کرائیں فوراً فائدہ ہوگا۔ یاد رکھیں اگر صفرا کی انتہائی کمی ہو لیکن کم و بیش گرتا رہے تو پاخانہ
سیاہی مائل آیا کرتا ہے اگر صفرا کا اخراج بند ہو تو پاخانہ سفید آیا کرتا ہے۔
جس مریض کو عضلاتی غدی مجربات کی ضرورت ہوتی ہے اسکے جگر میں تسکین ہوتی ہے اور جس
مریض کو غدی اعصابی مجربات کی ضرورت ہوتی ہے اسکے جگر میں کیمیائی تحریک ہوتی ہے جس
سے صفرا کا اخراج بند ہوتا ہے۔

حبِ صابر

ہوالشافی:- شحم حنظل، گندھک آملہ سار، رائی
ہر ایک ہم وزن
ایک ایک گولی دن میں چار بار ہمراہ قہوہ شدید قبض ہو تو دو دو گولیاں کھلائیں۔

خصوصیت

قبض رفع کرنے کے لئے مختلف قسم کی دوائیں مستعمل ہیں لیکن ۹۹٪ مسہل نسخہ جات کے استعمال
سے گھبراہٹ بے چینی، قے، الٹیاں، ہنک آنے لگتی ہیں حب صابر ان نقائص سے پاک ہے
اگر غلطی سے مریض زیادہ بھی کھالے اس سے مندرجہ بالا علامات میں سے کوئی علامت بھی پیدا
نہیں ہوتی۔
ہمارے مطب کا مشہور نسخہ ہے۔

دیگر

ہوالشافی:- میگنیشیا جسے میگ سلفاس بھی کہتے ہیں ۲ تولہ پانی میں

حل کر کے پلانا قبض کے لئے بہترین علاج ہے۔

مزمن قبض کیلئے ایک آسان ترکیب

جو مریض ہمیشہ قبض میں مبتلا رہتے ہیں ان کے لئے قبض رفع کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ
چونکہ قبض عضلاتی اعصابی تحریک سے پیدا ہوتی ہے لہذا انہیں عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی
سبزیاں زیادہ سے زیادہ کھانی چاہئیں اور روٹی برائے نام ہو اگر قبض پھر بھی نہ کھلے اور پاخانہ
کھل کر نہ آئے تو اسے چاہیئے کہ سالن میں پہلے سے مرچ مصالحہ زیادہ ڈالے حتیٰ کہ ایک
دو دن مسلسل بڑھانے سے پاخانہ کرتے وقت جلن ہونے لگے یہ مرچ مصالحہ کے پورا
ہونے کی علامت ہے انشاء اللہ اتنی مقدار میں مرچ مصالحہ کھانے سے ہمیشہ کے
لئے قبض سے چھٹکارا مل جائے گا۔

نوٹ:- جب پاخانہ میں جلن ہونے لگے تو دو تین دن بعد مرچ مصالحہ ذرا کم کر دیں
تاکہ جلن محسوس نہ ہو بس ہمیشہ کے لئے قبض سے خلاصی مل جائے گی۔

پیچش

جاننا چاہیئے کہ پیچش دو قسم کی ہوتی ہیں ایک سدی اور ایک غیر سدی انہیں عرف عام میں
پیچش کاذب اور صادق کے نام سے علیحدہ کرتے ہیں۔
قانون مفرد اعضا میں پیچش کاذب، غدی عضلاتی تحریک کا مظہر ہے جس سے صفرا کا
اخراج رک جاتا ہے اور سدے پڑ جاتے ہیں جو پیچش کاذب کا سبب بنتے ہیں اسمیں خون
زیادہ آیا کرتا ہے۔ پیچش صادق جگر کی مشینی تحریک ہے جس سے انتڑیوں میں سوزش ہو کر
شدید درد کے ساتھ مکھن آیا کرتی ہے پاخانے کی حاجت جلد جلد ہوتی ہے

علاج

تیز پیچش کا ذب کا علاج جگر کا مشینی تحریک پیدا کرنا ہے خاص کر کسی ملین روغن مثلاً گھی، بادام روغن یا کسٹر آئل، دودھ میں ملا کر پلائیں انشاء اللہ چند گھنٹوں کے اندر صفرا انتڑیوں میں گر کر سدے خارج کر دے گا جس سے خون آمیز پاخانے بند ہو جائیں گے ایسے اشخاص کو قبض کرنے والی ادویہ اغذیہ مت دیں ورنہ پھر تکلیف ہو جائے گی۔

مشینی امراض کے علاج میں

ایک اہم راز کا افشا

جیسا کہ قارئین قانون مفرد اعضاء مشینی اور کیمیائی امراض کے فرق کو اچھی طرح جانتے ہیں کہ مشینی امراض حاد قسم کی یعنی خطرناک اور مریضوں کے لئے پیغام اجل ہوتی ہیں مثلاً معدہ کا مریض تکلیف کی شدت سے نہ صرف تڑپ جاتا ہے بلکہ چند گھنٹوں کا مہمان ہوتا ہے اسی طرح خونی قے جو عضلاتی غدی ہوتی ہے یا جریان خون خواہ کسی راستہ سے آئے درد جگر، درد قلب، سرسام، شدید پیچش وغیرہ ان علامات کا علاج اگر فوری نہ کیا جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے ان کے برعکس یرقان، خارش، چھپل، ذیابیطس، برص، سنگرہنی، قبض مستے وغیرہ ایسی علامات ہیں کہ ان کے علاج کے باوجود سالوں تک قائم رہتی ہیں مریض ان سے مر نہیں سکتا۔ وجہ یہ ہوتی ہے کہ کیمیائی تحریک سے بننے والی علامات کسی نہ کسی خلط یا مادہ کی کمی بیشی سے ظاہر ہوتی ہیں جب تک مادی یا خلطی کی کمی بیشی پوری نہیں ہوتی تکلیف یا علامت بدستور قائم رہتی ہے۔

علاج:- چونکہ کیمیائی علامات کسی نہ کسی خلط یا مادہ کی کمی بیشی سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے

قانون مفرد اعضاء میں کیمیائی علامات کا علاج مادی یا خلطی کمی بیشی پوری کر کے کیا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ہم پرانے اور پیچیدہ مریضوں کا علاج غذا تبدیل کر کے کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے سو فیصد کامیاب ہیں۔

مشینی امراض و علامات کا اصول علاج

جاننا چاہیے کہ مشینی علامات کسی نہ کسی کیفیت یا خلط کے شدید اخراج کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے مریض جلد ہلاک ہو جاتا ہے اگر اعصاب کے فعل میں تیزی پیدا ہو کر بلغمی رطوبات اور تری کا اخراج بڑھ جائے تو ہیضہ ہو جاتا ہے اگر خشکی یا سودا کے اخراج میں شدت پیدا ہو جائے تو جریان خون ہو جاتا ہے اسی طرح صفرا کے شدید اخراج سے معدہ و آنتوں میں شدید سوزش ہو کر پیچش ہو جاتی ہے۔

چونکہ مشینی امراض کسی نہ کسی خلط یا کیفیت کے شدید اخراج سے پیدا ہوتی ہیں لہٰذا ان کے علاج کا اصول یہ ہوگا کہ اخراج ہونے والی خلط کو نکلنے سے روک دیا جائے۔ جس کی آسان ترکیب یہ ہے کہ متعلقہ عضو کی کیمیائی تحریک پیدا کر دی جائے یا محرک عضو میں سکون پیدا کر دیا جائے تو فوراً خوفناک سے خوفناک امراض کا علاج چند منٹوں سے لے کر چند گھنٹوں کے اندر کیا جا سکتا ہے اگر تساہل سے کام لیا جائے گا تو موت یقینی ہے مثلاً اگر قلب و عضلات کی مشینی تحریک سے جریان خون جاری ہے ان کے علاج کے لئے یا تو عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ یا اشیاء جو عضلات میں کیمیائی تحریک پیدا کرتی ہیں کھلائی جائیں گی یا اعصابی غدی ادویہ اغذیہ اشیاء کھلائیں گے جو سب کی سب قلب و عضلات میں تسکین پیدا کرتی ہیں ایسا علاج مریض کے لئے آب حیات ثابت ہوتا ہے اگر بغیر اصول کے دوا غذا دی گئی تو فوراً مریض کو نقصان ہونے کا خطرہ ہے۔

ہم بھی پیچش کا علاج اکثر جگر کی کیمیائی تحریک غدی عضلاتی سے پیدا کرتے ہیں غدی عضلاتی ملین مریض کو کسٹرائل دینے کے بعد کھلانا فوراً فائدہ کرتی ہے۔

ہمارا یہ بھی مشاہدہ ہے کہ جنگ ہیر ڈاور ہیر ڑ سیاہ یا جوہر ڑ کے نام سے مشہور ہے۔ جس کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے پیچش کے مریض کو ۲،۲ رتی شبیں کھلانا فوراً آرام کی صورت پیدا کرتی ہے۔

تریاق پیچش

ہوالشافی۔ مگند ھک آملہ سار ۲ حصہ۔ اجوائن ۲ حصہ۔ رائی ۱ حصہ۔

مقدار خوراک: ۲،۲ ماشہ دن میں چار ہمراہ تازہ پانی دیں۔

کانچ نکلنا

تعارف: کانچ نکلنے کی تکلیف عموماً بچوں کو ہوا کرتی ہے یہ بھی پیچش کی ہی ایک قسم مسلسل پیچش سے مریض کی مقعد میں سوزش ہو جاتی ہے

مریض ایسا محسوس کرتا ہے کہ اس کی مقعد میں کوئی چیز پھنسی ہوئی ہے اسے نکالنے کے لئے بار بار پاخانہ کرنے جاتا ہے اور زور کے ساتھ پاخانہ کرتا ہے تاکہ وہ چیز نکل جائے لیکن چونکہ مقعد میں سوج ہوتی ہے۔ بار بار کے زور سے سوج زیادہ ہو جاتی ہے اور اس کا دباؤ باہر کی طرف ہونے سے کانچ نکلنے لگتی ہے اس کا علاج بھی پیچش کے تحت ہی کرنا ہوگا بلکہ جو تدابیر وادویہ پیچش میں استعمال کی جاتی ہیں وہی کانچ نکلنے کا علاج ہے نوٹ جس مریض کی کانچ نکلتی ہو اسے قابض دوا کبھی نہ دیں بلکہ ملین قسم کی ادویہ مفید

رہتی ہیں تاکہ مریض کو پاخانہ کرتے وقت زیادہ زور نہ لگانا پڑے۔
مقعد پر گندم کے آٹے کا حلوہ نمکین بند جا ئیں سوزش کے لئے بے حد مفید ہے۔

سنگرہنی

نام: اردو میں پرانے دست، طبی نام مرض اسہال ڈاکٹری نام سپرو SPRUE

تعارف: سنگرہنی پیچش سے ملتی جلتی ایک علامت ہے جس میں بار بار پاخانے مروڑ کے ساتھ آتے ہیں لیکن پیچش کے برعکس پاخانے زیادہ مقدار میں آتے ہیں مگر یا خون پاخانوں میں نہیں آ کرتا پاخانہ میں غذائی اجزاء منہضم نکلتے ہیں۔ جب بھی مریض کوئی غذا کھاتا ہے فوراً پاخانے کی حاجت ہو جاتی ہے رات دن پیٹ میں گڑگڑ ہوتی رہتی ہے کبھی مریض کو قبض کبھی دست آتے ہیں اکثر مریضوں کو منہ میں سوزش ہو کر چھالے پڑ جاتے ہیں جب دست آتے ہیں تو چھالے ہٹ جاتے ہیں اور جب قبض ہو جاتا ہے تو منہ میں چھالے دوبارہ ہو جاتے ہیں مریض کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے بعض دفعہ مریض میں انتہائی خون کی کمی ہو کر موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔

قانون مفرد اعضا اور سنگرہنی

افسوس سنگرہنی کو بھی پیچش کی طرح کا ایک مرض تسلیم کیا جاتا ہے۔ جس کی باقاعدہ تشخیص پھر بھی نہیں کی جاتی پیچش کے اصول علاج کے تحت ہدایات دی جاتی ہیں کہ ایسے مریض کو قابض دوا نہیں دینی چاہئے کسٹرائل وغیرہ اکثر دینے کی ہدایت کی جاتی ہے دودھ کو تمام اغذیہ سے مفید خیال کر کے مسلسل پلانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔

حقیقت مرض

جاننا چاہیئے قانون مفرد اعضاء کے تحت سنگرہنی معدہ کے اعصاب کی سوزش کا نام ہے جو کبھی اعصابی غدی اور کبھی اعصابی عضلاتی کی صورت میں تکلیف دیا کرتی ہے۔ جب اعصابی غدی تحریک ہو تو پاخانہ میں کبھی آؤں آنے لگتی ہے پیٹ میں مروڑ ہوتا ہے اکثر قبض ہو جاتی ہے ہوا رکنے لگتی ہے مواد کے نہ نکلنے کی وجہ سے معدہ اور گلا غذا کھانے والی نالی میں سوزش ہو کر منہ و گلا میں چھالے ہو جاتے ہیں مرچ مسالحہ والی غذائی کھائی نہیں جاتی مجبور ہو کر مریض دودھ، چاول دلیا، کھچڑی کھاتا ہے جو مرض میں اور بھی اضافہ کر دیتی ہیں جس سے اعصابی عضلاتی تحریک ہو کر دست شروع ہو جاتے ہیں۔ منہ و گلا وغیرہ کے چھالے تو کم ہو جاتے ہیں لیکن پاخانوں کی کثرت سے مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ مریض کو بھوک ناقابل برداشت لگتی ہے لیکن کھایا پیا پاخانوں کی راہ نکل جاتا ہے۔

سنگرہنی کا اصول علاج

چونکہ سنگرہنی معدہ و امعاء کے اعصاب کی سوزش سے ہوتی ہے اسلئے اسکے علاج کے لئے معدہ امعاء کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرنی پڑے گی جس سے ہر قسم کی غیر طبعی علامات غائب ہو جائیں گی۔

نسخہ جات برائے سنگرہنی

ھوالشافی: بلیلہ زرد، اجوائن، پوست انار، ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک: ۳، ۳ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ لسی یا قہوہ۔

دیگر!

ھوالشافی: سنبل الطیب ۲ تولہ، خولنجاں ۲ تولہ، لونگ ۱ تولہ، دارچینی ۲ تولہ، مرچ سرخ ۱ تولہ،

مقدار خوراک: ۲، ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ

دیگر!

ھوالشافی: پودینہ خشک، مصطگی، زنجبیل، ہینگ، مرچ سرخ ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک: ۲، ۲ ماشہ دن میں چار بار ہمراہ قہوہ۔

غذا

سنگرہنی کے مریض کی جب تک غذا درست نہیں کی جائے گی اسے قطعاً آرام نہیں آ سکتا لہٰذا معالج کے لئے ضروری ہے کہ وہ ایسے مریض کا علاج اس وقت تک شروع نہ کرے جب تک وہ غذائی پرہیز کرنے پر آمادہ نہ ہو جب مریض غذائی پرہیز کا یقین دلا دے تو درج ذیل غذا کھانے کی ہدایت کریں:

صبح: مربہ آملہ، کشمش، انڈے فرائی یا بھنے ہوئے چنے کھلا کر قہوہ دیں۔

دوپہر: سب سے بہتر بکرے کی اوجڑی کا قیمہ ہے اس کے لئے کوئی گوشت کریلے ٹماٹر، اچار، پکوڑے، دہی بھلے، آلو چھولے، دہی، ترش لسی، مکی، باجرہ یا چنے کے آٹے کی روٹی، پھلوں میں انار، جامن، کینو، مالٹے، ترش آم وغیرہ۔

شام: صرف قہوہ جس میں لونگ دارچینی ابال لیا گیا ہو اگر زیادہ بھوک لگے تو دوپہر والا سالن،

ہیضہ اور بند ہیضہ

عام طور پر ہونے والے ہیضہ میں قے دست کے ساتھ پیٹ میں سخت مروڑ دار درد ہوتا ہے لیکن بند ہیضہ میں دست اور قے بالکل نہیں ہوتے صرف مروڑ کے ساتھ سخت درد ہوتا ہے دل گھبراتا اور ڈوبتا ہے مریض پل پل بعد اپنے اندر کمزوری محسوس کرتا ہے۔

وجہ تسمیہ

جیسا کہ کئی بار بتایا جا چکا ہے کہ اعصابی غدی تحریک دماغ کی کیمیائی تحریک ہے اس تحریک میں رطوبات کی پیدائش تو ہوتی ہے لیکن ان کا اخراج نہیں ہوتا اس کے برعکس اعصابی عضلاتی تحریک میں رطوبات کی پیدائش کے ساتھ ساتھ ان کا اخراج بھی ہوتا ہے مثلاً ہیضہ میں یہی وجہ ہے کہ اعصابی غدی تحریک کی صورت میں معدہ میں رطوبات ترشح تو ہوتی ہیں لیکن ان کا اخراج بند ہونے کی وجہ سے معدہ میں تعفن وخمیر پیدا ہو جاتا ہے جو خود اعصاب و دماغ کے لئے کرب و بے چینی کا سبب بن جاتا ہے طبیعت ان کا اخراج کرنے کی کوشش کرتی ہے لیکن تسکین عضلات کی وجہ سے معدہ میں مکمل سکیڑ نہیں ہو سکتا نہ ہی تحلیل کیونکہ جس سے انتہائی کمزور ہو جاتے ہیں اس طرح مسلسل معدہ میں متعفن اور سڑی ہوئی رطوبات کے رکنے سے ان کا زہر خون کے اندر بھی جذب ہونا شروع ہو جاتا ہے جس سے قلب غیر معمولی طور پر متاثر ہو جاتا ہے اس کی حرکات غیر معمولی طور پر سست ہو جاتی ہیں بالآخر حرکات قلب بند ہو کر موت واقع ہو جاتی ہے۔

علاج

بند ہیضہ ہو یا دست قے والا دونوں کا اصل سبب تو معدہ میں پڑی ہوئی غذا کا تعفن وغیرہ ہے ہیضہ کا اصل علاج تو یہ ہے ان گندی اور متعفن رطوبات و غذائی اجزاء کو معدہ سے خارج کر دیا جائے یہی وجہ ہے عام ہونے والے ہیضہ میں بھی معالج کے لئے یہ حکم ہوتا ہے کہ وہ قے اور دستوں کو دیکھے کہ آیا ان میں بدبودار غذائی اجزاء تو نہیں آ رہے اگر آ رہے ہوں تو وہ روکنے کی بجائے قے اور دستوں کو اور زیادہ لائے تاکہ جلد از جلد معدہ پاک وصاف ہو جائے جسم ان کے زہریلے اثرات کے جذب ہونے سے بچ جائے۔

بند ہیضہ میں چونکہ روکنے کی قوت ہی بڑھی ہوئی ہوتی ہے اس لئے اول اعصابی عضلاتی تحریک ہی کو بڑھا دیں تاکہ دماغ و اعصاب کی مشینی تحریک سے کثرت کے ساتھ رطوبات کا ترشح ہو کر ان کا اخراج شروع ہو جائے اس مقصد کے لئے اعصابی عضلاتی مسہل لازماً دیں اور اس کا وقفہ دس سے پندرہ منٹ ہو اگر فوری طور پر ایسا کر دیا جائے تو پھر بھی بہتر رہتا ہے۔

مسہل کے ساتھ اگر کوئی قے آور دوا بھی دے دیں تو وہ بھی درست ہے مقصد تو صرف یہ ہے کہ معدہ وامعاء کو گندے مواد سے پاک صاف کر دیا جائے جب دست قے شروع ہو جائیں تو سمجھ لیں کہ مریض بچ جائے گا پانچ سات دست آنے کے بعد محرک و مقوی عضلات دوائیں کھلائیں ترش پھلوں کے پانی بھی پلا سکتے ہیں ان سے ایک طرف غذائیت کی کمی پوری ہوگی دوسری طرف دست قے بند ہو جائیں گے قلب و عضلات تحریک میں آ کر جسم کو زیادہ سے زیادہ حرارت عزیزی بنا کر دیں گے اس طرح ایک خوفناک

مرض سے چھٹکارا مل جائے گا۔

عام ہونے والے ہیضہ میں غدی عضلاتی یا حب مقوی خاص ہر پندرہ منٹ بعد دیں انشاء اللہ دو تین خوراکوں سے مکمل آرام آجائے گا۔

بطلان الشہوت

(بھوک کا بند ہو جانا)

بھوک کا بالکل بند ہو جانا حقیقت میں نظام ہضم کا بالکل ضعیف ہو جانا ہے جو سوء ہضم اور تخمہ کی وجہ سے ہوتا ہے۔ معدہ میں تری گرمی بڑھ کر غذا کو اچھی طرح ہضم کرنے کی بجائے اس میں تعفن پیدا کر دیتی ہے چونکہ اخراجیہ قوت یا قوت دافع بالکل ضعیف ہو جاتی ہے یہ قوت پہلے کی کھائی ہوئی غذا کو نکال ہی نہیں سکتی یہ صاف ظاہر ہے کہ جب معدہ خالی ہوگا تب ہی اور غذا کی طلب ہوگی لہذا بھوک بالکل بند ہو جاتی ہے مریض کمزور ہونا شروع ہو جاتا ہے بعض مریضوں کے سر میں ہلکا ہلکا درد سر رہنے لگتا ہے۔

علاج

بھوک کا بالکل بند ہو جانا چونکہ اعصابی غدی تحریک ہے، اسلئے اس کا اول علاج اعصابی عضلاتی تحریک کی ادویہ اغذیہ سے کریں شروع میں اعصابی عضلاتی مسہل کھلائیں جب دست آنے شروع ہو جائیں تو عضلاتی اعصابی اغذیہ اور ادویہ شیلد کھلانا شروع کریں جن میں ترشی کا اثر زیادہ ہو دو تین دن کے اندر بھوک بیدار ہو جائے گی۔ اگر حرارت کی بھی کمی محسوس کریں تو کچلہ دارچینی، ہینگ۔ لونگ وغیرہ کا کوئی مرکب بھی دیں تاکہ جلد حرارت پیدا ہو

پیدا ہو جائے ، یہ نسخہ بھی اس مقصد کے لئے فائدہ مند ہے

ہوالشافی اجوائن ۴ حصہ تیزاب گندھک ۱ حصہ

ترکیب تیاری: اجوائن کو باریک کریں پھر تیزاب گندھک تھوڑا تھوڑا کر کے ملا دیں اور کسی کھلے منہ والی شیشی میں رکھ دیں چار پانچ دن بعد اسے نکال کر پھر کوٹیں اگر گولیاں بن سکیں تو بہتر ہے ورنہ ضرورت کے مطابق تھوڑا سا پانی ملا کر حب لبقدر نخود تیار کر لیں۔

مقدار خوراک: ایک ایک گولی دن میں چار بار۔

فوائد: نظام ہضم کو بیدار کرنے کے لئے نہایت اعلیٰ درجہ کا بے ضرر نسخہ ہے دست قے، ہیضہ، مروڑ، بوجہ دست بدہضمی اور بھوک کے بالکل بند ہو جانے کیلئے فوری اثر ہے۔

ضعف ہضم

اعصابی غدی تحریک سے معدہ میں چونکہ رطوبات زیادہ ترشح ہوتی ہیں اسلئے غذا کے ہضم میں بے قاعدگی پیدا ہو جاتی ہے معدہ کے عضلات رطوبات کی وجہ سے ڈھیلے ہو جاتے ہیں جس سے حرکات معدہ بھی کمزور پڑ جاتی ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کھائی ہوئی غذا کے ہضم کرنے کا نظام کمزور ہو جاتا ہے ضعف ہضم سے مراد بھی یہی ہے کہ معدہ کے ہضم کرنے والے نظام کا کمزور ہو جانا معدہ کا جب نظام ہضم کمزور پڑ جاتا ہے تو کھائی ہوئی غذا دیر تک معدہ میں پڑی رہتی ہے۔

علامات

چونکہ معدہ کے نظام ہضم کی کمزوری کی وجہ سے غذا معدہ میں دیر تک پڑی رہتی ہے

کی کثرت اور گرمی کی وجہ سے خمیر پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے، غذا خمیر کی وجہ سے پہلے کی نسبت حجم میں پھول جاتی ہے جس سے مریض کو معلوم ہوتا ہے کہ اس کا پیٹ تنا ہوا ہے غذا ہضم نہ ہونے کی وجہ سے معدہ کے لئے ایک قسم کا بوجھ بن جاتی ہے بدبودار ڈکار آنے شروع ہو جاتے ہیں۔

بد ہضمی

حقیقت میں ضعف ہضم کا نتیجہ سوءِ ہضم ہے یعنی نظام ہضم کی خرابی و کمزوری کا نتیجہ سوءِ ہضم و بدہضمی ہے اسلئے ہم اسے جدا صورت نہیں دے سکتے علاج کی صورت میں بھی نظام ہضم کو ہی درست کرنا پڑتا ہے۔

تخمہ (ہضم کی خرابی)

نظام ہضم کی مسلسل خرابی سے ایک وقت ایسا آتا ہے کہ مریض جو بھی غذا کھاتا ہے وہ معدہ میں قطعی ہضم نہیں ہوتی بلکہ تری گرمی کی وجہ سے متعفن و خراب ہو کر کسی بُری کیفیت میں تبدیل ہو جاتی ہے پاخانے میں بدبو و تعفن ہوتا ہے اگر غذا معدہ میں تھوڑی دیر ٹھہرے تو کچی غذا ہی بصورت دست خارج ہوا کرتی ہے۔ پاخانے میں غذا کے اجزا ویسے ہی معلوم ہوتے ہیں جیسے کھائے گئے ہوتے ہیں یہ صورت سنگرہنی کے مریضوں میں مشاہدہ کی جا سکتی ہے۔

تخمہ یا ہضم کی خرابی بھی حقیقت میں معدہ کے نظام ہضم کی خرابی کا نتیجہ ہے جس کا سبب اعصابی غدی تحریک ہے۔

علاج

مندرجہ بالا تینوں صورتوں کا علاج صرف نظام ہضم کا درست کرنا ہے یعنی اعصاب کی تیزی کم کر دی جائے اور عضلات معدہ میں تحریک و تیزی پیدا کی جائے جس سے ایک طرف بلغمی رطوبات کا ترشح کم ہو جائے گا دوسری طرف عضلات کی تیزی سے رطوبات خشک ہونے کے ساتھ ساتھ سوداوی رطوبات ترشی کی صورت میں گر کر غذا کو ہضم کرنے میں مدد دیں گی غذا کا تعفن ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔
معدہ کے غدد میں تحلیل ختم ہو کر تسکین ہو جائے گی جس سے ان میں بھی پہلے سے زیادہ طاقت و قوت پیدا ہو جائے گی اس طرح معدہ کے تمام اعضاء عضلات غدد اعصاب اپنی اپنی جگہ قوی و طاقت ور ہو جائیں گے نتیجہ یہ ہوگا کہ فعل ہضم درست ہو جائے گا معدہ کی تمام غیر طبعی علامات غائب ہو جائیں گی۔

خلاف فطرت چیزوں کے کھانے کی خواہش

خلاف فطرت چیزوں کے کھانے کی خواہش کا مطلب یہ ہے کہ ان اشیا کو کھانا جو ہماری غذائیت میں شامل نہیں ہیں مثلاً کھریا مٹی، کوئلہ، چونہ، ٹھیکریاں، روئی وغیرہ

اسباب

شرح اسباب اور طب اکبر میں اسکے اسباب ایک ہی قسم کے لکھے ہیں جن میں چند ایک یہ ہیں۔

۱۔ بری خلط معدہ میں جمع ہو جائے اور معدے کی چنتوں میں چمٹ جائے۔
پھر طبیعت ایسی چیز کی طلب کرے کہ اس خلط کی ضد ہو۔

۲۔ معدے میں اخلاط خالد جمع ہو جاتے ہیں اور آپ جیسی چیز کو طلب کرتے ہیں۔

۳۔ حاملہ عورتوں کو جو ابتدا میں یہ مرض پیدا ہوتا ہے اس کا سبب یہ ہے کہ ان کا حیض جنین کی غذا کے لئے ٹھہر جاتا ہے چونکہ جنین اسوقت ضعیف ہوتا ہے اس میں سے خون کو غذا نہیں کر سکتا اس میں سے تھوڑا سا مادہ معدے میں آ پڑتا ہے اس وجہ سے کہ وہ بہنے والی رطوبت ہے طبیعت ایسی چیز کی خواہش کرتی ہے جو اسکو خشک کر دے پھر جو کچھ اس کیفیت کے متضاد ہے مرغوب ہوتا ہے۔

خلاف فطرت چیزوں کے کھانے کے اسباب اوپر لکھے گئے ہیں وہ فطرت کی رہنمائی میں نہیں لکھے گئے اس لئے طالب علم کے لئے مرض کی ماہیت سمجھانے میں نا کافی ہیں۔
جہاں تک اس نامراد مرض کے پائے جانے کا تعلق ہے یہ صرف حاملہ عورتوں کو ہی نہیں ہوتا ہوتا بلکہ بچوں، جوانوں اور بوڑھوں تک کو ہوتا ہے۔

یاد رکھیں کسی چیز کی حقیقی طلب جس کے کھانے پر مریض مجبور ہوتا ہے اس کی کمی مریض کے خون میں کافی حد تک ہو چکی ہوتی ہے اس کمی کو پورا کرنے کے لئے وہ ہر وقت بے چین ہوتا ہے اور وہ ان چیزوں کو کھاتا ہے جن میں خون کے اجزاء کو پورا کرنے والے اجزا کیمیائی طور پر پائے جاتے ہیں۔

زیادہ تر یہ مرض ان لوگوں کو ہوتا ہے جن کے اعصاب و دماغ میں تیزی ہوتی ہے چونکہ اعصابی تحریک سے عضلات و قلب میں سکون پیدا ہو جاتا ہے وہ اپنے سکون کی وجہ سے کیلشیم و چونا اور فولاد کے اجزاء غذا میں سے کم جذب کرتے ہیں جس سے خون میں بھی ان اجزا کی کمی واقع ہو جاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے مریض کے عضلات میں ان اجزا کی طلب

بڑھ جاتی ہے چونکہ طلب غذا کا مرکز معدہ ہے اسلئے اس کی ابتدا اول معدہ سے ہوتی ہے طبی طور پر یہ طلب ان اشیاء کے لئے ہوتی ہے جن میں کیفیاتی طور پر سردی خشکی مادی طور پر چونا فولاد، کیلسیم اور ترشی کے اجزا زیادہ پائے جاتے ہوں۔
چونکہ مٹی، ٹھیکریاں، کوئلہ، چونا، وغیرہ میں فولاد، کیلسیم اور چونا کے جو اجزا پائے جاتے ہیں اسلئے مریض میں ان چیزوں کے کھانے کی طلب فطری ہے

ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ اگر مریض کی طلب ان چیزوں کے کھانے کے لئے فطری ہے تو پھر مریض تندرست کیوں نہیں ہو جاتا۔ بلکہ اور بیمار کیوں ہو جاتا ہے۔
یاد رکھیں جسم انسان صرف ان چیزوں سے متاثر ہوتا ہے۔ جن کے اجزاء جسم میں داخل ہوتے ہی تحلیل ہو جائیں ورنہ اگر وہ تحلیل نہ ہوں تو اکثر تو اثر کئے بغیر جسم سے خارج ہو جاتے ہیں مثلاً بچے عموماً لوہے کی گولی، آنہ یا پیسہ وغیرہ نگل جاتے ہیں دوسرے دن وہ جسم کو متاثر کئے بغیر نکل جاتے ہیں ورنہ اگر ان چیزوں کا کشتہ اتنے وزن میں کھلایا جائے تو خدشہ ہے کہ موت واقع ہو جائے۔
بالکل یہی صورت مندرجہ بالا چیزوں کی ہے یہ چیزیں لطیف نہیں ہیں البتہ ان کا نقصان یہ ہوتا ہے کہ معدہ میں سارا دن پڑے رہنے سے اصل غذا کے اجزا بھی جذب نہیں ہوتے جس سے مریض اور کمزور ہو جاتا ہے خون کی کمی ہو کر رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے چکر آتے ہیں سانس چڑھنے لگتا ہے۔

علاج

ہمارا بار بار کا مشاہدہ و تجربہ ہے کہ جو بچے یا عورتیں مٹی یا کوئلہ وغیرہ کھاتی ہیں اگر ان کو عضلاتی

اعصابی اغذیہ ادویہ اشیا وغیرہ کھلائیں اور اعصابی غذائیں بند کرا دی جائیں تو چند دنوں کے اندر ہی ان غیر فطری چیزوں کی طلب ختم ہو جاتی ہے کشتہ فولاد بہترین چیز ہے۔
ایلوپیتھی میں فیرس سالٹ جو فولاد کی ہی گولیاں ہیں جو مٹی کھانے والے بچوں کے لئے لاجواب چیز ہیں ایک ہفتہ کے اندر اندر بچہ مٹی کھانا بند کر دیتا ہے سیب، مالٹا، سنگترہ ٹماٹر وغیرہ ترش اور سرخ رنگ کے پھل کھلائیں گوشت چھوٹا ہو یا بڑا درست ہے مچھلی کا کھلانا بھی ٹھیک ہے ہر قسم کے سکوائش سرکہ اور سکنجبین بھی پلا سکتے ہیں۔
نظریہ مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی تمام نسخے ضرورت کے وقت دے سکتے ہیں عام طور پر عضلاتی اعصابی ملین کھلائیں قبض ہو تو ملین سا تھ دیں کمزوری زیادہ ہو تو عضلاتی اعصابی مقویات کھلائیں۔

تعارف قانون مفرد اعضاء

مع فلاسفی آف قانون مفرد اعضاء

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کو آسان سے آسان نقشوں اور چارٹوں کی صورت میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے اس کے علاوہ قانون مفرد اعضاء کی ضرورت اہمیت فوائد امراض و علامات کے ساتھ تطبیق اور موسم و کیفیات کے تعلق کو واضح کیا گیا ہے
کتاب کی اہمیت کے پیش نظر اسے قانون مفرد اعضاء کی نصاب میں شامل کر لیا گیا ہے قیمت صرف 40 روپے

بواسیر

بواسیر کے نام

اردو میں بواسیر ہی کہتے ہیں طبی اصطلاح میں بواسیر مقعد اور ایلوپیتھی میں پائلز کے نام پکارتے ہیں

بواسیر کی اقسام

جاننا چاہئے کہ بواسیر کی دو بڑی اقسام ہیں (۱) بواسیر بیرونی (۲) اندرونی

بواسیر بیرونی

بیرونی بواسیر کو بواسیر بادی یا مسوں والی بواسیر بھی کہتے ہیں۔ یہ وہی بواسیر ہے جس میں مسے تو ہوتے ہیں لیکن خون وغیرہ نہیں آیا کرتا۔ قانون مفرد اعضاء کے تحت یہ عضلاتی اعصابی بواسیر ہے،

بواسیر بیرونی یا بادی بواسیر کے اسباب

کیفیاتی اسباب میں خشکی سردی کی زیادتی، سرد جگہ پر بیٹھے رہنا، سخت سرد پانی سے بار بار استنجا کرنا، سرد ماحول میں رہنا۔
نفسیاتی اسباب لذت و مسرت کے جذبات کی شدت جنسی ماحول میں

زیادہ عرصہ رہنا، کثرت جماع اور خارش مقعد اور بواسیر بادی کا سبب بن جایا کرتے ہیں۔

مادی اسباب مادی اسباب میں سب سے زیادہ یا اس کا بڑا سبب خلط سودا کا ضرورت سے زیادہ ہو جانا ہے اس کے علاوہ ترش و کھٹی چیزوں کا کثرت استعمال۔ خصوصاً خشک سرد اغذیہ ادویہ کا کثرت استعمال۔ شراب خوری قوت باہ کا اضافہ کیلئے افیون بھنگ چرس سنکھیا اور شراب وغیرہ کا بے جا استعمال شدید قبض وغیرہ سے بواسیر بادی ہو جایا کرتی ہے۔

عضوی اسباب میں قلب و عضلات کی کیمیائی تحریک عضلاتی اعصابی بواسیر بادی کا سبب اصلی ہے

بواسیر بادی کی علامات

اسکی سب سے بڑی علامت قبض ہے اسکی دوسری بڑی علامت مسے ہیں اور تیسری علامت خارش ہے اس کے علاوہ ترشی ڈکار ریاح کی کثرت خلط سودا کے زیادہ بڑھ جانے سے جسم کی رنگت سیاہی مائل ہو جاتی ہے۔
پاخانہ کئی کئی دن نہیں آتا پاخانہ جب آتا ہے تو مریض پر خوف طاری ہو جاتا ہے۔ اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں کہ پاخانہ کیسے نکلے گا جب نکلتا ہے تو پتھر کی طرح سخت سدے خارج ہوتے ہیں جن کا رنگ سرخ سیاہی مائل ہوتا ہے۔
پیشاب کی رنگت ہلکا رنگ سرخ سفیدی مائل ہوتا ہے۔

نبض ۔ چونکہ قلب و عضلات میں ابتدائی تحریک عضلاتی اعصابی

ہوتی ہے جس میں ریاح کے ساتھ ابھی رطوبات بھی ہوتی ہیں اس لئے قدرے تیز اور پھولی ہوئی ہوتی ہے لمبائی میں چار انگل تک محسوس ہوتی ہے۔

یہاں ہر طبیب کے ذہن میں چند سوالات اٹھتے ہیں جنکو وہ جانے بغیر بواسیر کی ماہیت و حقیقت نہیں سمجھ سکتا۔

سوال ۱۔ بواسیر بادی کے متعلق پہلا سوال یہ ہوتا ہے کہ بواسیر میں مسے کیوں ہوتے ہیں۔

جواب ذہن نشین کر لیں کہ بواسیر قلب و عضلات کی عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے اس وقت کے دوران خون دماغ و اعصاب سے قلب و عضلات کی طرف بڑھ رہا ہوتا ہے لیکن جگر و غدد کی طرف انتہائی کم ہو جاتا ہے جس سے جگر و غدد میں سستی و کمزوری آجاتی ہے۔ قانون مفرد اعضا میں اس حالت کو جگر و غدد کا سکون کہتے ہیں۔
جگر و غدد میں جب سکون ہو جاتا ہے تو وہ اپنے فضلات کو پوری طرح خارج نہیں کر سکتے آہستہ آہستہ اجتماع فضلات کی وجہ سے ان میں عظم یا بڑھاؤ ہونا شروع ہو جاتا ہے یعنی غدد پھولنا شروع ہو جاتے ہیں یہ صورت اگر جگر و طحال میں پیدا ہو جائے تو عظم الطحال ہو جایا کرتا ہے۔
لیکن اگر مقعد کے غدد میں یہ نقص ہو جائے تو وہاں کے غدد پھول کر مسوں کی صورت اختیار کر لیتے ہیں

مسوں میں خارش ہونیکی وجہ

یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب تک معدہ و جگر میں رطوبات

رک نہ جائیں اس وقت تک امساک پیدا نہیں ہو سکتا اور نہ ان میں لذت اور دغدغہ اور گدگدی پیدا ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں غدد میں رطوبات رکے بغیر لذت پیدا نہیں ہو سکتی۔

جب جگر و غدد میں رطوبات و فضلات، رک جاتے ہیں تو سب سے پہلے وہاں لذت پیدا ہوتی ہے جس کا اظہار دغدغہ و گدگدی سے ہوتا ہے مریض کو چونکہ ابھی لذت آرہی ہوتی ہے اس لئے اس کے مزید حصول کیلئے مریض پہلے مقام پر لذت پر دغدغہ و گدگدی کرتا ہے یعنی سہلاتا ہے پھر خارش کرنے لگتا ہے یعنی مغلوب شہوت ہو جاتا ہے جوں جوں خارش کرتا ہے لذت بڑھتی جاتی ہے آخر کار خارش کی حرکات سے غدد گرم ہو کر پھیل جاتی ہے جس سے لذت و خارش کا دورہ ختم ہو جاتا ہے

چونکہ ان کے غدد کے منہ بند ہوتے ہیں اس لئے ان میں سے کسی قسم کا مواد یا فضلہ نہیں نکلتا صرف مقامی رگڑ سے غدد گرم ہو کر پھیل جاتے ہیں جس سے وقتی طور پر لذت و خارش کا دورہ ختم ہو جاتا ہے

لہذا کچھ دیر بعد سرد جگہ پر بیٹھنے، سرد پانی سے استنجا کرنے یا پسینہ آنے کے کچھ دیر بعد غدد سکڑ جاتے ہیں جس سے فضلات کا دباؤ بڑھ جاتا ہے لہذا غدد میں فضلات خارج کرنے کیلئے پھر گدگدی اور لذت اور دغدغہ ہو کر خارش ہونے لگتی ہے اور یہ سلسلہ اسباب کی کمی بیشی سے مدتوں جاری رہتا ہے۔ لہذا خارش کی حقیقت و ماہیت یہ ہے سودا کی کثرت اور عضلاتی اعصابی تحریک کی شدت سے غدد میں سکون ہو کر غدد جاذبہ میں فضلات رک جاتے ہیں جس سے خارش

ہونے لگتی ہے

بواسیر بادی سے جنسی نقصان یا اغلام بازی کی عادت کی ابتدا

آپ یہ سن کر حیران ہوں گے کہ جو اشخاص اغلام بازی یا لونڈے بازی کراتے ہیں وہ بواسیر بادی کے ہی مریض ہوتے ہیں چونکہ ان کے مقعد کے اندر کے غدد میں بھی سکون ہو جایا کرتا ہے جس سے وہ بھی فضلات کے اجتماع کیوجہ سے مسوں کی صورت اختیار کر کے پھول جاتے ہیں جن میں فضلات خارج کرنے کیلئے دغدغہ گدگدی یا لذت و خارش ہوتی رہتی ہے لہذا ایسے مریض پہلے اپنی انگلی مقعد میں داخل کر کے خارش کرتے ہیں پھر آہستہ آہستہ اغلام بازی کی مکروہ عادت میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایسے اشخاص خود فاعل بننے کے بجائے مفعول بن جاتے ہیں یاد رکھیں ایسے اشخاص کا علاج اس وقت تک ناممکن ہے جب تک بواسیری زہر ختم نہ کیا جائے۔

بواسیر بادی کا علاج

چونکہ بواسیر بادی کے مریض کے خون میں ترشی تیزابیت اور خلط سودا کی کثرت ہوتی ہے اور عضلاتی اعصابی تحریک کی وجہ سے سودا کا اخراج

بند ہوتا ہے۔ غدد جگر میں سکون انتہا کو پہنچ چکا ہوتا ہے جس سے غدد پھول کر مسے بن جاتے ہیں خشکی سردی کی اتنی شدت ہوتی ہے کہ رطوبات بستہ ہو کر شدید قبض ہو جاتی ہے کئی کئی دن پاخانہ نہیں آتا معدہ امعا میں ریاح کی کثرت ہوتی ہے۔

قانون مفرد اعضا میں اس حالت کو قلب و عضلات کی کیمیائی و خلطی تحریک عضلاتی اعصابی کہا جاتا ہے اس تحریک کو قانون مفرد اعضا میں قلب و عضلات کی نامکمل تحریک کہا جاتا ہے اگر یہ تحریک قائم ہو کر مسلسل تکالیف کا سبب بن جائے تو اسے قلب و عضلات کی مشینی تحریک عضلاتی غدی میں تبدیل کر دیا جاتا ہے جس سے ترشی تیزابیت اور خلط سودا بدن میں سے اخراج شروع ہو جاتا ہے۔

جگر و غدد کا سکون رفع ہونا شروع ہو جاتا ہے حرارت غریزیہ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے جو غدد پھول کر مسوں میں تبدیل ہو گئے تھے آہستہ آہستہ سکڑنا شروع ہو جاتے ہیں

لہذا جب ہی آپ کے پاس بواسیر بادی کا مریض آئے تو اسے عضلاتی اعصابی تحریک ہو گی آپ اسے ایسی اغذیہ ادویہ دیں جن سے قلب و عضلات کی مشینی تحریک عضلاتی غدی تحریک آہستہ آہستہ پیدا ہونا شروع ہو جاوے دوسرے لفظوں میں آپ یوں سمجھ لیں کہ بواسیر بادی کے مریض کو عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں اگر قبض زیادہ نہ ہو تو ملین ورنہ عضلاتی غدی مسہل دیں جوں ہی عضلاتی غدی تحریک بڑھنا شروع ہو گی فوراً تمام تکالیف میں آہستہ آہستہ کمی واقع ہونا شروع ہو جائے گی۔ کچھ دن کے اندر مریض مکمل آرام محسوس کریگا

لیکن غذا دوا جاری رکھیں تاکہ آہستہ آہستہ مکمل آرام آجائے۔

چند ہدایات

جو نئے اطبا قانون مفرد اعضا کو اپناتے ہیں وہ اس کے معجزاتی علاج کو عملی طور پر پرکھنے کیلئے جب کسی مرض کا علاج شروع کرتے ہیں تو وہ شروع ہی سے ملینات مسہلات اکسیرات اور تریاقات کھلانا شروع کر دیتے ہیں جن سے مریض کو بجائے فائدہ کے نقصان ہونا شروع ہو جاتا ہے طبیب حیران ہوتا ہے کہ یہ کیا ہو گیا قانون مفرد اعضا کی کتب میں تو ان ملینات مسہلات اکسیرات تریاقات کی تو بے شمار تعریفیں کی جاتی ہیں بڑے بڑے دعوے کئے گئے ان سے آرام نہیں آتا تھا تو نقصان تو نہ ہوتا۔

سامعین حقیقت میں ایسے لوگ غلطی پر ہوتے ہیں یاد رکھیں تحریکیں یکدم نہیں بدل جایا کرتیں۔ ہر عضو آہستہ آہستہ تیز ہوتا ہے اس کی حرارت آہستہ آہستہ بڑھتی ہے اور اس کے افعال آہستہ آہستہ ظاہر ہوتے ہیں تو فائدہ بھی آہستہ ظاہر ہوتا ہے۔

لیکن اگر کسی عضو کو یکدم تیز کر دیا جائے تو اس کے فضلات کے ساتھ مفید اجزاء بھی خارج ہو جاتے ہیں جس سے نقصان ضروری ہوتا ہے۔ مثلاً جب معدہ امعاء کے اعصاب میں شدید تحریک پیدا ہو کر قے دست شروع ہو جاتے ہیں تو چند قے اور دستوں سے معدہ امعاء

کے فضلات خارج ہوجاتے ہیں. اگر قے دست رک جائیں تو مریض کو آرام آجاتا ہے لیکن اگر مسلسل قے دست آتے رہے تو چند گھنٹوں کے اندر مریض کے خون سے پانی (پلازما) بھی قے دستوں کے ذریعہ خارج ہوجاتا ہے جس کا نتیجہ اکثر موت کی صورت نکلتا ہے.

اسی طرح استسقاء ذقی کے مریض کا پانی جب ٹروکار سے نکالا جاتا ہے تو بعض مریضوں میں کچھ دیر بعد جبکہ ابھی پانی نکل رہا ہو تو مریض کا دل گھبراجاتا ہے چکر آتے ہیں پسینہ آکر اکثر غش اور بے ہوش ہو جاتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے کیونکہ پیٹ کا پانی جو ایک فضلہ ہے اسے نکل جانا ہی بہتر ہے لیکن طبیعت مدبرہ بدن اس قسم کے شدید استفراغ کو برداشت نہیں کرسکتی.

یہی وجہ ہے کہ محققین نے ایسے طبیبوں اور ڈاکٹروں کو استسقاء ذقی کے مریض کا پیٹ کا پانی نکالنے کیلئے خاص ہدایت کرتے ہیں کہ جب پانی نکل رہا ہوتا ہو اس دوران اگر مریض کو آرام کی بجائے گھبراہٹ بے چینی اور پسینہ آنے لگے تو فوراً پانی نکالنا بند کر دینا چاہیئے کیونکہ جسم سے فضلات کا اخراج یکدم بھی نقصان کا باعث ہوتا ہے.

اسی طرح آپ کسی مریض کو جلاب دیں چاہے وہ صحیح فضلات کا اخراج کرے لیکن اگر ایک ہی دن میں پندرہ بیس جلاب آجائیں تو مریض کو بجائے فائدہ کے تکلیف ہوتی ہے.

لہذا حامل قانون مفرد اعضا کے طبیبوں کا فرض ہے کہ جب بھی کسی مریض کا علاج کریں تو پہلے محرک، ملین اور مسہل وغیرہ میں سے

ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں مریض سے پوچھتے رہیں کہ دوا سے گھبراہٹ، بے چینی یا قے یا اسہال زیادہ تو نہیں آرہے؟ اگر وہ کہے کہ مجھے ان سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ ہی فائدہ ہوا ہے تو پھر دوا کی طاقت بڑھادیں ساتھ ہی اکسیر یا تریاق بھی دے دیں لیکن مناسب مقدار میں دیں اب ان شاء اللہ مریض کو لازمی فائدہ ہوگا.

یاد رکھیں کیمیاوی تکالیف یا کیمیاوی تحریکیں مدت تک قائم ہوتی ہیں انہیں آہستہ آہستہ ہی تبدیل کرنا چاہیئے تاکہ مستقل طور پر فائدہ ہو البتہ مشینی تحریکیں اچانک ہوا کرتی ہیں اور ان کے نتیجے بھی خوفناک ہوا کرتے ہیں لہذا مشینی تحریکوں کو فوراً بدلنے کیلئے محرک ملین اور مسہل بے کار ہوتے ہیں ان میں غذائی علاج اس وقت تک بے سود ہے جب تک مریض خطرے سے باہر نہیں ہو جاتا. مثلاً ہیضہ میں جب تک قے دست آرہے ہوں کوئی غذا فائدہ مند نہیں ہوگی. درد گردہ جب تک شروع ہو تو مریض کوئی غذا نہیں کھاسکتا کیونکہ وہ پہلے سکون چاہتا ہے.

نسخہ جات بواسیر بادی

بواسیر بادی کے علاج کیلئے قانون مفرد اعضا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں.

ہوالشافی:- جمال گوٹہ ۱۰ گرام، نمک خوردنی ۵۰ گرام، گندھک آملہ سار ۵۰۰ گرام

سب کو پیس کر حب بقدر نخود بنالیں یا ۵ گرین کے کیپسول بھرلیں۔
۲،۲ گولی یا ایک ایک کیپسول صبح شام دوپہر،

نوٹ :- اگر پاخانہ زیادہ آنے لگے تو دوا نصف وزن کرلیں اگر پاخانہ بافراغت نہ آئے تو دوا دگنی کردیں آہستہ آہستہ قبض رفع ہوجائے گی مسے سکڑنا شروع ہوں گے

مقامی علاج

مسوں پر غدی عضلاتی ملین ویزلین یا تیل میں ملاکر لگایا کریں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

خوراک :- بادی بواسیر کے مریض کی خوراک میں ٹھنڈی اور ترش اغذیہ نقصان کا باعث ہوا کرتی ہے لہذا آلو گوبھی، مچھلی، اچار، بڑا گوشت، دہی، لسی، کچنار وغیرہ نہ کھائیں

صبح :- بھنے چنے انڈا، فرائی خصوصاً جن میں چنے کا آٹا ملایا گیا ہو اسے روٹی بنا کر کھلائیں،

دوپہر :- کوئی ساگ، پکوڑے ٹماٹر، گوشت بکرا اور مرغ، آم آچار یا ادرک وغیرہ،

شام :- اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر والا کوئی سالن کھلائیں اگر بھوک شدید نہ ہو اول تو بہتر ہے کہ کچھ نہ کھایا جائے ورنہ صبح کے ناشتہ والی کوئی چیز چنے وغیرہ کھلانے چاہئیں اللہ شفا دے گا۔

بواسیر خونی

تعارف : بواسیر درحقیقت بواسیر بادی کی بڑھی اور بگڑی ہوئی صورت ہے جو بواسیر بادی کے غلط علاج کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہے۔ اس بواسیر میں مقعد کے اندر اور باہر مسے ہوا کرتے ہیں لیکن بعض اشخاص کی مقعد کے اندر تو مسے ہوتے ہیں۔ لیکن باہر نہیں ہوتے۔ اسے خونی بواسیر اس لئے کہتے ہیں کیونکہ اس میں خون کم و بیش آتا رہتا ہے

بواسیر خونی کی ماہیت و حقیقت

سامعین جیسا کہ میں پہلے بتا چکا ہوں کہ جب بواسیر بادی غلط علاج سے بگڑ جاتی ہے تو وہ بواسیر خونی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔

چونکہ بواسیر بادی عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتی ہے اور اس میں سب سے زیادہ تکلیف دہ علامت قبض ہوتی ہے مریض اور معالج دونوں چاہتے ہیں کہ کسی طرح قبض کا ازالہ ہوجائے لہذا مریض ہمیشہ ملینات اور شدید قسم کے مسہلات استعمال کرتا ہے معالج حضرات مصبر، جمالگوٹہ، ریوند عصارہ، حنظل، سنگرف وغیرہ زیادہ مقدار میں کھلاتے رہتے ہیں۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دوران خون قلب و عضلات کی طرف بڑھ جاتا ہے جس سے عضلاتی اعصابی تحریک ختم ہو کر عضلاتی غدی میں تبدیل ہوجاتی ہے۔ عضلات میں زیادہ خون آنے سے ان میں سوزش اور ورم ہوجاتا ہے۔ چونکہ رطوبات خشک ہوچکی ہوتی ہیں اس لئے ان میں زخم ہوجاتے ہیں۔

اور خون آمیز لگتا ہے۔ مسے اکثر خون سے بھرے رہتے ہیں جن سے اکثر خون نکلتا رہتا ہے۔

عضلاتی اعصابی تحریک یا بواسیر بادی کی دو بڑی علامات قبض اور خارش تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔

بواسیر خونی کے اسباب

جس طرح ہر مرض نفسیاتی۔ کیفیاتی۔ مادی اور عضوی اسباب سے ہو جایا کرتی ہے اسی طرح بواسیر خونی بھی ان اسباب سے ہو جایا کرتی ہے۔

بواسیر خونی کے نفسیاتی اسباب

چونکہ ہر انسان نفسیاتی طور پر لذت اور مسرت کے حصول کیلئے ہر دم کوشاں رہتا ہے اور چاہتا ہے کہ کسی نہ کسی طریقہ سے اسے لذت اور مسرت حاصل ہو لہٰذا وہ جنسی ماحول میں رہنا پسند کرتا ہے۔ عشقیہ گانے گاتا ہے۔ خوبصورت اور جنسی جذبات ابھارنے والی تصویریں دیکھتا ہے۔ جانوروں کو جفتی ہوتے دیکھ کر مغلوب شہوت ہو جاتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جنسی اعضا جو لذت و مسرت کے اعضا ہیں۔ میں دوران خون بڑھتا ہے چونکہ مقعد جنسی اعضا کے بالکل قریب ہے اور اس کا مزاج بھی جنسی اعضا کے مطابق ہوتا ہے اس لئے طبعی تعلق کی وجہ سے مقعد میں بھی دوران خون بڑھ جاتا ہے جو بواسیر خونی کا سبب بنتا ہے۔

بواسیر خونی کے کیفیاتی اسباب

چونکہ بواسیر خونی عضلاتی غدی تحریک میں ہوا کرتی ہے اس کا مزاج خشک گرم ہوتا ہے لہٰذا خشکی گرمی کی شدت بواسیر خونی کی پیدائش کا سبب بن جاتی ہے خشک گرم ماحول میں زیادہ تر قیام اور خشک گرم جگہ پر زیادہ دیر بیٹھے رہنے سے بواسیر خونی پیدا ہو جایا کرتی ہے۔

بواسیر خونی کے مادی اسباب

بواسیر خونی کے مادی اسباب میں خشک گرم اغذیہ و ادویہ کا کثرت سے استعمال مثلاً ترش و تیز ابی اغذیہ جن میں اچار پکوڑے کباب تیز مرچ مصالحہ والے سالن تیتر بٹیر۔ کبوتر وغیرہ کے گوشت کا زیادہ استعمال بواسیر خونی کا باعث ہوا کرتا ہے خلطی طور پر خون میں سودا کی کثرت بواسیر خونی کا باعث ہوا کرتی ہے۔

عورتوں میں حیض کی بندش یا ایام حمل بواسیر خونی کا سبب ہوا کرتے ہیں۔

ہومیو پیتھی میں بواسیر خونی کا سبب مادہ سیکوسس کی کثرت تسلیم کیا جاتا ہے۔

بواسیر خونی کی علامات

بواسیر خونی جیسا کہ اس نام سے واضح ہے ہیں اکثر کم و بیش پاخانہ کے ساتھ خون آیا کرتا ہے۔ بعض دفعہ بغیر پاخانہ کے بھی خون آتا رہتا ہے جیسا کہ اسباب میں بتا چکا ہوں کہ خونی بواسیر میں عضلات کا تعلق غدد سے ہو چکا ہوتا ہے اس لئے اس بواسیر میں پاخانہ شدید قبض سے اور سدوں کی صورت میں نہیں آیا کرتا۔ بلکہ اکثر مریضوں کو پاخانہ کئی بار آیا کرتا ہے۔ البتہ مریض باوجود کئی بار پاخانہ کرنے کے پھر بھی قبض

کا ہی رونما ہوتا ہے۔ اگر مریض سے پوچھا جائے کہ جب آپ کو کئی بار پاخانہ آجاتا ہے تو پھر آپ کو قبض کیسی ہے۔ جواب میں کہتا ہے کہ پاخانہ کھل کر نہیں آتا۔

پاخانہ میں اکثر لیس ہوتا ہے جس وجہ سے مریض زور لگا کر پاخانہ کرتا ہے بار بار زور لگنے سے مسوں اور مقعد میں سوجن اور ورم آجاتا ہے پاخانہ کرتے وقت زور لگنے پر کا نخ باہر آجاتی ہے جس کے ساتھ مسے بھی باہر آیا کرتے ہیں۔ بار بار کانخ باہر نکلتا ہو تو ورم بڑھ جاتا ہے اور شدید درد ہونے لگتا ہے ساتھ خون بھی آتا ہے۔ مسلسل خون نکلتے رہنے سے جسم کا رنگ پھیکا پڑ جاتا ہے۔ چہرے پر مجھراہٹ آجاتی ہے۔ کمزوری اور نقاہت بڑھ جاتی ہے۔

اٹھتے بیٹھتے۔ چلتے پھرتے چکر آتے ہیں۔ چونکہ عضلاتی غدی تحریک زوروں پر ہوتی ہے اس لئے اختلاج قلب کی تکلیف لازمی ہوتی ہے۔

قارورہ : قارورہ کا رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے اور دن میں دو تین بار ہی خشکل سے آتا ہے مریض قارورہ میں قدرے جلن بھی محسوس کرتا ہے۔

نبض : مشرف تنی ہوئی اکثر ۵، ۶ انگل کے نیچے محسوس ہوتی ہے رفتار میں ۹۰ تا ۱۰۰ سے بھی زیادہ ہوتی ہے البتہ موٹے آدمیوں میں تین چار انگل بمشکل معلوم ہوتی ہے۔

نیند : چونکہ خشکی گرمی کی شدت ہوتی ہے۔ رطوبات خشک ہو چکی ہوتی ہیں۔ لہذا نیند بہت کم آتی ہے۔

بواسیر خونی کا علاج

سامعین ہر طبیب کو کسی مرض کے مجربات یا نسخہ جات جاننے کی بجائے اس کا اصول علاج جاننا ضروری ہے۔ کیونکہ جب تک کسی مرض کے اصول علاج معلوم نہ ہوں مجربات نسخہ جات بے معنی ہوتے ہیں۔ اصول علاج معلوم ہونے پر نسخہ جات تجویز کرنے آسان ہو جاتے ہیں۔

چونکہ بواسیر خونی عضلاتی غدی تحریک کا مظہر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قلب و عضلات کی طرف دوران خون بڑھ جاتا ہے۔ جگر و غدد کی طرف خون بڑھنا شروع ہو چکا ہے۔ کیمیائی طور خون میں صفرا اور حرارت عزیزی کی پیدائش شروع ہو چکی ہے لیکن اسباب محرک عضلات کی موجودگی کی وجہ سے غدد ابھی کمزور ہیں اور تحریک میں نہیں رہ سکتے۔ لہذا مریض بواسیر مدتوں تڑپتے رہتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء بواسیر خونی کا علاج تجویز کرتا ہے کہ جگر و غدد کی کیمیاوی تحریک غدی عضلاتی پیدا کر دی جائے جس سے ایک طرف دوران خون قلب و عضلات سے نکل کر غدد و جگر میں آجائے گا جس سے قلب و عضلات میں تحلیل (کمی خون) ہو کر ان کی سوزش اور ورم ختم ہو جائے گا۔ دوسری طرف غدد و جگر تحریک میں آجائیں گے۔ صفرا و حرارت عزیزی بڑھ کر تمام غدد جن میں مسے بھی شامل ہیں سکڑ جائیں گے یا ورمیں غائب ہو جائیں گے اسی طرح بواسیر خونی کا مکمل خاتمہ ہوگا۔

ایک زبردست غلط فہمی کا ازالہ

سامعین ہمارے وہ ساتھی جنہوں نے ابھی ابھی نظریہ مفرد اعضاء اپنایا ہوتا ہے۔ وہ بواسیر خونی کے علاج میں شدید غلطیاں کرتے ہیں جس سے اکثر بواسیر کا علاج ناکام ہو جاتا ہے۔

مثلاً چونکہ بواسیر کے مریض کو اکثر کم و بیش خون آیا کرتا ہے مریض بھی اپنی حقیقت بیان کرتے وقت بتاتا ہے کہ مجھے بواسیر کا خون آ رہا ہے۔

معالج خون کا نام سنتے ہی فوراً اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تیز ترین ادویہ دے دیتا ہے جن سے فوراً خون رک جاتا ہے اور تمام تکالیف میں کمی آ جاتا ہے لیکن مرض نہیں جاتا۔ چند دن دوا چھوڑنے یا دوا کے دوران ہی پھر خون آنے لگتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ اعصابی دوا سے وقتی طور پر قانب کے فعل میں تسکین ہوتی ہے اور خون رک گیا تھا۔ لیکن قلب و عضلات کی سوزش تحلیل نہیں ہوئی تھی۔ صرف جاری دب گئی تھی چند دن دوا چھوڑنے پر پھر شدت سے ابھر آتی ہے۔

اس قسم کے غلط علاج کا سلسلہ مدتوں چلتا رہتا ہے۔ اور مریض بواسیر لیے رہتے ہیں۔

ایلوپیتھی حضرات بھی اس قسم کی غلطیوں کو دھراتے رہتے ہیں۔ وہ علامات کو دبانے کے مسکنات۔ مخدرات کا استعمال کر کے علامات کو دباتے رہتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض مایوس ہو جاتے ہیں۔

آخرکار حکیم یا ڈاکٹر اپریشن کا مشورہ دیتے ہیں۔ مریض بھی مجبور ہوتا ہے۔ لہٰذا وہ اپریشن کرا لیتا ہے جس سے مقامی طور پر تکالیف ختم ہو جاتی ہیں۔ لیکن مرض اندر ہی اندر مریض کو کھاتا رہتا ہے۔ کیونکہ مسے نکالنے سے سوزش عضلات ختم نہیں ہوتی۔

جگر و غدد کمزور ہونے کی وجہ سے کمی خون مزید ہو جاتی ہے اگر اب بھی کوئی محرک جگر و غدد دوا مل جائے تو مریض سنبھل جاتا ہے ورنہ کمی خون ہو کر اکثر مریض ہلاک ہو جاتے ہیں۔

سامعین بواسیر کا علاج بواسیر علامات کا دبانا نہیں ہے بلکہ قلب و عضلات کی سوزش رفع کرنا ہے جس سے بواسیر مستقل طور پر ختم ہو جاتی ہے لہٰذا اگر کسی مریض کو شدید جریان خون ہو تو اسے چند دن اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی دوا دے کر خون بند کر لیں پھر مستقل علاج کے لئے غدی عضلاتی غذا دوا دینا شروع کر دیں۔ تاکہ عضلات سے دوران خون غدد میں آ کر عضلاتی سوزش اور ورم کو ختم کر دے۔ اگر اب بھی خون کم نہ ہو تو ساتھ غدی اعصابی دوا ملا کر دیں تاکہ خشکی ختم ہو کر رطوبات پیدا ہونا شروع ہو جائیں اور مرض کلی طور پر ختم ہو جائے۔

نسخہ جات برائے بواسیر خونی

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق محرک۔ ملین۔ مسہل کھائیں شدید حالتوں میں اکسیر اور تریاق غدی بھی کھلا سکتے ہیں۔

نوٹ: قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی عضلاتی ملین مقدار [illegible]

اور مسوں پر اس وقت ضرور لگائیں جب شدید خارش یا شدید سوجن ہو۔ اگر اس کے ساتھ ہم وزن وریزلین بھی ملا کر لگائیں تو زیادہ مؤثر ہو جاتی ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی

گندھک آملہ سار	نوشادر	سہاگہ	قلمی شورہ
۳۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام	۱۰ گرام

سب کو پیس کر ایک ایک گرام دن میں تین بار ہمراہ عرق چہار یا گرم پانی سے کھلائیں۔

اگر درد شدید ہو یا خون کثرت سے آرہا ہوں تو یہ نسخہ دیں۔

ھوالشافی

افیون	اجوائن خراسانی	رسونت
۱ حصہ	۲ حصہ	۴ حصہ

سب کو پیس کر محفوظ کر لیں۔

ترکیب استعمال

۵ گرین یا نصف گرام دوا کیپسول میں بھر کر صبح۔ دوپہر۔ شام کھلائیں۔ اور ۲ گرام دوا مسوں اور مقعد پر خشک ہی لگا دیں۔ لگاتے ہی چند منٹوں میں جلن درد وغیرہ رک جائیں گے۔

خاندانِ جوہانیہ کا مجرب نسخہ

ریٹھے کے چھلکوں کو جلا کر کوئلہ کر لیں بہتر ہے دو سکوروں میں سمیٹ کر آگ دیں ایک پاؤ چھلکوں کیلئے تقریباً اڑھائی سیر اپلوں کی آگ کافی رہتی ہے آگ ٹھنڈی ہونے پر سکوروں کو کھول کر جلے ہوئے چھلکے نکال لیں اور پھر ان کا سفوف

بنا لیں اب ان سیاہ سفوف کے برابر عمدہ سفید کا سے کے سفوف کو ملا لیں اور یکجان کر لیں بس سفوف تیار ہے

خوراک ۲ رتی سفوف صبح شام۔ ۵۰ گرام مکھن یا بالائی میں رکھ کر دیں ورنہ چاولوں کے دھوؤں کے ہمراہ دے سکتے ہیں۔

فوائد:۔ خونی بواسیر کیلئے عمدہ دوا ہے اس کے استعمال سے مسوں کی کھجلی ہونا بند ہو جاتی ہے۔ خوراک خون آنا بند ہو جاتا ہے قبض جاتی رہتی ہے مکمل فائدہ کیلئے چالیس یوم متواتر استعمال کریں۔

عطیہ: حکیم حامد محمود چوہان فیصل آباد

ورم معدہ، دردِ معدہ اور قروح و بثور معدہ

تعارف

یہ تینوں علامات ایک دوسری کی ترقی یافتہ صورتیں ہیں یعنی جب تک معدہ کی عضلاتی جھلیوں میں ورم پیدا نہ ہو اس وقت تک درد نہیں ہوتا ورم کی کمی بیشی کے تحت درد بھی کم و بیش ہوا کرتا ہے یہی ورم بڑھ کر پھوڑے کی صورت میں بڑھ جاتا ہے۔ البتہ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی پھنسیاں بھی پیدا ہو جاتی ہیں۔ جب مریض غذا کھاتا ہے تو شدید جلن اور درد کرتی ہیں۔

اسباب

ایسے اسباب جن سے معدہ کی عضلاتی جھلی میں سوزش ورم ہو عضلاتی ورم و قروح کہلائیں گے۔ مثلاً سنکھیا، تیزاب گندھک، نیلا تھوتھا، شدید عضلاتی زہر ہیں ان سے عضلاتی غدی ورم پیدا

ہوتے ہیں۔

ایسی اشیا جن کے کھانے سے معدہ کی غشا مخاطی سوزشناک ہو جلئے غدی ورم کہلائے گا
مثلاً جمالگوٹہ، دارچکنا

ایسی اشیا جن کے کھانے سے معدہ کی اعصابی جھلی دردناک ہو یا زخمی ہو جلئے یہ معدہ کا اعصابی ورم کہلائے گا۔ مثلاً سوڈا کاسٹک کے استعمال سے معدہ میں زخم ہو جاتے ہیں

کیمیائی ٹسٹ سے ورم کی تشخیص کی جلئے تو صحیح علاج ہونے کی توقع ہوتی ہے۔
مثلاً جن مریضوں کے معدہ میں عضلاتی چیز کھانے سے ورم پیدا ہو گا ان کے پیشاب اور تھوک میں نیلا لٹمس سرخ ہو جائے گا۔
اور جن مریضوں نے کاسٹک غلطی سے استعمال کر لیا ہو ان کے پیشاب اور تھوک میں سرخ لٹمس نیلا ہو جایا کرتا ہے غدی ورم والے مریض کے تھوک اور پیشاب کا لٹمس پر کوئی اثر نہیں ہوتا ہے۔

یادداشت

یہ ضروری نہیں کہ معدہ امعاء میں کسی سوزشناک چیز کھانے سے ہی ورم پیدا ہو بلکہ بغیر محرو محرش اشیا کے بھی ہو سکتا ہے ایسا مریض مسلسل ایک ہی قسم کی (مزاج) اشیاء کھاتا ہے مثلاً نگرہنی کے مریض اکثر دودھ چاول دلیا، کھچڑی زیادہ استعمال کرتے ہیں جن سے ان کے معدہ گلا اور منہ میں پھنسیاں یا چھالے پیدا ہو جاتے ہیں۔
ترش و تیز ابیت کی حامل اشیا کھانے والوں کے معدہ میں سوزش ہو کر درد ہونے لگتا ہے
مزمن صورتوں میں ایسی سوزش کا نام السر رکھتے ہیں ایسے مریضوں کے معدہ سے کبھی خون قے بھی آجایا کرتی ہے۔

علاج

اگر کسی سوزش ناک چیز کھانے سے ورم درد ہو گا تو مریض کہے گا کہ فلاں چیز کھانے کے فوراً بعد درد ہونے لگا ہے اگر مریض کسی ایسی چیز کا نام نہ بتا سکتا ہو تو کیمیائی امتحان کیا جا سکتا ہے
کیمیائی امتحان میں الکلی، ترشی اور سالٹ میں جو چیز واضح ہو اسکو ختم کرنے کیلئے اسکی ضد اشیاء استعمال کرائیں۔
اگر آہستہ آہستہ سوزش ہو کر درد ہونے لگا ہو اور مزمن صورت اختیار کر چکا ہو تو مریض کا قارورہ اور نبض دیکھ کر مرض کا تعین کر لیں۔
اگر مریض کا قارورہ سفید ہو گا تو اعصابی سوزش ہو گی اگر سرخ ہو گا تو عضلاتی سوزش ہو گی۔
اگر اعصابی سوزش معلوم ہو تو عضلاتی ادویہ اغذیہ کا استعمال کرائیں اسکے لئے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات خصوصاً قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے مجربات بے حد مفید ہیں۔
اگر عضلاتی سوزش سے ورم درد یا پھنسیاں ہوں تو تمام عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات خصوصاً قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے مجربات بے حد فائدہ مند ہیں۔
ان کے علاوہ حب صابر اور حب مقوی خاص خصوصیت سے مفید ہیں۔

نوٹ اگر اعصابی سوزش سے ورم درد ہو تو پیٹ پر السی کا تیل سے حلوہ تیار کر کے پیٹ پر باندھیں اگر عضلاتی سوزش سے ورم درد ہو تو میتھے اور رائی کا نمکین حلوہ تیار کر کے پیٹ پر باندھیں انشاء اللہ فوراً فائدہ ہو گا۔

اختلاج معدہ، تشنج معدہ، انقلاب معدہ، ہچکی

تعارف و ماہیت:۔ مندرجہ بالا تمام علامات معدہ کے عضلات کی تحریک کی مختلف علامات

ہیں چونکہ معدہ کے عضلات بھی حرکتی اعضا میں شامل ہیں لہٰذا جب ان میں ضرورت سے زیادہ تیزی آتی ہے تو یہ معمول سے زیادہ حرکت کرنے لگتے ہیں، جو تحریک و اسباب کی کمی بیشی کے تحت مختلف صورتوں میں اپنی بے چینی کا اظہار کرتے ہیں۔

انقلاب معدہ

مریض کو کوئی شئے بھی ہضم نہیں ہوتی بلکہ کھانے یا پینے کے فوراً بعد قے کے ذریعے نکل جاتی ہے اس صورت کو انقلاب معدہ کہتے ہیں یعنی معدہ ہر شئے کو منقلب یا واپس کر دیتا ہے اگر معدہ میں ریاح کا اخراج رک جائے تو اس میں سوزش ہو جاتی ہے جس سے اس میں ٹھہر ٹھہر کر حرکت یا تشنج ہونے لگتا ہے۔ ابتداء میں جو حرکت پیدا ہوتی ہے اسے ہچکی کا نام دیتے ہیں اگر یہی صورت چند دن قائم رہے تو معدہ سوزش ناک ہو جاتا ہے جس میں ہچکی کے ساتھ درد بھی ہونے لگتا ہے اسے متقدمین اطباء تشنج معدہ کا نام دیتے ہیں۔

حرکت کیا ہے

کسی شے پر ارادی یا غیر ارادی طور پر قوت و طاقت کے اثر انداز ہونے سے جو جنبش پیدا ہوتی ہے اسے حرکت کہتے ہیں

قوت حرکت اور اعضاء

چونکہ بغیر قوت کے حرکت پیدا نہیں ہو سکتی اور قوت بغیر اعضاء کے نہیں پیدا ہو سکتی اسلئے ہمیں یہ جاننا ضروری ہے کہ قوت برائے حرکت ہمارے جسم کے کن اعضاء میں پیدا ہوتی ہے ان کے نام کیا ہیں۔

جاننا چاہیئے کہ ہمارے جسم کے اندر حرکتی اعضا قلب و عضلات ہیں قدرت الٰہی نے ہمارے جسم کو متحرک رکھنے کے لئے قلب و عضلات کو ہر وقت حرکت میں رکھا ہوا ہے جو ضرورت کے مطابق ارادی غیر ارادی حرکات کرا رہا ہے، جو حرکات ہمارے کنٹرول اور ارادے سے ہوتی ہیں انہیں ارادی عضلات حرکت کرتے ہیں جو حرکات ہمارے کنٹرول و ارادے میں نہیں ہیں مثلاً پھیپھڑوں میں پھیلنے اور سکڑنے کی حرکات، معدہ کی حرکات دوریہ، امعاء کی حرکات دوریہ وغیرہ انہیں غیر ارادی عضلات سر انجام دیتے ہیں ان کے علاوہ جو غیر ارادی حرکات ہمارے جسم میں پیدا ہوتی ہیں مثلاً سر کا ہلنا ہاتھ پاؤں کا رعشہ، تمام جسم کا رعشہ، کسی عضو میں تشنج یا کڑل پڑنا، ہچکی، اختلاج معدہ وغیرہ سب کی سب غیر ارادی عضلات کی پیدا کردہ علامات ہیں

علاج

یاد رکھیں قانون مفرد اعضا کے تحت ارادی عضلات کا مزاج عضلاتی اعصابی ہے اور غیر ارادی عضلات کا مزاج عضلاتی غدی ہے لہٰذا ہر قسم کی غیر ارادی حرکات کا علاج قلب و عضلات کی سوزش کو رفع کرنا ہے اگر حرارت جسم بہت کم معلوم ہو جس سے مرض مزمن صورت اختیار کر چکا ہو تو اولاً حرارت پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے جو عضلاتی غدی اور غدی عضلاتی ادویہ سے ہی ہوگی جو نہی حرارت پیدا ہو کر کنٹرول ہوگی فوراً غیر ارادی حرکات ختم ہو جائیں گی، رعشہ وغیرہ یا ہچکی یا تشنج وغیرہ غائب ہو جائیں گے۔

اسکے برعکس اگر عضلاتی سوزش شدید ہو جس سے مریض کے تلف ہونے کا خطرہ ہو مرض چند گھنٹوں یا دنوں میں ظاہر ہوا ہو تو مندرجہ بالا تحریک کی ادویہ یا اغذیہ مت دیں ورنہ سوزش بڑھ کر موت واقع ہونے کا خطرہ ہے۔

ایسی صورت میں مریض کو غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ ضرورت کے مطابق دیں

اگر مسکنات و مخدرات دینے کی ضرورت ہو تو ضرور دیں تاکہ عضلات میں فوری طور پر سکون ہو کر مرض کی شدت کم ہو جائے۔

چونکہ ہچکی اختلاج معدہ و تشنج معدہ وغیرہ معدہ کی عضلاتی سوزش کا ہی نتیجہ ہیں لہٰذا ان کے لئے ایک ہی قسم کے نسخہ جات موثر ہونگے سب سے پہلے مریض کے پیٹ کو آب گرم سے سینک دیں اگر مریض معدہ میں بوجھ محسوس کرتا ہو تو اسے قے کرا دیں۔

اگر تکلیف رک جائے تو بہتر ورنہ پیٹ پر لائی یا تارا میرا کا لیپ کر دیں فوراً درد تشنج اور ہچکی رک جائیں گی۔

اگر شدید تشنج یا ہچکی ہو تو ایک تولہ گل سرخ سونف پانی میں ڈال کر پلائیں چند منٹ کے اندر ہچکی یا تشنج بند ہونگے مجرب ہے۔

اگر عرق گلاب پلاتے رہیں تو بھی ہچکی بند ہو جاتی ہے دودھ گھی پلانا بھی مجرب ہے حلوہ بادام یا بالائی کھلانے سے بھی فوراً آرام آجاتا ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

پھول لشانی ۲ درسنڈھ، زیرہ سفید، نوشادر پھٹکری ہر ایک ہم وزن سفوف تیار کر لیں ترکیب استعمال۔ ایک ایک ماشہ ۶ ماشہ زیرہ سفید اور ۶ ماشہ سونف کے قہوہ سے کھلائیں اگر تشنج یا ہچکی کی شدت ہو تو ہر بیس منٹ بعد دیں ورنہ ہر تین گھنٹہ بعد دیں

قے الدم، خونی قے

جسم انسان کے کسی بھی حصہ سے خون یا رطوبات کا اخراج ہو تو یہ دونوں صورتیں ایک دوسرے سے مختلف ہیں جب خون کا اخراج ہوگا تو رطوبات بند ہونگی اور جسم میں پوری طرح خشکی ہوگی اور جب رطوبات کا اخراج ہوگا تو خون کا اخراج بند ہوگا اور جسم میں

رطوبات کی کثرت ہوگی اس اصول اور کلیہ کو ذہن نشین کر لینے کے بعد ہر قسم کے اخراج خون اور رطوبات کی زیادتی کا اخراج آسانی سے روکا جا سکتا ہے

قانون مفرد اعضاء کے تحت تحقیق یہ ہے کہ جب خون کا اخراج ہوتا ہے تو اس وقت عضلاتی تحریک یا سوزش ہوتی ہے جس کی دو صورتیں ہیں جب معمولی اور ہلکے نام خون آئے تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے اور جب جریان خون ہو چاہے حیض کثرت سے آئے چاہے بول الدم ہو چاہے قے الدم یعنی قے اس وقت عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اور جب درد کے ساتھ خون کا اخراج ہو چاہے پاخانہ میں چاہے پیشاب میں اور چاہے حیض کی صورت میں تو غدی تحریک ہوتی ہے۔

اخراج خون کے علاج میں غلطیاں

چونکہ بعض معالجین خون کے اخراج اور بندش کے اصول کو اچھی طرح نہیں جانتے اور نہ ہی انہیں طالب علمی کے وقت پڑھایا جاتا ہے لہٰذا وہ اٹکل پچو سے زیادہ کام لیتے ہیں اخراج خون کو روکنے کے لئے کبھی جالبات کا استعمال کرتے ہیں کبھی ٹھنڈی اور سرد اشیاء فرنگی ڈاکٹر بھی کیلشیم اور فیریم کے مرکبات کھلاتے ہیں اگر ان سے کام نہیں چلتا تو وٹامن کے وغیرہ استعمال کراتے ہیں۔

بعض اوقات ان سے عارضی فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن نتیجہ نقصان ہوتا ہے بعض کم علم اطباء جریان خون کو گرمی کی زیادتی خیال کرتے ہوئے سرد خشک ادویہ استعمال کرتے ہیں یہ بھی غلط ہے کیونکہ خشکی کی شدت پہلے ہی ہوتی ہے جس سے جسم پھٹنا شروع ہو چکا ہوتا ہے۔

معالجین قانون مفرد اعضاء ذہن نشین کر لیں کہ ہمارے جسم میں خود بخود زخم بالکل اسی طرح

ہوتے ہیں جس طرح کسی جگہ کا پانی جب خشک ہوتا ہے تو وہ زمین پھٹ جاتی ہے یعنی اس میں دراڑیں پڑ جاتی ہیں انہیں زمین کے زخم کہہ سکتے ہیں جس شخص میں خشکی کی زیادتی یا رطوبات کی کمی ہوگی اسکے جسم میں بھی کسی نہ کسی جگہ خود بخود زخم ہو کر جریان خون ہو جاتا ہے۔

جو حکما خشک اشیاء زیادہ سے زیادہ کھلاتے ہیں وہ حقیقت میں مرض میں اضافہ کرتے ہیں کیونکہ مرض اخراج خون کبھی بھی ان اشیاء سے بند نہیں ہوا کرتا

علاج کثرت اخراج خون

یاد رکھیں کثرت اخراج خون کا علاج محللات سے کرنا چاہیے یعنی غدی اعصابی ادویہ سے علاج کامیاب ہوسکتا ہے کیونکہ یہ محلل عضلات ہیں۔

ہر سہ نظریہ مفرد اعضا اور قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے تمام غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات اخراج خون بند کرنے کے لئے بہترین نسخے ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے

ہو الشافی — مدر زیرہ سفید، بادیان، ہلدی ہر ایک ہم وزن ۲، ۲ ماشہ ہر تین گھنٹہ بعد ہمراہ تازہ پانی تا دودھ گھی سے پلائیں۔

علاج کمی خون

جب خون کم مقدار میں آتا ہے تو چونکہ اسوقت غدی تحریک و سوزش ہوتی ہے لہذا اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی ادویہ تریاق کا کام دیتی ہیں،

ہو الشافی ۔ اسپند بھنگ ۴ تولہ، زیرہ سفید ۳ تولہ، الائچی خورد ۱ تولہ، ۳، ۳ ماشہ ہمراہ تازہ پانی

سرطان معدہ

نام اردو	طبی نام	ڈاکٹری نام
سرطان معدہ	سوزش، السر، کینسر معدہ	کینسر آف دی سٹامک

مندرجہ بالا تینوں علامات چونکہ معدہ میں بھی پیدا ہو جایا کرتی ہیں۔ انہیں عرف عام میں سوزش معدہ، السر معدہ اور کینسر معدہ (یعنی سرطان معدہ) وغیرہ ناموں سے پکارتے ہیں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

عام طور پر ان کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ تینوں علامات کی ماہیت حقیقت ایک دوسرے سے مختلف ہے۔ علاج میں بھی حقیقت کو مدنظر رکھا جاتا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ تینوں ماہیت کے لحاظ سے ایک ہی حالت کے تین نام ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ سوزش سب سے کمزور اور ابتدائی حالت کا نام ہے جب سوزش میں شدت پیدا ہو جائے اور علاج نہ ہونے کی وجہ سے مزمن صورت اختیار کرلے تو السر کہلاتی ہے۔

جب السر بگڑ جائے اور شدت اختیار کر جائے حتیٰ کہ اس میں شدید اور ناقابل برداشت درد ہونے لگے تو یہی السر اب کینسر کا نام پاتا ہے۔

ایک اور حقیقت و راز کا افشا

عام طور پر جو السر و کینسر کے مریض آتے ہیں وہ معدہ کے عضلات کی سوزش میں مبتلا ہوتے ہیں، جو معدہ کا اصلی کینسر و سرطان کہلاتا ہے لیکن چونکہ سوزش امعا کے، اعصاب اور غدد میں بھی ہوسکتی ہے اگر علاج پذیر نہ ہو تو مزمن صورت اختیار کر کے یہی کینسر اور السر

کا نام پاتی ہے۔ لہٰذا طبیب و حکیم کے لئے ضروری ہے کہ سوزش معدہ، السر و کینسر معدہ کی تشخیص کرتے وقت یہ ضرور معلوم کرے کہ مریض کے معدہ و امعاء میں اعصابی سوزش سے السر و کینسر کی صورت پیدا ہوئی ہے یا معدہ کے غدد و عضلات سوزشناک ہو کر یہ طوفان برپا کر رہے ہیں۔

سرطان و کینسر کی حقیقت و ماہیت

السر و کینسر کی حقیقت و ماہیت بیان کرنے سے پہلے بہتر معلوم ہوتا ہے کہ سوزش جو السر و کینسر کی ابتدائی صورت ہے اس کی ماہیت و حقیقت کیا ہے۔ اسے بیان کیا جائے۔ اگر قارئین سوزش کی ماہیت و حقیقت کی انتہائی گہرائی اور دقیق تشریح و توضیح پڑھنا چاہتے ہیں تو استاد صاحب کی شہرۂ آفاق کتاب تحقیقات سوزش اور اورام کا مطالعہ کریں۔ اس میں ہر مرض کی ابتدا اور انتہا کی حقیقت تفصیلاً درج کی گئی ہے۔

چنانچہ حکیم انقلابؒ فرماتے ہیں۔

کہ جب بھی کوئی مہیج حملہ آور زندہ ساخت پر خراش کرتا ہے۔ یا اپنی تیزی سے اس میں توڑ پھوڑ کرتا ہے اس عضو کی طبیعت مدبرہ بدن خراش کنندہ شے کے خلاف ایک منظم مرتب اور مدافعانہ تدبیر کرتی ہے تاکہ اس شے کے مضر اثرات وہیں ختم ہو جائیں اور بڑھنے نہ پائیں۔

یادداشت جب کوئی مہیج خراش یا سوزش کرتا ہے تو بیک وقت تمام جسم میں تین قسم کی تبدیلیاں ہوتی ہیں۔

اول نسیجی۔ دوسرے کیمیاوی۔ تیسرے عضوی تبدیلیاں۔ ان تینوں کا آپس میں گہرا تعلق ہے۔ کیونکہ ہر عضو نسیجی بافتوں سے مرکب ہے ان کی غذا کے لئے خون کی نالیاں لگی ہوتی ہیں جن میں کیمیائی تبدیلیاں کچھ نالیوں کے اندر اور کچھ نالیوں کے باہر رونما ہوتی ہیں یہ تبدیلیاں ایسی لازم ملزوم ہیں اور خود کار آٹومیٹک ہیں گویا یہ تمام قسم کی تبدیلیاں جدا جدا معلوم نہیں ہوتیں لیکن دراصل الگ الگ ہیں

یادداشت یاد رکھیں کسی سوزش۔ ورم زخم وغیرہ کے علاج سے پہلے یہ معلوم و تشخیص کرنا ضروری ہے کہ متاثرہ مقام کے کن مفرد اعضاء میں تحریک ہے اور کونسے کمزور و سست ہو گئے ہیں۔

سوزش قائم ہونیکا طریقہ کار اور سوزش کا عضوی فرق

جس مقام پر سوزش پیدا ہوتی ہے۔ وہاں چونکہ دخان (کاربانک ایسڈ) کی زیادتی بڑھ جاتی ہے اس لئے وہاں کے کسی مفرد عضو میں سکیڑ پیدا ہو جاتا ہے اس سکیڑ کے ساتھ ہی اس مفرد عضو میں فعلی تیزی آ جاتی ہے اور وہاں پر بے چینی بڑھ جاتی ہے خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے جس کی زیادتی سے اعصاب دباؤ پڑ کر درد شروع ہو جاتا ہے۔ اجتماع خون کی وجہ سے وہاں پر سرخی ابھار اور سوجن پیدا ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہاں یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ جب اعصابی سوزش ہو تو سرخی ہوتی ہے نہ سوجن ہوتی ہے۔ اور جب غدی سوزش ہوتی ہے تو اس وقت سوجن تو ہوتی ہے مگر خون کی نہیں ہوتی بلکہ رطوبت کی سوجن ہوتی ہے جس میں سرخی نہیں ہوتی۔ البتہ جب عضلات سوزشناک ہوتے ہیں تو وہاں سرخی ہوتی ہے اور وہاں معمولی درد بھی ہوتا ہے۔

سوزش کی انتہا اور السر کی ابتدا

جیسا کہ ابتدا میں لکھ چکا ہوں کہ جب سوزش مزمن صورت اختیار کر جائے یعنی اس کا مناسب علاج نہ ہو سکے تو وہ السر میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ یعنی سوزش پہلے سے بڑھ گئی ہے۔ اب مقام السر پر سوزش سے زیادہ خون کا اجتماع ہو جاتا ہے۔ مقام السر پر کبھی ہلکی کبھی تیز خارش ہونے لگتی ہے۔ یہی خارش جب شدت اختیار کر جائے تو وہاں پر درد ہونے لگتا ہے اور پہلے سے ماؤف جگہ سخت ہو جاتی ہے یعنی موٹی ہو جاتی ہے۔

السر کی مثال

چنبل اس کی بہترین مثال ہے اگر اجتماع خون زیادہ ہو جائے تو نہ صرف خارش زیادہ ہوتی ہے بلکہ خارش کرنے سے وہاں کچھ لہو سا نکلتا ہے اور متاثرہ جگہ میں درد ہونے لگتا ہے یہی صورتیں اکثر سوزش والسر کے مریضوں میں ہوا کرتی ہیں۔ مریض ہمیشہ اپنے معالج سے کہتا ہے کہ میرے معدہ میں خارش ہوتی ہے جیسے جیسے میں معدہ یا پیٹ کو دباتا ہوں تو سکون ولذت محسوس ہوتی ہے اور جی کرتا ہے کہ ایسا کرتا رہوں کبھی کبھی زیادہ کرنے سے ہلکا درد بھی ہونے لگتا ہے کبھی خونی قے آنے لگتی ہے۔

سرطان معدہ (کینسر معدہ)

چونکہ سوزش اور السر کی تشخیص صحیح نہیں ہو پاتی اس لئے علاج غلط ہوتا رہتا ہے جس وجہ سے یہی السر بڑھ کر اور سوزشناک ہو کر دردناک ہو جاتا ہے اب معدہ کو نہ ملنے سے سکون ملتا ہے نہ دبانے سے تکلیف کم ہوتی ہے بلکہ دونوں (ملنے اور دبانے) سے شدید درد ہونے لگتا ہے مریض کو اکثر بخار بھی ہونے لگتا ہے اس حالت وصورت کو ابتدا میں ورم معدہ کہتے ہیں لیکن جوں جوں دن گذرتے ہیں اور آرام کی کوئی صورت نظر نہیں آتی تو اسی حالت کا نام سرطان یعنی رکھ دیا جاتا ہے۔

یادداشت قارئین سوزش کے بعد استاد صاحبؒ نے اورام پر اپنی تحقیقات مدلل انداز میں پیش کی ہیں اور ساتھ ساتھ فرنگی تحقیقات میں جو فاحش غلطیاں ہوئی ہیں انہیں بھی پیش کیا گیا ہے۔

اورام کی بگڑی حالت وصورت کو استاد صاحب نے سرطان یعنی کینسر کا نام دیا ہے۔ آپ نے فرنگی تحقیقات پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جب تک الگ الگ مفرد

اعضا کی سوزش کا مطالعہ نہ کیا جائے اس وقت تک السر، کینسر وغیرہ کی تشخیص نہ صرف مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔

چنانچہ آپ فرماتے ہیں۔

کینسر اور فرنگی طب کی لاعلمی

کینسر (سرطان) کے متعلق فرنگی طب نے آج تک بہت تحقیق کی ہے مگر وہ اس حقیقت سے آگاہ نہیں ہے اور اس وقت تک آگاہ نہیں ہو سکتی جب تک وہ ہر نسیجی اثرات و تحریکات اور سوزش کا الگ الگ مطالعہ نہ کرے کیونکہ اس سے زیادہ کچھ نہیں ہے کہ ہر نسیجی ساخت کی خرابی کا الگ الگ اظہار ہے جو اسی میں سوزش کے مزمن یعنی حرارت کی کمی سے پیدا ہوتی ہے اسی لئے ان کی شکل کینسر (سرطان) سے ملتی ہے یعنی اسی واحد ساخت کی نسیجی ساختیں ہوتی ہیں جو ایک دوسری ساختوں میں بنتی اور گوتدھی ہوتی ہیں۔

کینسر کا علاج

کینسر کی حقیقت بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے علاج کے متعلق لکھتے ہیں کہ جب مقام کینسر میں پیپ پیدا ہو جائے یا پیدا کر دی جائے تو سوزش ختم ہو جائے گی پس یہی وہاں کے کینسر (سرطان) کا علاج ہے۔

ہم فرنگی طب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ کینسر (سرطان) کے متعلق ہم سے بات کرے کیونکہ نظریہ مفرد اعضا ہی سے یہ مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔

چونکہ کینسر ورم کی انتہا کے بعد ظاہر ہوتا ہے جس میں ناقابل برداشت درد ہوتا ہے دوسرے تینوں حیاتی مفرد اعضا رہا ان کے خادم مفرد اعضاء میں سوزش اور دردناک اورام ہونے کے بعد کینسر ہوتا ہے۔ لہذا کینسر کی تشخیص کے لئے تینوں مفرد اعضا کے اورام کی تشخیص اولین شرط ہو گی تاکہ علاج یقین اور اعتماد کے ساتھ کیا جا سکے۔

اعصابی، غدی، عضلاتی سرطان یا اورام کی تشخیص

چونکہ کینسر اس وقت تک نہیں ہوتا جب تک ورم کے مقام پر کثرت سے خون کا اجتماع نہ ہو جائے۔ ساتھ ہی یہ حقیقت بھی مسلمہ ہے کہ جب تک کسی مقام پر درد نہ ہو تو وہاں پر سرطان نہیں ہوتا۔

لہٰذا استاد محترم نے اورام کی تشخیص کے لئے دردوں کی مختلف حالتوں کو بنیاد بنا کر تشخیص کرنے کی ہدایت کی ہے۔

درد کی صورتیں

درد کی صرف تین صورتیں ہیں۔ جو درج ذیل ہیں۔

(۱) آرام و سکون کی حالت میں ورم کے مقام میں درد محسوس ہو اور جب حرکت کیجائے تو درد میں آرام معلوم ہو۔ اس قسم کا درد اعصابی ہوتا ہے۔

(۲) آرام و سکون کی حالت میں مقام ورم پر درد میں سکون رہے مگر معمولی حرکت پر یا مقام ورم کو ذرا سا چھوا جائے تو درد کا فوراً احساس ہو اس قسم کا درد غدی ہوتا ہے۔

(۳) درد کا احساس صرف اسی وقت ہوتا ہے جبکہ مقام ماؤف پر دباؤ ڈالا جائے یا اسکو حرکت دی جائے۔ البتہ بعض دفعہ خفیف دباؤ یا خفیف حرکت سے درد کا احساس نہیں ہوتا لیکن شدید دباؤ یا شدید حرکت سے درد کا احساس ہونے لگتا ہے۔ اس قسم کا درد عضلاتی ہوتا ہے۔

اگر یہی صورتیں معدہ و امعاء میں مزمن صورتیں اختیار کر جائیں تو کینسر (سرطان) کہلاتی ہیں۔ ہر ایک کی تشخیص مندرجہ بالا علامات فارقہ سے بڑی آسانی سے ہو جائیگی۔

علامات اعصابی کینسر

اگر کسی مریض کے معدہ یا امعاء میں شدید درد ہو تو اس کا قارورہ سفیدی مائل نیلگوں ہو پاخانہ پتلا کئی بار آتا ہو۔ پیاس زیادہ لگتی ہو۔ دل ڈوبتا ہو۔ نبض سست اور شدید اعصابی ہو۔ سرطان زخمی ہو تو اس سے بدبودار رقیق پانی بہتا ہو تو یہ اعصابی سرطان کا مریض ہے۔

اعصابی کینسر کا علاج

چونکہ اعصابی کینسر یا ورم معدہ و امعاء کی اعصابی تحریک عضلاتی تسکین اور غدی تحلیل سے ہوا کرتا ہے اس لئے اس کا علاج قانون مفرد اعضاء کی رو سے عضلاتی تحرک اغذیہ و ادویہ سے کرنا پڑے گا تاکہ ایک طرف معدہ امعاء کے اعصاب کی سوزش ختم ہو جائے دوسرے معدہ امعاء کے عضلات تحریک میں آ کر درد معدہ، قے۔ دست اور گھبراہٹ وغیرہ کو ختم کر دیں مریض میں تقویت و قوت کا باعث ہوں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات اعصابی کینسر کیلئے بہترین نسخہ جات ہیں۔

یہ نسخے بھی مفید ہیں۔

ہوالشافی: چرائتا ۱ تولہ، افسنتین ۱ تولہ، ہلیلہ سیاہ ۱ تولہ، مرچ سرخ ۱ تولہ، افیون ۶ ماشہ

مقدار خوراک۔ حب بقدر نخود بنالیں ایک گولی سے تین گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ، دار چینی

ہوالشافی: خشنگرف ۱ تولہ، نیلا تھوتھا ۳ ماشہ، مصبر ۱ تولہ، گندھک آملہ سار ۳ تولہ

سب ادویہ کوٹ کر پیس کر حب بقدر نخود بنالیں ایک ایک گولی دن میں تین بار

نوٹ :۔ اس نسخہ میں عجیب صفت ہے کہ باوجود مسہل ہونے کے زیادہ پاخانے نہیں آنے دیتا بلکہ پہلے لگے ہوئے پاخانے بھی بند ہو جاتے ہیں۔

افعال اثرات :۔ عضلاتی غدی کا ہیں۔

فوائد :۔ نہایت اعلیٰ درجہ کا مصفی خون ہے۔ اعصابی تحریک کے ہر قسم کے زخم ورم اور پھوڑوں کا ستیاناس کرتا ہے۔ اعصابی کینسر کا لاجواب نسخہ ہے۔

یادداشت چونکہ نسخہ خود مسہل ہے اس لئے ذرا کم مقدار میں شروع کریں قبض وغیرہ کا مستقل علاج ہے۔

عضلاتی کینسر کی علامات

عام طور پر عضلاتی کینسر کے مریض دیکھنے میں آتے ہیں مریض کے فم معدہ کے قریب مریض مسلسل چبھن دار درد محسوس کرتا ہے جس میں ایک طرف ورم بڑھتا ہے دوسری طرف اس میں درد کی شدت ہو جایا کرتی ہے۔

فم معدہ یعنی کوڈی کے آس پاس ابھار ہونا شروع ہوتا ہے اور ورم دبانے بغیر نظر آتا ہے۔ درد اور ورم کی شدت سے بخار رہنے لگتا ہے آہستہ آہستہ درد مسلسل رہنے لگتا ہے۔ بے چینی گھبراہٹ قائم ہو جاتی ہے قبض شدید ہو جاتی ہے پیشاب روح افزا کے شربت کی طرح سرخ آتا ہے۔ شدت درد کی وجہ سے مریض منشیات مسکنات کا زیادہ سے زیادہ استعمال کرتا ہے لیکن سوائے وقتی سکون کے آرام کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ نبض سریع اور شرف ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں ان علامات کے مجموعے کو عضلاتی غدی علامات اور عضلاتی کینسر کا نام دیا گیا ہے۔

عضلاتی کینسر کے اسباب

چونکہ قادر مطلق نے مردوں کو عضلاتی مزاج ودیعت کیا ہے اس لئے عضلاتی کینسر اکثر مردوں کو ہوا کرتا ہے اور عین شباب میں ہوا کرتا ہے سوداوی خشکی کی شدت ہوتی ہے۔ خشک اغذیہ میں خشک میوے جن میں چھوہارے، اخروٹ، کھجور، انڈے بھنے ہوئے اور روسٹ کئے ہوئے گوشت۔ تیز چائے کی کثرت۔ ادویہ میں شنگرف۔ پارہ، سنکھیا کے مرکبات کا بے جا استعمال۔ مقوی باہ اور امساک کی ادویہ جن میں شراب خانہ خراب بھی شامل عضلاتی کینسر کا سبب ہوا کرتی ہے۔

بعض اشخاص کو گرم کھانا کھانے کے بعد سرد پانی یعنی یخ پانی پینے کی عادت ہوتی ہے جو معدہ کے گرم سرد ہوتے رہنے کی وجہ سے سرطان معدہ کی بنیاد بن جایا کرتی ہے۔

چونکہ مردوں کا مزاج عضلاتی ہے اور معدہ میں بھی عضلات کی کثرت ہوا کرتی ہے اس لئے مندرجہ بالا اغذیہ ادویہ مردوں کو سرطان معدہ میں مبتلا کر دیا کرتی ہیں۔

علاج

عضلاتی کینسر کا علاج غدی اغذیہ ادویہ سے کریں۔

ہوالشافی :۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کا غدی عضلاتی نسخہ سب نسخوں سے اصل و ارفع ہے۔

اجوائن دیسی	پودینہ	رائی	بابچی	گندھک آملہ سار
ا تولہ	ا تولہ	ا تولہ	۲ تولہ	۲ تولہ

سب ادویہ کو باریک پیس کر ۲ رتی سے ایک ماشہ صبح، دوپہر، شام ہمراہ عرق چہار

نوٹ:۔ اگر مریض کو قبض شدید ہو تو اس کے ساتھ غدی عضلاتی مسہل بھی کھلائیں

دیگر:۔ جواالشافی، حب سلاطین، اکسیر جدید، غدی اعصابی مسہل دفعاً مکرر یا دلا تینوں کی ایک ایک گولی صبح ایک ایک دوپہر اور شام ہمراہ شہد کے قہوہ سے کھلائیں نہایت اعلیٰ درجہ کا غدی محرک نسخہ ہے۔ عضلاتی سوزش کا دشمن ہے۔ کینسر کا علاج ہے۔ پہلے دن ہی آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔ درد میں کمی ہو جاتی ہے۔

غدی کینسر کی علامات

قانون مفرد اعضاء میں جگر وغدد اور غشاء مخاطی کے کینسر کو غدی کینسر کہا جاتا ہے۔ چونکہ معدہ کی نسبت انتڑیوں میں غدد وغشاء مخاطی زیادہ ہوا کرتی ہے اس لئے غدی کینسر انتڑیوں (امعاء) میں زیادہ ہوا کرتا ہے۔ ناف کے اردگرد گانٹھ سی محسوس ہوا کرتی ہے اگر کئی غدد متورم ہو جائیں تو کئی گانٹھیں محسوس ہوتی ہیں ان میں درد اکثر مروڑ کا سا ہوتا ہے اکثر پاخانہ میں آؤں یا مٹھ کے ساتھ خون بھی آیا کرتا ہے پاخانہ کرتے وقت درد میں شدت ہو جایا کرتی ہے۔

اگر معدہ کی غشاء مخاطی متورم ہو جائے تو وہاں بھی مروڑ کا سا درد ٹھہر ٹھہر کر اٹھا کرتا ہے درد کی ٹیس دائیں کمر اور کندھے تک جایا کرتی ہے۔ بعض دفعہ گردوں کے مقام پر بھی درد محسوس ہوتا ہے۔ پیشاب گہرا زرد کبھی سرخی مائل کبھی سفیدی مائل آیا کرتا ہے اکثر تھوڑا تھوڑا جلن کے ساتھ آیا کرتا ہے۔ نبض قدرے سست اور گہری ہوتی ہے۔ لمبائی میں تین انگل تک محسوس ہوتی ہے۔ چہرہ پر قدرے تھوتھر یعنی اماس۔ چہرے کی رنگت زردی مائل ہوتی ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں یہ علامات غدی کینسر کی ہیں۔

غدی کینسر کے اسباب

یادداشت قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ عورتوں کا قدرتی مزاج غدی ہوا کرتا ہے لہٰذا غدی کینسر مردوں کی نسبت عورتوں کو زیادہ ہوا کرتا ہے۔ اکثر چالیس سال بعد ہوا کرتا ہے۔ غدی کینسر خود بخود بہت کم ہوا کرتا ہے۔ چونکہ عورتوں کو اکثر قبض رہا کرتی ہے جسے رفع کرنے کے لئے اکثر قبض کشا ادویہ کھاتی رہتی ہیں جب پاخانہ درست نہیں آتا تو معالج کو تیز جلاب لینے کو کہتی ہیں۔

سمجھدار معالج ایسی غلطی نہیں کرتا اکثر جواب دے دیتا ہے۔ ورنہ معمولی طبیب و دوا دینے والا دیتا ہے۔ نئے اور اناڑی غیر تجربہ کار معالج تیز سے تیز جلاب دے دیتے ہیں جس میں تخم ہیر۔ جمالگوٹہ وغیرہ شامل ہیں دے دیتے ہیں۔ بار بار ایسا جلاب لینے سے انتڑیوں کے غدد میں ورم ہو جایا کرتا ہے جو آہستہ آہستہ غدی کینسر میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بعض بدقماش عورتیں اور بعض شوقین مزاج عورتیں حمل گرا دیا کرتی ہیں جن غدی اعصابی ادویہ کی کثرت ہوتی ہے۔

یادداشت یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ عورت کا رحم غدی مزاج کا ہوتا ہے جب تک اپنے کیمیاوی مزاج غدی عضلاتی تک رہتا ہے حمل قائم رہتا ہے۔ جب قبل از وقت اس میں غدی اعصابی تحریک پیدا کر دی جائے وہ اپنے اندر کی اشیاء جن میں جنین وانسانی بچہ بھی شامل ہوتا ہے خارج کر دیتا ہے۔

لہٰذا بے وقت اور بار بار غدی اعصابی تیز اغذیہ وادویہ سے رحم سوزش ناک ہو کر دردناک ہو جاتا ہے اور اس کو کینسر یعنی سرطان الرحم ہو جاتا ہے۔ چونکہ ایسی ادویہ جو مخرج جنین ہوتی ہیں ان میں مسہل ادویہ بھی ہوتی ہیں اس لئے اگر اسقاط حمل نہ ہو تو انتڑیوں میں ورم ہو کر سرطان امعاء ہو جایا کرتا ہے۔

غدی کینسر کا علاج

غدی کینسر چونکہ جگر و غدد کی سوزش غدی اعصابی تحریک سے ہوا کرتا ہے اس لئے انکا
علاج اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی اغذیہ و ادویہ سے ہی ممکن ہے۔

اعصابی غدی ادویہ کے لیپ بھی معدہ امعاء پر کئے جا سکتے ہیں۔ جیسے مکو، کاسنی کا قیمہ
کر کے تیل میں بھون کر دبھر تر بنا کر مقام ماؤف پر لگائیں۔

اعصابی غذا دیں جن میں مولی، شلغم، کدو، توری، ٹینڈے، پیٹھا وغیرہ دیں۔
دلیا، کھچڑی بھی کھلا سکتے ہیں۔ چھلکا اسپغول بھی دودھ میں دے سکتے ہیں۔
قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات بہت مفید ہیں
یہ نسخہ جات بھی مجرب ہیں۔
ہوالشافی:۔ کیمیائی جدید، اعصابی غدی تریاق (فارماکوپیا والا)
اگر پیشاب کی رکاوٹ ہو یا جلن سے قطرہ قطرہ آتا ہو تو ساتھ اعصابی عضلاتی ملین بھی دے
سکتے ہیں۔ تاکہ جلن تا دورہ ختم ہو کر پیشاب کھل کر آنے لگے۔ تفصیل نسخہ جات یہ ہے۔

حب کینسر ہوالشافی

رسکپور، دارچکنا، ہلدی، قلمی شورہ، سقمونیا، افیون
۱ تولہ ۱ تولہ ۵ تولہ ۵ تولہ ۲ تولہ ۱ تولہ

ترکیب تیاری:۔ اول رسکپور، دارچکنا کو پیس لیں پھر سقمونیا ملا پیسیں اس کے
افیون ڈال کر پیسیں بعدہٗ ہلدی، قلمی شورہ الگ پیس کر ملا لیں۔
حب بقدر نخود تیار کر لیں۔ بس غدی کینسر کا تریاق اعظم تیار ہے۔

کیمیائی جدید

ہوالشافی:۔ ریٹھا، ہلدی، قلمی شورہ، افیون
۵ تولہ ۲ تولہ ۵ تولہ ۱ تولہ

حب بقدر نخود بنائیں۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ عرق مکو، کاسنی

ہڈی و ناخن کی ساخت

ہڈی کی بناوٹ بنیادی خلیات سے ہوتی ہے اور بنیادی خلیات کی بناوٹ
لیسدار مادہ اور ریشہ دار ارضی مادہ سے ہوتی ہے جو خاکی مادہ کہلاتا ہے
اس کی ترکیب میں کاربونیٹ فاسفیٹ آف لائم اور دیگر قسم کے نمکوں
کے ساتھ جن میں چونے کی خاصیت پائی جاتی ہے یہی مادہ جب اپنے کمال کو پہنچ جاتا
ہے تو ہڈی بن جاتا ہے
مندرجہ بالا ناخن کی ساخت سے معلوم ہوتا ہے کہ ناخن نمک کاربن نمک
اور چونے سے مرکب ہیں جب بھی ان میں سے کسی ایک چیز کی زیادتی اور
دوسرے کی کمی ہوتی ہے تو ناخن کی شکل غیر طبعی ہو جاتی ہے

ناخن کا موٹا ہونا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
ناخن کا موٹا ہونا	تعقف الاظفار	انگ آکس

تعارف:۔ عام طور پر ناخن نہ زیادہ پتلے اور نہ موٹے ہوتے ہیں بلکہ اعتدال
کے ساتھ انگلیوں پر چسپاں ہوتے ہیں اور انگلیوں کے سروں کو نہ صرف مضبوط
کرتے ہیں خون کی اندرونی کیفیت کا اظہار بھی
کرتے ہیں۔ بعض وجوہات سے ناخن اتنے موٹے ہو جاتے ہیں کہ ان کی شکل بدل
جاتی ہے اور ان کے کنارے انگلیوں میں زخم کر دیتے ہیں اور شدید درد

کرتے ہیں

علامات

اکثر ایک ناخن کبھی دو تین اور کبھی تمام ناخن موٹے ہو جاتے ہیں اور ان کی رنگت مٹیلی۔ جگہ جگہ سے پھٹی پھٹی معلوم ہوتی ہے۔ پہلے اگر چمکدار سرخی مائل تھے تو اب ان میں خون نظر نہیں آتا، ناخن چونکہ تین طرف سے انگلی میں گڑھے ہوتے ہیں جب موٹے ہو جاتے ہیں تو ان کے کنارے انگلی میں زخم کر دیتے ہیں جس سے سخت درد ہوتا ہے مریض ماؤف انگلی سے کوئی چیز پکڑ نہیں سکتا۔

اسباب: عام طبی کتب میں ناخنوں کے موٹے اور پتلے ہونے کے ایک ہی قسم کے اسباب لکھے ہیں۔

ناخن موٹا ہونے کے اسباب یوں درج ہیں کہ شاذ و نادر یہ مرض موروثی ہوتا ہے لیکن عموماً مرض چنبل یا جلد کا زہر، پھنسیوں کے مادہ کا ناخن میں تاثیر کرنا اور مرض آتشک وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں،

ناخن پتلا ہونے کے یوں اسباب درج ہیں، چوٹ لگنا خصوصاً پٹھے پر، پٹھوں کی بعض بیماریوں، مرض آتشک یا مرض چنبل داد وغیرہ اس مرض کے اسباب ہوا کرتے ہیں۔

مندرجہ بالا اسباب جو ایک ہی قسم کے ہیں، دو متضاد امراض یا حالتوں کے اسباب ہیں۔ ان سے نئے طالب کو کچھ بھی سمجھ نہیں آتی نہ ہی وہ کوئی فیصلہ کر سکتا ہے کہ اس کے کیفیاتی خلطی اور عضوی اسباب کیا ہے۔

یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ ایک ہی قسم کے اسباب یا ایک ہی قسم کی الرجی سے دو متضاد علامات یا امراض پیدا نہیں ہو سکتیں پھر کیسے ممکن ہے کہ آتشک چنبل اور داد وغیرہ سے ناخن پتلے بھی ہوں اور موٹے بھی ہوں،

قانون مفرد اعضاء اور ناخن کا موٹا پتلا ہونا

جب ناخن موٹے ہوتے تو اس وقت خون میں چونے کے اجزاء کاربن کم ہو جاتے ہیں اس وقت اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس کے برعکس جب چونا خون میں کم ہو جاتا ہے تو نمک کی زیادتی ہو جاتی ہے جس سے ناخن پتلے اور بیٹھ جاتے ہیں اس وقت غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے

یادداشت

یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ شوگر کے مریضوں کے ناخن اکثر خراب اور موٹے ہو جاتے ہیں ان کے علاج میں بھی چونا فولاد کی کمی بیشی کا ضرور خیال رکھیں تاکہ جلد شفاء کی صورت پیدا ہو سکے

علاج ناخن کا پتلا ہونا اور بیٹھ جانا

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ جب خون میں نمک کی زیادتی اور چونے کی کمی ہو جاتی ہے تو ناخن پتلے ہو جاتے ہیں اس وقت غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے علاج کے لئے قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں کیلشیم و چونے کے مرکبات بھی ساتھ کھلائیں تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے جونہی چونے کی کمی پوری ہوتی ہے فوراً ناخن اپنی اصلی حالت پر آ جاتے ہیں یہاں یہ بھی یاد رکھیں اکثر کی خون یرقان سوزش امعاء اور پیچش کے مریضوں کے ناخن بیٹھے ہوئے ہوتے ہیں ان کا علاج اعصابی

غدی یا اعصابی عضلاتی ادویہ سے کرنا چاہئے
ناخنوں کے بیٹھ جانے اور بیضہ ہونے کو درست کرنے کے لئے چونے کا یہ شربت بنا کر دیں

شربت چونا کیلشیم

ھوالشافی ان بجھ چونا ۳۰ گرام پانی ۸۰۰ گرام چینی ۵۰۰ گرام

ترکیب تیاری رات کو چونا اور پانی ملا کر رکھ دیں صبح ایک دو بار ہلا کر دوبارہ رکھ دیں جب چونا بیٹھ جائے تو پانی نتھار لیں اب اس میں ۵۰۰ گرام چینی ملا کر شربت کا قوام تیار کریں

مقدار خوراک جس مریض کے ناخن بیٹھ گئے ہوں یا جس کی ہڈیاں ٹیڑھی ہو رہی ہوں یا چونا کی کمی ہو تو اسے دو دو تولہ دن میں دو بار پلائیں اللہ شفاء دے گا

ناخن کا ابھر آنا

جب خون میں کاربن اور فولاد کی زیادتی ہوتی ہے تو ناخن ابھر آتے ہیں ان کا رنگ سرخی مائل ہوتا ہے خون میں نمک کی کمی ہوتی ہے یہ صورت ٹی بی کے اکثر مریضوں میں دیکھنے میں آتی ہے اور ٹی بی کی تشخیص میں ایکسرے کی طرح بہت مدد دیتی ہے یعنی جب بھی کسی مریض کے ناخن بہت زیادہ ابھرے ہوتے ہیں تو عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے یہ ضروری نہیں ہے کہ ایسا مریض ٹی بی کا ہو گا لیکن اگر اسے کھانسی غلیظ بلغم اور کبھی خون بلغم کے ساتھ آتا ہو اور اگر

یہ ناخن ابھرے ہوں تو ٹی بی کا حکم لگا سکتے ہیں ورنہ اگر کھانسی وغیرہ نہ ہو تو بھی اس کی تحریک عضلاتی غدی تشخیص کریں

علاج ناخن کا موٹا ہونا

جیسا کہ اوپر بتا چکا ہوں کہ جب خون میں چونا کے اجزاء بڑھ جاتے ہیں تو کاربن یا فولاد کی کمی ہوتی ہے اور اعصابی عضلاتی تحریک ہوتی ہے علاج کے۔ عضلاتی محرکات جن میں فولاد اور کاربن کے اجزاء زیادہ ہوں کھلائیں جو فولاد کی کمی پوری ہوگی انشاء اللہ ناخن درست ہو جائیں گے قانون مفرد اعضاء کے فاما کوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات بہت بہترین ہیں! کے ساتھ ساتھ غذائیں بھی اسی مزاج کی دیں تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو جائے

قانون مفرد اعضاء کے تحت علم الادویہ پر جامع کتاب

تحقیقات خواص المفردات

از حکیم محمد یٰسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

☆ اس کتاب میں تمام جڑی بوٹیوں کے افعال و اثرات بالاعضاء (۱) **عضلاتی** (دل کو تحریک دینے والی جڑی بوٹیوں) (۲) **غدی** (جگر کو تحریک دینے والی جڑی بوٹیوں) اور (۳) **اعصابی** (دماغ کو تحریک دینے والی جڑی بوٹیوں) کے خواص الگ الگ انتہائی تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں اس طرح کی آج تک کوئی کتاب نہیں لکھی گئی جس میں خواص الادویہ کے افعال و اثرات بالاعضاء بیان کئے گئے ہوں

☆ سابقہ مفردات کی کتب میں ایک ہی دوا کے متضاد افعال و اثرات بھی بیان کئے گئے ہیں یہ علم الادویہ اور خواص الاشیاء کی توہین ہے مثلاً ایک ہی دوا کے بارے میں لکھا جائے کہ وہ مدر بول بھی ہے اور مدر حیض بھی ہے یعنی وہ پیشاب بھی کھول کر لاتی ہے اور خون حیض بھی خوب جاری کرتی ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ مدر بول ادویہ ہمیشہ تری کی حامل ہوتی ہیں اور مدر حیض ادویہ خشکی کی حامل ہوتی ہیں اس کتاب میں ایسی فنی غلطیوں کو دور کر دیا ہے

☆ اس کتاب کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں ہر دوا کے جس حیاتی عضو پر محرک اثرات بتائے ہیں تو دوسرے دو حیاتی اعضاء پر اسکے مسکن اور محلل اثرات بھی بیان کر دیے ہیں اس طرح نیا طالب علم بھی ہر دوا کا کسی عضو پر محرک اثر جان کر دوسرے اعضاء پر اس کے اثرات بھی آسانی سے سمجھ سکتا ہے ☆ اصطلاحات ادویہ اور ادویہ کے مختلف زبانوں میں نام بھی الگ باب کی صورت میں کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے تاکہ ہر علاقہ اور ہر زبان کے حکماء استفادہ کر سکیں

حصہ اول عضلاتی ادویہ 120 روپے حصہ دوم غدی ادویہ 90 روپے حصہ سوم اعصابی ادویہ 110

ملنے کا پتہ (۱) یٰسین طبی کتب خانہ دنیا پور (۲) یٰسین طبی کتب خانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

تحقیقات

علم المجربات

مصنف و مرتب ○ حکیم محمد یٰسین شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

علم و فن طب سے تعلق رکھنے والے ہر حکیم طبیب وید کی یہ خواہش ہوتی ہے کہ اسے ہر مرض کے کامیاب نسخے مل جائیں جنہیں استعمال کرتے ہی پرانے سے پرانا مرض ختم ہو جائے لیکن اس کی یہ خواہش پوری نہیں ہوتی جب قیمتی اجزا والے نسخے کو بھی ناکام پاتا ہے تو پریشان ہو جاتا ہے اس کی ناکامی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ مجربات کی کتب میں جو نسخہ جات دئے گئے ہیں وہ بالاعضاء نہیں لکھے گئے اور نہ معالج حضرات انہیں بالاعضاء استعمال کرتے ہیں صرف نسخہ کی فوائد کو مدنظر رکھ کر مریض کو کھلا دیتے ہیں جس کا کوئی نتیجہ نہیں نکلتا

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت بالاعضاء اعصابی غدی اور عضلاتی امراض و علامات کی تشریح و توضیح کر کے مجربات پیش کئے ہیں جنہیں بالاعضاء ہی استعمال کرانے سے انشاء اللہ کبھی ناکامی نہیں ہوتی

اس کتاب کے مطالعہ سے یقیناً مجربات کی متلاشیوں کی پیاس بجھ جائے گی

قیمت صرف 35 روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ (۱) یٰسین طبی کتب خانہ دنیا پور ضلع لودھراں
(۲) یٰسین طبی کتب خانہ دربا ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

تحقیقات تشریح اعضائے انسان

مصنفہ حکیم محمد یاسین دنیا پوری شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی

اس کتاب میں تشریح اعضائے انسان کی ابتدا اعضاء سے نہیں کی گئی بلکہ پہلے کیفیات اور ان کے افعال و اثرات بیان کئے گئے ہیں پھر کیفیات کی بستہ صورت کو ارکان کا نام دے کر آگے پانی آگ اور مٹی کی حقیقت بیان کی گئی ہے جب یہی ارکان (اغذیہ ادویہ) اخلاط کی شکل اختیار کرتے ہیں تو صفراء سودا بلغم اور الحاقی مادہ کہلاتے ہیں اور جب یہی اخلاط بستہ صورت اختیار کر لیتے ہیں تو مفرد اعضاء غدد اعصاب ہڈی اور عضلات بن جاتے ہیں اور جب یہ اعضاء مل کر کام کرتے ہیں تو حضرت انسان وجود میں آجاتا ہے اس کے بعد مفرد اعضاء کے افعال و اثرات اور خواص و فوائد قانون مفرد اعضاء کی اصطلاحات تحریک تحلیل اور تسکین کے تحت بالا اعضاء پیش کئے گئے ہیں اور یہی اس کتاب کی سب سے بڑی خوبی ہے کہ اس میں ایک حیاتی مفرد اعضاء کی تیزی کے دوسرے حیاتی اعضاء پر جو اثرات پڑتے ہیں وہ بیان کئے گئے ہیں مثلاً جگر کی تیزی کے اثرات قلب و عضلات اور دماغ و اعصاب پر کیا پڑتے ہیں اس طرح حضرت انسان کی ایسی لطیف اور دقیق تشریح کی ہے جس کو آج تک کسی مصنف نے بیان نہیں کیا یہی وجہ ہے کہ اس کتاب کے صرف ایک بار مطالعہ سے ہی کیفیات سے اعضاء تک کی حقیقت ماہیت طالب علم کو ذہن نشین ہو جاتی ہے

اس کے علاوہ کتاب کو مفید اور موثر بنانے کے لئے بے شمار صحیح اور پر اسرار حقائق پیش کئے گئے ہیں

قیمت 75 روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ (1) یاسین دواخانہ دنیا پور ضلع لودھراں (2) یاسین دواخانہ دربار ہوٹل نزد داتا دربار لاہور

تحقیقات علم الامراض

اور ان کا علاج

حصہ دوم غدی

امراض جگر و غدد

تحقیقات علم الامراض کے اس حصہ میں جگر وغدد میں پیدا ہونے والی تمام غیر طبعی تکالیف و علامات کی پہلے تشریح و توضیح پیش کی گئی ہے ساتھ ہی ہر ایک کی تحریک مزاج علامات اسباب اور موثر علاج پیش کیا گیا ہے بعض علامات کے علاج میں معالجین فاش غلطیاں کرتے ہیں جس سے علاج میں ناکام و نامراد رہتے ہیں کتاب ہذا میں ایسی غلطیوں کو یادداشت کے عنوان سے واضح کر کے موثر علاج پیش کیا گیا ہے

خادم فن و قانون مفرد اعضاء

حکیم محمد یسین دنیا پور

امراض جگر و غدد

جگر کی اہمیت ضرورت :- انسان کو زندہ رہنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ اسے ہر وقت احساسات۔ اور ادراکات ہوتے رہیں یعنی اسے پتہ چلتا ہے کہ اس کے اردگرد کیا ہو رہا ہے اس کو کس چیز کی ضرورت ہے۔ کس چیز سے بچنا ہے ؛ جس چیز کی ضرورت ہوتی ہے اس کے حصول کی کوشش کرتا ہے جس چیز سے بچنا ہوتا ہے اس سے دور بھاگتا ہے اسے اپنی ضروریات کا پتہ بھی احساسات اور ادراکات سے چلتا ہے۔ غذا کی جسم میں کمی ہو جائے تو بھوک کا احساس پیدا ہو جاتا ہے پانی کی کمی ہو جائے تو پیاس لگتی ہے یا اس کا احساس ہوتا ہے۔ یہ سب افعال ہمارا دماغ اپنے خادم خبر رساں اور حکم رساں اعصاب کے ذریعہ انجام کراتا رہتا ہے اگر دماغ اور اس کے خادم صحت مند رہتے ہیں تو انسان ہر قسم کی ضروریات اور خطرات سے آگاہ ہوتا رہتا ہے

احساسات ادراکات کو عملی جامہ قلب پہنچاتا ہے

قادیہن دماغ و اعصاب تو جسم انسان کی ضروریات اور خطرات کا احساس اور نشاندہی کرتے رہتے ہیں لیکن ان احساسات اور ادراکات کی معلومات کو عملی جامہ پہنانے کے لئے حرکت کی ضرورت تھی بغیر حرکت کے نہ کسی چیز کا حصول ممکن تھا نہ خطرات سے بچا جا سکتا تھا۔ مثلاً پانی کی کمی کا احساس

دماغ کر رہا ہے لیکن انسان کے قریب پانی نہیں آتا۔ اسے پانی کے پاس جانا پڑتا ہے۔

اسی طرح اگر انسان کو دماغ نے بتا دیا کہ اس کا جانی دشمن شیر بھیڑیا وغیرہ اس کی طرف آ رہا ہے اس سے بچنے کے لئے بھاگ جانا چاہیے۔ لہذا بھاگنے کے لئے حرکت کی ضرورت تھی اسی مقصد کے لئے یا اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خالق مطلق نے حرکتی اعضاء قلب و عضلات کو جسم میں ودیعت کر دیا۔ لہذا اب جو احساسات دماغ و اعصاب ضرورت جسم کے لئے کرتے ہیں۔ قلب و عضلات اپنی حرکات سے حاصل و دفاع کا کام انجام دیتے رہتے ہیں اسی طرح انسانی گاڑی چلتی رہتی ہے

لیکن

جس طرح جب ہر ذی حیات اپنی ذمہ داریاں ادا کرتا ہے اس سے اس کے اندر تحلیل کا عمل ہوتا ہے یعنی اس کے بدن سے کچھ مواد کم ہو جاتا ہے اسے پورا کرنے کے لئے غذا کی صورت میں وہ کھاتا پیتا ہے جو اس کمی کو پورا کرنے کے لئے بدل ما یتحلل بنتا ہے۔ بالکل اسی طرح بدن انسان کے دماغ و اعصاب اور قلب و عضلات۔ ور ذات اپنے اپنے ذمہ کے کام انجام دیتے رہتے ہیں جس سے ان کے جسم میں بھی تحلیل کا عمل ہوتا رہتا ہے اور کچھ مواد کم ہو جاتا ہے لہذا اس کمی کو پورا کرنے کیلئے انہیں بھی زندہ رہنے کے لئے اور نشوونما قائم رکھنے کے لئے غذا کی ضرورت ہے۔ تاکہ کھائیں پیئیں جس سے بدل ما یتحلل حاصل کرتے رہیں۔ اپنی نشوونما قائم رکھیں اور زندہ رہیں۔

جگر کی ضرورت

اس مقصد کے حصول کے لئے قادر مطلق اور خالق کل جہاں نے ہمارے بدن کے اندر جگر اور غدد کو ودیعت کر دیا ہے جو اپنی قوت طبعی سے باہر سے غذا طلب کرتا ہے اس کو ہضم تحلیل کر کے خون میں ڈالتا رہتا ہے یہی خون میں ڈالی ہوئی غذا خون کے ذریعہ جسم کے ذرہ ذرہ تک پہنچتی ہے اس غذا میں سے اعصاب و دماغ اپنی غذا جذب کر لیتے ہیں جس سے اپنی بقا اور نشوونما کرتے رہتے ہیں اسی طرح قلب و عضلات بھی خون ہی سے اپنی ضرورت کی غذا حاصل کر کے زندہ جاوید رہتے ہیں۔

جگر و غدد بھی اسی خون سے غذا حاصل کرتے ہیں

جہاں جگر و غدد دوسرے اعضاء کے لئے باہر سے غذا حاصل کر کے اس کا جوس نکال کر خون میں داخل کرتے ہیں اسی جوس میں غدد و جگر کی غذا بھی موجود ہوتی ہے۔ لہٰذا جگر و غدد بھی اسی خون سے غذا حاصل کرتے رہتے ہیں۔

قارئین اب آپ بخوبی سمجھ گئے ہوں گے کہ جگر و غدد کی کتنی اہمیت اور ضرورت ہے اگر خدانخواستہ جگر کمزور ہو جائے یا کام چھوڑ دے تو بدن کے اعضاء کا نظام غذائی درہم برہم ہو جائے گا۔ تمام اعضاء غذا کی کمی کی وجہ سے بھوکے مرنے لگیں گے اور کمزور ہو جائیں گے۔

اور اگر کسی وجہ سے جگر و غدد کام چھوڑ دیں تو دوسرے حیاتی مفرد اعضاء بھوک اور غذا کی کمی کی وجہ سے مر جائیں گے لہٰذا بدن انسان کو جگر و غدد کی بھی اتنی ہی ضرورت ہے جتنی دماغ و قلب کی۔

مندرجہ بالا حقائق سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ تنہا دماغ بدن انسان میں

اس وقت تک بے معنی ہے جب تک قلب و عضلات اس کے احکامات کو انجام نہ دیں۔ اور ان کی بقا کے لئے جگر و غدد غذا میں ہضم جذب اور تحلیل کا عمل نہ کریں۔ لہٰذا تینوں حیاتی مفرد اعضاء ایک دوسرے کے لئے لازم ملزوم ہیں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی کام چھوڑ دے تو بدن انسان پر موت واقع ہو جاتی ہے اسی اہمیت کی وجہ انہی حیاتی مفرد اعضاء کہتے ہیں۔

جگر کے خادم اور ان کے افعال

قارئین جس طرح دماغ کے خادم خبر رساں اور حکم رساں اعصاب ہیں اور قلب کے ارادی و غیر ارادی عضلات ہیں بالکل اسی طرح جگر کے بھی دو قسم کے خادم غدد ہیں۔ جن میں غدد جاذبہ غذا کو ہضم و تحلیل کر کے خون میں جذب کرتے ہیں اور غدد ناقلہ اپنی نالیوں کے ذریعہ اعضاء جسم اور خون میں بڑھے ہوئے فضلات کو خارج کرتے ہیں۔

غدد جاذبہ اور غدد ناقلہ کا مزاج

غدد جگر کے افعال جاننے سے قبل یہ ضروری ہے کہ ان غدد کا کیا مزاج ہے؟ سو جاننا چاہیے کہ غدد جاذبہ کا مزاج قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق گرم خشک ہے اور یہ صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خون میں جمع بھی کرتے رہتے ہیں اس کے برعکس غدد ناقلہ کا مزاج گرم تر ہے اور یہ صفرا پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ خارج بھی کرتے رہتے ہیں۔

اگر غدد جاذبہ و غدد ناقلہ کے افعال اعتدال پر رہیں تو ضرورت کے مطابق صفرا بنتا ہے۔ غذا کے ہضم اور جذب کے اعمال درست ہوتے ہیں خون کے سفید

اور سرخ ذرات ضرورت کے مطابق بنتے ہیں۔ جسم و چہرہ کا رنگ سیب کی مانند سرخ ہوجاتا ہے۔ جسم میں گوشت پوست اور چربی وافر مقدار میں جمع ہوجاتی ہے۔

گوشت پوست کے بڑھنے اور نشوونما پانے سے جسم سڈول اور خوبصورت ہوجاتا ہے۔ ایسے ہی شخص کے بارے میں لوگ کہتے ہیں کہ اس کے چہرہ اور جسم پر نور برس رہا ہے۔

اس کے برعکس

اگر جگر کسی وجہ سے بیمار ہوجائے تو وہ غدد جاذبہ اور غدد ناقلہ کے افعال کو کنٹرول نہیں کرسکتا جس سے غذا کا ہضم جذب اور دفع کا نظام بے قاعدہ ہوجاتا ہے۔ اگر جگر پر گرمی خشکی کے اثرات بڑھ جائیں تو غدد جاذبہ کے افعال تیز ہوجاتے ہیں۔ صفرا بھی زیادہ بنتا ہے جس سے صفراوی علامات یرقان جسم کی رنگت کا زرد ہوجانا۔ کمیٔ خون۔ جسم کے گوشت کا پلپلا ہوجانا۔ اماس تہوج اور سوجن کی علامات ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ مریض جو کچھ کھاتا ہے تحلیل و ہضم ہوکر جسم میں ہی رہ جاتا ہے۔ ایسا مریض حد سے زیادہ موٹا ہوجاتا ہے۔ پیشاب دن رات میں صرف ایک دو بار ہی آتا ہے۔ پسینہ رک جاتا ہے۔ سانس چڑھتا گھبراہٹ بے چینی اور خفقان قلب کی شکایت ہوجاتی ہے۔

چونکہ غدی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے اس لئے دماغ اعصاب میں سکون ہوجاتا ہے۔ چنانچہ احساسات کی کمی ہوکر ہاتھ پاؤں سونے لگتے ہیں۔ خون کا دباؤ بڑھ کر بلڈ پریشر ہوجاتا ہے۔ اکثر مریضوں کو بلڈ پریشر کی زیادتی کی وجہ سے دایاں بازو اور دائیں ٹانگ میں فالج ہوجاتا ہے زبان بھی مفلوج ہوکر بولنے سے قاصر ہوجاتی ہے چونکہ دوران خون جگر میں زیادہ اور قلب و عضلات

میں کم ہوجاتا ہے اس لئے دل کی حرکات کم ہوجاتی ہیں خفقان قلب کی حالت پیدا ہوجاتی ہے۔

غدد ناقلہ کے افعال تیز ہونے سے حالات و واقعات۔

غذا دوا۔ ماحول اور نفسیاتی اثرات کے کم و بیش ہوجانے سے اگر غدد ناقلہ کا فعل ضرورت سے تیز ہوجائے تو غدد جاذبہ کی پیدا کردہ رطوبات صفرا وغیرہ کا اخراج معدہ انتڑیوں میں زیادہ ہوجاتا ہے اور خون میں صفرا کی مقدار اعتدال یا ضرورت سے کم ہوجاتی ہے۔

چونکہ معدہ و امعا میں صفرا و حرارت کی کثرت ہوتی ہے اس لئے جب مریض غذا کھاتا ہے تو وہ تین گھنٹوں کی بجائے معدہ میں نصف گھنٹہ کے اندر ہضم و تحلیل ہوجاتی ہے۔ اور وہ اس قابل ہوجاتی ہے کہ اب اس کا معدہ میں ٹھہرنا فضول ہوتا ہے۔ لہذا طبیعت مدبرہ بدن عروق ماساریقا کے ذریعہ داخل یا جذب کرنا چاہتی ہے۔ لیکن اس غذائی ہضم شدہ مواد کا قوام گاڑھا ہوتا ہے۔ جسے غدد جاذبہ یا عروق ماساریقا جذب نہیں کرسکتے۔ لہذا طبیعت مدبرہ بدن باہر سے پیاس کی صورت میں پانی طلب کرلیتی ہے۔ چنانچہ مریض پانی پیتا ہے کچھ کیلوس تو پتلا ہوکر جذب ہوجاتا ہے۔ لیکن باقی گاڑھا ہوتا ہے۔ لہذا چند منٹ بعد مزید پیاس لگتی ہے۔ مریض بامر مجبوری پھر ایک دو گلاس پانی پیتا ہے جو کیلوس کو پتلا کرکے عروق ماساریقہ کے ذریعے جذب ہوکر خون میں چلا جاتا ہے اور یہ سلسلہ اس وقت جاری رہتا ہے جب تک تمام کیلوس ختم نہیں ہوجاتا جب کیلوس ختم ہوجاتا ہے تو پیاس لگنا بند ہوجاتی ہے۔

غدد ناقلہ کے ضرورت سے تیز ہوجانے سے سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ معدہ امعا میں صفرا زیادہ گرنے کی وجہ سے خون میں کم رہ جاتا ہے۔ نتیجہ یہ

ہوتا ہے کہ معدہ سے آیا ہوا کیلوس کیموس صفرا کی کمی کی وجہ سے خون کے اندر پوری طرح ہضم یا تحلیل ہو کر جزو بدن بننے کے قابل نہیں بنتا۔ لہٰذا خون کا یہ کچا مواد براہ گردوں اور مسامات خارج ہونے لگتا ہے۔

چونکہ خون میں آیا ہوا کیلوس کیموس اپنی ماہیت میں شیریں اور میٹھا ہوتا ہے اس لئے جب وہ براہ بول خارج ہوتا ہے تو پیشاب کو میٹھا کر دیتا ہے۔ جب پیشاب ٹسٹ کیا جاتا ہے تو شوگر نکلتی ہے چونکہ پانی بار بار پیا ہوتا ہے اس لئے پیشاب بار بار سفید رنگ کا آتا ہے اور مقدار میں زیادہ آتا ہے۔

اسی حالت کو عرف عام میں ذیابیطس کہتے ہیں یا شوگر آنا کہتے ہیں یہ حالت تو غدی اعصابی تحریک یا غدد ناقلہ کی تیزی سے گردوں کے افعال تیز ہونے سے ظاہر ہوتی ہے لیکن اگر ناک میں یہ سوزش ہو جائے تو کثرت سے چھینکیں آنے لگتی ہیں۔ نزلہ حار شروع ہو جاتا ہے اگر رحم میں غدی اعصابی تحریک کا اثر ہو جائے تو رحم میں مروڑ وار درد ہونے لگتا ہے بعض دفعہ شدت کی صورت میں خروج رحم کی تکلیف ہونے لگتی ہے۔ خون حیض تنگی سے آنے لگتا ہے۔

اگر مقعد پر اثر ہو جائے تو کانچ باہر نکلنے لگتی ہے انتڑیوں میں سوزش سے پیچش صادق ہو جاتی ہے۔ جس میں مروڑ اور درد کے ساتھ آؤں آنے لگتی ہے۔

اگر معدہ پر اثر ہو جائے تو کھانے کے بعد فوراً قے آجایا کرتی ہے جسے اطبا انقلاب معدہ کہتے ہیں۔

ماہیت جگر:۔ جگر ایک قسم کا غدد یعنی گلٹی ہے جو جسم انسانی کے دیگر غدد کی نسبت سب سے بڑا ہوتا ہے۔ اس کی رنگت سرخی مائل بھوری ہوتی ہے۔ اس کا بیشتر حصہ دائیں جانب نیچے کی پسلیوں کے نیچے معدہ کے اوپر ہوتا ہے۔ مگر اس کے بائیں لوتھڑے کا تھوڑا سا حصہ بائیں جانب کے نیچے کی پسلیوں کے نیچے بھی رہتا ہے۔

جگر کی بالائی سطح محدب اور حجاب حاجز (عضلاتی پردہ) کے نیچے رہتی ہے جس پر آبدار جھلی (باریطون) لگی ہوتی ہے یہ سطح دیافرغمان اور دیوار شکم سے متصل ہوتی رہتی ہے۔

جگر کی زیریں سطح مقعر ہوتی ہے اور اس پر بھی سوائے ایک دو درزوں کے باقی سب پر آبدار جھلی لگی رہتی ہے۔ زیریں سطح پر ایک لمبی درز جگر کو دو حصوں میں تقسیم کر دیتی ہے جن میں سے دایاں حصہ بہ نسبت بائیں کے بہت بڑا ہوتا ہے اور پیٹ کے بالائی اور داہنی طرف کی کل جگہ میں رہتا ہے۔ بایاں حصہ چھوٹا اور معدے کے اوپر واقع ہوتا ہے۔

جگر کا پچھلا کنارہ گول اور دبیز ہوتا ہے جو دیافرغمان سے بذریعہ تاج نما بند (رباط) کے ساتھ چسپاں رہتا ہے۔

جگر میں پانچ شگاف ہوتے ہیں اس لئے یہ پانچ لوتھڑوں میں تقسیم ہوتا ہے۔ یہ تقسیم عضلاتی پردے کے ذریعے ہوتی ہے جو اندر تک چلے جاتے ہیں اور تمام جگر نیچے اوپر سے اعصابی جھلی سے ڈھکا رہتا ہے جس میں ضرورت کے وقت رطوبت رستی ہے۔

جگر کے دائیں حصے کے زیریں سطح پر اس کے سامنے کے کنارے ناشپاتی کی شکل کی دو انچ لمبی اور ایک انچ چوڑی تھیلی لگی ہوتی ہے اس کو پتہ (گال بلیڈر) کہتے ہیں جگر جو صفرا جدا کرتا ہے وہ اس تھیلی میں جمع ہوتا رہتا ہے۔ یاد رکھیں جگر اس وقت صفرا بناتا ہے جب اس کا فعل ہضم ختم ہو جاتا ہے۔ یہی فاضل صفرا پتہ سے گر کر غذا کو ہضم کرتا اور دافع تعفن کا کام کرتا ہے۔

جگر حیاتی عضو ہے

دماغ و دل کی طرح جگر بھی ایک حیاتی عضو ہے اس کے افعال باطل یا رک جانے سے فوراً موت واقع ہو جاتی ہے جس طرح دل اور دماغ اپنی اپنی ارواح رکھتے اور پیدا کرتے ہیں اس طرح جگر بھی روح طبعی کا مولد ہے اور تمام غدد کو روح طبعی پہنچا

کر زندہ رکھتا ہے

بلغم و سوداا گر دماغ و قلب کی پیدا کردہ اخلاط ہیں تو جگر کی پیدا کردہ خلط صفرا ہے جگر اسی صفرا کے ذریعے تمام غدد و دل کو غذا پہنچاتا ہے یعنی صفرا تمام غدد و خشا محالی کی غذا ہے جس طرح دماغ تری سردی اور دل خشکی گرمی کی کیفیات کے حامل ہیں اسی طرح جگر بھی گرمی تری کا حامل ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

جس طرح دل کے مزاج میں غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ وہ گرم تر ہے اسی طرح جگر کے مزاج میں بھی یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ اس کا مزاج گرم خشک ہے۔

یاد رکھیں کہ جگر کا مزاج گرم تر ہے گرم خشک نہیں ہے۔ نظریہ مفرد اعضا اس کی یوں تشریح کرتا ہے کہ ہر حیاتی عضو کے دو افعال ہیں۔ ا۔ کیمیائی۔ ۲۔ مشینی۔ کیمیائی فعل خون میں پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ تینوں مفرد اعضا کے دو دو افعال بیان کئے جاتے ہیں جو یہ ہیں

	کیمیائی فعل		مشینی فعل یا عضوی فعل	
دماغ :-	اعصابی غدی	(تری گرمی)	اعصابی عضلاتی	(تری سردی)
دل :-	عضلاتی اعصابی	(خشکی سردی)	عضلاتی غدی	(خشکی گرمی)
جگر :-	غدی عضلاتی	(گرمی خشکی)	غدی اعصابی	(گرمی تری)

اب ظاہر ہے کہ جب بھی دماغ کا مشینی یا عضوی فعل ہوگا وہ اپنی عنصری کیفیت تری سردی سے ہی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ دماغ کا عنصری مزاج تر سرد تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسی طرح دل جب بھی مشینی فعل میں ہوگا تو وہ اپنے عنصری مزاج خشکی گرمی سے ہی ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ نظریہ مفرد

اعضا میں دل کا مزاج گرم تر تسلیم کرنے کی بجائے خشک گرم تسلیم کیا جاتا ہے۔ بالکل یہی صورت جگر کی ہے جگر جب بھی اپنے مشینی فعل میں آتا ہے تو وہ گرمی تری سے ہی آتا ہے یعنی جگر کا عنصری مزاج گرم تر ہے۔

چونکہ کوئی فعل بھی جسم میں بغیر کسی عضو کے نہیں ہو سکتا اس لئے کیمیائی افعال بھی حیاتی اعضاء کے خادم ہی انجام دیتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ حیاتی اعضاء کے لئے قدرت نے دو خادم دے دیئے ہیں۔ مثلاً دماغ کے کیمیائی افعال انجام دینے کے لئے حرام مغز اور اس کے آگے اعصاب ہیں ان کا مزاج گرم تر ہے۔

اسی طرح جگر کے کیمیائی افعال انجام دینے کے لئے غدد جاذبہ ہیں جن میں سب سے بڑا غدد جاذبہ طحال ہے جس کا مزاج گرم خشک ہے۔

اعضائے حیاتی اور ان کے خادموں کی تفصیل و تشریح یوں سمجھ لیں۔

دماغ

کیمیائی افعال ادا کرنے والے خادم	مشینی افعال ادا کرنے والے خادم
خبر رساں اعصاب (حرام مغز)	حکم رساں اعصاب

دل

ارادی عضلات	غیر ارادی عضلات

جگر

غدد جاذبہ (طحال)	غدد ناقلہ

چونکہ جگر اور اس کے خادم بھی کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اسباب سے متاثر ہوتے ہیں اس لئے جگر پر اعصابی غدی اثرات کیفیات کے اثر انداز ہونے سے جو غیر طبعی افعال ظاہر ہوتے ہیں ان کو بیان کیا جاتا ہے۔